besturdubooks.wordpress.com

علمائے اہل سنت والجماعت کو خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کی زیارت سے مشرف ہونے والوں کا ایمان افروز تذکرہ

عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کو خواب میں
زیارتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

بسلسلہ فرمودات

فقیہ العصر حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب

خلیفہ محدث العصر حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی

محمد روح اللہ نقشبندی غفرلہ

مکتبہ عمر فاروق

شاہ فیصل کالونی ۵ کراچی

besturdubooks.wordpress.com

عاشقانِ رسول ﷺ کو خواب میں زیارتِ نبی ﷺ

تالیف

مولانا محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

پسندیدہ فرمودہ

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب دامت برکاتہم وفیوضہم

خلیفہ مجاز

امام العشاق مصطفیٰ ﷺ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب کاندھلوی نور اللہ مرقدہ

ناشر

مکتبہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ، شاہ فیصل کالونی نمبر ۳،

کراچی نمبر ۲۵۔ فون: 021 459 4144

besturdubooks.wordpress.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ..... عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

..... کو خواب میں زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف ..... مولانا محمد روح اللہ نقشبندی مخدومی

ناشر ..... مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی نمبر ۴، کراچی نمبر ۱۵

فون نمبر 4594144

اشاعت اوّل

ضخامت 482

قیمت

قارئین کی خدمت میں

کتابچہ کی تیاری میں تصحیح کتابت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے تاہم اگر پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو التماس ہے کہ ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان اغلاط کا تدارک کیا جا سکے۔

جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً جزیلاً۔

besturdubooks.wordpress.com

فہرست عنوانات

☆ اعتراف حقیقت ۱۸
☆ انتساب ۱۹
☆ پسند فرمودہ ۲۰
☆ مقدمہ ۲۱

باب اول

☆ اسلام کی بنیاد عقیدۂ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۳
☆ منکرین عقیدہ علماء دیوبند اور تصدیقات علماء حرمین شریفین ۳۰
☆ مسئلہ حیات النبی ﷺ میں اکابر دیوبند کا مسلک اور منکرین علماء ۳۲
☆ معروضہ عرض ۳۸

باب دوم: خواب یا بیداری میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کی حقیقت اور بیداری میں زیارت نبی ﷺ سے مشرف ہونے والوں کے ایمان افروز واقعات ... ۴۱

☆ خواب کیا ہے؟ ۴۱
☆ خواب کی اقسام ۴۲
☆ پہلی قسم، سچے خواب ۴۳
☆ حضرت ثابت کا خواب میں آنا ۴۳
☆ دوسری قسم، اپنے آپ سے باتیں کرنا ۴۵
☆ تیسری قسم، شیطان کا ڈرانا ۴۵
☆ خواب کے آداب و اشارات ۴۶
☆ خواب کے آداب و شروط یہ ہیں ۴۶
☆ ۱۔ سچائی ۴۶
☆ ۲۔ سنن فطرت کو بجالانا ۴۶
☆ ۳۔ پاک صاف ہوکر سونا ۴۷
☆ ۴۔ دائیں کروٹ پر سونا ۴۷
☆ ابن سیرین کے بقول خواب کی اقسام ۴۸
☆ پہلی قسم، حق (سچے) خواب ۴۸

besturdubooks.wordpress.com

☆ دوسری قسم: باطل خواب ۳۸
☆ تیسری قسم: شیطان کی طرف سے ڈرانے اور غمگین خواب ۳۸
☆ چوتھی قسم: واقعات اور اعلام پریشان خواب ۳۹
☆ پانچویں قسم: طبیعت پر پریشان ہونے کے وقت کے خواب ۳۹
☆ سچے خواب کا وقت ۵۰
☆ خواب بتانے کے آداب ۵۰
☆ ۱: حاسد کو خواب بیان نہ کرے ۵۰
☆ ۲: جاہل کو خواب بیان نہ کرے ۵۱
☆ تعبیر بتانے کے لئے آداب و شرائط ۵۱
☆ سچے خواب اور نبوت ۵۱
☆ خواب کے "جزء نبوت" ہونے کا مطلب ۵۱
☆ خواب دیکھنے والے لوگوں کی اقسام ۵۲
☆ خواب کی تعبیر کے قواعد ۵۷
☆ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خواب میں زیارت کرنا ۵۷
☆ آپ ﷺ کی زیارت مثلی ہے یا خیالی؟ ۵۷
☆ اقوال علماء کی تعبیر ۵۸
☆ مؤمن نبی کی صورت میں خواب کو دیکھتا ہے ۵۹
☆ دوسرے انبیاء کرام کی زیارت اصل ہے یا نہیں؟ ۵۱
☆ زیارت کی تعبیر ۵۹
☆ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کی بابت صحابہ، بزرگوں کی آراء ۶۲
☆ اگر خواب میں کوئی حکم ملے تو اس کا کیا حکم ہے ۶۳
☆ حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۶۵
☆ حضرت شاہ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۶۷
☆ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۶۷
☆ حضرت عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۶۸
☆ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۶۹
☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۷۰
☆ ابن امیر الحاج "علامہ" کا ارشاد ۷۱

besturdubooks.wordpress.com

☆ شیخ عزیز الدین بن عبدالسلام مقدسی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۷۲

☆ حضرت محمد بن علی آقندی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۷۳

☆ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۷۴

☆ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۷۴

☆ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۷۵

☆ امام محی الدین نووی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۷۶

☆ حضرت رسول نما ولی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۷۶

☆ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۷۷

☆ کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بیداری میں دنیا ہی تک محدود ہے؟ ۷۷

☆ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۷۸

☆ حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۷۹

☆ شیخ الحدیث والتفسیر مولانا محمد ادریس رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۷۹

☆ انبیائے کرام علیہم السلام کے اجسام مبارک ۷۹

☆ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی انبیائے کرام سے تین طرح ملاقات ۸۰

☆ علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۸۱

☆ شیخ ابوالعباس المرسی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۸۱

☆ مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۸۲

☆ محدث العصر علامہ سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۸۳

☆ محدث العصر علامہ یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۸۳

☆ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۸۳

☆ شیخ ڈاکٹر محمد علوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۸۴

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۸۴

☆ علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۸۵

☆ سید عبدالعزیز دباغ مغربی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۸۵

☆ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۸۵

۶۹ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۹۶

☆ شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۸۶

besturdubooks.wordpress.com

۱۴ فتح المغیث جلد ۱ ص ۲۱۱ پر اس کا ذکر موجود رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۸۷

۱۵ امام عبید کو باب شعر میں رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ۸۸

۱۶ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ۸۹

۱۷ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ کا ارشاد ۸۹

۱۸ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بیداری میں زیارت کی ۹۰

۱۹ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بیداری میں زیارت کی ۹۰

۲۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بیداری میں زیارت کی ۹۱

۲۱ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت کی ۹۲

۲۲ امام عبد وہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت کی ۹۲

۲۳ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت کی ۹۳

۲۴ محمد ابو عبد اللہ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت کی ۹۳

۲۵ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت کی ۹۴

۲۶ حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت کی ۹۵

۲۷ سید محمد بن زین رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت کی ۹۷

۲۸ خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت کی ۹۷

۲۹ حافظ سید احمد رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت کی ۹۷

۳۰ حضرت علی بن صالح رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت کی ۹۹

۳۱ شیخ عارف باللہ عبد الغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت کی ۹۹

۳۲ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت کی ۱۰۰

۳۳ حاجی سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت کی ۱۰۰

۳۴ شیخ محمد بن ابی الحمائل رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت کی ۱۰۲

۳۵ شیخ ابو الحسن علی بن ابی الحسن ضریبی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت کی ۱۰۲

۳۶ حضرت امام کبیر قاضی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت کی ۱۰۲

باب سوم: علماء اہل سنت دیوبند کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تذکرہ عقیدت در بارگاہ رسالت ۱۰۵

تمہید ۱۰۶

اہل اسلام کی تکفیر کا دروازہ علماء دیوبند ۱۰۷

besturdubooks.wordpress.com

☆ دیوبند از ظفر علی خاں مرحوم ۱۰۷

☆ علمائے اہل سنت دیوبند کا اعتقادی پہلو ۱۰۸

☆ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف کے مفتی مولانا غلام محمد صاحب کی رائے ۱۰۹

☆ دیوبند میں چار نوری دیوبند بقول حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری ۱۱۰

☆ علمائے دیوبند کا رنگ اعتدال ۱۱۰

☆ گمراہی وہابیت ۱۱۱

☆ علمائے اہل سنت دیوبند کے عقائد ۱۱۱

☆ آنحضور ﷺ پر کثرت درود میں ثواب ہے ۱۱۲

☆ ختم نبوت اور قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۲

☆ آپ کی نظر میں ختم نبوت کا مخالف کافر ہے ۱۱۳

☆ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کا کلام جملہ عیوب سے پاک ہے ۱۱۳

☆ حضور اکرم ﷺ کو صرف بڑے بھائی کی طرح فضیلت دینا کفر ہے ۱۱۳

☆ میلاد شریف اور علمائے اہل سنت دیوبند ۱۱۴

☆ علم غیب اور علمائے اہل سنت دیوبند ۱۱۴

☆ رسول پاک ﷺ کی محبت اور عظمت ایمان ہے ۱۱۵

☆ یا رسول اللہ (ﷺ) اور یا محمد (ﷺ) کہنا جائز ہے ۱۱۵

☆ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے امداد مانگنا ۱۱۵

☆ مولانا ابوالحسنات صدر جمعیت علمائے پاکستان کے رائے علمائے اہل سنت دیوبند کے متعلق ۱۱۶

☆ مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر سید مہر علی شاہ کی نظر میں ۱۱۶

☆ حکیم الامت حضرت مولانا اشرفی علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کیسے تھے ۱۱۷

☆ الی اصل ۱۱۷

☆ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۸

☆ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۰

☆ حضرت گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۲

☆ حضرت سہارنپوری، حضرت شیخ الہند، شاہ عبدالرحیم، حضرت تھانوی، مفتی اعظم رحمہم اللہ ۱۲۵

☆ سرتاج الفقہاء حضرت مولانا انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۷

☆ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۰

besturdubooks.wordpress.com

☆ حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۴

☆ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۵

☆ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۶

باب چہارم زیارت نبی (ﷺ) سے مشرف ہونے والے بزرگان دین کے مبارک خواب ۱۴۰

☆ فخر المحدثین حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۱۴۰

☆ مرتاض المحدثین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۱۵۰

☆ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۱۵۲

☆ ایک عالم کو زیارت نبی ﷺ ۱۵۳

☆ شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۱۵۵

☆ حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی کے بڑے بھائی شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ کو زیارت نبی ﷺ ۱۵۱

☆ دو شخصوں کو زیارت نبی ﷺ ۱۶۰

☆ ایک صاحب کو زیارت نبی ﷺ ۱۶۰

☆ حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۱۶۱

☆ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کو متعدد زیارت نبی ﷺ ۱۶۱

☆ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۱۶۴

☆ شیخ المشائخ کامل حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۱۶۵

☆ ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ ۱۶۹

☆ ایک صاحب کو زیارت نبی ﷺ ۱۶۹

☆ ایک مرید کو زیارت نبی ﷺ ۱۶۹

☆ رام پور کے رئیس رضا خان کو زیارت نبی ﷺ ۱۷۰

☆ حضرت مولانا سید محمد قتدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ ۱۷۰

☆ حضرت مولانا سید وارث حسن شاہ کو دو بار آبادی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۱۷۲

☆ حضرت محب الدین (خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۱۷۳

☆ حضرت مولانا شیخ الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ (خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ) کو زیارت نبی ﷺ ۱۷۳

☆ حضرت مولانا شاہ فتح الدین بندوی ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ متعلم مدینہ منورہ کو زیارت نبی ﷺ ۱۷۴

besturdubooks.wordpress.com

مرکز اہل سنت دارالعلوم دیوبند مشاہیر عالم کی نظر میں

۱۔ علامہ سید رشید رضا (مصر) ۱۷۶

۲۔ مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ (وزیر تعلیم حکومت ہند) ۱۷۷

۳۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد (صدر جمہوریہ ہند) ۱۷۸

۴۔ شیخ عظمت شاہ افغانستان ۱۷۸

۵۔ مفتی عبداللطیف (وزیر معارف حکومت برما) ۱۷۸

۶۔ محمد عبدالشافی محدث (مصر) ۱۷۹

۷۔ رشید اللہ سہیل عرفانی (جو بانس کے جنوبی افریقہ) ۱۷۹

۸۔ تیاریہ (ٹرنیڈاڈ) ۱۷۹

۹۔ ..... (جنوبی افریقہ) ۱۷۹

۱۰۔ ڈی جوسس جرنلس (پروفیسر و بیرسٹ یونیورسٹی انگلستان) ۱۷۹

۱۱۔ ..... (بلیس الفدیہ مصر) ۱۷۹

۱۲۔ پروفیسر ..... (انگلستان یونیورسٹی لندن) ۱۸۰

۱۳۔ عثمان کیدا (انڈونیشیا سابق مشیر یونیورسٹی) ۱۸۰

۱۴۔ محمد حسین (وائس چانسلر) ۱۸۰

۱۵۔ جناب ..... (وزیر حکومت ..... وجنرل تعلیم ہیری موتمر اسلامی) ۱۸۰

۱۶۔ ..... (برائے ہندوستان) ۱۸۰

۱۷۔ ..... برائے ہندوستان ۱۸۰

۱۸۔ جناب ..... (نمائندہ برائے ہندوستان) ۱۸۰

۱۹۔ وارالعلوم دیوبند کے رضاکاروں کی نظر میں ۱۸۱

۲۰۔ اخبار عصر جدید کلکتہ ۱۸۲

۲۱۔ فی مدح دارالعلوم دیوبند (عربی قصیدہ) ۱۸۳

۲۲۔ ..... دارالعلوم دیوبند ۱۸۳

۲۳۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور دارالعلوم دیوبند ۱۸۴

۲۴۔ بانی محمد قاسم صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی ۱۸۴

۲۵۔ حاجی سید عابد حسین رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی ۱۸۵

۲۶۔ سید عابد حسین رحمۃ اللہ علیہ کی دارالعلوم دیوبند کو زیارت کی ۱۸۵

besturdubooks.wordpress.com

☆ الہیٰ حضرت حاجی سید عابد حسین رحمۃ اللہ کو زیارت کی ۱۸۴

☆ حکیم الامت حضرت علامہ مفتی حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کی ۱۸۶

☆ شریف احمد اللہ شاہ پوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کی ۱۸۸

☆ ایک بزرگ کو زیارت کی ۱۸۸

☆ فضل محمد کو زیارت کی ۱۸۹

☆ سید احمد کو زیارت کی ۱۸۹

☆ ایک غریب الوطن کو زیارت کی ۱۹۰

☆ ایک صاحب کو زیارت کی ۱۹۰

☆ منشی علی صاحب کو زیارت کی ۱۹۱

☆ ایک شخص کو زیارت کی ۱۹۲

☆ مولانا انوار الحسن کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کی ۱۹۲

☆ محمد فہیم الحسن کو زیارت کی ۱۹۳

☆ غلام قادر کو زیارت کی ۱۹۴

☆ محمد مصطفیٰ کو زیارت کی ۱۹۴

☆ سعادت حسین کو زیارت کی ۱۹۵

☆ محمد ابراہیم کو زیارت کی ۱۹۵

☆ ایک اہل حدیث کو زیارت کی ۱۹۵

☆ صاحبان کو زیارت کی ۱۹۵

☆ عزیز النساء کھیولی کو زیارت کی ۱۹۷

☆ نور الحسن کو زیارت کی ۱۹۷

☆ محمد عالم جیاوی کو زیارت کی ۱۹۸

☆ محمد شریف سنہ کو زیارت کی ۲۰۰

☆ عزیز الرحمن کو زیارت کی ۲۰۱

☆ رشید احمد کو زیارت کی ۲۰۲

☆ ڈاکٹر رشید احمد کو زیارت کی ۲۰۲

☆ امیر حسین کو زیارت کی ۲۰۲

☆ سعید الرحمن کو زیارت کی ۲۰۳

☆ محمد حسن الدین کو زیارت کی ۲۰۳

besturdubooks.wordpress.com

☆ سید نواز حسین کو زیارت نبی ﷺ ۲۰۲
☆ محمد شیخ کو زیارت نبی ﷺ ۲۰۳
☆ بشیر احمد کو زیارت نبی ﷺ ۲۰۴
☆ عبدالسبحان کو زیارت نبی ﷺ ۲۰۵
☆ محمد الحسن کو زیارت نبی ﷺ ۲۰۵
☆ نصیر احمد کو زیارت نبی ﷺ ۲۰۶
☆ ایک خاتون کو زیارت نبی ﷺ ۲۰۶
☆ مولوی وصی اللہ اعظم گڑھی کو زیارت نبی ﷺ ۲۰۸
☆ فضل احمد کو زیارت نبی ﷺ ۲۰۸
☆ قاضی بشیر الدین کو زیارت نبی ﷺ ۲۰۹
☆ ایک صاحب کو زیارت نبی ﷺ ۲۰۹
☆ حشمت اللہ کو زیارت نبی ﷺ ۲۱۰
☆ محمود حسین کو زیارت نبی ﷺ ۲۱۰
☆ عبدالقیوم کو زیارت نبی ﷺ ۲۱۰
☆ نذیر احمد کو زیارت نبی ﷺ ۲۱۱
☆ شہاب الدین کو زیارت نبی ﷺ ۲۱۳
☆ الٰہی بخش کو زیارت نبی ﷺ ۲۱۴
☆ محمد اسماعیل کو زیارت نبی ﷺ ۲۱۵
☆ شیخ المفسرین والمحدثین حضرت مفتی محمد حسن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۲۱۵
☆ شرافت اللہ کو زیارت نبی ﷺ ۲۱۶
☆ ایک درویش کو زیارت نبی ﷺ ۲۱۷
☆ ایک بزرگ کو زیارت نبی ﷺ ۲۱۸
☆ علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۲۱۸
☆ حاجی عبدالرحمن انور رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۲۱۹
☆ ایک مرید کو زیارت نبی ﷺ ۲۱۹
☆ حافظ محمد نعیم الحسن کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ ۲۲۰
☆ ایک ہمعصر حافظ کو زیارت نبی ﷺ ۲۲۰

besturdubooks.wordpress.com

☆ ایک صاحب کو زیارت نبی ﷺ ۲۲۱

☆ مولانا غلام رسول کانپوری کو زیارت نبی ﷺ ۲۲۱

☆ حافظ محمد احسن وحشی تمرانی کو زیارت نبی ﷺ ۲۲۲

☆ حاجی سید محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ ۲۲۲

☆ حضرت علی محمد کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ ۲۲۴

☆ مولانا عبدالرشید گنگوہی کو زیارت نبی ﷺ ۲۲۲

☆ خاتم المحدثین علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۲۲۳

☆ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۲۲۳

☆ راؤ عبداللہ شاہ کو زیارت نبی ﷺ ۲۲۶

☆ حضرت مولانا عبد علی (شاگرد حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی رحمہما اللہ) کو زیارت نبی ﷺ ۲۲۶

☆ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی شریف کو زیارت نبی ﷺ ۲۲۷

☆ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۲۲۸

☆ ایک صاحب کو زیارت نبی ﷺ ۲۳۰

☆ بعض صالحین کو زیارت نبی ﷺ ۲۳۰

☆ علامہ انوار الحسن شیر کوٹی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۲۳۲

☆ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۲۳۲

☆ شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۲۳۳

☆ خادم خاص کو زیارت نبی ﷺ ۲۳۴

☆ شیخ المشائخ حضرت مولانا محمد فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۲۳۵

☆ ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ ۲۳۸

☆ حضرت اقدس مولانا عبدالغفور عباسی بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۲۳۹

☆ حافظ عبدالرحمن کو زیارت نبی ﷺ ۲۵۲

☆ حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت ﷺ ۲۵۲

☆ بشارت عظمیٰ مولانا محمد اکبر شاہ صاحب کابلی والے برائے مولانا حافظ غلام حبیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۲۶۷

☆ حافظ غلام حبیب صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۲۷۱

☆ امام شریعت و طریقت حضرت مولانا عبدالحق صاحب عباسی المدنی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۲۷۵

besturdubooks.wordpress.com

☆ حضرت مولانا خواجہ عبد اللہ صاحب بہوبی شیخ آبادی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کی ۲۷۶
☆ ولی کامل حضرت شیخ مولانا محمد ادریس انصاری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کی (خلیفہ مجاز شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبد الغفور عرسی نقشبندی مہاجر مدنی قدس سرہٗ) ۲۷۹
☆ حضرت اقدس محمد اشفاق اللہ راجہ کی مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کی ... ۲۸۱
☆ حضرت مولانا سیف اللہ خالد صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کی
(خلیفہ مجاز محبوب العارفین حضرت سولانا پیر غلام حبیب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ ... ۲۸۳
☆ حضرت بابو جی عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کی ۲۸۴
☆ حضرت صوفی محمد دین رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کی ۲۸۴
☆ ایک نوجوان کو زیارت کی ۲۸۵
☆ ایک مرید کو زیارت کی ۲۸۵
☆ ایک استاذ کو زیارت کی ۲۸۶
☆ حضرت مولانا محمد امیر شاہ کو زیارت کی ۲۸۷
☆ ایک مرید کو زیارت کی ۲۸۸
☆ حضرت شیخ سلیمان احمد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کی (خلیفہ مجاز محبوب العارفین حضرت مولانا پیر غلام حبیب صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ) ۲۸۸
☆ حضرت سید الافاضل حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کی (خلیفہ مجاز محبوب العارفین حضرت مولانا پیر غلام حبیب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ) ۲۹۱
☆ پیر طریقت حضرت مولانا سید عبد اللہ شاہ نقشبندی مجددی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کی ۲۹۳
☆ حضرت سید نصیر حسین صاحب نقشبندی بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کی ۲۹۹
☆ ایک کو زیارت کی ۳۰۰
☆ حضرت شیخ علی احمد نقشبندی مجددی مدظلہ العالی کو زیارت کی ۳۰۷
☆ مولانا منظور احمد شاہی کو زیارت کی ۳۰۹
☆ فقیر صوفی حضرت نور محمد رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کی ۳۱۳
☆ شیخ المشائخ حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کو زیارت کی ۳۱۳
☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں / خواب میں زیارت کی ۳۱۴

besturdubooks.wordpress.com

☆ والد و شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۳۱۸

☆ مولانا محمد علی قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۳۱۹

☆ ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ ۳۱۹

☆ ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ ۳۱۹

☆ مولوی حافظ محمد سلیمان صاحب انبالوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۳۲۰

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۳۲۰

☆ پھوپھی شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ ۳۲۵

☆ بذریعہ مکاشفہ، صاحب العالم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق حضور اقدس ﷺ کی طرف سے چالیس بشارتیں ۳۲۶

☆ مکاشفات کی شرعی حیثیت ۳۲۶

☆ (۱) کتب فضائل کی فوقیت بارگاہ رسالت میں اور حضرت عامہ خودی رحمۃ اللہ علیہ کی حیرت ۳۲۹

☆ (۲) رسالہ شریعت و طریقت کا تلازم کی تقریب کا حکم ۳۳۰

☆ (۳) حضرت اقدس شیخ زید مجدہ کا مبارک خواب ۳۳۰

☆ اوجز اور بذل میری ہی کتابیں ہیں ۳۳۰

☆ فضائل حج کے متعلق رویا صالحہ ۳۳۱

☆ عمرات الٰہی ﷺ کا سبب تالیف ۳۳۱

☆ رسالہ حجۃ الوداع کا حضور ﷺ کا سماع فرمانا ۳۳۱

☆ عربی زبان کی فضیلت کا سبب تالیف ۳۳۲

☆ (۶) فضائل درود شریف کے متعلق بشارت ۳۳۲

☆ حضرت شیخ کا مبارک خواب ۳۳۳

☆ مجھے ان کی یہ ادا بہت پسند ہے کہ وقت ضائع نہیں کرتے ۳۳۳

☆ حضور اکرم ﷺ کی حضرت اقدس کے حجرہ میں تشریف آوری ۳۳۵

☆ رحمت کے خزانہ کی چابی ۳۳۵

☆ روضہ نبیت کی گاڑی تو یہی چلا رہے ہیں ۳۳۵

☆ حضرت شیخ کا مکاشفہ ۳۳۵

☆ ہمارے خزانہ کے وارث ۳۳۵

☆ بذا شیخ المشائخ کچھ ۳۳۶

☆ آج کل اللہ کی مدد نصرت و ولایت ان کے ساتھ ہے ۳۳۶

besturdubooks.wordpress.com

☆ حضرت شیخ ہمارے حبیب ہیں! ۳۳۶
☆ ایمان کا نور حضرت کا ہاتھ ۳۳۷
☆ معاون خادم اور محبوب ۳۳۷
☆ حضور ﷺ کی بھائی کو حسن صدیقی کو رد (خادم خاص حضرت شیخ) ۳۳۷
☆ یہ تو کریم بن گیا ہے ۳۳۸
☆ ہاتھ سے گلاب تک سے سب سے زیادہ سب سے خوشبودار پھول ۳۳۸
☆ اصل رسول علم مطلوب ہے ۳۳۸
☆ حضرت شیخ زید مجدہ کا آخری خواب ۳۳۹
☆ کمال طاعت و فنائی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہو ۳۴۰
☆ شیخ نور اللہ مرقدہ کا فیض عام ۳۴۱
☆ رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ کے لیے سلسلہ چشتیہ کی اجازت کا نامہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو
جواب: رمضان المبارک مدینہ میں گزرا ۳۴۱
☆ فائدہ جدید ۳۴۱
☆ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت اور وراثت ۳۴۲
☆ رمضان ہندوستان و خلافت کی تحریک اور حالات ۳۴۳
☆ سفر تبلیغ کے مشورت بھی تو ساتھ ہی سوال ۳۴۳
☆ جہاد کی نیت سے سفر کریں ہر بار بار روزانہ درود شریف کا التزام کریں ۳۴۶

مبشرات فیصل آباد پاکستان ۳۴۶

☆ دل میں (حضرت کے دل میں) اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے ۳۴۶
☆ شاہ اللہ یہ تو نور کا بہت بڑا خزانہ ہے ۳۴۶
☆ ان کی طرف تو میں ہی ذات خود متوجہ رہتا ہوں ۳۴۷
☆ انشاء اللہ میں بھی اپنے عمر کے ساتھ وہاں موجود رہوں گا ۳۴۷
☆ میں تو ساتھ ہی ہوں انشاء اللہ تعالیٰ ۳۴۷
☆ سفر افریقہ کی تحریک ۳۴۸

مبشرات متعلقہ سفر افریقہ ۳۴۸

☆ ان کی مثال بادل کی سی ہے ۳۴۸

besturdubooks.wordpress.com

☆ کام کا اچھا میدان ہے ۳۴۹

☆ ہمارا فریق کا کوئی ۳۴۹

☆ یہ (حضرت شیخ) ان کے ستون اور دل کی حامت ہیں ۳۵۰

☆ یہ اس وقت میرا کا ایا ہے ۳۵۱

☆ وجودہ مرکہ و مشیہ فوذھادہ وحصۃ ۳۵۱

☆ قطب الاقطاب ۳۵۱

☆ ایک بزرگ کو بیداری میں زیارت کی ۳۵۱

☆ عبدالقادر کو زیارت کی ۳۵۲

☆ ایک بزرگ کو زیارت کی ۳۵۲

☆ ایک صالح شخص کو زیارت کی ۳۵۳

☆ فقیہ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ کی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کی ۳۵۳

☆ صاحب کشف بزرگ کو زیارت کی ۳۵۵

☆ ایک بزرگ کو زیارت کی ۳۵۶

☆ ایک جید وقت کاملین کو زیارت کی ۳۵۶

☆ حاجی صاحب جہاں سے دست کو زیارت کی ۳۵۷

☆ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کو زیارت کی ۳۵۸

☆ ایک خاتون کو زیارت کی ۳۵۹

☆ حافظ فردوس کو زیارت کی ۳۶۰

☆ مولانا قاری عبدالرحمٰن کو زیارت کی ۳۶۰

☆ حکیم حنیف خاں کو زیارت کی ۳۶۱

☆ حکیم عطاء اللہ کو زیارت کی ۳۶۱

☆ حکیم صوفی محمد لطیف کو زیارت کی ۳۶۲

☆ غازی سلطان محمود کو زیارت کی ۳۶۳

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کی ۳۶۴

☆ نابینا حافظ قرآن محمد عبداللہ صاحب کو زیارت کی ۳۶۵

☆ عارف باللہ کو زیارت کی ۳۶۶

☆ مولانا عرض محمد کو زیارت کی ۳۶۷

☆ حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی قدس اللہ سرہ کو زیارت کی ۳۶۸

besturdubooks.wordpress.com

۱۔ حافظ حبیب اللہ صاحب جونپوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۶۹

۲۔ ایک مکان میں آگ لگی ہوئی دیکھنے کی زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۷۰

۳۔ ایک ڈاکو صاحب کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۷۰

۴۔ شیخ عبدالحق محدث کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۷۱

۵۔ ظہیر محمد رمضان کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۷۲

۶۔ ایک شیخ کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۷۳

۷۔ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۷۶

۸۔ حضرت شیخ احمد شاہ بدایونی ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۷۸

۹۔ ایک ڈاکو کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۷۸

۱۰۔ حافظ مختار احمد صاحب کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۷۹

۱۱۔ شیخ عبدالغنی مدنی کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۷۹

۱۲۔ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۸۱

۱۳۔ حضرت مولانا شاہ حسین بلند شہری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۸۳

۱۴۔ مولانا کرامت علی کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۸۳

۱۵۔ ایک عرب کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۸۴

۱۶۔ ایک بڑے میاں کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۸۵

۱۷۔ مولوی محمد حسن کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۸۵

۱۸۔ ایک شخص کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۸۷

۱۹۔ مؤرخ اسلام حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۸۷

۲۰۔ ایک خادم کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۸۸

۲۱۔ ایک مرشد خاص کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۸۸

۲۲۔ حضرت مولانا محمد ادریس ندوی گنگوہی کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۸۹

۲۳۔ والد سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۹۰

۲۴۔ محدث اکبر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۹۳

۲۵۔ والد حضرت شیخ بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۹۳

۲۶۔ ایک متمول زمیندار شخص کو زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۹۳

۲۷۔ حضرت مولانا تین قدس سرہ کو بیداری میں زیارت کیلئے ۔۔۔ ۳۹۳

besturdubooks.wordpress.com

۳۸۴ ... مفتی اعظم ... نے ... کی زیارت کی ...

۳۸۵ ... نے ... کی زیارت کی ...

۳۸۶ ... نے ... کی زیارت کی ...

۳۸۶ ... نے ... کی زیارت کی ...

۳۸۷ ... کی زیارت کی ...

۳۸۷ ... نے ... کی زیارت کی ...

۳۸۷ ... نے ... کی زیارت کی ...

۳۸۸ ... نے ... کی زیارت کی ...

۳۸۸ ... نے ... کی زیارت کی ...

۳۸۹ ... نے ... کی زیارت کی ...

۳۹۰ ... نے ... کی زیارت کی ...

۳۹۰ ... نے ... کی زیارت کی ...

۳۹۱ ... نے ... کی زیارت کی ...

۳۹۲ ... نے ... کی زیارت کی ...

۳۹۳ ... نے ... کی زیارت کی ...

۳۹۳ ... نے ... کی زیارت کی ...

۳۹۳ ... نے ... کی زیارت کی ...

۳۹۴ ... نے ... کی زیارت کی ...

۳۹۵ ... نے ... کی زیارت کی ...

۳۹۵ ... نے ... کی زیارت کی ...

۳۹۶ ... نے ... کی زیارت کی ...

۳۹۶ ... نے ... کی زیارت کی ...

۳۹۷ ... نے ... کی زیارت کی ...

۳۹۸ ... نے ... کی زیارت کی ...

۳۹۸ ... نے ... کی زیارت کی ...

۳۹۹ ... نے ... کی زیارت کی ...

۴۰۰ ... نے ... کی زیارت کی ...

۴۰۱ ... نے ... کی زیارت کی ...

۴۰۱ ... نے ... کی زیارت کی ...

besturdubooks.wordpress.com

زیارت نبی ﷺ

۱۔ سلطان الہند خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت نبی ﷺ ۳۱۲

۲۔ حضرت خواجہ فخر الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت نبی ﷺ ۳۱۴

۳۔ حاجی عبدالرحمن انصاری کی زیارت نبی ﷺ ۳۱۵

۴۔ شیخ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت نبی ﷺ ۳۱۶

۵۔ مظفر اسم حضرت خواجہ بہاء الحق رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت نبی ﷺ ۳۱۸

۶۔ شیخ صاحب آیت رحمۃ اللہ کی زیارت نبی ﷺ ۳۲۰

۷۔ شیخ سعید حنفی کی زیارت نبی ﷺ ۳۲۰

۸۔ شیخ حسن حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت نبی ﷺ ۳۲۱

۹۔ حضرت خواجہ شیخ زین الدین کی زیارت نبی ﷺ ۳۲۱

۱۰۔ شیخ محمد بن شیخ حسن کی زیارت نبی ﷺ ۳۲۲

۱۱۔ محمد شیخ صاحب کی زیارت نبی ﷺ ۳۲۳

۱۲۔ حافظ الحدیث شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت نبی ﷺ ۳۲۳

۱۳۔ شیخ ابی محمد شیخ صاحب کی زیارت نبی ﷺ ۳۲۵

۱۴۔ شیخ عبدالرحمن کی زیارت نبی ﷺ ۳۲۶

۱۵۔ شیخ عبدالرحمن کی زیارت نبی ﷺ ۳۲۶

۱۶۔ مولانا سید امین الحق صاحب کی زیارت نبی ﷺ ۳۲۷

۱۷۔ حضرت مولانا شاہ آل حسین صاحب کی زیارت نبی ﷺ ۳۲۸

۱۸۔ شیخ احمد سید امین الحق صاحب کی زیارت نبی ﷺ ۳۲۹

۱۹۔ مولانا محمد الیاس صاحب نقشبندی مظفر نگری کی زیارت نبی ﷺ (آپ کے اور مرشد خلفاء کے تذکرہ) ۳۳۱

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا شمس الحق افغانی نقشبندی مظفر نگری (حالات زندگی تحریر فرمائیں)

زیارت نبی ﷺ کے مجرب وظیفے ۳۳۴

۱۔ زیارت کا قاعدہ ۳۳۴

۲۔ قاعدہ ۲ ۳۳۴

۳۔ حکایت محمد بن عبدالرحمن علیہ ۳۳۴

۴۔ مولانا فضل احسن رحمۃ اللہ علیہ ۳۳۴

۵۔ مصنف رائل اکیڈمی ۳۳۴

۶۔ ابوالمواہب شاہ فتی سرخ ۳۳۴

besturdubooks.wordpress.com

۱۔ رسول اللہ ﷺ	۳۳۶
۲۔ خلق	۳۳۶
۳۔ صادق اور امین کی [illegible]	۳۳۷
۴۔ مشکوٰۃ [illegible]	۳۳۸
۵۔ آداب [illegible]	۳۴۰
۶۔ [illegible]	۳۴۰
[illegible]	۳۴۳
[illegible]	۳۴۶
۷۔ [illegible]	۳۴۶
۸۔ [illegible]	۳۴۶
[illegible]	۳۴۶
۹۔ [illegible]	۳۴۶
[illegible]	۳۴۶
۱۰۔ [illegible]	۳۴۶
۱۱۔ [illegible]	۳۴۶
۱۲۔ [illegible]	۳۴۶
۱۳۔ [illegible]	۳۴۶
۱۴۔ [illegible]	۳۴۶
۱۵۔ [illegible]	۳۴۶
۱۶۔ [illegible]	۳۴۶
۱۷۔ [illegible]	۳۴۶
۱۸۔ [illegible]	۳۴۶
۱۹۔ [illegible]	۳۴۶
۲۰۔ [illegible]	۳۴۶
۲۱۔ [illegible]	۳۴۶
۲۲۔ [illegible]	۳۴۶
۲۳۔ [illegible]	۳۴۶
۲۴۔ [illegible]	۳۴۶
۲۵۔ [illegible]	۳۴۶
۲۶۔ [illegible]	۳۴۶
۲۷۔ [illegible]	۳۴۶
۲۸۔ [illegible]	۳۴۶
۲۹۔ [illegible]	۳۴۶
۳۰۔ [illegible]	۳۴۶
۳۱۔ [illegible]	۳۴۶
۳۲۔ [illegible]	۳۴۶
۳۳۔ [illegible]	۳۴۶
۳۴۔ [illegible]	۳۴۶
۳۵۔ [illegible]	۳۴۶
۳۶۔ [illegible]	۳۴۶
۳۷۔ [illegible]	۳۴۶
۳۸۔ [illegible]	۳۴۶
۳۹۔ [illegible]	۳۴۶
۴۰۔ [illegible]	۳۴۶
۴۱۔ [illegible]	۳۴۶
۴۲۔ [illegible]	۳۴۶
۴۳۔ [illegible]	۳۴۶
۴۴۔ [illegible]	۳۴۶
۴۵۔ [illegible]	۳۴۶
۴۶۔ [illegible]	۳۴۶
۴۷۔ [illegible]	۳۴۶
۴۸۔ [illegible]	۳۴۶
۴۹۔ [illegible]	۳۴۶
۵۰۔ [illegible]	۳۴۶
۵۱۔ [illegible]	۳۴۶
۵۲۔ [illegible]	۳۴۶
۵۳۔ [illegible]	۳۴۶
۵۴۔ [illegible]	۳۴۶
۵۵۔ [illegible]	۳۴۶
۵۶۔ [illegible]	۳۴۶
۵۷۔ [illegible]	۳۴۶
۵۸۔ [illegible]	۳۴۶
۵۹۔ [illegible]	۳۴۶
۶۰۔ [illegible]	۳۴۶
۶۱۔ [illegible]	۳۴۶
۶۲۔ [illegible]	۳۴۶
۶۳۔ [illegible]	۳۴۶
۶۴۔ [illegible]	۳۴۶
۶۵۔ [illegible]	۳۴۶
۶۶۔ [illegible]	۳۴۶
۶۷۔ [illegible]	۳۴۶
۶۸۔ [illegible]	۳۴۶
۶۹۔ [illegible]	۳۴۶
۷۰۔ [illegible]	۳۴۶
۷۱۔ [illegible]	۳۴۶
۷۲۔ [illegible]	۳۴۶
۷۳۔ [illegible]	۳۴۶
۷۴۔ [illegible]	۳۴۶
۷۵۔ [illegible]	۳۴۶
۷۶۔ [illegible]	۳۴۶
۷۷۔ [illegible]	۳۴۶
۷۸۔ [illegible]	۳۴۶
۷۹۔ [illegible]	۳۴۶
۸۰۔ [illegible]	۳۴۶
۸۱۔ [illegible]	۳۴۶
۸۲۔ [illegible]	۳۴۶
۸۳۔ [illegible]	۳۴۶
۸۴۔ [illegible]	۳۴۶
۸۵۔ [illegible]	۳۴۶
۸۶۔ [illegible]	۳۴۶
۸۷۔ [illegible]	۳۴۶
۸۸۔ [illegible]	۳۴۶
۸۹۔ [illegible]	۳۴۶
۹۰۔ [illegible]	۳۴۶
۹۱۔ [illegible]	۳۴۶
۹۲۔ [illegible]	۳۴۶
۹۳۔ [illegible]	۳۴۶
۹۴۔ [illegible]	۳۴۶
۹۵۔ [illegible]	۳۴۶
۹۶۔ [illegible]	۳۴۶
۹۷۔ [illegible]	۳۴۶
۹۸۔ [illegible]	۳۴۶
۹۹۔ [illegible]	۳۴۶
۱۰۰۔ [illegible]	۳۴۶

besturdubooks.wordpress.com

سورۃ قریش کا ورد	۲۵۱
ڈوبتا جہاز بچ جانے کا عمل	۲۵۱
درود شریف	۲۵۲
درود شریف یہ ہے	۲۵۲
نانوے درود سنانے کا ثواب صلی اللہ علیہ وسلم	۲۵۲
علیہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۲۵۳
سات درود شریف کی یاد دہانی	۲۵۳
اہل قبور کے لئے خصوصی درود شریف	۲۵۴
تعین الفت کا ٹوٹ جانے کا	۲۵۵
دشمن کے گھر میں داخلہ کا	۲۵۶
دشمن کی بری نظر کا اثر دور کرنے کا	۲۵۸
طریق عمل	۲۵۹
تنبیہ	۲۵۹

مضمون ہی پیارے چنتا ہوں

میں پھول کنارے چنتا ہوں — سب رنگ نظارے چنتا ہوں
تو ہی جو نہ ملتی ہے مجھے — دریا کے کنارے چنتا ہوں
میں خار تو نہ چن سکے مجھے — پاؤں کے سہارے چنتا ہوں
ساحل کی تمنا کب ہے مجھے — دریا کے اشارے چنتا ہوں
جو تیرے لبوں کو چھو نہ سکے — الفاظ وہ سارے چنتا ہوں
سکتا ہوں میں رنگوں کی باتیں — خوشبو کے اشارے چنتا ہوں

آغاز کہیں سے بھی پیارے مضمون
مضمون ہی پیارے چنتا ہوں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

besturdubooks.wordpress.com

دو اہم حکایات

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نصلی و نسلم علی خاتم النبیین و علی آلہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

انتساب

بندہ اپنی اس تحقیق کی وساطت سے
حضرت شیخ المشائخ قبلہ مولانا
تاج الاولیاء وارث علوم ظاہری و باطنی پیشوائے طریقت
اعلیٰ حضرت [illegible]

حضرت مولانا عبدالحق العباسی نقشبندی

زید اللہ علمہ

و

رئیس المتوفین، ریحانہ جہاں و مقتدائے زمانہ
زاہدہ زمانہ، سالکہ یگانہ، مرقع انوار، ہادیٔ طریقت

حضرت مولانا عبدالرزاق العباسی

نور اللہ مرقدہ

کے نام منسوب کرتا ہوں۔

خاکپائے ابن اللہ و خاکپائے خانقاہ فخریہ نقشبندیہ
محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

besturdubooks.wordpress.com

پسند فرمودہ

ملفوظات زبدۃ العارفین وارث العلوم والیقین امام اہل صفا والتقیٰ
فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب دامت برکاتہم العالیہ (مکی ہزاروی)

خلیفہ مجاز

نور المشائخ شیخ الحدیث والتفسیر وارث صوفی سالکین امام العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی نور اللہ مرقدہ

بہ اہتمام

(العنوان نمبر ۲ جو ناشر کی طرف سے ہے)

وعلیٰ آلہ وأصحابہ أجمعین

امابعد! عزیز گرامی قدر الحسنی فی الدارین ابن الاتقیاء الصالحین فقیر نے اپنے چند رسائل (الانسان اور رجول اشرف المخلوق صلی اللہ علیہ وسلم، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فضائل اور برکات، نبوی شریف، زیارات مقدسہ، زیارات مدینہ منورہ، ماثبت بالسنۃ، صلی اللہ علیہ وسلم، زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم) جو اپنی اپنی جگہ سے تحقیق میں بے مثل ہیں سے ان کو دیکھا، ماشاء اللہ ان رسائل کا یہ تحقیقی جذبہ بہت مبارک ہے، اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو اپنے خاص فضل سے نوازیں اور ان کی ان تصنیفات سے مخلوق خدا کو مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے، اور عزیز موصوف کو اپنے کامل شیخ سے فیض قدم پر چلنے کا مستند خیر کی باتوں کی نشر و اشاعت کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وعلیٰ آلہ وأصحابہ أجمعین

کتبہ الفقیر الی ربہ الکریم
عبدالحفیظ مکی
۲۳ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ
۶ مئی ۲۰۰۳ء

besturdubooks.wordpress.com

مقدمہ

آ ا و ے ہیں مجھے عاشقان رسول ﷺ سعادت کی داستاں
کی ہاتھوں سے زیں کی تیغ میں بے وقف جاں
ی سے میداں میں نہاں تھا خلق اور حسین ؓ
ان سے پہاں سے میاں تھا جذب صدق و یقین
ان پ تھا اللہ راضی اور تھا ان کا نبی
فلک گھیں ان کی شان کا ان کا سے اللہ زیں

یہ ان اسلامی مجاہدوں کے بارے میں ہے جو اپنی محبت کے ساتھ ہی اپنے محبوب ﷺ کی محبت لے کر پیدا ہوئے تھے۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ اپنے محبوب ﷺ کی خدمت میں گزرا۔ ان کی زیارت کی ہے اور وہ اپنے محبوب ﷺ کی زیارت کے لیے ہر وقت بے تاب رہتے تھے۔ ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اپنے محبوب ﷺ کی محبت میں گزرا ہے۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ اپنے محبوب ﷺ کی محبت میں گزرا ہے۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ اپنے محبوب ﷺ کی محبت میں گزرا ہے۔

ہماری یہ کتاب کسی ایسی کتاب کی نہیں ہے۔ یہ کتاب اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔ یہ کتاب نہ صرف معلومات کا خزانہ ہے بلکہ عشق و محبت کا ایک ایسا سرچشمہ بھی ہے جو اثر آفرینی کے حوالے سے بے انتہا اہمیت کا حامل ہے۔ یہ کتاب ایک چھوٹا سا پیغام رکھتی ہے۔ یہ کتاب کس قدر توانی سے واضح کر رہی ہے کہ ان بھی حضور اکرم ﷺ کا تعلق اپنی امت سے کس قدر قوی ہے۔ ہمیں ان اللہ عاشقان رسول ﷺ کی یاد میں مل سنت والجماعت کی خوش بخت جماعت ہے کہ جن کو رسالت مآب ﷺ کی زیارت کی سعادت ملی اور یہ سعادت بیداری دونوں حالتوں میں

besturdubooks.wordpress.com

یہ شرف حاصل ہوا ہے (حالت بیداری میں زیارت آقا ﷺ کے بارے میں پوری تفصیل آگے آرہی ہے یہاں میں صرف وہ شبہات لکھ رہا ہوں جو اس زیارت کے متعلق بعض لوگوں کے دل میں پیدا ہوئے تھے) اللہ تعالیٰ اپنے احباب پر اس کتاب کے مطالعہ سے یہ فضل فرمائے کہ عشق و محبت میں اضافہ ہو کا جادۂ محبت رسول ﷺ پر حق بھی چلنے لگیں اور ایمان کی حلاوت و پاکیزگی میں اضافہ بھی ہو۔ آج یہ ہے کہ جب مسلمان کلمہ گو کا کوئی فرد حق تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کے عشق میں ڈوب کر اپنے دل کی دنیا کو عشق و محبت سے آباد کرتا ہے اور اس کا دل عشق رسول ﷺ سے معمور ہو جاتا ہے تو اس کے دل میں اس کی محبت کی شدت اور اس کے عشق کی حرارت کو دیکھ کر بعض لوگ اس کے ایمان پر شک کرنے لگتے ہیں۔ اس کے عشق و محبت کو ایمان کی کمزوری پر محمول کرتے ہیں۔ اس کے قدم پر قدم رکھنے کی بجائے اس کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ مسلمان دلوں میں محبت رسول ﷺ کی قندیل روشن کرنے کی بجائے اس کو بجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

لوگو! ہمیں تو کوئی ایسی قسمت دے دو [illegible]

وہ محبت جو دیدۂ بینا میں ہو (اقبال)

حاشائے رسول ﷺ میں پیدا ہونے والی سنت [illegible] (ابو داؤد) مطلب یہ ہے کہ ہر صحیح پاک و صاف مسلمان کے دل میں محبت رسول ﷺ پیدا ہونے کی صلاحیت اللہ تعالیٰ نے ودیعت فرمائی ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ اولیاء اللہ کی محبت کے بارے میں جو کچھ ہم نے لکھا ہے یہ ہر مسلمان کے دل کی آواز ہے کوئی کوئے تھے پہنچ گئے اور کوئی کوئے تک نہ پہنچ سکا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمیں حق کی راہ دکھائی اور ہم نے اس راہ پر چلنے کی کوشش کی۔ ہم نے مسلمانوں میں فرقہ بندی کے تصورات کو بیخ و بن سے اکھاڑ دینے کی کوشش کی ہے۔ ہم نے مسلمانوں کو ایک دوسرے سے دور کرنے والے عوامل کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش کی ہے۔ ہم نے مسلمانوں کو ایک دوسرے سے محبت کرنے کی دعوت دی ہے۔ ہم نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بننے کی دعوت دی ہے۔ ہم نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا غمگسار بننے کی دعوت دی ہے۔ ہم نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا ہمدرد بننے کی دعوت دی ہے۔ ہم نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا خیر خواہ بننے کی دعوت دی ہے۔ ہم نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا مددگار بننے کی دعوت دی ہے۔ ہم نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا دوست بننے کی دعوت دی ہے۔ ہم نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا رفیق بننے کی دعوت دی ہے۔ ہم نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا ساتھی بننے کی دعوت دی ہے۔ ہم نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا رہبر بننے کی دعوت دی ہے۔ ہم نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا رہنما بننے کی دعوت دی ہے۔ ہم نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا پیشوا بننے کی دعوت دی ہے۔ ہم نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا امام بننے کی دعوت دی ہے۔ ہم نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا مقتدا بننے کی دعوت دی ہے۔ ہم نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا راہنما بننے کی دعوت دی ہے۔ ہم نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا راہبر

besturdubooks.wordpress.com

خانقاہ غفوریہ نقشبندیہ کا ایک ادنیٰ خادم

شفاعت امام الانبیاء ﷺ کا محتاج

محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

besturdubooks.wordpress.com

باب اول

اسلام کی بنیاد، عقیدۂ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کلمہ کی پہلی جزو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں ہے (اللہ)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے [illegible] ہیں (رسول اللہ)

بنیاد پانچ ستونوں پر ہے۔

اسے سے پہلی بنیاد

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا مطلب یہ ہے کہ اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ (مسلم شریف)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی ہر بات کو ماننا اور آپ کے ہر حکم کی تعمیل کرنا اور آپ کی ہر بات سے اجتناب کرنا جس سے آپ نے منع فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق زندگی گزارنا۔ آپ کی سنت کی پیروی کرنا۔ آپ کی ہر بات کو حرف آخر سمجھنا۔ آپ کی ہر بات پر عمل کرنا۔ آپ کی ہر بات کو ماننا۔ آپ کی ہر بات کی تصدیق کرنا۔ آپ کی ہر بات کو سچ سمجھنا۔ آپ کی ہر بات پر ایمان لانا۔ آپ کی ہر بات پر یقین کرنا۔ آپ کی ہر بات پر عمل کرنا۔ آپ کی ہر بات کو تسلیم کرنا۔ آپ کی ہر بات کو قبول کرنا۔ آپ کی ہر بات کو اختیار کرنا۔ آپ کی ہر بات کو اپنانا۔ آپ کی ہر بات کو اپنی زندگی میں شامل کرنا۔ آپ کی ہر بات کو اپنی زندگی کا حصہ بنان

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] اس صدی کے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہ

besturdubooks.wordpress.com

نام سے کہ دو پہنچا ہے کہ فرمان تم کو خدا نے دیا ہے اس نے آپ کو پہنچا دیا ہے
(القول الجمیل، اردو ترجمہ ص ۱۱)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے بہت سے فرشتے اپنے ہیں جو زمین میں گھومتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔ (نسائی شریف، الفضل، اردو ترجمہ ص ۱۹)

علوم دینیہ کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان نبی اور انسانی زبان کے خطوط پر رکھی گئی۔ دینی علوم میں اصل و مقدم ہے اور اس علوم دینیہ سے آدمی بن یا شعور ہو جاتا ہے۔

خود سائی نور (شعر) نے بھی یہ نسخہ کی تھا یہاں
نورانی مرتب نبی ہے دلوں کی دوا یہاں

(زینت المجالس، اردو ص ۲۹۳)

حضرت مولانا عارف الدین صاحب کی تشریف آوری ہوئی۔ حضرت مولانا صاحب کے ہمراہ علوم دینیہ کے طالب علم بھی تھے۔ وہ یہاں بھی حضرت کی زیارت کو گئے۔ حضرت مولانا صاحب نے ان سے پوچھا کہ تم کیا پڑھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم علوم دینیہ پڑھتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ ایک بزرگ کے پاس کچھ لوگ آئے اور انہوں نے ان سے پوچھا کہ آپ کیا پڑھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم علوم دینیہ پڑھتے ہیں۔ (تاریخ دیوبند)

بزرگوں نے اس کی تصحیح یوں فرمائی کہ تم جس کو علوم دینیہ کہتے ہو وہ علوم دینیہ نہیں بلکہ یہ حضرت انبیاء علیہم السلام کی شریعت مطہرہ کے علوم ہیں جو کہ ورثاء انبیاء علیہم السلام نے اپنے وارثوں کے لئے چھوڑے ہیں (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا العلماء ورثۃ الانبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں) قیامت تک جس نے ان علوم سے تعلیم حاصل کرنے والوں سے بڑی بڑی حضرات سے پڑھا ہے۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں (۱) کتاب اللہ (۲) میری سنت ہے اس کو میں تم میں چھوڑ رہا ہوں اور جو شخص بھی ان دونوں سے وابستہ رہے گا وہ کبھی گمراہ نہیں ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف)

تو جس وقت بھی کسی جگہ پر علماء دین اور اولیاء اللہ کے علاوہ اگر دوسرے علماء کے پاس پڑھا جائے تو ان اللہ والوں کی برکت ہوتی ہے اور اس سے پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ نے فرشتے مقرر فرمائے ہوئے ہیں جو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور پہنچا دیتے ہیں۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے

besturdubooks.wordpress.com

اور پڑھنے والے کی شفاعت کرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص سورۂ ملک پڑھ لیا کرتا ہے اس کا نام مطیعین میں لکھا جاتا ہے اور اس کی نیکیاں اتنی زیادہ ہوتی ہیں جتنی کہ دنیا میں لوگوں کی تعداد ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص سورۂ ملک پڑھتا ہے تو وہ سورۂ شریف اس کے لئے ایک بہت بڑی بھاری چیز بن جاتا ہے جس کے عوض بیت المعمور (۷) آباد ہوتا ہے اور فرشتے اس کے ثواب کی مقدار کو نہیں جانتے سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ سورت حرام کر دی ہے ہر اس شخص پر جو اصحاب صفہ سے دشمنی رکھتا ہے اور ان کو برا کہتا ہے۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر امت کے لئے اپنی تمام امت کو جمع فرمایا تھا اور اسلام کی دعوت سے متعلق زبردست وضاحت بیان فرمائی اور قرآن پاک کی آیت اکملت لکم دینکم (اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے دین کو مکمل کر دیا) کے نزول کے بعد آپ ﷺ نے اس دنیا سے رخصت فرمایا۔ اس موقع پر آپ ﷺ سے کسی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بعد آپ کے ساتھیوں سے بعد میں رحمۃ اللعالمین ﷺ نے کتنی مدت تک ہمارا ساتھ ہوگا؟ فرمایا میں انتقال کے بعد کتنی مدت زندہ رہوں گا یہ وضاحت فرمائی کہ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس پر کتنی مدت فرمایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا رزق کتنے سے کتنے روح کو دی جاتی ہے اور رزق کتنی مدت تک جاری رہتا ہے۔ ان تمام ارشادات عالیہ سے جو حضور سید الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمائے ان کے خلاف گفتگو کرنا تو درکنار ان میں ذرا سا وہم یا شبہ کرنا گویا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ارشاد عالیہ کا انکار کرنا ہے جس سے ایمان کے ہی چلے جانے کا خطرہ ہے۔ لہٰذا رحمۃ اللعالمین ﷺ کے ارشادات عالیہ پر یقین رکھنا کامل ایمان ہے۔

شب معراج شریف میں رحمۃ اللعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر کثیب احمر (موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے (فیض الباری) اور ایک موقعہ پر حضور ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام کی ایک جماعت تھی آپ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا کہ میں موسیٰ علیہ السلام اور یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ لبیک اللھم لبیک پڑھ رہے ہیں (مسلم شریف) محدث کبیر حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

(عقیدۃ الاسلام ص ۴۱)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت دو عالم ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا کہ "الروحاء" کے علاقہ سے ستر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پیدل بیت اللہ شریف کے حج کے ارادہ سے تشریف لے گئے جنہوں نے عبا پہنے ہوئے تھے۔ (الحج ص ۲۰ رحمت کائنات ص ۱۷۲)

besturdubooks.wordpress.com

ان احادیث مصرحہ سے ظاہر ہوا کہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور سلام بھی سنتے ہیں اور رزق بھی کھاتے ہیں۔ یہ امتیاز نہیں بخشا ہے ان کو جہاں سے پردہ فرمانے کے بعد حق تعالیٰ نے ان کو آج تک تمام دنیا سے بہتر اور پسندیدہ جگہ پر رکھا ہے جس کو وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ تمام لوگ رحمۃ اللعالمین ﷺ کے روضہ مطہرہ کے پاس باادب حاضر ہوتے ہیں اس بات کا یقین کرتے ہوئے کہ تم سید انبیاء ﷺ کے حضور حاضر ہیں اور حضور ﷺ تمہیں دیکھ رہے ہیں، تمہاری صحیح عقیدت کو سن رہے ہیں صلوٰۃ وسلام پیش کرتے ہیں، اور اس حاضری سے متعلق رحمۃ اللعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

قولہ ﷺ من حج فزار قبری بعد وفاتی فکانما زارنی فی حیاتی ولا یجد رائحۃ الاوثان ولا یحشر من الآمنین۔ (التمہید ص ۲۵)

یعنی کریم ﷺ نے فرمایا جو میری زیارت کو آیا میرے وصال کے بعد تو گویا اس نے میری زیارت کی میرے حیاتی میں اور نہ سونگھے گا بدبو بتوں کی اور نہ اٹھے گا امن والوں کے ساتھ۔

اس بات پر غور فرمائیں کہ رحمۃ اللعالمین ﷺ کیا فرما رہے ہیں کہ جو میری زیارت کو آیا تو آپ خود سوچیں کہ زیارت کس کی ہوتی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یا قبر کی۔ اسی لئے تو زیارت کو آیا تھا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں۔ اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو میری قبر کے پاس آکر مجھ پر سلام پڑھے گا میں اس کا سلام سنوں گا (یعنی جواب دوں گا) اور جو دور سے سلام بھیجے گا اس کا سلام مجھ کو پہنچایا جائے گا۔ (وفاء الوفاء ج ۲ ص ۱۲۷۱ و ۱۲۷۲ و ۱۲۷۳ و ۱۲۷۴ و ۱۲۷۵ و ۱۲۷۶ و ۱۲۷۷ و ۱۲۷۸ و ۱۲۷۹ و ۱۲۸۰ و ۱۲۸۱ و ۱۲۸۲ و ۱۲۸۳ و ۱۲۸۴ و ۱۲۸۵ و ۱۲۸۶ و ۱۲۸۷ و ۱۲۸۸ و ۱۲۸۹ و ۱۲۹۰ و

besturdubooks.wordpress.com

لئے حیات النبی ﷺ اور حیات خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ثابت کر دیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس عقیدہ کے خلاف تمام شکوک وشبہات رفع فرما دیئے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کمرہ مبارک میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آرام فرما ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پردہ فرمانے اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پردہ فرمانے کے بعد اس کمرہ میں ام المومنین رضی اللہ عنہا بغیر پردہ کے تشریف لاتی تھیں۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پردہ فرمانے کے بعد کمرہ میں باپردہ تشریف لاتی تھیں، چونکہ پہلے خاوند اور والد تھے جن سے کوئی پردہ نہ تھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تشریف آوری کے بعد پردہ فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ عقیدہ تھا کہ یہ حضرات دیکھتے ہیں قبر ان حضرات کے سامنے مجاب نہیں ہے۔ سبحان اللہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں

لیهبطن ابن مریم عدلاً و اماماً مقسطاً ویسلکن فجا حاجاً او معتمراً ولیاتین قبری حتی یسلم علی ولأردن علیه۔

(رواہ ابو ہریرۃ، اخرجہ الحاکم و صحیح عقیدہ الاسلام ص ۲۲)

محدث کبیر استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث شریف کو اپنی کتاب عقیدۃ السلام میں درج فرما کر یہ بتایا ہے کہ اس اسلام کا یہ عقیدہ ہے سبحان اللہ اس حدیث شریف کے ترجمہ پر غور فرمائیں کہ اس میں رحمۃ اللعالمین ﷺ نے کتنے مسئلے حل فرما دیئے۔

فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مریم کا بیٹا ضرور آسمان سے اترے گا۔ وہ انصاف اور عدل والا پیشوا ہوگا اور وہ درود راہ کے راستے سے سفر کر کے حج یا عمرہ کے لئے آئے گا اور پھر وہ ضرور میری قبر (روضہ اطہر) پر بھی آئے گا یہاں تک کہ مجھے سلام کہے گا اور میں ضرور اس کے سلام کا جواب دوں گا۔

☆ فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے پیدا نہیں ہوں گے، مرزائی مرزا غلام احمد کو عیسیٰ کہتے ہیں فرمایا کہ حضرت مریم کا بیٹا ہوگا۔ مرزائیوں کا سارا جھوٹ قیامت تک ختم فرمایا۔

☆ اور فرمایا کہ وہ اوروز (دمشق) سے سفر کر کے حج یا عمرہ کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لائیں گے۔

☆ پھر مدینہ منورہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور سلام عرض کرنے سے حاضری دیں گے اور حاضر ہو کر سلام عرض کریں گے۔

besturdubooks.wordpress.com

تو آپ ﷺ ان کے سلام کا جواب عنایت فرمائیں گے۔

اس سے معلوم ہوا کہ رحمۃ للعالمین ﷺ کی زیارت کے لئے دور دراز سے سفر کر کے حاضر ہونا سنت انبیہ علیہم السلام ہے، اور آپ ﷺ نے حضور سلام عرض کرنا سنت انبیا علیہم السلام ہے۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔

تو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ حاضر ہونے والے کا سلام سنتے ہیں اور جواب عنایت فرماتے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

متفقہ عقیدہ علماء دیوبند اور تصدیقات علماء حرمین شریفین

۱۸۵۷ء اور مسلمانوں کے لئے زبردست ابتلا و آزمائش کا دور تھا، وہی کے تاج تخت پر انگریز قابض ہو چکے تھے۔ مسلمانوں کی مرکزی قوت مغلوب ہو گئی اور اسلامی مدارس کے اوقاف ضبط کر کے ان کا نظام تعلیم و تدریس درہم برہم کر دیا گیا تھا۔ ان حالات میں مجدد العصر حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی علوم و شعائر کی حفاظت اور مسلمانوں میں جوش جہاد اور جذبہ آزادی پیدا کرنے کے لئے دینی اور دعوتی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا۔ قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علماء کرام و اولیاء عظام کے تعاون سے ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ (۳۰ مئی ۱۸۶۶ء) کو دیوبند میں دارالعلوم کے نام سے اسلامی مدرسہ قائم کیا جس نے تھوڑے ہی عرصہ میں اسلام کے ایک مضبوط قلعہ اور دینی کی حیثیت اختیار کر لی۔ اس مدرسہ سے بڑے بڑے محدث اور فقیہ پیدا ہوئے جنہوں نے نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں مخلوط علوم نبویہ کی تعلیم، نشر و اشاعت اور اسلام دشمن قوتوں کا پوری جرأت اور پامردی سے مقابلہ کیا۔

علماء دیوبند نے انگریز کے اس مدرسہ کے ہاتھوں اپنی جائیں گنوائی، دینی مدارس کو اس کے خلاف تحریک استقلال کرتے ہوئے دیکھا جس میں ایک طرف انگریز کی توپیں تھیں تو دوسری طرف علماء کے سینے، جانبازوں کو اس عظیم مدرسہ سے فیض پہنچا ہے۔ چنانچہ ان حضرات نے حرمین شریفین کے علماء سے اس مدرسہ کی خدمات حاصل کی تھیں اور ان میں فضل کی ۲۰ علماء میں علامہ سید احمد دحلان اور ان کے علاوہ میں سرپرستی کی گئی اور بصورت کاتا اس سے سرپرستی کی اور بعض کی دینی خدمت کی گئی اور ان کو اس کام پر مامور کیا کہ وہ علماء دیوبند کے استاذ اور بے ادب اور وہابی ہونے کا الزام ایک فریب ہے، چنانچہ ان نفس پرست لوگوں نے علماء دیوبند کے خلاف ایک فتویٰ اور حرمین شریفین سے فتویٰ اور تکفیر بیانی سے حرمین شریفین سے علماء کی تصدیقات حاصل کریں اور ۱۳۲۵ھ میں ان فتاویٰ ہندوستان میں شائع کر دیئے۔

besturdubooks.wordpress.com

ان ایام میں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں تھے اور مسجد نبوی ﷺ میں درس دیا کرتے تھے ان کو جب ان کارروائی کا علم ہوا تو انہوں نے صحیح حقیقت حال سے علماء حرمین شریفین کو مطلع کیا تو ان حضرات نے اپنی طرف سے تقریباً سوالات تحریر کر کے اکابرین دیوبند کو بھیجے کہ ان کے جواب کے لئے جمعیۃ علماء ہند کا جو اجلاس ہو رہا تھا اس وقت فخر المحدثین حضرت مولانا سید احمد محدث سورتی اور شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وصال فرما چکے تھے تو علماء حرمین شریفین کے سوالات کے جوابات فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے فصیح عربی زبان میں تحریر فرمائے (اس وقت کے تمام دیوبند علماء دیوبند حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن، حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی، حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری، حضرت مولانا حافظ محمد احمد ناظم مدرسہ امینیہ دہلی، حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند، مفتی اعظم ہند اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے تصدیقات ثبت ہیں) اور جوابات علماء حرمین شریفین کو بھیج دیئے علماء حرمین شریفین ان جوابات و دلائل سے بہت ہی متاثر ہوئے سرفہرست نے تصدیقات ثبت فرما دیئے اور لکھا کہ یہ جوابات صحیح ہیں ان کی جانب سے کوئی خلاف ہو سکتا ہے نہ بدعتی اور ضال جماعت سے شمار کیا جا سکتا ہے اس بات کا مسلک یہی ہے

جب علماء دیوبند کو علماء حرمین شریفین کی تصدیقات حاصل ہو گئیں تو انہوں نے اس کو اشاعت کی غرض سے ۱۳۴۵ھ میں شائع کیا (یہ رسالہ مسمیٰ بہ المہند علی المفند ہے) اس رسالہ کی روشنی میں اکابرین دیوبند کے عقائد حقہ کی تشریح و توضیح کی گئی ہے جس سے علماء دیوبند کا صحیح عقیدی مسلک واضح ہو جاتا ہے تو یا کہ المہند اکابرین دیوبند کی طرف سے ایک ایسی متفقہ تاریخی دستاویز ہے جو قیامت تک قائم رہے گی انہی امور متنازعہ میں سے ایک زیر بحث مسئلہ حیات النبی ﷺ کا ہے جس کو یہ حضرات اپنی قبر میں زندہ ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں اس مسئلہ کو المہند میں بڑی تفصیل سے تحریر کیا گیا ہے۔

اس کا جواب کیا ہے؟ اس مسئلہ کو المہند میں دیکھئے۔

"کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ آنحضرت ﷺ کی قبر میں حیات کے متعلق کوئی خاص حیات آپ ﷺ کو حاصل ہے یا دیگر مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے؟"

جواب: اللہ کے نزدیک اور تمام مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور آپ ﷺ کی حیات دنیا کی سی ہے۔ بلکہ مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے حضور پرنور سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ والسلام اور شہداء کے ساتھ (برزخی نہیں ہے جو کہ حاصل ہے تمام مسلمانوں کو) جملہ سب انسانوں کو، چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ "انباء الاذکیا بحیوۃ الانبیا" میں لکھا ہے کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام و شہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر

besturdubooks.wordpress.com

میں نماز پڑھنا اس بات کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ ہی کو پہنچتی ہے اور حج میں اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ﷺ کی حیات دنیوی ہے اور اس معنی کو بزرگ بھی سمجھے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے، ۱۲ شیخ المحدثین حضرت مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مستقل رسالہ بھی ہے جو بے مثل ہے اور طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے اس کا نام آب حیات ہے تو اس مندرجہ بالا تحریر سے یہ بات سارے علماء دیوبند کی متفقہ اور علماء حرمین شریفین کی تصدیق شدہ ہو گئی کہ سید الانبیاء ﷺ اپنی قبر شریف میں دنیاوی جسد اطہر کے ساتھ حیات ہیں۔ (المہند ص ۲۹،۲۸،۲۷)

اور سوال اول کے جواب میں یہ لکھا ہے:

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارت قبر سید انام علیہ ﷺ (ہماری جانیں آپ پر قربان ہوں) اعلیٰ درجہ کی قربت اور بہترین ثواب اور سبب حصول مرجوات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے، آنحضرت ﷺ بدل جان و مال سے نصیب ہو اور مقبرہ کے وقت آپ ﷺ کی زیارت کی نیت کرے اور اس وقت تک مسجد نبوی اور دیگر مقامات زیارت کا ہاتھ نہ لگائے، بلکہ بہتر یہ ہے کہ جو علماء امام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ خالص قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے جب وہاں حاضر ہوگا تو مسجد نبوی ﷺ کی بھی زیارت حاصل ہو جائے گی اس صورت میں ثواب زیارت مثل ثواب حج کے زیادہ ہے، اور اس کی وجہ لفظ حضور ﷺ کے ارشاد مبارک سے ظاہر ہوتی ہے، فرمایا سید المرسلین ﷺ نے کہ جو میری (یعنی) زیارت کو آیا اور میری زیارت کے سوا دنیوی حاجت اس کو نہ لائی تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع ہوں اور ایسا ہی عارف کامل حضرت ملا علی رحمۃ اللہ علیہ نے زیارت کے لئے حج سے علیحدہ ہو کر کیا اور یہی طرز مہذب مشائخ کا ہے اور اس جواب میں آپ نے تحریر فرماتے ہیں کہ وہ حضرت جن جناب رسول اللہ ﷺ نے احد سے بہتر ہونے کی گواہی دی ہے کعبہ اور عرش اور کرسی سے بھی افضل ہے۔ (المہند ص ۲۵)

مسئلہ حیات النبی ﷺ میں اکابر دیوبند کا مسلک اور متفقہ اعلان

حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں اکابر

(جس حدیث شریف کے مطابق حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ زیارت کرنے والا یہ نہ کہے کہ میں نے قبر شریف کی زیارت کی ہے بلکہ یہ کہے کہ میں نے حضور ﷺ کی زیارت کی ہے کیونکہ حضور ﷺ حیات ہیں۔ ہر دو حضرات کے عقائد میں یہ بات بیان ہو چکی ہے)

besturdubooks.wordpress.com

دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ایمان مضبوط ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مسائل ہیں صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضۃ اقدس پر جو درود پڑھا جائے بلاواسطہ سنتے ہیں اور یہی جمہور محدثین اور مفسرین اہل السنت والجماعت کا مسلک ہے۔

اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تو مستقل تصنیف حیات انبیاء بطبہم الصلوٰۃ والسلام آپ حیات کے نام سے موجود ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ راشد ہیں میں سے ہیں۔ ان کا رسالہ المہند علی المفند بھی اس مسئلہ اہل البصیرت کے لئے کافی ہے اب جو اس مسلک کے خلاف دعویٰ کرے اتنی بات یقینی ہے کہ وہ ان اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامۃ یوسف بنوری ٹاؤن، کراچی

عبدالحی عفی عنہ مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

(مفتی) محمد صادق عفا اللہ عنہ سابق خاطب محکمہ امور مذہبیہ بہاول پور

محمد رسول خان عفا اللہ جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

شمس الحق عفا اللہ عنہ صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مفتی محمد حسن، جامعہ اشرفیہ لاہور

فقیر احمد عثمانی عفا اللہ عنہ شیخ الحدیث دار العلوم الاسلامیہ بہاولپور، سندھ

بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ دار العلوم کراچی

(ت سیئات ص ۱۸۲)

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "حدیث میں آیا ہے کہ امت کے اعمال ہر روز حضور قدس ﷺ کے روبرو پیش کئے جاتے ہیں۔ آپ ﷺ اعمال خیر پر خوش ہوتے ہیں اور بدکاروں کے لئے استغفار فرماتے ہیں" (تفسیر عثمانی، سورہ نحل آیت ۸۹)

besturdubooks.wordpress.com

ثابت ہوتا کہ آپ [illegible] روضۂ اقدس میں حیات ہیں اور یہی عقیدہ دیوبندی اکابر علماء اہل حدیث کا ہے اور ان کی کتابوں نے مسئلہ کو اور بھی واضح کر دیا ہے۔ مثلاً احناف میں علامہ قاری رحمۃ اللہ علیہ شارح مشکوٰۃ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی آب حیات، حنابلہ میں سلطان الاولیاء حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، شافعیہ میں مفسر قرآن امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ، ابن الحاج، حافظ ابن ابی حمزہ، شوافع میں امام نووی، علامہ سبکی اور علامہ برزنجی رحمہم اللہ۔

اہل حدیث میں علامہ محمد ابن علی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۵۰ھ) اپنی مقبول و معتبر کتاب "نیل الاوطار" میں حیات النبی ﷺ کے بارے میں بعد احادیث بیان کرنے کے یہ فیصلہ فرماتے ہیں۔ قرآن مجید میں شہداء کے متعلق ہے کہ وہ زندہ ہیں اس اور دلیل یہ ہے کہ انبیاء کی زندگی جسم کے ساتھ ہے تو پھر انبیاء جسم کے ساتھ کیسے زندہ نہ ہوں گے (نیل الاوطار جلد ۳ صفحہ ۱۲۸)

حضرت علامہ قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے نبی کریم ﷺ کے اجساد کو زمین پر حرام کر دیا۔ پس ان کے جسد کی اور موت دونوں حالتوں میں کوئی فرق نہیں۔ اس حدیث میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ درود شریف اور جان سپرد کرتے وقت آپ پر پیش ہوتا ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں کھڑے ہو کے نماز پڑھتے دیکھا اور اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی دیکھا جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے۔ یہ حدیث کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔

(اطائف الروضہ شرح الحدیث دوازدہم محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ)

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صدیقی نانوتوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ تو زندہ قبر میں زندہ ہیں اور عشق و شیفتگی اور چاہ نشوں کے عرصات پر ہیں۔ جیسے ان کا دل کامل و اجزائے جسم میراث نہیں ہوتا ای طرح حضرت رسول اللہ ﷺ کا مال بھی منتقل نہ ہوتا ہے۔

(آب حیات صفحہ ۳۰)

مفسر الدرس حضرت مولانا سید احمد حسن امروہوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چونکہ تمام انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں اس لئے ان کی آنکھ وراثت چلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(الکواکب الدری جلد اول صفحہ ۳۳۳)

حضرت مولانا خلیل احمد انبیٹھوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ حیات ہیں لہٰذا جب آپ کا نام لیا جائے تو آپ پر درود و سلام پڑھنا چاہیئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص میرے روضہ میں سلام پڑھتا ہے میں خود سنتا ہوں۔ (المہند علی المفند صفحہ ۳۰)

besturdubooks.wordpress.com

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک کے بارے یہ اشکال ہے کہ یہاں جسم اطہر کس کے اندر موجود ہے۔ حضور انور ﷺ خود اپنی جگہ جسم عنصری کے ساتھ تشریف لے گئے ہیں اور آپ ﷺ قبر میں زندہ ہیں اور قریب قریب تمام اہل حق اس پر متفق ہیں۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ حدیث میں بھی آیا ہے کہ آپ ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور آپ ﷺ کو رزق پہنچتا ہے۔ (انوار ص ۱۴۹)

دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے لئے بعد وفات بھی حیات برزخی ثابت ہے جو حیات شہداء کی حیات برزخی سے بھی بڑھ کر ہے اور اتنی قوی ہے کہ دنیا کے کسی کے قریب قریب ہے۔ جس بنا پر آپ ﷺ کی ازواج سے نکاح بھی نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے آپ ﷺ کی ازواج مطہرات سے نکاح جائز نہیں ہے۔ حضور ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے نکاح جائز نہیں ہے اور نہ ہی میراث تقسیم ہوئی۔ حضور ﷺ کی بھی میراث تقسیم نہیں ہوئی۔ حدیث میں صلوٰۃ وسلام کا رد بھی وارد ہوا ہے۔ (انوار ص ۴۹)

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حیات ظاہری سے بعد نہیں ہے جسم اطہر کی حیات دنیاوی اور بقاء طاہر ثابت ہے اور آپ ﷺ کے حضور میں حاضر ہونے والے بلا شک و شبہ اس کے قائل ہیں۔ حدیث صحیح ہے اور حیات نبی ﷺ پر دلالت کرنے والی ہے۔ علمی نے

besturdubooks.wordpress.com

زندہ ہیں۔ ان کی حیات برزخی صرف روحانی نہیں بلکہ جسمانی حیات ہے جو حیاتِ دنیوی کے بالکل مماثل ہے۔ بجز اس کے کہ وہ احکام کے مکلف نہیں" آگے لکھتے ہیں "خلاصہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات بعد الموت حقیقی جسمانی مثل حیاتِ دنیوی کے ہے۔ جمہور امت کا یہی عقیدہ ہے اور یہی عقیدہ میرا اور بزرگان دیوبند کا ہے"۔

انبیاء علیہم السلام کے وصال کے بعد فیوض و تصرفات بھی ان کی حیات کی دلیل ہیں۔ پھر ہمارے نبی محمد ﷺ تو رحمۃ اللعالمین ہیں پس آپ ﷺ کیونکر کسی کو فیض پہنچا سکتے ہیں جب تک کہ آپ ﷺ کو متصف بہ حیات نہ مانا جائے۔ بقول حضرت مولانا آسمی نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ موصوف کے بغیر صفت کی بقا محال ہے۔ حضرت محمد عربی ﷺ کی نبوت تو قیامت تک باقی رہے گی کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ زمانہ کے اعتبار سے (خاتمیت زمانیہ) کہ آپ ﷺ سب سے آخر زمانے میں تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد مبعوث ہوئے اور اب آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا) اور مراتب نبوت و کمالات رسالت (خاتمیت رتبیہ) کے اعتبار سے بھی کہ جو علم کسی بشر کے لئے ممکن ہے اور جو کمالات و وسعت آپ ﷺ پر ختم ہو گئے۔ آپ ﷺ کے بعد اب کوئی نبی نہیں ہو سکتا، جو دعوی نبوت کرے مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (تحذیر الناس از بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ) جنگ یمامہ میں مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی سے معرکوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حیات سوء فقرآن صحابہ کو ختم نبوت کی خاطر شہید کروا دیا تھا۔

مسئلہ حیات الٰہی (ﷻ) اس کا آپ (ﷺ) اس مسئلہ ہے جس پر اکابرین امت و علماء سلف کا اتفاق رہا ہے۔ اختلاف بعد اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت عیسیٰ انسانیت ﷺ بقید حیات ہیں اور یہ حیات اسی ہے جو جسم کے ساتھ حاصل تھی نہ کہ روحانی حیات۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ میں فرمایا کہ۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کی حیات کا مسئلہ ایسا ہے جس پر سب کا اتفاق ہے۔ کسی کو اس میں اختلاف نہیں اور یہ حیات جسمانی ہے جیسی کہ دنیا میں تھی۔ ان کی زندگی کو روحانی اور معنوی نہ سمجھ جائے۔

مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت رسول اللہ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ ﷺ کی یہ حیات دنیا کی سی ہے۔ یہ حیات برزخی نہیں ہے۔

(المہند علی المفند، دیوبند، مرتبہ مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۹)

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۲۹۵ پر فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق

besturdubooks.wordpress.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرا جنازہ حضرت نبی کریم ﷺ کے حجرۂ مبارک کے سامنے لے جا کر رکھ دینا۔ اگر دروازہ کھل جائے اور قبر اطہر سے آواز آئے کہ ابوبکر کو اندر لے آؤ تو مجھے حجرۂ مبارک میں دفن کر دینا ورنہ عام مومنین کے قبرستان میں دفن کرنا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دروازہ کھل گیا اور قبر انور سے آواز آئی ادخلو الحبیب الی الحبیب (یوصل الحبیب الی الحبیب) اگر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت رسالت مآب ﷺ کی حیاۃ بعد الممات کے قائل نہ ہوتے تو اس وصیت کے کیا معنی؟

(نفحات الانس از مولینا عبدالرحمن جامی۔ مطبع نول کشور)

اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھائے، لہٰذا اللہ کا نبی زندہ رہتا ہے اور اس کو رزق بھی دیا جاتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ) اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام حیات جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں اور رزق بھی پاتے ہیں اور یہ حیات و مرزوقیت شہداء سے کہیں زیادہ اعلیٰ اور اکمل ہے۔ اجساد انبیاء علیہم السلام کمال عظمت و عزت کا نشان بن کر بعد وصال بھی صحیح سالم اور محفوظ رہتے ہیں۔ مٹی ان کو نہیں کھا سکتی اور اللہ پاک ان کو حیات ابدی بخش دیتا ہے۔

ماہنامہ ''الفرقان'' لکھنؤ (یوپی، بھارت) جنوری ۱۹۷۸ء میں اس کے ایڈیٹر جناب مولانا محمد منظور نعمانی نے صفحہ ۸ پر ایک مضمون محمد بن عبدالوہاب کے صاحبزادے عبداللہ کی طرف سے نقل کیا ہے جس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے:

ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا درجہ اور مرتبہ تمام مخلوقات میں سب سے اعلیٰ و افضل ہے اور آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ ﷺ کی یہ حیات برزخی ہے اور یہ شہداء کی حیات سے زیادہ بلند درجہ کی ہے، کیونکہ بلاشک و شبہ آپ تمام شہداء سے افضل ہیں اور آپ ﷺ سلام کرنے والے کا سلام سنتے ہیں اور آپ ﷺ کی زیارت مسنون ہے۔ ہم اس کے قائل ہیں کہ قیامت کی دن رسول اللہ ﷺ کی شفاعت ہوگی اور عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ روز قیامت ہمارے نبی ﷺ کی شفاعت ہمیں نصیب فرما اور ہمارے بارے میں آپ ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔ ہمارے نزدیک شیخ الاسلام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے استاد شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اہل حق، اہل سنت کے امام و پیشوا ہیں اور ان دونوں بزرگوں کی کتابیں ہمیں نہایت عزیز ہیں لیکن ہم ہر مسئلے میں ان کے بھی مقلد اور پیرو نہیں اور متعدد مسائل میں ان سے ہمارا اختلاف معلوم اور معروف ہے۔ ہم اپنے تمام امور میں صرف اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہیں اور صرف اسی سے مدد چاہتے ہیں۔

حضرت انبیاء علیہم السلام کی حیات برزخیہ کے سلسلے میں محدث و فقیہ حضرت مولانا حافظ قاری

besturdubooks.wordpress.com

محمد عاشق الٰہی میرٹھی فرماتے ہیں کہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات برزخیہ اس قدر اعلیٰ اور اس درجہ رفیع ہے کہ وہ اس دنیا میں تشریف لا سکتے ہیں، مناسک حج ادا کر سکتے ہیں اور ان کا دیدار بھی ممکن ہے۔ بعض بزرگوں سے جو یہ منقول ہے کہ انہوں نے حضرت حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں دیکھا تو یہ بات قابل تکذیب نہیں۔ اگر کوئی تصدیق نہ کرے تو جھٹلایا بھی جا نہیں۔ واقعہ معراج شریف میں حضور انور ﷺ اپنی حیات دنیاوی میں تھے اور جن انبیاء علیہم السلام کو آپ ﷺ نے نماز پڑھائی، وہ حیات برزخی میں تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس وقت میں نہیں مگر حیات برزخیہ میں بھی نہیں، بلکہ آپ کی حیات دنیاوی جاری ہے تا آنکہ دوبارہ تشریف لا کر وصال فرمائیں (احوال برزخ حالات برزخ، صفحہ ۳۹ تا ۴۵) آپ کے جسد عنصری کو جسد روحی میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ پس ظاہری زندگی کے باوجود آپ علیہ السلام کو کھانے پینے اور سونے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

ہمدردانہ عرض

اللہ عرض ہے کہ خدا وند قدوس جل جلالہ ذات اطہر کو اپنی طرح نہ سمجھیے بلکہ یہ یقین رکھیں کہ ہم اور آپ تو کجا دنیا بھر میں کوئی غوث، قطب، ابدال، حضرات اویس، حضرات ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم اجمعین، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کوئی بھی کسی کی اپنی سے اپنی تعالیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام تو کجا، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام بلند ہے یا حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگل میں تشریف لے جاتے تو آپ کے گھوڑے کے پاؤں سے چلنے والی مٹی سے جو گرد (مٹی) اڑ کر گھوڑے کے ناک میں پڑتی تھی حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اس گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ سبحان اللہ کتنا بلند مقام ہے۔ صاحب کرامات کا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ وہ ہستی ہیں کہ انہوں نے سو پیغمبروں کی زیارت کی۔ اور ان کو سیدالانبیاء ﷺ بھی کہا جاتا ہے تو ان کا مقام صحابہ کرام کے آگے گھوڑے کی ناک میں پڑنے والی گرد جتنا بھی نہیں تو سیدالانبیاء ﷺ جو کہ تمام انبیاء اور رسولوں کے سردار ہیں ان کا مقام و مرتبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کتنا بلند و برتر ہوگا، ہم اس کا کوئی کسی طرح اندازہ نہیں کر سکتے اس لئے ہمارے تمام اکابرین نے یہی عرض کر دی کہ

لا یمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

besturdubooks.wordpress.com

یا رسول اللہ ﷺ کسی انسان کے بس میں نہیں کہ آپ ﷺ کی تعریف بیان کرے جیسا کہ اس کا حق ہے بس ہم اتنی ہی عرض کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بعد تمام جہانوں میں بڑے سے بڑا کوئی مرتبہ ہے تو وہ آپ ﷺ کی ہی ذات گرامی ہے۔

دوسری عرض یہ ہے کہ مسئلہ حیات النبی ﷺ جو کہ کتاب ہذا میں اتنی وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے کہ حضور ﷺ کے مبارک زمانہ سے لے کر موجودہ دور تک کے تمام معتبر علماء خلفاء راشدین صحابہ کرام تابعین تبع تابعین اولیاء عظام علماء امت تو سرمنڈھ طور پر تسلیم و تصدیق کرتے ہیں اور تمام حضرات کی تصدیقات بصورت قائد آپ پڑھ چکے ہیں۔ اب بھی اگر خدانخواستہ کوئی صاحب محسن نہ ہوں تو ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ برائے کرم اللہ کے لئے جانے سید الانبیاء ﷺ کی شان اقدس میں توہین کرنے اور مخالف نے اقوال سے خلاف باتیں کرنے سے توبہ کریں ہر حال میں ہم سے زیادہ حضور ﷺ کی قدر ہی زمانوں میں ہے تو ہم سے ہر حال میں ہم سے زیادہ دعاصاحب علم تھے ہر حال میں ہم سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے، صاحب تقویٰ تھے۔ ان کے معاملہ میں خاموشی اختیار فرمائیں اور اللہ تعالیٰ سے ہر وقت ہدایت کی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بفضیل سید الانبیاء ﷺ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں اور خاتمہ ایمان پر ہو آمین۔

اس بات کا بھی طرفین پر واضح کرنا ضروری ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی شان اقدس میں گستاخیاں کرنا قرآن پاک کی آیات کی اپنی مرضی کی تفسیر اختراع کرنا بعض احادیث صحیحہ و مسلمہ کو بیان کردہ کا اپنی مرضی کا ترجمہ و تفسیر بیان کرنا اور بعض احادیث طیبہ کا انکار کرنا اور اپنی خواہش کے مطابق سمجھ میں نہ آنے کی وجہ سے ان کو ضعیف کہہ دینا یہ طریقہ یہودیوں حضرات عیسائیوں پیشہ ور مولویوں اور منکرین حدیث کا ہے اللہ تعالیٰ یہودیوں کے حالات بیان کرتے ہوئے قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں

"افتومنون ببعض الکتب وتکفرون ببعض"

کیا تم ایمان رکھتے ہو قرآن پاک کی کچھ آیات کا اور انکار کرتے ہو کچھ آیات کا؟

فما جزآء من یفعل ذلک منکم الا خزی فی الحیوۃ الدنیا ویوم القیمۃ یردون الی اشد العذاب

پس جو تم میں سے اس کا کار (ذلت) ہے دنیا کی زندگی میں اور قیامت کے دن پہنچائے جاؤ گے سخت عذاب میں۔ وما اللہ بغافل عما تعملون

اور اللہ تعالیٰ بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو۔

besturdubooks.wordpress.com

ان آیات مطہرہ میں اللہ تعالیٰ نے کتنی عظیم وضاحت فرمائی کہ اپنی مرضی کی آیات (واحادیث) کا ماننا اور جو اپنی سمجھ میں نہ آئے ان آیات مبارکہ (واحادیث مطہرہ) کا انکار کرنا، اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کا طریقہ بتایا اور اس انکار کا نتیجہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دنیا کی ذلت و رسوائی اور آخرت کا سخت عذاب ہے۔ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں "اس کا کرب یعنی بعض احکام کو ماننے اور بعض کا انکار کرنے سے تو ایمان کا مجرد ہونا ممکن نہیں تو اب بعض احکام کا انکار کرنے سے ہی کافر مطلق ہوگا، صرف بعض احکام کو ماننے سے کچھ بھی ایمان نصیب نہ ہوگا، اس آیت سے صاف معلوم ہو گیا کہ اگر کوئی شخص بعض احکام شرعیہ کی توہین کرے اور جو حکم کہ اس کی طبیعت یا عادت یا غرض کے خلاف ہو تو اس کے تمام میں قصور (انکار) کرے تو بعض احکام کی متابعت اس کو کچھ نفع نہیں دے سکتی، انہذا اس مسئلہ میں اور جو لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں ان سے بھی بچیں، عافیت اور سلامتی اپنے اسلاف کے راستہ پر چلنے میں ہے اور ان سے علیحدہ ہونے میں کہ دنیا ہے، آپ نے تب ہی ایمان پایا ہے کہ وہ سے اسلاف کو حضور رحمۃ للعالمین ﷺ سے کس قدر عشق و محبت تھی اور وہ کتنے مؤدب تھے اور یہی ایمان کی علامت ہے۔ سید الانبیاء ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا:

لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین (بخاری)

فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص بھی ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے اپنے والدین ماں باپ اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ محبت نہ کرے۔

حضور اقدس ﷺ کی طاعت، محبت اور ادب و احترام ہی ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچا مسلمان بنائے، صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور رحمۃ للعالمین ﷺ کی محبت طاعت ادب و احترام نصیب فرمائے اور اسی پر خاتمہ ایمان پر ہو۔ آمین۔

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون، وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین۔

besturdubooks.wordpress.com

باب دوم

خواب یا بیداری میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کی حقیقت اور بیداری میں زیارت نبی ﷺ سے مشرف ہونے والوں کے ایمان افروز واقعات

خواب کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا خواب سچ کر دکھایا۔
(سورۃ الفتح، آیت ۲۷)

ایک اور ارشاد باری ہے: اور ہم نے جو خواب تمہیں دکھایا تھا وہ لوگوں کی آزمائش کے لئے تھا۔
(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۶۰)

سورۂ یوسف میں ارشاد باری ہے: ملک مصر نے یہ کہا کہ اے سرداروں کی جماعت میرے خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تم خواب کی تعبیر بتا سکتے ہو۔ (آیت ۴۳)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ خواب کی تین قسمیں ہیں پہلی قسم وہ ہے (سچے خواب) جو کہ اللہ کی طرف سے بشارت (خوشخبری) ہوتے ہیں۔

دوسری قسم شیطان کی طرف سے غموں اور الجھنوں میں ڈالنے والے خواب۔ تیسری قسم وہ خواب جو انسان خود اپنے آپ سے یا تمنا کرتا ہے۔ (بخاری، مسلم وغیرہ)

ایک اور ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ: سچے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور غلط خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ (بخاری، مسلم وغیرہ)

ایک اور ارشاد نبوی ﷺ ہے: نبوت کے خوابوں میں صرف بشارتیں باقی رہ گئیں۔ کسی نے پوچھا بشارتیں کیا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سچے خواب۔
(بخاری، کتاب التعبیر، باب المبشرات، مسلم، کتاب الصلاۃ، حدیث نمبر ۴۰۷)

besturdubooks.wordpress.com

قبیلے اور بنی رشتہ داری بھی ہے کہ وہ ان نے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں

(بخاری، مسلم، ابوداؤد)

اللہ تعالیٰ نے اپنی بے حد حکمت و قدرت میں سے ایک یہ بھی رکھی ہے کہ وہ سونے والے شخص کو اپنے خواب کی اصلیت سے آگاہ رکھتا ہے وہ اس کو بشارت دیتا ہے اور وہ اپنے خواب میں خود کو دیکھتا ہے پھر اسے اور بتاتے ہیں۔ یہ بھی ہے کہ بعض خواب کی تعبیر سے دوسرے لوگ بھی آگاہ ہو جاتے ہیں۔

سچے خواب پر ایمان رکھنے والوں میں نبی اور ابراہیم پر یہ ان راضی ہو سکتا ہے۔ نبی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوتے ہیں۔

"رویا" ان سچے خوابوں کی بات ہے جس میں بندہ دیکھتا ہے کہ "رویا" وہ اعتقادات ہیں جنہیں خدا قبول ہوتے ہیں اور جس میں پائے جانے سے دل کی طرح بیدار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بندہ کو بتایا ہے اس میں تین باتیں ہیں کہ اس کے نفس میں کیا ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ "رویا" ایسے علم ہوتے ہیں جو ہوتے ہیں۔ (دیکھئے کتاب رویا، صحیح مسلم، نووی)

اللہ تعالیٰ خواب کی تین قسموں کا ذکر فرماتے ہیں جس میں شیطان مداخلت نہیں کر سکتا مگر کسی کی نفسانی خواہش یا پیچ کی کوئی بات پیدا فرماتے ہیں۔ جسے مجازی طور پر شیطان کی طرف منسوب کر دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ شیطان کا ذکر کیوں نہیں کرتے؟

بچے خواب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ "سچے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں"

اس کا مطلب یہ ہے کہ

"رویا" یا تو اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں یا شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ (صحیح مسلم)

"اضغاث احلام" (خواب) ہوتے ہیں یا تو شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں یا نفس کی طرف سے ہوتے ہیں۔

یہ تینوں قسم کے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کی وجہ سے ان میں شیطان کا دخل نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کی وجہ سے ان میں شیطان کا دخل نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کی وجہ سے ان میں شیطان کا دخل نہیں ہوتا (اس لئے ان کی طرف نہیں منسوب کیا جاتا ہے)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی نبوت کی بنیاد سچے خوابوں سے ہوئی تھی آپ جو خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح نمودار ہو جاتا تھا۔

(صحیح بخاری)

نیک اور صالح مسلمان کے سچے خواب ہوتے ہیں البتہ کبھی کبھار کوئی خواب بھی

besturdubooks.wordpress.com

نظر آجاتے ہیں جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ احد کے وقت خواب میں خود کو ایک قلعے میں دیکھا اور یہ قلعہ مدینہ منورہ میں تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں ایک گائے ذبح ہوتے دیکھا، گائے سے مراد وہ صحابہ تھے جو غزوۂ احد میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ یہ ستر صحابہ تھے۔

آپ ﷺ نے اپنی تلوار میں خم بھی دیکھا جس کو بعض اہل بیت کی شہادت سے تعبیر کیا گیا۔ چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (سید الشہداء) بھی غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

منقول ہے کہ خواب نبوت کا جز ہیں اور یہ بشارتیں ہوتی ہیں۔ مگر کبھی کبھار اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ بھی ہوتی ہے اور اپنے خواب دیکھنے والا محفوظ نہیں ہوتا۔ اسی لیے خواب اللہ تعالیٰ مومنوں کو ہی رحمت اور ترقی کے لئے دکھاتے ہیں تاکہ وہ کسی آفت کے آنے سے پہلے ہی تیار رہیں۔

ایک ایک واقعہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بھی پیش آیا کہ انہوں نے خواب میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ پیش آنے والے مصائب کے بارے میں دیکھا تو انہیں لکھ کر بھیجا تاکہ پہلے سے اس کے لئے تیار رہیں۔

انہوں نے خواب میں دیکھا کہ رسول کریم ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا کہ ابوعبداللہ (امام احمد) کو لکھو اور اس میں انہیں سلام بھیجو اور کہو کہ تمہیں خلق قرآن کے مسئلے میں مصیبت کا سامنا کرنا ہوگا اور تمہیں اس طرف جانے کا حکم دیا جائے گا مگر تم ہرگز اس طرف مت جانا۔ تم ہرگز اس طرف مت جانا۔ تم ہرگز اس طرف مت جانا"۔

چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھا اور رنج کے ساتھ لکھ دیا۔ جب یہ وہاں پہنچے تو خط پڑھ کر کہا کہ آپ کے لئے خوشخبری ہے یہ سن کر امام احمد نے پوچھا انہیں کتنے عرصہ پڑھائی۔

بہرحال یہ ایک سچا خواب تھا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو آنے والے امتحان کے لئے پہلے سے تیار رہنے کی تنبیہ فرمائی۔

خواب کی اقسام

جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث مبارکہ میں خواب کی اقسام کا ذکر فرمایا ہے، ارشاد فرمایا:

"خواب تین قسم کے ہیں:

(۱) سچے خواب جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوتی ہے۔

(۲) وہ خواب جن میں بندہ خود اپنے آپ سے باتیں کرتا ہے۔

(۳) شیطان کی طرف سے ڈرانے کرنے والے خواب"۔

besturdubooks.wordpress.com

پہلا قسم۔ سچے خواب

یہ وہ خواب ہیں جن کی طرف آپ ﷺ نے ایک اور حدیث مبارکہ میں ارشاد فرمایا کہ "قیامت کے قریب دور میں مسلمانوں کے خواب جھوٹے نہ ہوں گے اور جس کے خواب زیادہ سچے ہوں گے وہی شخص تو میں زیادہ سچا ہوگا۔ (مسلم شریف)

کہا جاتا ہے کہ یہ قرب قیامت میں اہل علم اور نیک لوگوں کو اٹھائے جانے اور سچی معرفت رکھنے والوں کی موت کے بعد ہوگا۔ چنانچہ سچے خوابوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رضا کے راستے کی طرف جانے کے لئے رہنما طریقہ بنا دیا جائے گا تاکہ وہ اپنے رب کی رضا کے راستے پر چل سکیں۔

بعض علماء نے لکھا ہے کہ سچے خوابوں کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) وہ خواب جو کسی تاویل کے محتاج نہیں، جیسے کسی بندہ کا اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھنا، یا رسول اکرم ﷺ کو دیکھنا، یا صحابہ وتابعین، یا دیگر مرے ہوئے انبیاء و نیک لوگوں کو دیکھنا۔ اس طرح کے سب خواب بشارت ہوتے ہیں جن کی تاویل کی ضرورت نہیں۔

حضرت ثابت کا خواب میں آنا

علامہ ابن عبدالبر نے "الاستیعاب" میں لکھا ہے کہ عطاء خراسانی کہتے ہیں کہ "مجھے ثابت بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی نے یہ بیان کیا وہ کہتی ہیں کہ جنگ یمامہ کے دن ثابت بن قیس بھی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں مسیلمہ کذاب کے مقابلے کے لئے نکلے۔ جب مقابلہ ہوا تو شروع میں مسلمانوں کو شکست ہوئی، وہ وہ پیچھے ہٹ گئے چنانچہ ثابت اور سالم (یعنی حضرت حذیفہ کے آزاد کردہ غلام) کہنے لگے کہ "ہم لوگ زمانہ رسول ﷺ میں اس طرح نہیں لڑتے تھے"۔

یہ کہہ کر انہوں نے اپنے لئے ایک چھوٹا گڑھا کھدوا دیا اور سینہ سپر ہو کر ثابت قدمی کے ساتھ لڑتے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ حضرت ثابت کے پاس ایک شاندار زرہ تھی ان کی لاش کے پاس سے ایک مسلمان گزرا اس نے وہ زرہ اٹھالی۔ چنانچہ خواب میں ایک دوسرے شخص کے پاس حضرت ثابت آئے اور اسے کہا کہ میں تجھے کچھ وصیتیں کرنا چاہتا ہوں لیکن ایسا نہ ہو کہ تو خواب کو محض فضول خواب سمجھ کر ٹال دے۔

سفر کل جب میں شہید ہوا تو میری زرہ ایک مسلمان نے اٹھالی تھی، اس شخص کا قیام فوج کے آخری حصے میں ہے اور اس کے خیمے کے پاس بندھا گھوڑا کھڑا ہوا ہے (یعنی کسی آگے کو بھاگتا ہے کبھی پیچھے کو) اس گھوڑے کی رسی بہت لمبی ہے جس کے ذریعے وہ دور دور تک گھوم کر گھاس چر رہا ہے اس شخص نے میری زرہ پر ہانڈی رکھی ہوئی ہے اور ہانڈی کو گھوڑے کی پالان سے ڈھکا ہوا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر کہو وہ میری زرہ واپس کر دیں۔

پھر جب تم خلیفۃ المسلمین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچو تو انہیں کہنا کہ میں نے فلاں فلاں شخص کا قرض ہے اور میرے فلاں فلاں غلام آزاد ہیں"۔

چنانچہ وہ شخص حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، انہوں نے ان کی زرہ واپس کر دی اور پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے ان کی وصیت کو یوں نافذ فرمایا عطا کہتے ہیں کہ ہمیں ثابت نے بتلایا اور کوئی ایسا شخص معلوم نہیں کہ جس کی موت کے بعد کی وصیت کو نافذ نہ کیا گیا ہو۔

(الاستیعاب، تفسیر الاحلام ابن سیرین ص ۹ مطبع جدید)

دوسری قسم، اپنے آپ سے باتیں کرنا

خواب کی اس قسم کا ان سوچوں اور فکر سے تعلق ہے جو انسان سوچتا رہا ہے اور اس کی حقیقی زندگی میں پیش آنے والے کام سے تعلق ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک طالب علم امتحان یا اس کے نتیجے کی فکر میں ہو تو خواب میں اپنی کامیابی اور اس پر ملنے والی شاباش وصول کرتے دیکھتا ہے۔ یا کوئی چور جس کا مال ضبط ہو چکا ہو اور نفع زیادہ ملنے کی امید نہ ہو مگر وہ کوشش میں لگا ہو تو وہ خواب میں مال خوب نفع کے ساتھ بکتے ہوئے دیکھتا ہے۔

یا کوئی غریب آدمی جو کہ مالدار بننا چاہتا ہو تو خواب میں خود کو مالدار دیکھتا ہے اسی طرح اور بھی مثالیں دی جا سکتی ہیں کہ جو آدمی دن بھر سوچتا ہے وہی رات کو خواب میں دیکھتا ہے۔

تیسری قسم، شیطان کا غمزدہ کرنا

اس قسم کو "اضغاث احلام" یعنی پریشان خواب سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس قسم کے خوابوں میں انسان کو اس کی ناپسندیدہ اشیاء یا احوال نظر آتے ہیں اور جو انسان کے لئے ناپسند اور مکروہ ہو وہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر انسان ایسا خواب دیکھ لے تو اسے چاہئے کہ فوراً مستعد ہو جائے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی کو یہ خواب نہ بتائے کیونکہ یہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔

نبی حدیث شریف میں ارشاد نبوی ﷺ منقول ہے کہ گندے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ اگر کسی کو خواب میں ناگوار بات نظر آئے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنی بائیں جانب تھوک دے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے۔ (بخاری)

نبی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خواب کی اقسام والی حدیث نقل کی تو فرمایا کرتے تھے کہ میں خواب میں پاؤں میں پڑی بیڑیاں (یا زنجیر) دیکھنا پسند کرتا ہوں اور گردن میں

besturdubooks.wordpress.com

پڑھی ہوئی کو پسند کرتا ہوں۔

اس کی وجہ یہ تھی کہ پاؤں میں پڑی بیڑیاں دین پر ثابت قدمی کی طرف اشارہ ہیں اور کفن میں پڑی ہوئی چوڑیوں کے چلے جانے یا مصائب آلام اور کمی کے قدموں کی طرف اشارہ ہوتے ہیں۔

لہٰذا پاؤں کی بیڑی یا ٹیڑھے خواب میں اچھی ہے اور کفن کی بری منسوب نہیں۔

خواب کے آداب و شرائط

خواب دیکھنے والے پر لازم ہے کہ وہ خواب دیکھنے کے بعد کے آداب اور شرائط کو مدنظر رکھے تاکہ اس کا خواب ٹھیک ثابت ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت بنے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نیک خواب اللہ کی طرف سے بشارت ہوتے ہیں۔

(بخاری و مسند حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

خواب کے آداب و شروط یہ ہیں

۱۔ سچائی

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے خواب دیکھنے کا دعویٰ کیا اور اس میں بھی یہ ہوگا۔

کسی نے جھوٹے خواب بیان کرنا بھی حرام ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ جو کوئی جھوٹا خواب بیان کرے (یعنی وہ خواب جو اس نے دیکھا نہ ہو) اسے یہ کہا جائے گا کہ دو جَو کے دانوں کے درمیان گرہ لگائے (اور کہنے لگے) اور یہ کبھی نہیں کر سکے گا۔ (بخاری)

ایک اور حدیث میں ہے کہ سب سے بڑا جھوٹا وہ شخص ہے جو اپنی آنکھوں کو وہ دیکھنے سے جو اس نے دیکھا نہ ہو (جھوٹا خواب بیان کرے) (بخاری)

یعنی اگر اس نے ایسا خواب نہیں دیکھا اور یہ کہہ دے کہ دیکھا ہے تو چونکہ یہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے (اس لئے یہ سب سے بڑا جھوٹ ہے)

(سورۂ انعام آیت ۲۱)

۲۔ سنن فطرت کو بجالانا

(اس کا مطلب یہ ہے کہ ستائی کے بارے میں جو افعال فطرت مسنون ہیں ان کو بجالانا۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ آپ روزانہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کرتے کہ کیا رات کو کسی نے کوئی خواب دیکھا؟ صحابہ بیان کر دیتے تو آپ ﷺ اس کی تعبیر بیان فرماتے۔

besturdubooks.wordpress.com

ایک دفعہ کئی دن تک کسی صحابی نے کوئی خواب نہیں دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "تم خواب کیسے دیکھ سکتے ہو جب تم تینوں (یعنی آنکھ، کان اور دل) غفلت میں مبتلا ہو"۔

کیوں کہ ان کے لیے لمبا ہوا تھا کہ کان بہرے ہو گئے تھے، آنکھ تو خواہ مخواہ فطرت میں سے ہے۔ کان فطرت میں سے نہیں تھا اس لیے کہ کان کے خاص مقامات سے کیل وہیں صاف کیے جاتے ہیں۔

۳۔ پاک صاف ہو کر سونا

خواب دیکھنے کے آداب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان پاک صاف اور باوضو ہو کر سوئے کیونکہ یہ بہتر ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ "مجھے میرے دوست (نبی کریم ﷺ) نے تین باتوں کی نصیحت فرمائی تھی اور میں آخری سانس تک ان پر عمل کرتا رہوں گا۔

(۱) ہر مہینے تین دن کا روزہ رکھنا۔ (۲) فجر کی سنتوں کی پابندی۔ (۳) اور وضو پر سونے کی تلقین۔

۴۔ دائیں کروٹ پر سونا

اس لیے کہ نبی کریم ﷺ ہر چیز میں دائیں کو پسند فرماتے تھے اور یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ دائیں کروٹ پر آرام فرماتے اور دائیں ہاتھ کو اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور یہ فرماتے:

"اے اللہ مجھے اس دن تو اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے سب بندوں کو جمع فرمائے گا"۔

(تفسیر ابن کثیر)

مروی ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا جب سونے کے لیے بستر پر جاتیں تو یہ دعا فرماتیں کہ

"اے اللہ میں تجھ سے اپنے خواب کی بھلائی مانگتی ہوں جو تیرے نیک بندوں کو نصیب ہوتی ہیں، میں تجھ سے پناہ مانگتی ہوں اس خواب سے جو تیرے بندوں کو برا لگے"۔

بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ سونے کے آداب میں یہ بھی ہے کہ جب اپنے بستر پر لیٹ جائے تو یہ دعا کرے:

اللھم انی اعوذبک من الاحلام وسوء الاحلام و من تلاعب بی الشیطان فی الیقظۃ والمنام (تفسیر الاحلام ابن سیرین)

ترجمہ: "اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں احتلام اور برے خواب سے اور اس سے کہ بھی سے نیند اور بیداری میں شیطان کھیلے"۔

besturdubooks.wordpress.com

ابن سیرین کے بقول خواب کی اقسام

خواب کی پانچ بنیادی درج ذیل قسام ہیں۔

۱ رؤیا الحق، حق خواب۔

۲ رؤیا الباطل، باطل خواب۔

۳ شیطان کی طرف سے ڈراؤنے خواب اور غمگین خواب۔

۴ اضغاث احلام۔

۵ انسان کی طبیعت کی پریشانی کے وقت کے خواب۔

پہلی قسم، حق (سچے) خواب

علماء نے سچے خواب کی یہ تعریف بیان کی ہے کہ یہ وہ خواب ہیں جن میں انسان اپنی طبیعت کے اعتدال، خواہشات سے کنارہ کشی کی حالت میں اچھے اور سوتے وقت کسی قسم کی فکر سے آزاد ہو اور نہ ہی کوئی اس کی تمنا رکھتا ہو اور خواب میں نظر آنے والی چیز کا ظاہر ہونے کی صحیح ہوتا ہے جس سے وہ خواب ثابت ہو رہا ہے) وہ خواب ہے جس میں بشارت، نصیحت یا ہوشیاری کی حالت ہو۔

دوسری قسم، باطل خواب

یہ وہ خواب ہے جو انسان کی پریشانی کی بات چیت یا امیدوں اور اندیشوں پر مشتمل ہو۔ اس کا کوئی مطلب نہیں ہوتا اور صحیح سلامت سے وقت یاد نہیں رہتے۔ خواب بھی جاگنے کی طرح خواب کی ہی کوئی تعبیر نہیں۔

تیسری قسم، شیطان کی طرف سے ڈراؤنے اور غمگین خواب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"یہ جو (منافقین کی) باتیں ہیں یہ شیطان کی طرف سے ہیں تاکہ وہ ایمان والوں کو رنج پہنچائے حالانکہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔" (المجادلہ: ۱۰)

اس سے پانچ مضمون اخذ ہوتے ہیں جو ہر خواب دیکھنے والے پر واضح ہونے چاہئیں۔

۱ جس کروٹ پر سویا تھا اسے بدل لے۔

۲ تین مرتبہ بائیں جانب تھوکے۔

۳ اعوذ باللہ پڑھے۔

۴ اٹھ کر وضو کرکے نماز نفل پڑھے۔

besturdubooks.wordpress.com

د ... کبھی بھی ہوتے ہوئے خواب کی وجہ سے ...

مروی ہے کہ ایک شخص نے خدمت نبوی ﷺ میں آکر عرض کیا کہ مجھے اچھے نظر آنے والے خواب نظر آتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے بھی اچھے خواب نظر آتے ہیں۔ چنانچہ جب بھی تم میں سے کوئی اپنے خواب میں کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور یہ دعا پڑھ لے

"اللھم انی اسالک خیر ھذہ الرویا واعوذ بک من شرھا"

"اے اللہ میں اس خواب کی بھلائی تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں"۔

چوتھی قسم۔ اضغاث احلام یا پریشان خواب

یہ وہ طرح کے خواب ہوتے ہیں جیسے کوئی شخص اپنے ذہن میں کوئی خیال یا گمان کیے ہوئے ہو اور اس پر غور کرتے کرتے سو جائے یا کسی شخص کو بھوک لگی ہو یا آدمی کسی وحشت کے ہوتے ہوئے سو جائے یا کسی شخص کو آگ لگی ہو اور وہ سو جائے یا کسی کو پیاس لگی ہو یا کسی کو کوئی اور ایسا ہی معاملہ درپیش ہو۔ ان جیسے خوابوں کی کوئی تعبیر نہیں ہے۔

پانچویں قسم۔ طبیعت پریشان ہونے کے وقت کے خواب

جیسا کہ کسی شخص نے مریض کو حال دریافت کرتے ہوئے یا بیمار کو دوا بتاتے ہوئے دیکھا ہو اور وہ مریض میں جتلا شخص خود یہ دیکھے کہ وہ دوا پی رہا ہے یا کسی بیمار کو دیکھے یا اس کی عیادت کرتے ہوئے دیکھے یا کسی ہونے والے بیمار کو دیکھے یا کسی کو بیمار دیکھے یا کسی کو بیمار ہونے کی خبر دیتے ہوئے دیکھے تو ان خوابوں کی بھی کوئی تعبیر نہیں۔

برے خواب دیکھنے کے بارے میں کئی احادیث ہیں۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اچھے خواب دیکھنے کی بارہا خواہش کی۔ میں نے لوگوں کو یہ کہتے سنا کہ میں اگر خواب دیکھوں گا تو یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ میں نے اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ

"اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں لہٰذا اگر تم اچھا خواب دیکھو تو اپنے پسندیدہ شخص کے علاوہ کسی سے بیان نہ کرنا اور اگر برا خواب دیکھو تو اس کے شر سے اللہ سے پناہ مانگو اور تین مرتبہ بائیں جانب تھوک دو تو یہ خواب تمہیں نقصان نہ دے گا۔"

(بخاری و مسلم)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا جو بیماری پر دلالت کرتا ہے بیماری کے بھاری ہونے کی وجہ سے میں نے یہ ارشاد نبوی ﷺ سن رکھا تھا اس لیے میں نے کسی سے بیان نہیں کیا۔

ایسے خواب کے بعد اگر پانچ وقت کی نماز پڑھ لی جائے تو بہتر ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جب مومن کا خواب دوسرے سے تو اسے چاہیے کہ وہ اس

besturdubooks.wordpress.com

جواب کہ جس مرتبہ انتظار ہے اس مرتبہ ہوا پانچ سات ہوں گے ۔ (مسلم شریف)

ایک اور حدیث میں ہے ۔ جب ولی اللہ کو خواب دیکھنے آٹھ مرتبہ انتظار سے اور پھر یہ دیکھا کہ خواب ہوا تب ہوتا ہے ۔

"اللھم انی اعوذ بک من عمل الشیطان وسیات الاحلام"

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیطان کی کارستانی اور برے خیال خوابوں سے ۔

(ابن ماجہ)

بچے اور جھوٹے خواب کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول مروی ہے کہ انہوں نے قرآن کی اس آیت سے ۔ سے لیا فرمایا ان کے سے دنیا کی زندگی میں بشارت ہے ۔

(سورہ یونس آیت ۶۴)

بچے خواب کو نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزو بتایا ہے اس آیت کے نزول سے اب تک اس بارے میں کسی نے پوچھا ہے کہ خواب میں (مثل آیت میں مذکور ہے) اطمینان دلاتے ہے والے نے بارے میں کوئی وحی نہیں ہوتی ہے ۔

سچے خواب کا وقت

علامہ ابن سیرین نے لکھا ہے کہ سچے خواب وہ ہوتے ہیں جو رات کی نیند میں رات کے آخر حصے کی نیند میں نظر آئیں ۔ دلیل یہ ہے کہ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا

"سچے خواب وہ ہوتے ہیں جو سحر کے وقت ہوں ۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ان کا سچا خواب وہ ہے جو دن کے وقت میں نظر آئے ۔ بعض علماء نے لکھا ہے دن میں کی وجہ یہ بھی ہے کہ

خواب بتانے کے آداب

خواب بتانے سے پہلے ۔ دل میں ۔ اور صدقہ کرنے کا ارادہ کرے ۔

اس شخص کو خواب بیان نہ کرے

جس سے ۔ کی توقع نہ ہو ۔ اور جو خواب کو اچھی طرح سمجھ نہ سکے ۔ اپنے بھائی یا دوست کے سامنے ۔ کی نیت سے ۔

(ابوداؤد)

besturdubooks.wordpress.com

۲: جاہل کو خواب بیان نہ کرے

اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ "اپنا خواب اپنے خاص دوست یا خیر خواہ کے علاوہ کسی کو بیان نہ کرو"۔

یعنی اپنا خواب کسی شفیق یا خیر خواہ کو بیان کرے یا اس شخص کو جو تعبیر کا اچھی طرح جانتا ہو۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ خواب پرندے کی ٹانگ سے لٹکا ہوتا ہے جب تک کہ وہ اپنے متعلق سے بیان نہ کرے اور جب بیان کر دے تو وہ واقع ہو بھی جاتا ہے اس لئے خواب کسی سمجھدار محبت کرنے والے یا خیر خواہ شخص ہی کو بیان کرے۔

امام مدینہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خواب کی تعبیر اس شخص بتانے سے اچھی طرح یقین آتا ہو اور جب اس خواب میں کوئی بھلائی دیکھے تو اسے بتائے اور اگر کوئی بات محسوس کرے تو بھی کوئی اچھی بات کہے (مثلاً صدقہ وغیرہ کرنے اور استغفار کرنے کا کہہ دے) اور نہ چپ رہے۔

اس پر کسی نے سوال کیا کہ بعض اوقات خواب کی تعبیر ہو گواہ مجھ رہا ہے تو کیا پھر بھی اس خواب کی تعبیر بتانے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ پھر فرمایا کہ خواب نوٹ کا جزئیں اس لئے نوٹ کو فیل نہ بنائے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ "مومن کا خواب نوٹ کا چھیالیسواں حصہ ہے اور یہ پرندے کی ٹانگ پر ہے جب تک بیان نہ کرے اور جب بیان کر دیتا ہے تو گر جاتا ہے"۔

ایک روایت میں اس کے بعد یہ الفاظ بھی ہیں کہ خواب کو اس سے نہ بتاؤ جس نے نہ سمجھا اور اس کی کیفیت کا استعمال کر دو خواب کی تعبیر وہی ہے جو پہلا معبر بیان کر دے۔ (مطلب یہ ہے کہ خواب کی تعبیر پہلے جس شخص نے بیان کر دی وہی واقع ہو گی اس لئے صحیح تعبیر بتانے والے سے ہی تعبیر پوچھنی چاہئے۔ (یہ زائد الفاظ ابن ماجہ کے ہیں)۔

علماء نے اجمال اور کیفیت استعمال کرنے کا مطلب یہ بتایا ہے کہ خواب کی چیزوں کے نام اور کیفیت کی مدد سے تعبیر بیان کی جائے۔ جیسے حد حد دیکھنے سے ہدایت کا مطلب کرے (کوے) کو دیکھنے سے غربت، پولیس چاکا ہدایت سمجھا جائے۔

(علامہ بیاضی نے اپنی کتاب "روشنی والا علامہ" سے اوپر لکھا ہے)

تعبیر بتانے کے لئے آداب و شرائط

علامہ ابن سیرین کے مطابق معبر کے لئے بھی پندرہ آداب اور شرائط ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں

besturdubooks.wordpress.com

۱ جب کوئی اپنا خواب بیان کرے تو مجھ کو چاہئے کہ وہ اسے اچھے خواب کی تعبیر بتائے۔ خواب نیک ہے کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ کو کوئی خواب بتایا جاتا تو آپ ﷺ یوں فرماتے "تم خیر پاؤ شر سے بچو۔ تمہارے لئے اور شر تمہارے دشمنوں کے لئے۔ تم تعبیریں سارے جہانوں کے رب اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں تم اپنا خواب بیان کرو"۔

۲ جس شخص کو خواب کی تعبیر بتائے۔ اس لئے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ خواب تعبیر بتائے جانے کے مطابق واقع ہوتا ہے اس لئے یہ بھی مروی ہے کہ خواب پڑھنے کی نماز پڑھے جب تک کہ بیان نہ کرے۔ (جب بیان کر دے تو وہ واقع ہو جاتا ہے)۔

۳ پہلے خود سے خواب سنے اور پھر سائل کو اس کی تعبیر بتائے۔ سنی سنائی کو نہ بتائے۔

۴ تعبیر بتانے کے لئے ضروری ہے کہ وہ کتاب اللہ سے واقف ہو۔ (کتاب اللہ کا پڑھنے والا ہو۔ اللہ کی دی ہوئی فہم سے بہرہ ور ہو۔ جید عالم ہو)۔

قول عمران (آیت ۱۰۳) تشریح سے ثابت (عنکبوت آیت ۵۱) نیز اور ان پر تعمل (ان سے تعبیر لینا) جیسا کہ سورہ یوسف میں ہے کہ اللہ نے ان کے لئے اطمینان کرنے کا ذکر ہے (اللہ ان سے مطمئن ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خواب کا۔ (سورہ یوسف آیت نمبر ۵)

۵ نبی ﷺ اپنی زبان سے خواب بیان فرمایا کرتے تھے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ اپنے والد سے کہا اے ابا جان میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تجھ کو ذبح کر رہا ہوں۔

اسی طرح حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو اور حضرت یوسف نے اپنے والد سے بھی خواب بیان کیا۔

اسی طرح ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے آپ سے خواب بیان کیا۔ میں نے دیکھا کہ گھر میں بیٹھی چاند دیکھ رہی ہیں اور میں نے دیکھا کہ گائے ذبح کی گئی اور اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تعبیر دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت سے نوازے گا اور اس نے دو سال بعد میں آپ کے پاس پیغام بھیجا کہ اپنا کام شروع کر دو۔

رسول اکرم ﷺ نے خواب بیان فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ میرے پیچھے کالی کالیاں چل رہی ہیں اور ان کالیوں کے پیچھے خچر کبریں ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تعبیر دی کہ عرب آپ کی پیروی کریں گے اور عرب کے بعد عجم کے پیچھے پیچھے آپ کے چنانچہ یوں ہی ہوا۔

(اس طرح خواب کی تعبیر بتانے والے کو مثال دیا اس طرح کے واقعات کا علم ہونا ضروری ہے)

۶ خواب کی تعبیر بتانے میں جلدی نہ کرے بلکہ غور و فکر کرے بیان کرے۔

۷ کسی کا خواب دوسرے کو نہ بتائے جب تک وہ اجازت نہ دے۔

۸ طلوع آفتاب غروب آفتاب اور زوال کے وقت تعبیر بتانے سے گریز کرے۔

۹ خواب دیکھنے والے اور تعبیر بتانے والے میں فرق رکھے۔ بندہ بادشاہ نے خواب کی تعبیر عام رعیت کے

besturdubooks.wordpress.com

خواب کی طرح بیان نہ کرے کیونکہ خواب دیکھنے والے کی حیثیت کی وجہ سے تعبیر مختلف ہو جاتی ہے۔

اسی طرح جب امام کوئی ایسا خواب دیکھے جس کا وہ اہل نہیں تو وہ خواب اس کے مالک کے لئے ہے کیونکہ غلام اس کا "مال" ہے۔ اسی طرح اگر عورت یہ خواب دیکھے جس کی وہ اہل نہیں تو وہ خواب اس کے شوہر کے لئے ہے کیونکہ عورت مرد کی پسلی سے پیدا ہوئی ہے۔ اسی طرح بچے کے خواب کی تعبیر اس کے والدین سے لے۔

۹ معبر کو چاہئے کہ وہ خواب پر پہلے غور کرے، اگر تعبیر میں خیر ہو تو اسے بیان کر دے اور تعبیر بیان کرنے سے پہلے خواب دیکھنے والے کو خوشخبری سنا دے اور اگر تعبیر بری ہو تو یا تو تعبیر بیان نہ کرے یا کسی اچھے پہلو کے احتمال پر تعبیر بیان کر دے اور اگر تعبیر میں کچھ جھلائی اور کچھ آزمائش کا احتمال ہو تو ان کا موازنہ کرتے ہوئے راجح اور اصول کی بنیاد پر قوی راجح کے مطابق بیان کرے اور اگر تعبیر کا ان میں سے کوئی ہو جائے تو خواب دیکھنے والے کا نام پوچھ کر اس کے نام کے اعتبار سے تعبیر بتائے۔

جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ جب تمہیں تعبیر سے کام لینے تو ناموں کے اعتبار سے اسے تولو (ابن سیرین تعبیر الاحلام ص ۹)

اس کی وضاحت یہ ہے کہ (ناموں میں مناسبت کے اعتبار سے دیکھا جائے) چونکہ سہل کسی کا نام ہو تو یہ سہولت ہے "سالم" سلامتی ہے احمد اور محمد تعریف اور حمد ہے نصر مدد ہے، سعاد سعادت (خوش بختی ہے)

۱۰ اسی طرح اس وقت جو چیز سامنے ہو وہ بھی تعبیر ہے مثلاً اگر بڑھیا سامنے ہو تو یہ دنیا ہے جو کہ چلی جانے والی ہے۔ اور اگر سامنے خچر گھوڑا یا گدھا ہو تو یہ "سفر" ہے کیونکہ قرآن کریم میں ان تینوں کو سواری اور زینت کے لئے قرار دیا گیا ہے۔ (نحل آیت نمبر ۸)

اگر اس وقت کوے کی "کا کیں کا کیں" سنے اور وہ تین چار بار ہو تو خیر اور بھلائی ہے اور اگر وہ مرتبہ سنے تو یہ کچھ اچھا نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر کوا تین مرتبہ آواز نکالے تو وہ خیر ہے اور اگر وہ مرتبہ نکالے تو وہ شر ہے۔

۱۱ منگل کے دن خواب بیان کرنا مکروہ ہے کیونکہ یہ دن خون کا دن ہے اور بدھ کا دن بھی مکروہ ہے کیونکہ نحوست بھرا دن ہے باقی دنوں میں مکروہ نہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ بہترین خواب وہ ہے جس میں اپنے رب، اپنے نبی یا اپنے مسلمان ماں باپ کو دیکھے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی شخص اپنے رب کو دیکھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ

besturdubooks.wordpress.com

نے فرمایا یا بادشاہ کو، بادشاہ خواب میں اللہ تعالیٰ ہے۔

۱۲ معبر کو چاہئے کہ وہ تعبیر بیان کرنے میں اس وقت تک توقف کرے جب کوئی مثال یا تشبیہ موجود ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی اہم بات ہو اور غور کرنے سے سمجھ آئے یا کوئی اور نکتہ سمجھ آجائے۔

۱۳ معبر کو چاہئے کہ خواب دیکھنے والے اور اس کے پیشے پر بھی غور کرے اور اس پر نظر رکھے تو اس پر اور اس کے حال پر خوب غور کرے۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک آدمی نے آکر خواب بیان کیا کہا کہ میں نے خواب میں اذان دی ہے تو انہوں نے اسے تعبیر یہ بتائی کہ تو چوری کرے گا اور تیرا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ پھر دوسرے آدمی نے آکر کہا میں نے خواب میں اذان دی ہے تو اس کو یہ تعبیر بتائی کہ تو حج کرے گا۔ مجلس میں بیٹھے ایک شخص نے پوچھا کہ ابن سیرین یہ کیا بات ہوئی؟ خواب دونوں کا ایک اور تعبیر مختلف ہے۔ تو ابن سیرین نے جواب دیا کہ میں نے اس شخص کے چہرے پر ترش محسوس کیا لہٰذا میں نے تعبیر سورۂ یوسف کی آیت (۷۰) کے اعتبار سے بتادی (جس میں کہا گیا ہے کہ وہ انہیں پکار کر کہا گیا کہ اے قافلے والو! تم تو چور ہو) اور دوسرے کے چہرے پر خیر اور نیکی محسوس کی تو اسے سورۂ حج کی آیت (۲۷) کے اعتبار سے تعبیر بتائی۔ (جس میں کہا گیا ہے کہ اور اعلان کر دو لوگوں میں حج کا)

خوابوں کی تعبیر کے بارے میں علماء نے لکھا ہے کہ عورت کو خواب میں دیکھنا بھلائی ہے، اونٹ کا دیکھنا جنگ یا رنج ہے، دودھ فطرت ہے یعنی دودھ سنت، علم، قرآن اور ایمان کی دلیل ہے اس لئے کہ نومولود کی پہلی غذا یہی ہے، جو کہ اسے مضبوط کرتی ہے اور اس کی نشوونما کو فروغ دیتی ہے اس سے اس کی زندگی قائم ہوتی ہے جس طرح علم دلوں کی زندگی ہے۔

یہاں دودھ سے مراد حلال جانوروں کا دودھ ہے مثلاً گائے، بھیڑ، بکری، اونٹ وغیرہ حرام جانوروں کا دودھ دیکھنا حرام قرض، بیماریوں اور خوف کی علامت ہے۔

وحشی جانور کا دودھ دین میں نقص اور دشمنے کا دودھ ناپسندیدہ ہے۔ شیرنی کا دودھ دشمن پر غلبے کی، کتیا کا دودھ خوف کی اور ہرنی کا دودھ دشمنی کی نشانی ہے۔

خواب میں ہریالی دیکھنا جنت اور کشتی نجات، کھجور رزق اور زیتون دیکھنا طویل العمری پر دلیل ہے۔

(الروی، الاحادیل فلیبا توفی ص ۲۳۴)

اہل تعبیر جانتے ہیں کہ کبھی کبھار خواب کا ظاہر ناپسندیدہ ہوتا ہے مگر اس کی تعبیر پسندیدہ اور اچھی کی جاتی ہے اور اسی طرح اس کا الٹ بھی ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

جیسے کوئی خواب میں دیکھے کہ اس نے کسی کو قتل کر دیا ہے تو اس کی تعبیر مخلوق سے نجات ہے۔

اچھا خواب کی تعبیر ایسی ہے جس سے دیکھنے والا خوش ہو جیسے کہ اگر خواب میں اپنی تعبیر سنے اور ویسی اچھی بات سنے جیسا کہ ہم نے خواب کی تعبیر کے متعلق اس سے پہلے حدیث کے حوالے سے لکھ چکے ہیں۔

تعبیر کا علم بہت اہم اور ضروری ہے اور الہامی ہے کیونکہ اس کا اکثر حصہ اکتسابی ہے (یعنی محنت سے حاصل ہوتا ہے) اور اس کا مدار التقویٰ پر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے ارشاد فرمایا۔

"اور جیسا اللہ منتخب فرمائے گا اور خوابوں کی تعبیر سکھائے گا۔" (آیت نمبر ۶)

نیک اور بد مرد و عورت ہے

"اور ڈرتے رہو (تقویٰ اختیار کرو) اور اللہ تمہیں سکھائے گا۔" (البقرہ آیت نمبر ۲۸۲)

سچے خواب اور نبوت

حدیث شریف کے الفاظ کے مطابق سچے خواب نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزء ہیں۔ اس بارے میں متعدد احادیث بھی بیان کرتے ہیں جس کے راوی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"نیک شخص کا اچھا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔" (بخاری نے حدیث کتاب التعبیر میں نقل کی ہے)۔

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ

"جب قیامت کا زمانہ قریب ہوگا تو عمل لوگوں کے خواب جھوٹے نہیں ہوں گے، سچے خواب دیکھنے والا سچ گو ہوگا۔ اور مسلمان کا خواب نبوت کے چھیاسی اجزاء میں سے ایک ہے۔ (مسلم نے یہ حدیث کتاب الرؤیا میں نقل کی ہے)

اجزاء کی تعداد کے بارے میں کئی احادیث منقول ہیں۔ اس بارے میں فتح الباری میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ علماء نے اس بارے میں اس قسم کی روایات حاصل کی ہیں جن میں سب سے زیادہ اجزاء کی تعداد چھیالیس (۴۶) اور زیادہ سے زیادہ تعداد ستر (۷۰) لکھی ہے۔

خواب کے "جزء نبوت" ہونے کا مطلب

علماء کرام نے خواب کے نبوت کا جزء ہونے کے بارے میں گفتگو فرمائی ہے۔ سوال یہ اٹھا کہ نبوت تو نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد منقطع ہو گئی تو پھر یہ کہنا کہ خواب نبوت کا جزء

besturdubooks.wordpress.com

ہیں کیونکہ وحی منقطع ہو چکی ہے۔

ایک جواب تو یہ دیا گیا کہ خواب اگر کسی نے دیکھا ہو جب تو حقیقت میں نبوت کا جزء ہے اور اگر غیر نبی نے دیکھا ہو تو اسے مجازی طور پر نبوت کا جزء کہہ دیا جاتا ہے۔

۲ امام خطابی نے یہ فرمایا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ خواب نبوت کی موافقت پر واقع ہوتے ہیں یہ الگ بات ہے کہ خواب نبوت کا باقی رہ جانے والا جزء ہے۔

۳ ایک جواب یہ بھی دیا گیا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ سچے خواب بھی نبوت کا جزء ہیں لہٰذا نبوت اگرچہ ختم ہو چکی مگر اس کا علم باقی ہے۔

علامہ ابن عبدالبر سے کسی نے پوچھا کہ یہ آدمی تعبیر تو جانتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا یہ نبوت کو حاصل بنا لیا جائے گا؟ پھر فرمانے لگے کہ سچے خواب نبوت کا جزء ہیں وہ نبوت والا نہیں بنا لیا جاتا؟

حق بات یوں ہے کہ علماء نے یہ نہیں فرمایا کہ نبوت کا باقی حصہ ہے، بلکہ وہ یہ فرمانا چاہتے تھے کہ جب سچے خواب غیب کی بعض باتوں پر اطلاع ہو جانے کی وجہ سے نبوت کے مشابہ ہے تو اس میں بغیر علم کے گفتگو نہیں کرنی چاہئے

خواب دیکھنے والے لوگوں کی اقسام

خواب دیکھنے کے اعتبار سے لوگوں کی تین اقسام ہیں

۱ انبیائے کرام ان کے تمام خواب سچے ہوتے ہیں اور اس میں بعض خواب تعبیر کے محتاج بھی ہوتے ہیں۔

۲ نیک صالحین ان کے اکثر خواب سچے ہوتے ہیں اور ان میں بعض خواب تعبیر کے محتاج نہیں ہوتے۔

۳ بقیہ لوگ یعنی انبیاء اور صالحین کے علاوہ دوسرے لوگ ان لوگوں کے خوابوں میں سچے جھوٹے فضول ہر قسم کے خواب شامل ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کی تین قسمیں ہیں

الف پچھے حال کے لوگ ان کے خواب میں اکثر احوال برابر ہوتے ہیں۔

ب فاسق لوگ ان کے خوابوں میں اکثر فضول اور بہت کم سچے خواب ہوتے ہیں۔

ج کفار ان کے خواب شاذ و نادر ہی سچے ہوتے ہیں۔

کافروں کے بھی خواب کبھی کبھار سچے ہوتے ہیں جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ جیل میں دو شخص جن کے خواب قرآن میں بھی مذکور ہیں۔

وہی الرح ان کے کافر ہونے کا خواب (اس کی تعبیر یوسف علیہ السلام نے دی)

besturdubooks.wordpress.com

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے خوابوں پر کلام کرتے ہوئے فرمایا کہ صحیح خواب مومن مسلمان دیکھتا ہے جس کا حال اچھا ہو کہ جو کچھ اس نے سنا ہو یا جو کچھ اس کا اندازہ انبیاء کی طرح کیا جاتا ہے۔ یعنی غیب پر علامات اور اشارات کا قرائن اور دلائل کے ساتھ ایسا ہونا کہ نہیں ہوتا۔ لہٰذا اگر کبھی کبھار ان کا کوئی خواب سچا نہ بھی ہو تو یہ ایسے ہے جیسے کہ کبھی کبھار آدمی کی سچی بات دل پر لگتی ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ غیب کی بات بتانے والے کی ہر بات سچ نہیں ہوتی ہے جیسے کہ کاہن اور نجومی کی ہوتا ہے۔
(فتح الباری ۱۲/۴۷۲)

خواب کی تعبیر کے قواعد

اب یہاں علماء نے خواب کی تعبیر کے کچھ قواعد و ضوابط ذکر کیے ہیں جن سے ان خوابوں کی معلومات ہوتی ہے جو ہم دیکھتے ہیں۔

پہلا ضابطہ شیخ علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کے قواعد

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "اصل خواب آسمان میں فرشتے کی شکل پر ظاہر ہوتا ہے اور یہ فرشتہ تو کلم کرنے کا کام اللہ تعالیٰ نے سپرد کیا ہے اور اس کا نام صحیح ہے اور اس کی تعبیر کرنے والے کو اس کے مطابق ادا کرتے ہیں اور اس طرح اس کی تعبیر کرتے ہیں اور اپنے بندوں کو ان کے انجام کی طرف سے ان کے کلام سے دل بہلاتے ہیں اور تاکہ ان کو عمل کرنے کی طرف مائل کرے۔

یہ تعبیر دو طرح سے ہوتی ہے ایک تو لفظ سے دوسرا معنی سے لفظ سے تعبیر تو اس طرح ہے جیسے کہ کسی نے خواب میں دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں انگوٹھی ہے اور اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس کی بیوی ہے اور اس کی شرمگاہ ہے اور معنی سے تعبیر اس طرح ہے کہ

besturdubooks.wordpress.com

نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا" حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صحیح بخاری مروی ہے فرمایا کہ "جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ جہنم میں ہرگز داخل نہیں ہوگا" ایک اور روایت میں ہے کہ "جس نے مجھے خواب میں دیکھا تحقیق اس نے مجھے ہی دیکھا اور شیطان کو میری صورت میں آنے کی طاقت نہیں ہے" ان کے علاوہ اور بھی روایات موجود ہیں۔

علماء کرام کا اس حدیث کے مصداق کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک گروہ علماء کا اس بات کا قائل ہے کہ اس ارشاد کا مصداق یہ ہے کہ جب دیکھنے والا آپ ﷺ کو ان ہی اصل شکل وصورت میں دیکھے۔ بعض حضرات نے اور مباحثہ کیا اور فرمایا کہ اور صورت مراد ہے جس پر آپ ﷺ کی وفات ہوئی۔

ان علماء میں علامہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں چنانچہ انہیں جب کوئی خواب میں زیارت رسول ﷺ سے آگاہ کرتا تو یہ حلیہ مبارک پوچھتے۔ البتہ ابن وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ تو نے حضرت ﷺ کو نہیں دیکھا۔ اس موقف کی تائید عاصم بن کلیب کی اس روایت سے ہوتی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے تو انہوں نے پوچھا کہ ان کا حلیہ مبارک بتاؤ؟ چنانچہ مجھے حضرت حسن بن علی ابن ابی طالب کا حلیہ یاد آیا۔ میں نے کہا کہ وہ حسن کی طرح تھے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پاس تم نے اچھی دیکھا ہے۔ (ص ۳۰)

اس روایت کا اس روایت سے بھی کوئی تعارض نہیں ہے جس میں ہے کہ "جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ یہ صورت میں نظر آؤں گا" یا فرمایا یہ حدیث ضعیف ہے۔

محقق بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بھی حال میں زیارت ہونا شرعاً ثابت ہے اور اس بات کا قطعی فیصلہ حق ہے اور جو آپ ﷺ کو اپنی اصل حلیہ میں نہ دیکھے بلکہ اس صورت بھی اللہ کی طرف سے ہی دیکھائی گئی ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ صحیح بات وہی ہے جو بعض حضرات نے کہی ہے جس حلیہ میں بھی نظر آئیں آپ کی زیارت حق اور صحیح ہے۔ پھر اگر وہ اصل صورت ہو جو پڑھا ہے یا جو اور ذخیرہ کی ہو تو کسی تاویل کی بھی ضرورت نہیں ورنہ اسی تاویل کی ضرورت ہوتی جو ہم نے متعلق ہو۔

اقوال علماء کی تعبیر

لہٰذا اس بارے میں بعض علماء تعبیر نے کہا ہے کہ اگر کسی نے نبی کریم ﷺ کو حسین دیکھا تو یہ دین کی اچھائی ہے اور اگر دوسرا دیکھا تو دین کی اچھائی ہے اور اگر کسی نے نہیں مسکراتے دیکھا تو زیارت کرنے والا سنت رسول پر عمل پیرا ہے۔

بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ اگر کسی نے آنحضرت ﷺ کو آپ ﷺ کے اصل حلیہ مبارک میں

besturdubooks.wordpress.com

زیارت کی تو یہ دیکھنے والے کے اچھے حال کی نشاندہی ہے اور اگر آپ ﷺ کو بدلی ہوئی حالت میں یا ناراض دیکھا تو یہ زیارت کرنے والے کے برے حال کی نشاندہی ہے۔

مؤمن نبی کی صورت میں خود کو دیکھتا ہے

ابن ابی جمرہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی نبی کریم ﷺ کو اچھی شکل وصورت میں دیکھے تو یہ دیکھنے والے کی اپنی اچھائی کی علامت ہے اور اگر نامناسب شکل وصورت یا بدن میں کسی نقص کے ساتھ دیکھے تو دیکھنے والے کے اپنے دین (دینداری) میں نقص اور کمی کی علامت ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ چمکدار آئینہ کی طرح ہیں ان میں وہ شکل نظر آتی ہے جو آپ کے سامنے ہوتی (یعنی زیارت کرنے والے کی) کیونکہ آپ ﷺ بہت خوبصورت اور کامل ترین حسن والے تھے۔

نبی کریم ﷺ کی زیارت کا یہ سب سے بڑا فائدہ ہے کہ اس سے دیکھنے والے کا اپنا حال معلوم ہو جاتا ہے یہ ساری گفتگو علامہ ابن حجر ہیتمی نے شمائل ترمذی کی شرح میں رقم فرمائی ہے۔

دوسرے انبیاء کرام کی زیارت اصل ہے یا نہیں؟

یہی حکم تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی زیارت کا بھی ہے کیونکہ شیطان، اللہ تعالیٰ، اللہ کی نشانیاں، انبیاء کرام، فرشتوں وغیرہ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا۔

زیارت کی تعبیر

چنانچہ ہمارے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھے اور وہ اچھے حال ہی میں ہوں تو زیارت کرنے والا مطمئن ہو تو غم دور ہوگا، قید میں ہو تو رہا ہوگا، سفر میں ہو یا مہنگائی میں پھنسا ہو تو نجات پائے گا اور مہنگائی کم ہوگی، مظلوم ہوں تو مدد ملے گی، خوف میں ہوں تو امن نصیب ہوگا۔

نبی کریم ﷺ کی احادیث میں وارد حسبہ مبارک اور ان صفات کے ساتھ زیارت اگر چہ دیکھنے والا صحیح بیان نہ کر سکے وہ دیکھنے والے کے لئے دنیا و آخرت کے اچھے امور کی بشارت ہے اور خود دیکھنے والے کی اپنی ذات آئینے کی صفائی کے بقدر زیارت نبوی ﷺ سے کی۔

اگر کوئی آپ ﷺ کو اچھی حرف آتے ہوئے دیکھے، یا کچھ تقسیم دیتے ہوئے، امامت کراتے ہوئے یا راستہ دکھاتے ہوئے یا اچھی چیز کھاتے ہوئے یا مناسب اور شایان شان کپڑا دیتے ہوئے یا وعدہ کرتے ہوئے یا خیر کی دعا کرتے ہوئے دیکھے تو اگر دیکھنے والا حکومت کرنے کے لائق ہے تو اسے وہ ملے گی اور اگر عالم ہے تو اپنے علم پر عمل کرے گا، اگر عبادت گزار ہے تو اعمال

besturdubooks.wordpress.com

کرامات کے مرتبے تک پہنچے گا، اگر گنہگار ہے تو توبہ کرے گا، اگر کافر ہے تو ہدایت پائے گا۔

اگر زیارت کرنے والا خوف میں ہے تو امن پائے گا اور اسے قابل قبول شفاعت والے شخص کا حصول ہو جائے گا۔ کبھی آپ ﷺ کی زیارت تکالیف پر صبر کی دلیل ہوتی ہے، اگر یتیم آپ ﷺ کی زیارت کرے تو بڑے مرتبے پر پہنچے گا اور اجنبی جگہ ہے تو انس ملے گا اگر معالج ہے تو اس کے ہاتھوں میں شفا ہوگی۔ کبھی آپ ﷺ کی زیارت مسلمانوں کی فتح و نصرت اور کافروں کی ذلت و میز ہزیمت کی دلیل ہوتی ہے خصوصاً آپ ﷺ کو اپنے صحابہ سمیت دیکھا جائے۔

اگر قرضدار زیارت کرے تو قرض ادا ہو، بیمار دیکھے تو شفایاب ہو، حج کا ارادہ کرنے والا حج کرے، مجاہد دیکھے تو فتح یاب ہو، کسی خاص زمین میں دیکھا جائے تو وہ زمین سرسبز ہو جائے۔

اگر کوئی آپ ﷺ کو بدلتے، رنگ بدلا ہوا یا کسی عضو مبارک میں کمی کے ساتھ دیکھے تو اس علاقے میں دین میں سستی، جماعت کے ظہور کی طرف اشارہ ہے اسی طرح اس وقت بھی جب آپ کو میلے کچیلے کپڑوں میں دیکھا ہو۔

اگر کوئی خود کو نبی کریم ﷺ کا خون مبارک چمچے سے پیتے ہوئے دیکھے تو یہ جہاد میں شہید ہوگا اور اگر علانیہ پیتے تو اس کے نفاق کی علامت ہے اگر کوئی نبی کریم ﷺ کو سوار دیکھے تو وہ سواری کی حالت میں قبر مبارک میں زیارت کو جائے گا، اگر پیدل دیکھے تو وہ پیدل زیارت کو جائے گا۔

اگر آپ ﷺ کو تعزیت کرتے دیکھے تو اس کا معاملہ اور امام زمان کا حکم قائم و مستقیم ہوگا۔ اگر آپ ﷺ کی وفات ہوتے دیکھے تو دیکھنے والے کی نسل میں کوئی معزز شخص وفات پائے گا، اگر نبی کریم ﷺ کا جنازہ دیکھے تو اس علاقے پر مصیبت آئے گی، اگر کسی نے خود کو جنازہ کھینچتے ہوئے دیکھا تو وہ جہت کی طرف مائل ہوگا۔

خواب میں کسی نے زیارت مقبر و نبوی کی تو بڑا مال پائے گا اگر کوئی خود کو خواب میں نبی کریم ﷺ کا بیٹا دیکھے حالانکہ سید نہیں ہے تو یہ اس کے پکے ایمان اور یقین کے خلوص کی نشانی ہے۔

اگر کسی نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں کوئی چیز، بنیادی سامان یا کھانے پینے کی دیتے ہوئے دیکھا تو اسے اسی کے برابر خوب مال ملے گا، اگر جو چیز خواب میں دی گئی تھی وہ پائیدار نہیں مثلاً خربوزہ تو دیکھنے والا بڑی مصیبت سے نجات پائے گا مگر اس میں سخت تکلیف اور تکاوٹ کا سامنا کرنا پڑے گا۔

کسی نے خود کو نبی کریم ﷺ کی شکل و صورت میں دیکھا، یا آپ ﷺ کا لباس پہنے دیکھا یا اسے خواب میں آپ ﷺ کی انگوٹھی یا تلوار دی گئی تو اگر یہ شخص حکومت کا طلب گار ہے تو وہ حاصل ہوگی، اگر پریشانی اور ذلت میں ہے تو عزت ملے گی، اگر طالب علم ہے تو مراد حاصل ہوگی، غریب ہے تو مالدار بنے اور کنوارہ ہے تو شادی کرے۔

besturdubooks.wordpress.com

اگر کسی نے آپ ﷺ کی بالکل کالی داڑھی دیکھی جس میں سفیدی بالکل نہ تھی تو اسے بہت بڑی خوشی حاصل ہوگی، اگر کسی نے آپ ﷺ کو بوڑھا دیکھا تو یہ اس شخص کی حالت کی قوت اور دشمنوں پر فتح کی دلیل ہے۔

اگر کسی نے نبی کریم ﷺ کو عام حالت سے زیادہ تندرست اور قوی دیکھا تو اس کے حاکم کی ریاست مضبوط ہوگی، اگر آپ ﷺ کو سینہ مبارک اصل سے زیادہ کشادہ دیکھا تو حاکم بہت غنی ہوگا، اگر کسی نے آپ ﷺ کا پیٹ مبارک خالی دیکھا تو ملکی خزانہ خالی ہوگا۔

اگر کسی نے آپ ﷺ کی دائیں انگلیاں بند دیکھیں تو امام کھانے پینے کی اشیا نہیں دے گا اور دیکھنے والا نہ حج کرے گا نہ جہاد اور نہ گھر والوں پر خرچ کرے گا، اگر آپ ﷺ کی بائیں انگلیاں بند دیکھیں تو حاکم اپنی فوج کا کھانا پینا اور جہادی اموال وصدقات روک لے گا البتہ خواب میں دیکھنے والا زکوٰۃ دے گا اور سائل کو منع کرے گا۔

اگر کوئی آپ ﷺ کو مسجد نبوی یا مسجد حرام میں یا آپ ﷺ کے معروف مکان میں دیکھے تو قوت وعزت حاصل ہوگی، اگر کوئی آپ ﷺ کو صحابہ کے درمیان بھائی چارگی بتاتا دیکھے تو اسے علم اور فقہ حاصل ہوگی اگر کسی نے قبر شریف کو دیکھا تو وہ ضرورت سے بے پرواہ ہوگا، مال حاصل ہوگا، تاجر ہو تو نفع کمائے گا اگر قیدی ہے تو رہا ہوگا۔

اگر کوئی خود کو خواب میں دیکھے کہ وہ نبی کریم ﷺ کا والد ہے تو یہ خواب میں اس کے دین کے ضعف اور یقین کی کمزوری کی علامت ہے اگر کوئی یہ دیکھے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے ایک اس کی والدہ ہے تو اس کا ایمان بڑھنے کی علامت ہے، اگر کوئی خود کو نبی کریم ﷺ کے پیچھے چلتا دیکھے تو یہ خواب میں اس کے متبع سنت ہونے کی دلیل ہے۔

کوئی نبی کریم ﷺ کو اس کے معاملے میں غور فرماتے دیکھے تو دلیل ہے کہ اسے بیوی کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اگر کوئی نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھانا کھاتے دیکھے تو اسے زکوٰۃ ادا کرنے کی ہدایت کی جا رہی ہے اور اگر کوئی نبی کریم ﷺ کو اکیلے کھاتے دیکھے تو دلیل ہے کہ خواب دیکھنے والا سائل کو منع کرتا ہے صدقہ نہیں دیتا، اسے صدقہ کی ہدایت دی جا رہی ہے۔

اگر کوئی نبی کریم ﷺ کو بغیر جوتا پہنے دیکھے تو یہ شخص جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا اسے نماز باجماعت کی ہدایت کی جا رہی ہے۔ اگر کوئی خود کو نبی کریم ﷺ کے موزے پہنے دیکھے اسے جہاد فی سبیل اللہ کی ہدایت کی جا رہی ہے اگر کوئی نبی کریم ﷺ سے مصافحہ کرے تو وہ متبع سنت ہے۔ اگر کوئی نبی کریم ﷺ کو طویل قامت جوان کی شکل میں دیکھے تو فتنہ وقتل کی دلیل ہے، اگر بوڑھاپے کی حالت میں دیکھے تو عافیت کی دلیل ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

اگر کوئی نبی کریم ﷺ کا رنگ دیکھے تو دلیل ہے کہ یہ شخص بے ہودہ باتیں چھوڑ کر توبہ کرے گا اور اگر آپ ﷺ کا سفید رنگ دیکھے تو یہ کہنے والا ہے اس کا علم اچھا ہے اور راستہ سیدھا اختیار کرے گا۔

اگر کوئی خواب میں نبی کریم ﷺ کو اس پر ناراض ہوتے، بگڑتے یا بلند آواز کرتے دیکھے تو اس کے دین میں بدعات کی طرف اشارہ ہے۔ اگر کوئی خواب میں نبی کریم ﷺ کا بوسہ لے تو اسے چاہئے کہ وہ آپ ﷺ سے نیا روایت کرتا ہے، پھر اسے وہ اس میں مضبوط رہے۔ اگر کوئی دیکھے کہ آپ کی کسی بشارت ہوئی ہے تو دلیل ہے کہ اس بشارت کو کئی سنت فوت ہو چکی ہے۔

حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھنے کی بابت علماء اور بزرگوں کی آراء

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ بلاغ المبین میں فرماتے ہیں یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ اس راستہ کے چلنے والوں اور حقیقت کی بیچیوں کے واقف کاروں نے باطن کو روشن کرنے کے لئے بکثرت زیارۃ جناب سید الاولین والآخرین صلوٰۃ اللہ وسلامہ کی زیارت و دیدار کو ضروری پایا ہے، وہ زیارت خواب کی حالت میں ہو یا استغراق و مراقبہ کی صورت میں، خوب کہا ہے شاعر نے

مجھے تو ان کے مقدر پہ رشک آتا ہے وہ جو کہ آئے تھے خوابوں میں چشم بھر کے لئے

شیطان نے ظاہر فریب اور حواس نے دیدار کے راز کو تنگ کر رکھا ہے، اس لئے محققین اہل سلوک نے زیارت نبوی ﷺ کے لئے چند شرائط مقرر کر دی ہیں اور جب وہ شرائط پائی جائیں تو زیارت معتبر ہوتی ورنہ نہیں، ان شرائط میں سے یہ شرط نہایت ضروری ہے کہ دیکھنے والا شنیدہ اور سنا ہوا کس صورت میں دیکھے جس صورت میں آپ ﷺ آخر عمر میں دنیا سے تشریف لے گئے ہیں۔

وصال فرمانے سے وقت بانی اکبر ﷺ کے سر و ریش مبارک میں بیس بال سے زیادہ سفید نہ تھے۔ جیسا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات شریف کی کتاب "درویا" میں حدیث "جو مجھے خواب میں دیکھے تو درحقیقت مجھی کو دیکھے گا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا" کے لکھنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اس نوجوان کو کہ یہ ساری حدیثیں متعدد طریقے اور مختلف الفاظ سے اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ جو شخص حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھے تو وہ سچ مچ آپ ﷺ ہی کو دیکھے گا، نہ آپ ﷺ کی ذات والا صفات حضرت اور بطلان سے پاک اور صاف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہی دستور جاری ہے کہ شیطان اگر چہ خواب اور بیداری میں مختلف صورتیں اختیار کرنے کے دعوؤں کو جھوٹا کرتا ہے، حضور نبی پاک ﷺ کی شکل و صورت اختیار کرنے پر قادر نہیں اور نہ اس بات کی قدرت رکھتا ہے کہ اپنی شکل و صورت ظاہر کرنے دیکھنے والے سے

besturdubooks.wordpress.com

(بعض میں یہ خیال ہوا ہے کہ یہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی صورت ہے۔ علماء کرام نے اس چیز کو حضرت شاہ ولی اللہ ﷺ کی خصوصیات میں شمار کیا ہے، اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حسن انسانیت، (بعض امت ﷺ کے سوا دوسرے کو یہ خصوصیت حاصل نہیں ہے۔

☆ علماء کرام کی ایک جماعت اس حدیث سے یہ مطلب نکالتی ہے کہ جس نے حضور سرور کون و مکاں ﷺ کو خاص اسی شکل میں دیکھا جو صورت آپ ﷺ ہی کے لئے مخصوص تھی تو وہ اس وعدہ کا مستحق ہوگا اور بعض علماء کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی عمر شریف کی جو بھی شکل و صورت، خواہ جوانی کی یا اور عمر یا بڑھاپے کی دیکھے تو وہ اس شرف کا مستحق ہوگا۔ اور اس کا خواب سچا سمجھا جائے گا، اور بعض علماء نے اس دائرہ کو بہت ہی تنگ کر دیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ آخری عمر شریف کی صورت دیکھے جس صورت میں آپ ﷺ اس دار فانی سے تشریف لے گئے ہیں۔ ان علماء نے سو سیاہ رنگ اور ریش مقدس کے سفید بالوں کا اعتبار کیا ہے جو میں تک بھی نہ پہنچے تھے۔ غرض آپ ﷺ کی زیارت کے سلسلے میں یہ تین خیال پائے جاتے ہیں۔

☆ حماد بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ (مشہور مفسر) کے پاس آکر سید کونین ﷺ کو خواب میں دیکھنے کا واقعہ بیان کرتا کہ میں نے آپ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے تو ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ خواب میں دیکھنے والے سے خواہ کوئی و مکاں ﷺ کا خاص حلیہ مبارک دریافت فرماتے تھے۔ اگر وہ آپ ﷺ کا خاص حلیہ شریف اور شکل و صورت نہ بیان کر پاتا تو فرماتے کہ تم نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا ہے (بلکہ کسی اور کو دیکھا ہے) کہتے ہیں کہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اشارہ سنت کو پہچاننے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اسی طرح شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ بعض علماء محققین نے فرمایا ہے کہ خواب میں حضرت رسول مقبول ﷺ سے سنا ہوا کلام آپ ﷺ کی سنت کی کسوٹی پر پرکھنا چاہئے۔ اگر سنت کے موافق ہے تو صحیح ہے اور اگر مخالف ہے تو خواب میں دیکھنے والے کی سماعت ہی غلط قرار پائے گی۔

☆ فرمایا کہ میں نے شیخ جمال مفتی عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کنز العمال (۹۷۵ھ) کے زمانہ میں ایک شخص نے خواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اس سے فرما رہے ہیں "اشرب الخمر" (شراب پی) یہ خواب اس نے شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا۔ حضرت شیخ نے جواب میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے دراصل یوں فرمایا ہے "لاتشرب الخمر" (شراب نہ پیا کر) مگر تجھے یہ خواب نیند کی حالت میں یاد نہ رہا اور تو نے لاتشرب (شراب مت پی) کو اشرب (شراب پی) سمجھ لیا کیا تو شراب پیتا ہے؟ اس نے کہا ہاں میں شراب پیتا ہوں۔ تو شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تجھے حضرت

besturdubooks.wordpress.com

رسول اللہ ﷺ نے شراب پینے سے منع فرمایا ہے۔

(فیض باری مصنفہ حاجی محمد شریف بندوی حضرت علامہ انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ جلد اول صفحہ ۲۰۳)

اگر خواب میں کوئی حکم ملے تو اس کا کیا حکم ہے

مسلم شریف کی "الفرق" میں امام نووی قدس سرہ نے فرمایا کہ اگر کوئی دیکھے کہ آپ ﷺ نے کسی مستحب امر کا حکم فرمایا ہے یا کسی ممنوع سے روک رہے ہیں یا کسی اچھے کام پر ترغیب دے رہے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے آپ کو اس پر عمل کرنا مستحب ہے۔

"فتاویٰ حدیثیہ" میں ہے کہ اگر کوئی آدمی خواب میں آپ ﷺ کو اس صفت یا صورت میں دیکھے جو آپ ﷺ کی بات کتب احادیث میں مروی ہو موجود ہے اور اس وقت آپ ﷺ سے کوئی بات دریافت کرے اور آپ ﷺ اس نے خلیفہ وقت یا حاکم یا قاضی یا سادات یا علماء میں سے کسی سے سنی ہو یا بعض امت نے کسی معتبر شیخ سے سنی ہو تو اس پر عمل کرنا مستحب ہے۔

(مسئلہ غرائق کو علماء نے تحریر فرمایا ہے جس کا شفی خیالی اس واقعہ سے متعلق انکار کرتے ہیں کیونکہ اس حدیث کی صحت سے نقل نہیں کیا حضرت عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ ثابت نہیں کیا (ابن باز رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ صفحہ اول صفحہ ۲۱۳) حدیث الامام حضرت علامہ نور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس قصہ کی تائید فرمائی ہے (صفحہ ۱۳ فیض ۲۰۱۴) قرآن کریم کا طواف کرتے ہوئے قسم ہے واحد اور صفات کی یہ الفاظ غرائق ہیں اور ان کی نظافت قابل اعتراض ہے)

ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ یہ آدمی آپ ﷺ سے احکام شرعیہ پر عمل کرنے میں اس سے کہ آپ ﷺ کا ارشاد قرآن کی قرآن پر فوقیت رکھتا ہے۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ مکمل بات یہ ہے کہ (نیچے دائیں ہے) خواب پر (کامل) حجت نہیں ہوتا۔ لہٰذا خواب کی بنا پر (نیچے دائیں) نہ چھوڑا جائے گا۔

غرض خواب کی حالت میں اگر کوئی شخص حضرت رسول اللہ ﷺ کا کوئی حکم سنے کہ فلاں بات کے موافق ہے آپ کا عمل درست ہے۔ سنت سیرت نبوی (یعنی صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلاف ہے تو اس پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔ شرعی احکامات کے لئے آپ ﷺ نے رشادات کا مجموعہ صورت احادیث نبوی (یعنی صلی اللہ علیہ وسلم) چھوڑا ہے جس سے ان پر عمل کیا جائے (ان سے طلاق تعبیر کی جائے)۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب شیطان لعین نے آپ ﷺ کی آواز میں آواز [illegible] سے کر دیا (القص

besturdubooks.wordpress.com

ہے کہ جو قرآن حدیث اور اتباع چھوڑ کر دوسرا علم اختیار کرے شیطان جو چوکھٹ ہے اس کے پاخانہ میں تشریف کرتے اس کو بھی خبیث بنا دیتا ہے ایسے لوگوں کی تو یہ عموماً شیطانی خیالات و وسوسہ اور نفسانی خواہشات کی طرف ہوتی ہے اور زیادہ تر ایسے بیماروں کو شیطان لعین استدراج کے ذریعے سے مرنے کے وقت میں ڈال دیتا ہے۔ اس بیہودہ کام کے لئے ایک شیطان مقرر ہے اس کو صفیہ شیطان کہتے ہیں۔ چنانچہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کے وقت میں مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ جب اس آیت پر پہنچے افرءیتم اللات والعزیٰ الخ (بھلا تم نے لات و عزیٰ اور تیسرے منات بت کو دیکھا) تو آپ ﷺ پر کمال استغراق کی وجہ سے ایک قسم کی غنودگی طاری ہوگئی۔ صفیہ شیطان آپ ﷺ کی آواز میں آواز ملا کر پڑھنے لگا تلک الغرانیق العلیٰ و منھا شفاعتھم ترجمہ (یہ بت تین ہیں اور ان سے شفاعت کی امید کی جاتی ہے) آنحضرت ﷺ اپنے منہ کی تعریف سن کر بہت خوش ہوئے اور حضرت نبی پاک ﷺ کے ساتھ سجدۂ تلاوت ادا کیا اور کہنے لگے کہ آج کے دن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اے ہمارے معبودوں کی تعریف کی۔ شام ہوئے جبرائیل (علیہ السلام) کے درمیان تلاوت پہنچا ہے۔ تو جبرائیل نے عرض کیا کہ یہ کلمات شیطان نے پڑھائی میں کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم اس بات میں شک میں پڑ گئے تو ہوسکتا ہے خواب میں درویش کو شرب الخمر (شراب پیو) کی آواز سے مراد کہ دیا ہو اور رسول اللہ ﷺ نے شرب (شراب پیو) اور لا تشرب (شراب مت پیو) فرمایا ہو اور اس خواب کے کہنے والے نے اس آواز کو حضرت نبی کریم ﷺ کی آواز سمجھ لیا ہو۔ اس صورت میں تاویل کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔

حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ہادیٔ کامل ﷺ نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا تحقیق اس نے واقع مجھ کو دیکھا۔ اس واسطے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا تو آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرا نام شیطان اپنا نام ظاہر نہیں کر سکتا۔ یہ بھی نہیں فرمایا کہ شیطان اگلی پیغمبروں کے مذہب ثابت کا نہیں کر سکتا اور اس وجہ سے بعض محققین نے کہا ہے کہ بوقت وصال ہو صورت آپ ﷺ کی تھی اس صورت سے شیطان اپنی صورت نہیں بنا سکتا اور بعض نے کہا کہ عام طور پر یہ تخصیص ثابت سے ناوصال ہر صورت آپ ﷺ کی ہو اس وقت میں شیطان اپنی صورت سے کہا اور بعض نے کہا کہ ایام زندگانی میں آپ ﷺ کی جو صورت ہوئی اس میں سے کسی وقت کی صورت میں شیطان اپنی صورت نہیں بنا سکتا۔

besturdubooks.wordpress.com

اور محققین نے اس قول کو ضعیف کہا کہ کوئی شخص اچھی بری جو صورت خواب میں دیکھے اور تمام خواب میں کرتے کہ یہ وہی کامل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں تو وہ خواب صحیح ہوگا اور یہ قول تو نظر مرجوح اور ضعیف نہ ہوتا اس واسطے کہ دنیا میں اکثر گمراہوں نے نام آپ ﷺ کا نام مبارک بدلا ہے لوگ اس امت کے ہر ایک فرقہ میں ہیں اور اکثر لوگ ادعائے نبوت کا کرتے ہیں تو کیا تعجب کہ شیطان اپنی نسبت آپ ﷺ کے ہونے کا وہم اور دعوائے نبوت کرنے کا گمان کرا دے۔ اس وجہ سے ان کی اقوال کا اعتبار ہے جو ثقات نے آپ ﷺ سے یعنی حیات آپ ﷺ کے سنے اور پھر اپنی حیات میں کئے بعد دیگر دوسرے سے بیان کرتے رہے۔ ویسے بھی خواب میں سننے والا ایک شخص ہوتا ہے جو خواب دیکھتا ہے اور وہ بھی خواب کے نشہ میں مخمور رہتا ہے، دوسرا نہیں ہوتا کہ خواب دیکھنے والے کی شخصی یا خطائی کا تدارک کر سکے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس خیالات مرتے ہوئے ہم سے شیطان کے شر اور مکر و فریب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے رہنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کھلا دشمن قرار دیا ہے اور جو امت شرک و کفر سے پاک صاف ہو اس پر چلنا چاہئے۔ یہ کیا کم ہے جب بزرگوں اور پیشواؤں نے آنحضرت ﷺ کی زیارت و خواب میں اندیشہ کیا ہے تو دوسروں کی نسبت حفاظت کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟ جب کہ شیطان ان کے بھیس میں آ کر گمراہ کرتا ہے اور یہ کوئی انوار اور عجیب باتیں نہیں ہے کیونکہ ہر شخص کا حشر اس کے مرنے کی بعد اور دہ رہتا ہے۔ آدمی کے مرنے کی وجہ سے حشر و نشر کا حکم مرتا نہیں (لوگوں کے مرنے کے بعد حشر ان کی صورت متغیر کر کے دکھا دے سکتا ہے) اور اس کے وہ تمام شیاطین کا کرشمہ خیال الیس بھیس بدلنے کا چند ساعت مقررہ تک گمراہ کرنے کے لئے کافی ہے۔

بزرگوں کی شکل و صورت میں ظاہر ہو کر ان کے مریدوں کو جس طرح چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے۔ خبردار اور ہوشیار ہو جاؤ اس جال سے بچو بہت سے پھنس کر گر پڑے ہیں اور اس لغزش سے بچنے کے لئے سوا قرآن مجید اور حدیث شریف کو مضبوط پکڑنے کے کوئی چارہ نہیں ہے۔ فحذروا انی انا لکم منه نذیر مبین (پس اللہ کی طرف بھاگو، میں تم کو اس سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے دو مرتبہ حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھنے کی بابت اتفاق فرمایا۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص خواب میں دیکھے اور دل گواہی دے کہ آپ جناب ہیں اللہ ﷺ ہیں تو خواہ کسی شکل میں دیکھے اس نے آپ ﷺ ہی کو دیکھا اور شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے۔ جو صورت آپ ﷺ کی واقعی تھی اگر اس میں بال برابر بھی فرق ہے تو اس نے حضرت رسالت مآب ﷺ کو نہیں دیکھا۔ مثلاً اگر آپ ﷺ کے بیس بال سفید تھے

besturdubooks.wordpress.com

اور دیکھنے والے نے دیکھا تو اس نے آپ ﷺ کو نہیں دیکھا اور اس لئے وہ یہ جان لیتے تھے کہ اگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانہ میں کوئی شخص حضرت فخر موجودات ﷺ کو خواب میں دیکھنے کا دعویٰ کرتا تو صحابہ رضی اللہ عنہم اس سے یہ ریافت فرماتے اور اس کے بغیر تصدیق نہ کرتے تھے۔

حضرت شاہ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت شاہ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا اس مسئلہ میں ایک تیسرا مسلک تھا۔ وہ فرماتے تھے کہ اگر دیکھنے والے نے آپ ﷺ کو اس زمانہ کے اشیاء کی وضع میں دیکھا تو اس نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور اس وضع کے خلاف وضع میں دیکھا تو آپ ﷺ کو نہیں دیکھا۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے یہ دعویٰ کیا کہ حضرت سرور عالم ﷺ کی زیارت ہوئی کہ میں شرف صحبت و کرامت حاصل کیا اور انوار نبوت سے ظاہراً و باطناً مستفید ہوئے وہ صحابی ہیں۔ دنیا کے تمام مطلب، اہوال، علماء، فضلاء، منتخب ماں و ارباب قال، حفاظ و قراء، محدثین و مجتہدین و مرتع کئے جائیں تو ان سب کو وہ فضیلت حاصل نہیں ہو سکتی جو ایک صحابی کو بلا واسطہ اکتساب انوار سعادت و شرف صحبت کے بدولت حاصل ہے۔ آپ ﷺ کو خواب میں دیکھنے والے نبوت کے پہلے چالیس حصے سے باہر ہے اور یہ مضمون میں شرف صحابیت سے مشرف و ممتاز ہوتا ہے۔ اگر خوش قسمتی سے یہ حالت بیداری یا بار بار اس کے حصہ میں آئی ہے تو اس کا شمار مثالی صحابہ رضی اللہ عنہم کی قسم اول میں ہے ورنہ معمولیت تو کہیں گئی ہی نہیں۔ جو خود اپنی حالت میں تمام بشریت عالم سے افضل و اعلیٰ ہے۔ اس کے بعد کوئی سمجھ لے کہ زیارت حضرت رسول اللہ ﷺ کیا شے ہے اور اس سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جاننا چاہئے کہ جس کو بیداری میں شرف نصیب نہیں ہوا اس کے لئے بجائے اس کے خواب میں زیارت سے مشرف ہو جانا سرمایہ تسلی اور فی نفسہ ایک نعمت عظمیٰ و دولت کبریٰ ہے۔ اس سعادت میں اکتساب کو اصلاً دخل نہیں محض موہوب ہے۔ ہزاروں کی عمریں اسی حسرت میں ختم ہو گئیں البتہ غالب یہ ہے کہ کثرت درود شریف و کمال اتباع سنت و طلب محبت پر اس کا ترتب ہو جانا ہے لیکن چونکہ لازمی اور کلی نہیں اس لئے اس کے نہ ہونے سے مغموم و محزون نہ ہونا چاہئے کہ بعض کے لئے اسی میں حکمت و رحمت ہے۔ عاشق کو رضائے محبوب سے کام خواہ وصل ہو یا نہ ہو

besturdubooks.wordpress.com

ز عزت راندنش شکر ست — بہ عزازی نے مرد دیدہ است

قال العارف الشہیر الزرقی رحمۃ اللہ علیہ

فراق ومحض چہ باشد رضائے حبیب — کہ لطف باشد از و بہتر او تمنائے

اسی سے بھی سمجھ لیا جائے کہ آنحضرت ﷺ کی زیارت ہونی کس قدر طاعت سے زیادہ حاصل ہوتی کہ وہ کالی نہ ہوتی بلکہ خود حضور اقدس ﷺ کے عہد مبارک میں بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین مشرف بہ زیارت ہوئے بغیر صحبت کے جیسے حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ بھی قرب سے سرفراز ہوئے۔

من القصیدہ

نعم سری طیف من اھوی فارقنی — والحب یعترض اللذات بالالم

وکیف یدرک فی الدنیا حقیقتہ — قوم نیام تسلی عنہ بالحلم

(شعر اول میں اظہار بشاشت بخواب میں زیارت ہونے پر اور شعر ثانی میں اشارہ ہے کہ عالم خواب پر قناعت کرکے احتجاج نہ چھوڑنا چاہیے۔ (مظہر الدرود)

(نشر الطیب فی ذکر نبی الحبیب ﷺ از علیم امت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۱۱۔ ناشر مکتبہ اسلامیہ لاہور)

حضرت عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھ لے تو اس کی دو تعبیریں ہیں۔ ایک وہ جس میں تعبیر کی ضرورت نہیں ہے اور وہ یہ ہے کہ ذات گرامی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بعینہ اسی حالت میں دیکھے جس حالت میں وہ دنیا میں تھے اور جس حالت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کو دیکھا کرتے تھے۔

جو یہ چاہے کہ آپ کو دیکھے تو اہل فتح پر اس کو فتح ہو اور عیان میں سے ہو تو جو کچھ اس نے دیکھا ہو وہ حقیقت حضرت رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ہوگی اور آپ کو دیکھنے والا اہل فتح سے نہیں تو کبھی تو اس کا خواب اس قسم کی ہوتا ہے۔

خواب کی دوسری قسم وہ خواب ہے جس میں تعبیر کی ضرورت ہوتی ہے اور یہاں تعبیر خلوت کی احتیاج کی وجہ سے ہوتی ہے خواب ہی کی وجہ نہیں۔ کیونکہ دراصل اس میں تو کوئی تاویل ہوتی نہیں تھی اس لئے کہ جس نے حضرت حبیب ﷺ کو دیکھا درحقیقت اس نے آپ ﷺ ہی کو دیکھا۔

یہ ہم علامت نے ان درجات کا ذکر کرتے ہیں جو ان خوابوں میں واقع ہوتے ہیں۔ بندہ اگر کوئی آپ ﷺ کو یوں دیکھے کہ آپ ﷺ اسے دین کی ترغیب دے رہے ہیں تو اس کی ذات کی

besturdubooks.wordpress.com

ظلمت پہلے درجہ کی ہے یعنی اس میں سوکر وہ پایا جاتا ہے۔ اس خواب میں ظلمت اس لئے پائی گئی کیونکہ آپ ﷺ کا کام تو حق تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرنا ہے نہ کہ دنیائے فانی کی طرف۔

اگر کوئی یوں دیکھے کہ آپ ﷺ نے اسے مال دیا ہے تو اس کی ظلمت دوسرے درجہ کی ہوگی یعنی کبیرہ حرام کی۔ یہاں ظلمت قوی اس لئے ہوئی کہ آپ ﷺ نے فانی چیز عطا کی اور دوسرے کو اس کا حقارت بھرا تواس کی برات ترغیب دلانے کے مقابلہ میں زیادہ قوی تھیری۔

آپ ﷺ کو اگر کوئی نوجوان اور چھوٹی عمر میں دیکھے تو اس کی ظلمت پہلے درجہ کی ہوگی اور یہ عمد حرام ہے۔

اگر کوئی آپ ﷺ کو بڑی عمر کا بغیر داڑھی کے دیکھے تو اس کی ظلمت پانچویں درجہ کی ہوگی یعنی عقیدہ خفیفہ میں جہل بسیط کی۔

اگر کوئی آپ ﷺ کو سیاہ رنگ والا دیکھے تو اس کی ظلمت چھٹے درجہ کی ہوگی یعنی عقیدہ خفیفہ میں جہل مرکب کی۔

جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہو کہ وہ سردار دو عالم ﷺ کو بیداری میں دیکھتا ہے تو اس کے متعلق علماء محققین کا قول یہ ہے کہ دعویٰ کو دلیل کے بغیر قبول نہ کیا جائے اور وہ دلیل یہ ہے کہ وہ ایک کم تین ہزار مرتبہ سے لے کر چلا ہو اور عمدگی کو ان مقامات کے بیان کرنے کو کہا جائے۔ جو شخص بیداری میں آپ ﷺ کے دیدار کا دعویٰ کرے اس سے آپ ﷺ کے پاکیزہ حلیہ کے متعلق دریافت کیا جائے اس کا جواب سنا جائے کہ آنکھوں سے دیکھ کر جو جواب دینے والا چھپ نہیں سکتا اور نہ دیکھنے والے کے ساتھ مشابہت نہیں ہو سکتا۔

جب کسی کی نظر صاف ہو جاتی ہے اور اس کی بصیرت کا نور گھس ہو جاتا ہے واللہ تعالیٰ اس پر ایسی رحمت فرماتا ہے کہ جس کے بعد کسی قسم کی بدبختی کا خطرہ نہیں رہتا تو اللہ تعالیٰ اسے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا دیدار عطا فرماتا ہے چنانچہ وہ آپ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا اور بیداری میں آپ ﷺ کا مشاہدہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے اس نعمت سے مالا مال فرماتا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل پر اس کا خیال تک گزرا۔ مشاہدہ کی یہ پاک ﷺ ایک بہت بڑی دولت ہے اس کا بہت بڑا مرتبہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ مدد نہ فرمائیں تو انسان اسے برداشت نہیں کر سکتا۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت رسول مقبول ﷺ کو

besturdubooks.wordpress.com

خواب میں دیکھنا چار قسموں پر ہے

(۱) رویائے الٰہی ہے کہ اصل تعین کا آپ ﷺ کے ساتھ ہے۔

(۲) مثل ہے اور وہ حضرات آنحضرت ﷺ کو دیکھتا ہے۔ مثلاً آپ ﷺ کا دین، آپ ﷺ کی سنت، آپ ﷺ کا ورثہ، آپ ﷺ کا نسبت معنویہ، آپ ﷺ کی مطاعت ومحبت میں سالک کا درجہ اور ان کے مانند جو امور ہیں ان امور میں آپ ﷺ کی صورت مقدس میں دیکھنا پراہ من سبات میں ہے جو فن تعبیر میں معتبر ہے۔

(۳) رویائے نفسانی ہے کہ اپنے خیال میں آپ ﷺ کی جو صورت ہے اس صورت میں دیکھنا اور یہ تینوں قسمیں صحیح ہیں۔

(۴) شیطانی ہے یعنی آپ ﷺ کی صورت میں شیطان اپنے کو خواب میں دکھاتا ہے اور یہ صحیح نہیں ہوسکتی۔ یعنی ممکن نہیں کہ شیطان خبیث اپنی صورت میں آپ ﷺ کی بنا سکے اور خواب میں دکھا سکے البتہ مغالطہ دے سکتا ہے اور تیسرے قسم کے خواب میں بھی بھی شیطان ایسا کرتا ہے کہ آپ ﷺ کی آواز اور بات کے مشابہ شیطان بات کرتا ہے اور دھوکا دیتا ہے۔

(فتوی عزیزی صفحہ ۳۸۹ تا ۳۸۹)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علمائے تعبیر نے لکھا ہے کہ جو فرشتہ خواب دکھانے پر متعین ہے اس کا نام مصدقون ہے جو مثالوں سے آدمی کو خواب کی شکل میں سمجھاتا ہے۔ یہ عام خواب کے متعلق ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت اگر خواب میں ہو تو تصرف شیطان سے پاک ہوتی ہے جو حدیث شریف آپ کا مستند آتا ہیں مثلاً شمائل ترمذی شریف وغیرہ میں تحریر ہے، اس کے خلاف خواب میں دیکھے یا کوئی ایسی بات دیکھے جو آپ ﷺ کی بیداری پر بھی کفر ظاہر کرے یا کسی ایسے کام کا حکم کرتے یا منع کرتے دیکھے جو خلاف شرع ہو یا شان نبوی (ﷺ) کے مناسب نہ ہو تو دیکھنے والے کی غلطی وکوتاہی اور قصور کی بنا پر ہوتا ہے۔ اس کو شراح ومشائخ آئینہ سے تشبیہ دیا کرتے ہیں کہ ایک شیشے کو اگر سرخ آئینے میں دیکھو تو سرخ نظر آتی ہے اور سبز میں سبز اسی طرح سیاہ وسفید اور نیلی پیلی غرض مختلف الانواع نظر آتی ہے۔ اسی طرح خواب میں ذات تو سیدنا ومولانا حبیبنا شفیعنا ﷺ ہی کی نظر آتی ہے لیکن اس ذات القدس کے ساتھ جو احوال اور اوصاف نظر آتے ہیں وہ خواب دیکھنے والے کے تخیل اور ادراک کا اثر ہے کہ جس قسم کے احوال دیکھنے والے کے ہوں گے ویسے ہی صفات کے ساتھ زیارت نصیب ہوگی، مثلاً بعض صوفیاء

besturdubooks.wordpress.com

نے لکھا ہے کہ جو شخص خواب میں دیکھے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ان کو اپنا عمامہ شریف عطا فرما رہے ہیں تو اس میں دیکھنے والے کی خلعت کا شمول ہے کہ وہ کسی مکروہ فعل کے ارتکاب میں بلا ارادہ مبتلا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عالم حیات میں حضرت رسول اللہ ﷺ کو شیطان کے اثر سے محفوظ فرمایا وہ یا قاعدہ اسی طرح وصال کے بعد بھی شیطان کو یہ قدرت مرحمت نہیں فرمائی کہ وہ آپ ﷺ کی صورت بنا لے۔ اس کے بعد یہ بحث ہے کہ آپ ﷺ کی ذات مبارکہ جسد نظر آتی ہے یعنی جو کوئی دیکھنے والے میں کئی قوت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ذات ﷺ القدس کی زیارت اپنی جگہ پر کرے یا صورت مثالی کی زیارت ہوتی ہے جیسے کوئی شخص آئینہ میں دیکھ کر اپنے سامنے ذرا فاصلہ سے ایک بڑا آئینہ رکھ لے اور دوسرا شخص جو اس آئینہ کے پیچھے ہے جو اس آئینہ کو دیکھے تو اس آئینہ میں اس پیچھے والے شخص کی صورت مثالی ہوگی۔ جسد اس کی ذات آئینہ میں نہیں آ رہی ہے۔ صوفیاء کا قول ہے کہ دونوں طرح زیارت ہوتی ہے بعض لوگوں کو جسد ذات ﷺ القدس کی زیارت ہوتی ہے اور بعض کو آئینہ کی طرح مثال کی یہی وجہ ہے کہ بعض مرتبہ لوگوں کو مثالی صورت میں آپ ﷺ کی زیارت ہوتی ہے کہ یا وہ آئینہ ہے آپ ﷺ کی صورت سامنے کر گیا۔

ابن امیر الحاج "مدخل" کا ارشاد

ابن امیر الحاج "مدخل" میں لکھتے ہیں کہ اس سے بہت احتراز کرنا چاہئے کہ خواب میں یا بیداری سے جاگنے میں کسی ایسی چیز کی طرف قلب کی حمایت اور رجحان ہو جو صدر دل کے خلاف ہو۔ اسی طرح خواب میں دیکھنے کی بعد سے کسی ایسی چیز کی طرف مائل ہو جو سنت کے خلاف ہو۔ اس سے بھی احتراز کرنا چاہئے جیسا کہ بعض لوگوں کو پیش آیا کہ ابن الحاج رحمۃ اللہ ﷺ نے خواب میں کسی چیز کے کرنے یا نہ کرنے کا حکم فرمایا اور بیدار ہونے والے نے بعض خواب کی بنا پر اس پر عمل شروع کر دیا اور اس کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پر پیش کرنے نہیں جانچا۔ حالانکہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کا مطلب اس کی کتاب پر پیش کرنا ہے اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی طرف رجوع کرنے کا مصداق آپ ﷺ کی حیات میں آپ ﷺ کی ذات پر پیش کرنا تھا اور آپ ﷺ کے وصال کے بعد آپ ﷺ کی سنت پر پیش کرنا ہے اور جو آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھ ہی کو دیکھا، بے شک وہ حق ہے لیکن حق تعالیٰ نے خواب پر عمل کو مکلف نہیں بنایا اور حضرت رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تین آدمی مرفوع القلم ہیں۔ ان میں سے ایک

besturdubooks.wordpress.com

وہ شخص [illegible] اور بیان کیا ہے کہ یہ بات سچ ہے (اور ہم نے اپنے استاد ابوالحسن مالکی سے سنا) وہ یہ بھی وجہ ہے کہ علم اور روایت اس شخص سے حاصل کی جا سکتی ہے جو حقیقت میں عاقل ہو اور سونے والا ایسا نہیں ہوتا۔

اسی وجہ سے علماء نے لکھا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کا کوئی حکم یا ممانعت اگر خواب میں بھی جائے تو اس کو کتاب وسنت پر پیش کیا جائے گا اگر اس کی موافقت سے تو خواب بھی حق ہے اور کلام بھی حق ہے اور دیکھنے والے کی حمایت کے لئے بشارت کے طور پر ہے اور اگر ان کے خلاف ہو تو سمجھنا چاہئے کہ خواب تو حق ہے لیکن شیطانی خواب دیکھنے والے کے پاس ہیں پہنچ چکا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

امام قرافی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب الاحکام والفروق کے شروع میں حضرت رسول اللہ ﷺ کے فضائص میں لکھا ہے کہ جس نے آپ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے بے شک اس نے آپ ﷺ ہی کو دیکھا ہے کیونکہ شیطان آپ ﷺ کی صورت اختیار نہیں کر سکتا لیکن اس نے آپ ﷺ کو خواب میں احکام شرعیہ کے متعلق کسی قول پر عمل جائز نہیں رکھا اس وجہ سے کہ خواب میں قولی ترمیم ہے جس وجہ سے کہ دیکھنے والے کا جنبہ مختلف ہوتا ہے اور بھی بہت سے علماء نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔

شیخ عزیز الدین بن عبدالسلام مقدسی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

شیخ عزیز الدین بن عبدالسلام مقدسی رحمۃ اللہ علیہ جو شافعیہ کے شافعیت میں جس وقت ایک شخص کو دعا کرتا تھا کہ اپنی آپ کی شادی کے لئے پریشان تھا کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ ﷺ نے خواب میں مجھ کو ایک وظیفہ بتایا اور ارشاد فرمایا کہ جس کی شادی نہ کرنا ہو حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کو جس نے چاہے اس سے اس حدیث کی بنا پر اس کے حکم ہے اور اس کو دلوں نے خلاف بیداری درست ہوا اس وقت یا بعد اس شخص نے حالت خواب وغفلت میں سنا ہے یہ گمان غلطی کا ہے (انتہی) قاضی شیخ اس نے شریعت عزیز میں احکام خواب کو صحیح نہیں مانا اگر کتاب وسنت کے خلاف ہوں (تنویر حوالک للسیوطی) (فتاویٰ عزیزی ص ۳۰۰ طبع مجیدی واقع کانپور)

حضرت سید البشر ﷺ کو دیکھنے والے آدمی کی شکل میں دیکھنے کے بارے میں یہ حکم ہے تو حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس میں مختلف عقائد ہیں۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جس صورت میں دیکھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مثال یا مثال حقیقت میں دیکھنا ہے۔ اگر دوسری صورت میں یعنی سیاہ رنگ وغیرہ میں دیکھا تو تعبیر کا محتاج ہے اور اول

besturdubooks.wordpress.com

صورت میں نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک شخص نے آپ ﷺ کو سیاہ رنگ میں دیکھا۔ اس نے مرشد سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ شخص ہے اور محدثین کے نزدیک حدیث "من رانی" میں داخل نہیں ہوا۔

خلیفہ امت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک صاحب نے دریافت فرمایا کہ اگر کوئی شخص حضور رسالت مآب ﷺ کو خواب میں دیکھے۔ آپ نے فرمایا کہ بھی علامت ہے فدائی بڑی قسمت ہے۔ عرض کیا کہ وہ کیسے معلوم ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کیا ہیں؟ فرمایا کہ ضرور کسی کے طور پر انقلاب کو بھی دیکھا ہے کہ آپ خواب میں تو کس حالت میں ہے۔ عرض کیا کہ اکثر لوگوں نے آپ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے مختلف ہیئت میں۔ فرمایا کہ دیکھنے والے کی مثال آئینہ کی سی ہے جیسا آئینہ ہوتا ہے ویسی ہی چیز نظر آتی ہے۔ کسی آئینہ میں سیاہ چہرہ نظر آتا ہے، کسی میں چہرہ پر قوس اختلاف عرضا کے ہوتی ہیں۔ یہ قوس بدلتی ہیں کبھی آپ ﷺ کو کسی صورت مبارکہ دیکھتے ہیں کبھی کسی آئینہ میں نظر آتی ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح آپ ﷺ کو کسی خاص صورت میں دیکھتا ہے اور وہاں وہ صورت اس شخص کی ہوتی ہے اور آپ ﷺ کی ذات مبارکہ آئینہ ہوتی ہے۔

یہ تھی علمی بحث۔ اب اس کو آپ ﷺ کی صورت سمجھتا ہے جو انکار وہ خود اس کی صورت ہوتی ہے چنانچہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں اس شکل میں دیکھا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک میں اپنے ہاتھ پر رہے ہیں (العیاذ باللہ) میں نے کہا کہ تم کو اپنی صورت آپ ﷺ کے آئینہ میں نظر آئی ہے۔ وہ شخص حق پر پہنچ گیا۔ اسی طرح مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک چوہا ہے جو حضرت رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کو بہت تنگ کر رہا ہے۔ اونٹنی کبھی ادھر بھاگتی ہے کبھی ادھر اور اس سے پاؤں بچاتے ہوئے چلے جاتے ہیں (العیاذ باللہ) ان بزرگ نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اب اس ملک میں آپ ﷺ کی شریعت کی پیروی ہونے والی ہے اور اس کا پرچار کرتے آپ ہندوستان سے مکہ معظمہ چلے گئے اور چند سال بعد وہیں آپ کا وصال ہوا۔ تو یہاں بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ ﷺ کی صورت مبارکہ میں نظر آئے۔

(الافاضات الیومیہ جلد چہارم، ملفوظات ۱۰۰، تحفہ نوری رحمۃ اللہ علیہ جلد چہارم ص ۳۹۶)

حضرت محمد بن علی آقندی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

صاحب خزینۃ الاسرار حضرت محمد بن علی آقندی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ ہوا آپ ﷺ کے ساتھ نہایت شمائل شریفہ کے دیکھتے ہیں۔ یہ اشارہ ہے طرف سوال والی کے کہ وہ حقانیت میں تعلیم اخال ہوتا ہے کیونکہ حضرت

besturdubooks.wordpress.com

رسول اللہ ﷺ مثل آئینے کے ہیں۔ (کتاب الفتح الربانی صفحہ ۱۲۰)

خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ ارشاد فرمائیں تو اگر وہ امر شروع میں قابل عمل نہ ہو تو نہ کیا جائے اور اگر امر فی الحال شروع سے تو کرنے والے کی غلطی پر محمول ہوگا۔ رہا یہ کہ عمل کرنے کیسے جب شروع ہو تو شرط ہوا تو یہ امر قابل ریاء کے بھی تھا۔ رہا وہ کا کیا اثر ہوا تو ثابت ہے کہ وہ ریاء سے اس کا تدارک شخص نے نفس میں پیدا ہو جاتے گا۔ (شرح طیبہ الاحوالات تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳)

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور انس و جان ﷺ کی روح مبارک علیین میں رفیق اعلیٰ میں ہے جہاں کہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کی ارواح مقدسہ ہیں۔ پس روح تو وہاں ہے اور وہ جسد شریف روضہ منورہ میں رکھے جسد اطہر کے ساتھ اتصال ہو رہا ہے۔ روح و بدن کا ایسا قوی تعلق قائم ہو چکا ہے کہ آپ ﷺ اپنی قبر شریف میں نمازیں پڑھتے ہیں اور سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ روح و بدن کے اس تعلق کی بنا پر آپ ﷺ نے شب معراج حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر مبارک میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ یہ بات ثابت شدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ عالم بیداری میں حالت خواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وادی ازرق اور علیہ ہبشی میں لبیک کہتے ہوئے خاص ہیئت میں دیکھا تھا۔ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ یہ بھی فرمایا کہ میں نے وادی عسفان میں حضرت ہود اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کو دیکھا، وہ سرخ اونٹوں پر سوار تھے اور ان کی مہاریں کھجور کی چھال کی تھیں۔ یہ واقعات لیلۃ المعراج کے نہیں، دوسرے مواقع کے ہیں۔ (بذل المجہود شرح ابوداؤد از محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجموعہ روایات کے بعد وہ فضیلت (زیارت) حاصل ہوتی ہے جس کو قرآن کریم نے یہ مقام عطا فرمایا ہے۔

(۱) اصل امت کا وظیفہ ہے۔

(۲) نمازیں پڑھنا۔

(۳) مواجہ کھڑا ہو کر سلام عرض کرنا۔

(۴) سلام کا جواب دینا۔ (امداد المشتاق صفحہ ۱۰۰)

besturdubooks.wordpress.com

(۵) سلام کا جواب دینا، یہ تو واضحاً ثابت ہیں اور احیاناً بعض خواص امت سے آپ ﷺ کا سلام اور ہدایت فرمانا بھی آثار و اخبار میں مذکور ہے اور حیات رویا اور کشف میں تو ایسے واقعات حصر شمار سے متجاوز ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ (نشر الطیب ص ۱۸۳ مطبوعہ دیوبند) مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث شریف کو بالکل درست مانا ہے گنتی کی چند آدمیوں کے سوا امت کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر مبارک کے پاس سرخ ریت کے ٹیلہ کے پاس مسجد نبوی ﷺ میں پڑھا جانے کا آپ ﷺ خود سنتے ہیں (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) دوسرے لوگوں کی طرح آپ ﷺ قبر منور میں دوسری موت کا مزہ نہ چکھیں گے۔ دوسرے عام لوگوں کو انبیاء علیہم السلام کے علاوہ قبر میں سوال و جواب کے لئے زندہ کیا جاتا ہے اور پھر دوبارہ موت واقع ہو جاتی ہے۔ آپ ﷺ پر یہ دوسری موت نہ آئے گی۔ ایک بار نزع روح قبض کئے جانے کے بعد اور پھر زندہ ہونے کے بعد آپ ﷺ حیات دائمہ سے زندہ ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا یہ بات بیان کرنے کا مقصد، حیات النبی ﷺ کی جانب اشارہ ہے (حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) حضور فخر موجودات ﷺ کا احترام بعد وصال وہی ہے جو آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں تھا۔ آپ ﷺ بعد از وصال بھی اسی طرح رسول ﷺ ہیں جس طرح اپنی مقدس زندگی میں تھے۔ مسجد نبوی ﷺ میں آہستہ بات کرنا چاہئے اور دوسرے آداب کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔

لے سانس بھی آہستہ کہ دربار نبی ﷺ ہے

شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت تحقیق و عمیق کے بعد "آب حیات" کے اندر لکھا کہ عام لوگوں کی موت اور انبیاء علیہم السلام کی موت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ عام لوگوں کی روح موت کے وقت جسم سے الگ ہو جاتی ہے اور انبیاء علیہم السلام کی روح جسم سے الگ نہیں ہوتی صرف ایک پردہ پڑ جاتا ہے۔ اس سے پہلے یہ راز کسی اور نے نہ کھولا تھا۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی زیارت کسی حالت میں بھی باطل اور غلط نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ آپ ﷺ اپنی اصل صورت کے علاوہ کسی صورت میں نظر آئیں اس لئے کہ مثل بھی منجانب اللہ تعالیٰ بنائی جاتی ہے۔ (جمع الوسائل مصنفہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ جلد ۲ ص ۲۹۸)

besturdubooks.wordpress.com

امام محی الدین نووی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

امام محی الدین نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کو دیکھنا خواہ کسی حس یا صفت میں ہو وہ فرد ہوں۔ آپ ﷺ ہی کو دیکھنا ہے، دیکھنے والے نے آپ ﷺ ہی کو دیکھا۔ آپ ﷺ کی ذات گرامی تخلیقی صورت اور تمثیلی صورت دونوں میں ایک ہے۔ تغیر صفات یا تغیر صورت سے تغیر ذات لازم نہیں آتا۔

حضرت رسول نما اویسی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت رسول نما اویسی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کے دیدار سے مشرف ہونا ایک سعادت عظیم ہے جو اولیاء اللہ کو کشف و خوارق کے ظہور میں آنے کے درجہ تک پہنچنے کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ کسی عامی مرد یا ریاضت کے وسیلے سے اس سعادت کو حاصل کرنا ایسا ہے کہ ایک خاکروب بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹا کر اس کو بلانے لگے۔ ممکن ہے بادشاہ حسن خلق کی بنا پر اس پر عتاب نہ کرے اور باہر تشریف لا کر اسے اپنے دیدار فیض سے محروم نہ کرے لیکن یہ بات بوجہ شان سلطنت کے ضرور منافی ہے۔ برخلاف اس کے اگر بادشاہ از راہ لطف و کرم ایک گدا کی جھونپڑی کو اپنے قدوم سے شرف بخشے تو اس سے اس کے علو شان میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ بلکہ یہ اس کی عین اداؤں والا لطف بخشی ہوگی۔

فرمایا کہ شیطان کے لئے آپ ﷺ کی شکل میں نمودار ہونا دھوکا دینا ممکن نہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ سرچشمہ ہدایت ہیں اور شیطان ضلالت کا سرچشمہ ہے۔ دونوں میں تضاد اور منافات ہے لیکن خدا تعالیٰ دونوں صفتوں کا جامع ہے۔ پس کوئی شیطانی کا دعویٰ کرے تو اس سے خارق عادت کا ظہور ہونا ممکن ہے لیکن اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ معجزہ پر گز نہیں ڈھا سکتا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "تکمیل الایمان" میں فرمایا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے دیدار سے مشرف ہونا حقائق ایمان کا باعث ہے۔ ظاہر ہے تمام بات خاتمہ پر موقوف ہے۔ اس لئے جس کا نتیجہ حسن عاقبت ہو اس کو کس طرح بے اثر کہہ سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جس صورت میں بھی حضرت رسول کریم ﷺ کو دیکھے اور اس کا اعتقاد ہو کہ یہ صورت مبارک آپ ﷺ کی ہے یا کوئی اور شخص کہہ دے یا وہ خود فرمائیں کہ میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ

besturdubooks.wordpress.com

وسلم) ہوں تو وہ یقیناً آپ ﷺ کی صورت مبارک ہے اور اس میں شیطان کو کچھ دخل نہیں ہو سکتا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "مدارج النبوت" میں "خصوصیات" کے بیان میں بھی بحث کے بعد فیصلہ یوں کیا حاصل کلام یہ ہے کہ موت کے بعد حضرت نبی الرحمت ﷺ کو دیکھنا مثالی صورت میں ہے جیسا کہ خواب میں آپ ﷺ کی مثال شریف کا دیدار ہوتا ہے۔ جاگتے میں بھی مثال شریف کا دیدار ہوتا ہے اور وہ مبارک وجود جو مدینہ منورہ میں قبر اطہر کے اندر آرام فرما ہے اور زندہ ہے مثالی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایک وقت میں کئی مثالی وجود عوام کو خواب میں اور خواص کو جاگتے میں نظر آتے ہیں۔ سوال و جواب کے وقت قبر میں بھی آپ ﷺ کی مثالی صورت ظاہر ہوتی ہے۔ (جلد اول ص ۷۹)

کیا حضرت رسول اللہ ﷺ کا بحالت بیداری میں دیدار ممکن ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے خواب میں میرا دیدار کیا تو اس نے یقیناً میرا ہی دیدار کیا کیونکہ میں ہر صورت میں نظر آتا ہوں۔ (ملاحظہ ہو "ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ" مصنف شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۳۶)

قاضی عیاض غرناطی، امام نووی اور ابن حجر عسقلانی رحمہم اللہ متفق البیان ہیں کہ جس صورت میں بھی کسی نے حضرت رسول اللہ ﷺ کا دیدار کیا وہ آپ ﷺ ہی کا دیدار ہے، حدیث ہے

"من رانی فقد رأی الحق فان الشیطان لایتمثل فی صورتی"

"جس نے خواب میں مجھے دیکھا وہ بحالت بیداری میرا دیدار کرے گا" (صحیح مسلم، ابن ماجہ، ترمذی) مفسرین اس حدیث کی تفسیر یوں فرماتے ہیں کہ خواب دیکھنے والے کو اس خواب کی تصدیق حالت بیداری میں ہو جائے گی۔ علامہ انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی روح مبارک کبھی وجود مثالی کے ساتھ خواب میں جلوہ افروز ہوتی ہے اور کبھی آپ ﷺ بیداری میں جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ میرے نزدیک آپ ﷺ کا بیداری میں دیدار ممکن ہے۔ جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ۷۲ مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بحالت بیداری میں دیکھا اور آپ ﷺ سے چند احادیث کے بارے میں دریافت کیا اور ان کو صحیح فرمائی اسی طرح امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھا ہے کہ انہوں نے حج اپنے آخر ساتھیوں کے حضور انور ﷺ کے سامنے بخاری شریف پڑھی اور دعا بھی تحریر فرمائی جو صحیح بخاری کے ختم پر آپ ﷺ نے پڑھی تھی۔ (فیض الباری جلد نمبر ۱ ص ۲۰۲)

besturdubooks.wordpress.com

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی روح مقدسہ سے فیض حاصل کرنے کو "اویسی طریقہ" کہتے ہیں۔ "الفوز الکبیر" میں فرماتے ہیں کہ "میں نے قرآن مجید آپ ﷺ کی روح پرفتوح سے پڑھا ہے اور میں آپ ﷺ کا اویسی ہوں"۔ آپ نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے بالمشافہ اور عالم خواب میں احادیث سنیں اور بعض کی اصلاح فرمائی اور ان کو ایک رسالہ کی صورت میں مرتب فرمایا جس کا نام "درثمین" رکھا۔

دنیا میں ہر چیز کے دو وجود ہیں، نکرت آنے والے وجود کو وجود حقیقی کہتے ہیں اور جو نظر آتا ہے وجود مثالی ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ "اللطف" میں وجود مثالی کی یوں تعریف فرماتے ہیں "کوئی ذات باوجود اپنی حالت وصحت کے کسی دوسری صورت میں ظہور کرے۔ اس دوسری صورت کو مثال صورت کہتے ہیں"۔ جبریل امین علیہ السلام مثالی صورت میں وحی لاتے رہے اور صرف دو مرتبہ اپنی اصلی صورت میں آئے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں وجود مثالی کا نام وجود حسی رکھا ہے، وہ وجود ہے جو آنکھوں میں تو آجاتا ہے لیکن خارج میں اس کا وجود نہیں ہوتا (فیصل التفرقہ ص ۱۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ آوازیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ (ترمذی)

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ "المنقذ من الضلال" میں تحریر فرماتے ہیں کہ نفوس قدسیہ کو حالت بیداری میں ملائکہ و ارواح انبیاء علیہم السلام کا دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ یہ واقعاتی حضرات عالم بیداری میں فرشتوں اور انبیاء علیہم السلام کی ارواح کو دیکھتے اور ان کی آوازیں سنتے ہیں اور ان سے فوائد حاصل کرتے ہیں۔ محققین کا قول ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کو حالت بیداری دیکھنا بھی مثالی ہوتا ہے۔ یہ دیکھنا سوائے دیکھنے والے کے دوسروں کے لئے حجت و دلیل نہیں ہو سکتا۔

حاصل یہ ہے کہ حضرت رسول خدا ﷺ کو بحالت خواب یا بحالت بیداری اصل اور مثالی صورت میں دیکھا جا سکتا ہے۔ آپ ﷺ کا خاصہ یہ ہے کہ آپ ﷺ اپنی روح مبارک کو اپنے بدن مبارک میں ظاہر فرما سکتے ہیں جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے "فیوض الحرمین" کے اندر اپنے مشاہدات میں بیان فرمایا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

شیخ التفسیر والحدیث مولانا محمد ادریس رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت مولانا حافظ محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ (سابق شیخ التفسیر والحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور) یہ اصطلاحی ﷺ حیات وممات کے بعد آپ ﷺ کے تصرف فرماتے ہیں آنحضرت ﷺ نے حکم "کل نفس ذائقۃ الموت" فرمایا ہے سب کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو زندہ کر دیا اور زمین پر آپ ﷺ کے جسم کو کھانا حرام کر دیا۔ پس آپ ﷺ کی موت (سابق) کے مرتبہ میں ہے اور آپ ﷺ کی یہ حیات شہداء کے لئے ہے، یہ اصل اور افضل ہے، کذا فی شرح المواہب ج ۳ ص ۳۳۳ و مرقاۃ ج ۱۰ ص ۱۲۵ باب معجزاتہ۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ ماثور ہے کہ شہید کو کوئی ﷺ سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ واکمل مرتبہ حاصل ہوتے تو شہداء کو یہ مرتبہ عالیہ (نئی حیات ثانی) عطا فرماتے (شہداء کی ثانی حیات امت کی حفاظت میں جان وار دی اور مدافعت کے فیصلہ میں رہے، جس قیامت تک ہونے والی کی دعا میں جہاد کرے گا اور شہید ہوگا تو ان تمام شہداء کا اجر آپ ﷺ کے نامہ اعمال میں ثبت ہوگا۔ آپ ﷺ کو یہ مقام ان تمام شہداء سے بالاتر حیات کے سبب سے اعلیٰ اور ارفع ہوگا۔ کہ لے کر دین تا قیامت جہاد رکھنے والے حضور ﷺ ہیں لہٰذا آپ ﷺ کی ثانی حیات تمام شہداء سے عالم ثانی حیات سے زیادہ قوی اور بلند ہوگی۔ یہ مکمل مقام ہے۔ حیات یہ کہ آپ ﷺ شہید بھی ہیں۔ چنانچہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شہداء میں کوئی نبی ایسا ہوگا کہ جس نبوت کے ساتھ شہادت جمع نہ کی گئی ہو پس انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ہو نے سے اعتبار سے بھی زندہ ہیں اور شہید ہونے کے اعتبار سے بھی زندہ ہیں اور یہ بھی کہ حضور ﷺ نے بعد شہادت وصال فرمایا اس لئے کہ آپ ﷺ کا وصال اس زہر کے اثر سے ہوا کہ جو یہود نے کھانے میں آپ ﷺ کو دیا تھا۔ (زرقانی)

انبیائے کرام علیہم السلام کے اجسام مبارک

تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام اہل جنت کی ارواح کی طرح لطیف اور نظیف اور پاکیزہ ہوتے ہیں۔ جس طرح اہل جنت کے جسم سے جو پسینہ نکلتی ہے وہ مشک وعنبر سے زیادہ پاکیزہ اور معطر ہوتی ہے۔ اسی طرح انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام سے جو چیز نکلتی ہے وہ بھی مشک وعنبر کی طرح معطر ہوتی ہے لہٰذا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام کی فطرت اور حقیقت اور مزاجی کیفیت اور ساخت پرداخت اہل جنت کے طور طریق پر ہوتی ہے اور اسی وجہ سے انبیاء علیہم السلام کے اجسام مبارک وفات کے بعد اہل جنت کے ارواح واجسام کی طرح پوسیدہ اور بوسیدہ

besturdubooks.wordpress.com

راستے سے گفتگو کرتے ہیں۔ اور اسی بنا پر سے علماء کی ایک جماعت نے حضرت خضر علیہ السلام کے مخلوقات اور رسل ہونے کی طہارت کی قائل ہے۔ (نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الاثر ص ۱۰۰ ج ۱)

جو لوگ حضرات انبیاء علیہم السلام کی دنیوی و روحانی خصوصیتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس امر میں ذرہ برابر شک نہیں کرتے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی قبور انور میں بھی حیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ہیں لیکن اس حقیقت اور سرمدی حیات انبیاء علیہم السلام کی حقیقت اور کیفیت عام انسانوں کی حیات سے بالکل مختلف اور جدا ہے اور تمام عالم کی بیداری اور ان حضرات کی بیداری کے ساتھ وہ نسبت بھی نہیں جو آفتاب و ذرہ کے ساتھ ہوتی ہے۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل بیدار ہوتے ہیں جیسا کہ بخاری شریف میں متعدد بار آیا ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام کا یہ خاص خصوصیتوں والا جسمانی حیات کسی نبی والی ہی دنیوی زندگی نہیں کہ آل اور اہل کسی نبی کو کبھی اختیار ہوا ہو یا کسی نبی کے اہل کو اللہ شیطان کے علاوہ سے بتایا ہو اور انبیاء علیہم السلام ان سے پاک و مبرا ہوتے ہیں۔ (نسیم الباری شرح صحیح بخاری ص ۳۹۶ ج ۴ و انبیاء علیہم السلام کا خواب بھی وحی ہوتا ہے۔

پس جس طرح حضرات انبیاء علیہم السلام کی حیات اور ان کی بیداری اور ان کا خواب عام مومنین کی حیات اور بیداری اور خواب سے جدا اور مختلف ہے اسی طرح انبیاء علیہم السلام کی وفات بھی عام مومنین کی موت سے جدا اور مختلف ہے۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ حیات انبیاء علیہم السلام کے دلائل بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ نبی اکرم علیہ السلام کی موت کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ آپ کی روحانی نظروں سے پوشیدہ کر دیئے گئے ہیں کہ ان کا جسم اور اس کے حواس نہیں کر سکتے۔ اگرچہ وہ حضرات زندہ ہیں اور دنیوی نوع کا کوئی فرد ان کو دیکھ نہیں سکتا لیکن یہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی ولی کو بطور کرامت اور خرق عادت عطا فرما دیتا ہے کسی نبی کی زیارت سے مشرف فرما دے۔ علامہ زرقانی، علامہ سیوطی، علامہ زرقانی، حافظ ابن حجر رحمہم اللہ اور تمام حضرات محدثین کا یہی مسلک ہے۔

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی انبیائے کرام علیہم السلام سے تین طرح ملاقات

امام صدر الدین قونوی قدس سرہ "شرح اربعین" میں فرماتے ہیں کہ میں نے بعض حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء و صالحین کی ارواح سے دو مرتبہ ملاقات پیدا ہوئی ہے تو ان کے ساتھ غیبۃ یا بیداری کی حالت میں۔ جب بھی چاہے اٹھا ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے

besturdubooks.wordpress.com

اپنے شیخ حضرت سیدی علی بن ابن حرازم رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ آپ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم کی روحوں میں سے جس جس کی روح سے ملنا چاہتے ہیں مل لیا کرتے تھے۔ آپ کی یہ حالت تین سال رہی۔

۲۔ اور جب چاہتے تو اپنی روحانیت کو عالم ملکوت میں اتار لیتے تھے اور وہاں پر جو کچھ ہوتا پھر اسے اس کی مجسم صورت مثالیہ میں دیکھا کرتے تھے جو اس کی حسی حقیقی اور دنیاوی صورت کے مشابہ ہوتی تھی۔

۳۔ اور جب چاہتے تو اپنے جسم سے علیحدہ ہو جاتے تھے اور جس روح سے ملاقات کرنے کا ارادہ ہوتا اس کے ساتھ عالم علوی میں جہاں بھی اس کا مقام متعین ہوتا وہیں اس سے ملاقات کر لیتے تھے۔

۴۔ اور جب چاہتے تو ان سے اپنی نیند میں ملاقات کر لیتے تھے۔

علامہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قابل بات یہ ہے کہ ایک جماعت اولیائے دوسرے زمانے میں اور اس سے پہلے بھی حضرت رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد حیات دنیاوی آپ ﷺ کی زیارت کی ہے۔

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اقتضاء الصراط مستقیم میں لکھا ہے کہ یا اور اس کے قائل ہیں۔ فرماتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایک شخص نے حضرت رسول مقبول ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کہو سلام کہتے ہے اس لئے دونوں (یا یہ کلام)" یہ زیارت بحالت بیداری تھی۔

شیخ ابوالعباس المرسی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

ایک شخص نے شیخ ابوالعباس المرسی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ آپ نے بہت سے علوم کی سیر کی ہے اور بڑے بڑے کاموں سے مقصد حاصل کیا ہے اس لئے میں آپ سے معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ اس پر حضرت شیخ نے فرمایا کہ میں نے یہ ہاتھ حاصل کئے حضرت رسول اللہ ﷺ کے اور سے ہیں ملائے اور یہ کہا کہ اگر آپ ﷺ کی ذات گرامی اپنے محبوں کے لئے بھی بیداری آنکھوں سے اوجھل ہو جائے تو میں اپنے آپ کو مسلمان نہ سمجھوں۔ (خزینۃ اصفیاء)

شیخ عبدالغفار بن نوح رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "الوجیز" میں لکھتے ہیں کہ شیخ ابوالعباس مرسی رحمۃ اللہ علیہ جب سلام کہتے تو حضرت رسول اللہ ﷺ اس کا جواب دیتے اور جب گفتگو کرتے تو اس کا بھی

besturdubooks.wordpress.com

جواب عنایت فرماتے تھے۔ علامہ نبہانی شیخ ابو الوفا کابلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ سماع علیہ الرحمۃ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ بیداری میں ستر مرتبہ سے زیادہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے ہیں۔

(انوار الصوفیہ)

شیخ علیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ سے اپنے ایک کام کے لیے سلطان غوری سے ملنے کو کہا تو آپ نے اس بنا پر انکار کر دیا کہ میں بیداری میں حضور اقدس ﷺ کی مجلس میں جاتا ہوں اس لئے سلطان غوری کے دروازے پر نہیں جا سکتا۔

آخر شریعت نے تصریح کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی دنیاوی ضرورت سے سوا یہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت حالت بیداری کتاب ہے۔ بیداری اور خواب سے متعلق اہل علم و معرفت سے استفادہ بھی کر سکتا ہے۔ اس کی تصریح کرنے والوں میں آئمہ شافعیہ میں سے غزالی، بارزی، ابن الصلاح اور یافعی رحمہم اللہ جیسے حضرات ہیں اور آئمہ مالکیہ میں سے ابو عمر قطبی، ابن الحاج، عیاض اور ابن ابی جمرہ رحمہم اللہ وغیرہ ہیں۔ حضرت ابن ابی جمرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بات ان لوگوں کے لئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور فوت شدہ اولیاء کرام کی زیارت کا دائمی حق ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے بیداری میں زیارت نصیب کرنے کے لئے مقبولیت سے نوازا ہے۔

مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

جامعہ خیر المدارس ملتان کے سالانہ جلسہ میں ایک مقرر نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ رسول کریم ﷺ وفات پا چکے ہیں جس جس نے سنا ہے انہوں نے وفات پائی ہے۔ روضہ مبارک پر سلام پیش کرنے والوں کا آپ ﷺ سلام سنتے ہیں۔ مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ (جو بقید حیات تھے) نے یہ بات سن کر آپ نے اسی جلسے میں اعلان فرمایا کہ یہ عقیدہ سلف صالحین کے خلاف ہے۔ سید دو عالم ﷺ دنیا میں حیات ہیں اور جو قریب سے درود و سلام کہتے ہیں ان کا سلام خود حضور ﷺ سنتے ہیں اور جواب عنایت فرماتے ہیں۔ حضرت مولانا لاہوری (حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ) نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ کی حیات طیبہ جیسی آج دنیا میں ہے ویسی ہی مزار مقدس میں ہے۔ (۲۶ رمضان المبارک ۱۳۸۰ھ) حضرت شیخ الہند اور حضرت پوپلی قدس سرہ نے فرمایا کہ یہ عقیدہ وہی ہے جو اکابر علمائے دیوبند حضرت نانوتوی، حضرت تھانوی، حضرت مدنی رحمہم اللہ وغیرہ کا ہے اور وہی صحیح ہے (۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ)

besturdubooks.wordpress.com

محدث العصر علامہ سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

امام العصر محدث کبیر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری دیوبندی قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ شیخ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت مستحب نہیں بلکہ واجب ہے اور یہی عقیدہ میرے نزدیک حق ہے بیشمار اکابر علمائے سلف اور بزرگان دین دور دراز سے آپ ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے لئے آتے ہیں اور اس کو قرب و رضا اور قرب الٰہی کا بہترین ذریعہ (وسیلہ) کا سب سے بڑا ذریعہ وسیلہ سمجھتے رہے ہیں (اور آج تک یہی عقیدہ اور عمل ہے)

(فیض الباری شرح بخاری از علامہ انور شاہ کشمیری جلد ۲ صفحہ ۳۴۳)

محدث العصر علامہ یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

امام العصر محدث کبیر قدس سرہ کے شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوری قدس سرہ نے ترمذی شریف کی شرح میں بحث کرتے ہوئے فرمایا جس کا اقتباس یہ ہے۔ چنانچہ ہمارا تو یہ عقیدہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت اعظم القربات میں سے ہے اور اس کے لئے سفر مستحب اور باعث اجر ہے۔ کئی علماء تو اسے واجب کے قریب کہتے ہیں اور اسی طرح مالکی، حنبلی اور شافعی علماء کا بھی یہی عقیدہ ہے۔

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عالم بیداری میں آنحضرت ﷺ کو دیکھنا منتفی نہیں۔ حدیث یقظہ میں اس کی ممانعت نہیں بلکہ ایک حدیث میں ایسا اشارہ ملتا ہے۔ ارباب قلوب اور اہل تصوف کے یہاں تو یہ چیز تواتر کو پہنچی ہے کہ سید العالمین ﷺ اور بعض اکابر کی زیارت بیداری میں ہوتی رہتی ہے۔ اگرچہ بیداری کی رویت مثالی رویت ہے، عالم شہادت کی نہیں۔ عالم مثال کی مثال بھی خواب جیسی ہے البتہ جو خواب میں دیکھے وہ دریا سمجھے گا اور جو بیداری میں ہوں وہ رویت ہوگی۔ چونکہ رویت مثالی ہوتی ہے اس لئے ایک وقت میں متعدد اشخاص متعدد مقامات میں دیکھ سکتے ہیں۔

(اشاعت خاص ماہنامہ "بینات" بیاد سخن کا سید محمد یوسف بنوری صفحہ ۱۹۲)

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری فرماتے ہیں جو مدنی قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ تمام انبیاء

besturdubooks.wordpress.com

کے برابر ہے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت تمام مخلوقات سے افضل ہے اور وہ رسالت کے قریب ہونے والے تمام انبیاء سے بڑا وسیلہ ہے اور درجات آخرت حاصل کرنے کی سب سے بڑی کامیاب کوشش ہے اور جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض علماء کو یہ بھی فرمایا ہے کہ جس آدمی میں علامت خواص کے لئے تو واجب ہے وہ اس کا پیغمبر کی بڑی محبت اور اپنے آپ پر اختیار ہے۔ اس میں اس حدیث کی عرف اشارہ ہے جس میں زیارت کے وجوب پر استدلال کیا گیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جس نے حج کیا اور میری زیارت نہیں کی تو اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ اس کو ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

شیخ ڈاکٹر محمد علوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

عصر حاضر میں ماضی قریب کے مشہور مفکر الشیخ ڈاکٹر محمد علوی مالکی حسن مالکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی بے مثال کتاب "اللطائف المحمدیہ" میں فرماتے ہیں

علمائے امت نے بیان کیا ہے کہ امام اس زمین نے لئے ایک ہی رات میں حضور نبی کریم ﷺ کا دیدار ممکن ہے جو کہ تمام مسلمانوں کے لئے ہے مراد آپ ﷺ کا مثل صورتی ہے جب آپ ﷺ کی قبر مبارک کے پاس ہو تو یہ بالکل صاف ہے یا کہ اگر آپ سے دور کسی شہر میں ہو تو آپ ﷺ اس شہر میں جاتا ہوا دیکھ سکتا ہے اس میں شک نہیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت رسول اللہ ﷺ کو حالت خواب یا حالت بیداری عین اور روشن دونوں صورتوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔

حدیث پاک ہے "جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب بیداری میں ضرور میرا دیدار کرے گا۔" (بخاری، صحیح مسلم، ابن ماجہ، ترمذی) مفسرین اس حدیث کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ خواب دیکھنے والے کو اس خواب کی تصدیق حالت بیداری میں ہو جائے گی۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم لمبا جو مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "صوفی کا قول ہے کہ عظیم الشان حضرت رسول اللہ ﷺ کی دونوں حالتوں میں زیارت ہوتی ہے بعض خوش بختوں کو ذات اقدس (ﷺ) کی بعینہ زیارت ہوتی ہے۔ (اوجز المسالک فی شرح موطا مالک، صفحہ ۲۶۰)

علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

فخر المحدثین حضرت علامہ انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ کی

besturdubooks.wordpress.com

روح مبارک کبھی وجود مثالی کے ساتھ خواب میں جلوہ افروز ہوتی ہے اور کبھی آپ ﷺ بیداری میں جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ میرے نزدیک آپ ﷺ کا بیداری میں دیدار ممکن ہے جیسے کہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ۷۲ مرتبہ آپ ﷺ کو حالت بیداری دیکھا اور آپ ﷺ سے چند احادیث کے بارے میں دریافت کیا اور ان کی تصحیح فرمائی۔ اسی طرح امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھا ہے کہ انہوں نے مع اپنے ۷۰ ساتھیوں کے حضور پرنور سرور عالم ﷺ کے سامنے بخاری شریف پڑھی اور وہ دعا بھی تحریر فرمائی جو صحیح بخاری کے ختم پر آپ ﷺ نے پڑھی تھی (فیض الباری جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۰) یہ حضرت خاتم المحدثین رحمۃ اللہ علیہ کی تقاریر درس صحیح بخاری کا مجموعہ ہے جس کو آپ کے شاگرد رشید حضرت مولانا سید بدر عالم میرٹھی ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے چار ضخیم جلدوں میں مرتب فرمایا ہے۔

سید عبدالعزیز دباغ مغربی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت سید عبدالعزیز دباغ مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر چیز کی علامت ہوتی ہے اور اس بات کی علامت کہ کسی انسان کو بیداری اور سرداردو عالم ﷺ کا مشاہدہ حاصل ہوا ہے یہ ہے کہ اس کی فکر ہر لحظہ اور ہر وقت حضرت ﷺ کی طرف لگی ہوئی ہو۔ یہ فکر نہ کبھی غائب ہو اور نہ کوئی امر اس کی توجہ کو آپ ﷺ سے ہٹا سکے اور نہ کسی اور بات میں وہ مشغول ہو۔ چنانچہ کھانے تو اس کی فکر حضور اقدس ﷺ سے لگی ہو پیتے تو یہی حال ہو اور سوئے تب بھی یہی حال ہو۔ بس اگر کسی انسان کی حالت ایسی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بیداری میں اپنے حبیب پاک ﷺ کا مشاہدہ عطا فرماتا ہے۔

(تحریر معارف اردو ترجمہ "انوار" از علامہ احمد بن مبارک لمجامی رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ ۵۶۸ و ۵۶۹)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "مدارج النبوت" میں "خصوصیت" کے بیان میں تمام بحث کے بعد یوں فیصلہ فرمایا "حاصل کلام یہ ہے کہ موت کے بعد حضرت نبی الرحمت ﷺ کو دیکھنا مثالی صورت میں ہے جیسا کہ خواب میں آپ ﷺ کی مثال شریف کا دیدار ہوتا ہے، جاگتے میں بھی مثال شریف کا دیدار ہوتا ہے اور روضہ مبارک وجود جسد مبارک (زادھا اللہ شرفاً وکرامۃً) میں قبر طہر کے اندر آرام فرما ہے اور زندہ ہے، مثالی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایک وقت میں کئی مثالی وجود عوام کو خواب میں اور خواص کو جاگتے میں نظر آتے ہیں، سوال و جواب کے وقت قبر میں بھی آپ ﷺ کی مثالی صورت ظاہر ہوتی ہے (جلد اول صفحہ ۷۶)۔ آگے چل کر

besturdubooks.wordpress.com

حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ حضرت سرورِ عالم ﷺ سے تعلق پیدا کرنے کی دو صورتیں ہیں۔ پہلے یہ کہ اگر آپ نے کسی وقت آپ ﷺ کے بدلے ہوئے کو خواب میں دیکھا ہے تو اسی صورت کا ہمیشہ استحضار کیا کرو اور اگر یہ نعمت عظمیٰ حاصل نہیں اور قبر شریف کی زیارت بھی نصیب نہیں ہوئی تو ہمیشہ ہر وقت آپ ﷺ پر درود بھیجتے رہو اور یقین رکھو کہ تمہاری درودوں کا تحفہ آپ ﷺ کو پہنچ رہا ہے۔ درود شریف پڑھتے وقت باادب اور حاضر القلب ہونا ضروری ہے۔ اس سے شرم کرو کہ ایسی حالت میں درود بھیجو جب تمہارا دل کسی اور سے معاملے میں الجھا ہوا ہو کیونکہ اس طرح درود بے جان جسم بے روح کا حکم رکھتا ہے۔ انسان کا ہر عمل اس وقت تک مقبول و بارآور نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس میں حضورِ قلب نہ ہو۔ ان نکات پر عمل کرنے کا یہ نتیجہ ہوگا کہ تم کو فضل الٰہی، ﷺ کا مشاہدہ و عیاں حاصل ہو جائے گا، تم سید عالم ﷺ سے باتیں کرو گے، آپ ﷺ کا کلام سنو گے اور آپ ﷺ تمہاری عرض و معروض کا جواب ارشاد فرمائیں گے۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عالم ملکوت میں حضرت محمد ﷺ کی ساری امت آپ ﷺ کے سامنے پیش کی گئی تھی۔ آپ ﷺ نے اپنی ساری امت کو دیکھا تو اس کے باوجود بھی تمام امت کے لئے محمدیت ثابت نہیں اس لئے کہ یہ رویت عالم ملکوت میں تھی جو محمدیت کا فائدہ نہیں دیتی۔ (الحاوی للفتاوی، جلد ۲، صفحہ ۲۰۰، مطبوعہ مصر)

شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک طالب علم نے دریافت کیا کہ حضرت! جن لوگوں نے ایمان کی حالت میں رسول اکرم ﷺ کو دیکھا وہ صحابی رضی اللہ عنہم ہیں لیکن اگر کسی نے بحالت ایمان خواب میں آپ ﷺ کی زیارت کی تو کیا وہ بھی صحابی ہے؟ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب ارشاد فرمایا: جی ہاں وہ "خوابی صحابی" ہے۔ (شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے حیرت انگیز واقعات از نواسن بارہ بنکوی صفحہ ۲۰۷) (اردے صاحب یہ تو محض طریقہ جواب ہے۔ "خوابی صحابی" کو آپ صحابی کی کوئی قسم نہ سمجھئے گا!)

شرف صحابیت کے لئے جو شرائط ہیں حضرت سرورِ کائنات ﷺ کے وصال کے ساتھ وہ ختم ہوگئیں۔ اب قیامت تک چاہے کوئی بھی بیداری حالت بیداری آپ ﷺ کی زیارت کرلے صحابی نہیں ہوسکتا۔

besturdubooks.wordpress.com

شیخ التفسیر مولانا حافظ اور لیس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ (سابق شیخ التفسیر والحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور) اپنے والد صاحب حضرت مولانا محمد ادریس رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ کی مشہور کتاب "نزھۃ الجنوب" تحریر کرنے کے لئے دہلی بھیجا تھا۔ والد صاحب نے وہاں جا کر کتاب تحریر کی اور واپس آئے۔ اس دوران حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا۔ جب آپ واپس آئے تو معلوم ہوا کہ حضرت تھانوی نے تحریر زندہ میں مرآپ رحمۃ اللہ علیہ کی حیات، وفات شہداء سے کئی زیادہ افضل و اکمل ہے۔ (کذا فی شرح الطیب جلد ۲ صفحہ ۳۲۳، تاریخ الفقہ ۲ جلد اول صفحہ ۱۲۹)

حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کا قیام بعد سہارنپور ہی ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حیات طیبہ میں تھوڑے بہت بعد سہارنپور ہی کی طرح رہا۔ اس لئے یہاں بھی جس جس نے آپ کی مقدس زندگی میں سے کچھ دیکھا ہے اس کو ضرور تحریر کرنا چاہئے اور دوسروں سے آپ کا بھی خیال لکھنا چاہئے۔

[illegible] آپ کی آواز بہت اونچی تھی [illegible] بہت سخت بیماری ہے اونچی کی

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں حاضر تھا کہ دور سے کسی نے نعرہ دیا۔ یا رسول اللہ! [illegible] حضرت حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ آواز بہت اونچی ہے پھر فرمایا کہ یہ دور کی آواز ہے۔ [illegible] فرمایا کہ کہاں کے ہو؟ اس نے جواب دیا [illegible] حضرت نے فرمایا کہ اگر تم سیدھے کھڑے ہوتے تو تمہیں حرم نظر آتا۔ تم سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی مسجد میں بلند آواز سے بول رہے ہو۔ (بخاری شریف)

مرہ بات ہے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواتین رضی اللہ عنہن کے پاس سے تشریف لے جانے کے بعد جب کہیں قریب میں کسی غیر محرم کی آواز سنتیں تو آواز سنتیں تو آواز بھی بھیج کر ان کو منع کرتیں کہ زور سے نہ بولو اور حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اذیت اور تکلیف کا خیال کرو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کو کسی کے بلانے کی ضرورت پیش آتی تو فرماتے کہ شہر سے باہر بقیع میں جا کر بلا آؤ تاکہ ان کی آواز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچے۔

(فضائل شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ از مولانا ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو علم نبوی کے اصل مخاطب تھے انہوں نے اس علم کو عام رکھا اور

besturdubooks.wordpress.com

سرورِ دو عالم، سید ولد آدم، محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ شرف و کرم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی آپ ﷺ کی مجلس کا وہی ادب و احترام کیا جو آپ ﷺ کی مقدس زندگی میں تھا اور ہمارے لئے یہی اسوۂ حسنہ ہے۔

جمہور علماء محققین کا بیان ہے کہ حضرت پیغمبر اعظم و آخر ﷺ ابد الآباد الی یوم القیامۃ تک کی حیات اور وفات (وصال) میں کوئی فرق نہیں۔ آپ ﷺ اب بھی اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں۔ ان کی حالتوں، نیتوں، ارادوں اور دلوں کے خیالوں تک سے اللہ پاک نے آپ ﷺ کو باخبر کیا ہوا ہے اور یہ سب امور آپ ﷺ پر اس طرح روشن اور واضح فرمائے ہوئے ہیں کہ ان میں کوئی پوشیدگی باقی نہیں۔ پس اس بارگاہ عالی کی حضوری میں برکات و سکنات اور تہات و خیالات تک کی حفاظت اور نگہبانی کرو۔ (تجلیات مدینہ از الحاج مولانا احتشام الحسن کاندھلوی صفحہ ۹۰)

اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت خاص سے اپنے انبیاء علیہم السلام کو یہ طاقت عنایت فرمائی ہے کہ وہ جب چاہیں اپنے جسم روحی کو جسم عنصری میں تبدیل کر لیں اور جب چاہیں جسد عنصری کو جسد روحی میں بدل لیں۔ یہی نہیں یہ طاقت اللہ تعالیٰ کے بے شمار صدیقین، صالحین، شہداء، قطب، غوث، ابدال اور بلند پایہ اولیاء کرام کو بھی حاصل ہے جس کے ثبوت میں لاتعداد مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں مگر یہ تمام کرامات باذن اللہ ہیں کہ یہی اصل ہے، از خود کسی کا کچھ نہیں۔

امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

لطائف المنن والاخلاق، جلد دوم صفحہ ۶۹ پر امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ نے مجھے بلایا اور نماز پڑھنے کے لئے آگے کر دیا پس میں نے نماز جمعہ پڑھائی، مجھے اسی طرح کئی بار یہ حالت بیداری حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

جامع شریعت و طریقت، امام الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شاہی مسجد دہلی میں پہلے سال تراویح میں جب قرآن پاک ختم کیا تو اچانک ایک شخص زرہ بکتر پہنے، ہاتھ میں علم لئے تشریف لائے اور دریافت کیا کہ "تو نے قرآن حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کس جگہ تشریف فرما ہیں؟" حاضرین یہ سن کر دم بخود رہ گئے اور عالم حیرانی میں دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ نام دریافت کیا تو فرمایا کہ "میرا نام ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہے۔ حضرت سرور کائنات نے فرمایا تھا کہ آج عبدالعزیز

besturdubooks.wordpress.com

قرآن مجید ختم کر رہا ہے، ہم اسے سنتے چلے جائیں گے۔ مجھے آپ کے اس جملے سے بڑی زیادہ تسلی ہوئی۔ یہ فرمانا حضرت ہی کا حق تھا، جن کی عمر دینی خدمت میں گزری ہے۔

(آلاءی طاہر، ص ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰)

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ کا ارشاد

حضور ﷺ کی زیارت بیداری کی حالت میں ہو یا خواب کی، دونوں کے بارے میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ دولت عطا فرمائی کہ ۳۵ مرتبہ سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ بیداری کی حالت میں زیارت ہوئی۔ اور بیداری کی حالت میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کشف کی ایک قسم ہے۔ کسی نے علامہ جلال الدین دوانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ حضرت! آپ نے کتنی مرتبہ حضور ﷺ کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ دو بار۔ ایک عمل ہے جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس دولت سے سرفراز فرمایا۔ جواب میں انہوں نے فرمایا کہ میں تو کوئی خاص عمل نہیں کرتا، البتہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر یہ خاص فضل ہے کہ میں ساری عمر درود شریف بہت کثرت سے پڑھتا رہا ہوں، پڑھتے پڑھتے، پڑھتے پڑھتے یہ دولت حاصل ہوئی ہے کہ حضور اقدس ﷺ پر درود شریف پڑھتا رہا ہوں۔ شاید اسی عمل کی بدولت اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ دولت عطا فرمائی ہو۔

بہرحال، بزرگوں نے لکھا ہے کہ جس شخص کو یہ شوق ہو کہ حضور ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہو، وہ جمعہ کی رات میں دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اکیس مرتبہ آیت الکرسی اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، اور سلام پھیرنے کے بعد اکیاسی مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:

"اللھم صل علی محمد النبی الامی و علی آلہ واصحابہ وبارک وسلم"

اگر کوئی شخص چند مرتبہ یہ عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو حضور اقدس ﷺ کی زیارت نصیب فرما دیتے ہیں۔ بشرطیکہ شوق اور طلب کامل ہو اور گناہوں سے بھی بچتا ہو۔

لیکن سچی بات یہ ہے کہ ہم کہاں؟ اور کہاں یہ بلند مقام کی زیارت کہاں؟ چنانچہ میرے والد ماجد مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک صاحب آئے اور کہنے لگے حضرت! مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتا دیجئے جس کی برکت سے حضور اقدس ﷺ کی زیارت نصیب ہو جائے۔ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بھئی ہم بڑے حوصلہ سے یہ کہتے ہوئے ڈرتے ہیں کہ تم اس

besturdubooks.wordpress.com

بات ہی قرار دیتے ہیں کہ آپ ﷺ کی زیارت ہو جائے مگر کس کو یہ دعویٰ کس کو یہ تمنا نہیں کہ میری آنکھ اس سے روشن ہو جائے کہ آپ ﷺ کی زیارت جاگتے ہوئے ہو جائے تو اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیے اور اس کے لئے کتنے کتنے جتن پاپڑ بیلے جاتے ہیں اس سے خواہ مخواہ کے حیلے کرنے کی بجائے تو شکل ہی اور ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود ہی زیارت کرا دیں تو پھر ان کا انعام ہے اور جب خود کرائیں گے تو پھر اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیے۔

(روح البیان ج ۱ ص ۱۲۲ تا ۱۲۳)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

حضرت رسول اکرم ﷺ نے وصال فرمایا۔ بعد ازاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روضہ اقدس میں حاضر ہوئے اور اس قدر روئے کہ بے حال ہو گئے۔ اسی حالت میں نیند آ گئی۔ جب سو کے تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سمجھے کہ شاید رات کو آپ پر زیادہ رونا طاری ہے ہیں۔ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جگایا۔ آپ نے بیدار ہو کر فرمایا کہ میں اس وقت حضرت رسول اللہ ﷺ کے حضور میں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی امت کو مجھ پر پیش کرو۔ میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ اس قدر پریشان ہوں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی عمر دراز کرے گا۔ پھر آپ کو اللہ تعالیٰ نے بخشا ہم نے بخشا۔" اسے میں آپ نے مجھے بلایا ہے۔ میں معلوم کروں کس قدر امت باقی ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دیکھا یہ بات تو نہیں کہ راہ اللہ اس سے آگے آنی ہے سب کچھ دے دیئے گئے "ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ" مراد یہ ہے کہ حضور ﷺ پر جو کچھ کھلا ہے اس کا کھلنا جانے گا۔ یہ بھی مراد لی جا سکتی ہے کہ انجام کار پوری امت محمدیہ جنت میں داخل ہو جائے گی اور جو بعض گناہ گار ان امت پہلے سزائے جہنم میں جائیں گے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں نے امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو محصور کر لیا تھا میں آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ بھائی بہت اچھا ہوا آ گئے۔ میں نے اس کا وجہ میں سے آنحضرت ﷺ کی زیارت کی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "عثمان انہیں ان لوگوں نے محصور کر رکھا ہے۔" میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ (ﷺ)!

besturdubooks.wordpress.com

آپ ﷺ نے ایک ڈول پانی کا نکالا جس میں سے سب نے پانی پیا۔ اس پانی کی خصوصیت اب تک میرے دونوں ہاتھوں اور چھاتیوں کے درمیان محسوس ہو رہی ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اگر چہ ہو تو ان کے مقابلے میں تمہاری مدد کی جائے اور اگر تمہارا دل چاہے تو یہاں آؤ سے یا "کرانط" کرو"۔ میں نے عرض کیا کہ "آپ ﷺ کی خدمت میں حاضری چاہتا ہوں۔ اسی دن شہید کر دیئے گئے (رضی اللہ عنہ وارضاہ)۔ جمعہ کا دن عصر کا وقت تھا۔ ۳۵ھ کا واقعہ ہے۔ بائی دیوار پھاند کر گھر میں داخل ہو گئے۔ قرآن آپ کے سامنے کھلا ہوا تھا۔ اس خون حق نے جس آیت شریفہ کو رنگین بنایا وہ یہی فسیکفیکھم اللہ و ھو السمیع العلیم (سورۃ بقرہ آیت ۱۳۷) ترجمہ۔ (خدا کی ذات تم کو کافی ہے وہ سننے والا اور جاننے والا ہے) کتب احادیث میں اسے حارث بن ابی اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ نے سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ابن باطیش رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو بیداری میں دیکھنا قرار دیا ہے۔ (البدایہ النہایہ، جلد ۷ صفحہ ۱۸۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ بیدار ہوئے تو اس حدیث کی توجیہ میں متفکر تھے (جس شخص نے مجھ کو خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھ کو بیداری میں دیکھے گا)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو امید تھی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ سے بحالت بیداری بھی شرف ہوں گا۔ اتنے میں اپنی حقیقی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے۔ انہوں نے ایک آئینہ دیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنا چہرہ دیکھنے کے لئے دیا۔ یہ وہ آئینہ تھا جسے حضرت رسول اللہ ﷺ استعمال کرتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جوں ہی وہ آئینہ دیکھا تو اس میں نہیں حضرت رسول اللہ ﷺ کی صورت مبارک نظر آئی اور اپنی صورت مطلق نظر نہ آئی۔

(مناقب الحسن حضرت رسول نما اویسی رامپوری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بعد میں بیداری میں بھی سرکار دو عالم ﷺ کا دیدار نصیب ہوا۔ آپ نے اپنی کچھ پریشانیاں حضور اقدس ﷺ کے سامنے پیش کیں تو حضور ﷺ نے ایسے کلمات تسلی دیئے جن کے پڑھنے سے وہ پریشانیاں بالکل ختم ہو گئیں۔

اللہ تعالیٰ کی ذات پاک اس پر قادر ہے کہ حضور رسالت مآب ﷺ کی خواب میں زیارت کو بیداری کی زیارت کا سبب بنا دے۔ ہمارا ایمان ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ تو جب کسی انسان کی اس طرح عزت افزائی ہو سکتی ہے کہ وہ آپ ﷺ کو زندہ و سلامت

besturdubooks.wordpress.com

دیکھے تو پھر وہ آپ ﷺ سے ہم کلامی کے شرف سے کیوں مشرف نہیں ہو سکتا؟ لہٰذا آپ ﷺ سے کلام کرنے، سوال کرنے اور مسائل کے حل کے لئے آپ ﷺ کے جواب حاصل کرنے میں کوئی چیز مانع نہیں، اس پر یہ شور مچانا کہ ہو سکتا ہے نہ معقول ہے۔

اس زندگی کو زندگی والو! میں کیوں کہوں جس زندگی میں سید کل ﷺ رو بروں نہ ہوں

حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

مقام کربلا کے بعد ۶۳ھ میں یزید نے اہل مدینہ پر جس میں بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اکثر تابعین، مسلم تھے، فوج کشی کا حکم دیا۔ اس لشکر نے حرہ کے مقام پر واقعہ ۱۱ یا ۱۲ جمادی الاولیٰ میں مدینہ منورہ میں قتل و غارت اور لوٹ مار کا بازار گرم کیا اور مسجد نبوی ﷺ میں حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ کوئی نہ ہوتا تھا۔ آپ کو افضل التابعین کہا جاتا ہے۔ ابو نعیم، ابن سعد، امام بخاری، زبیر بن بکار، ابن عساکر، ابن جوزی رحمہم اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کا وقت ہوتا تھا تو حضرت رسول اللہ ﷺ کی قبر اطہر سے اذان کی آواز سنتا تھا۔ بعد ازاں اقامت ہوتی اور میں اس اقامت کے ساتھ مسجد نبوی ﷺ میں نماز ادا کرتا تھا۔ میں نے پندرہ برس تک اسی صورت ادا کیں۔

(جذب القلوب صفحہ ۱۹۸، مدارج النبوۃ ۲ صفحہ ۹۵، حلیۃ الاولیاء و قول بدیع، وفاء الوفاء، خصائص کبریٰ)

کوئی سہارا نہ تھا۔ بیٹیاں جوان تھیں اور حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ ضعیف ہو چکے تھے۔ خلیفہ وقت نے وظیفہ مقرر کرنا چاہا تو اسے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ مجھے تیرے کی ضرورت نہیں۔ میں نے دو فی بیٹیوں کو بتا دیا ہے کہ نہایت پابندی کے ساتھ ہر رات سورۃ اخلاص پڑھ لیا کرو انشاء اللہ کبھی روپے پیسے کی تنگی نہ ہوگی۔ یہ مجرب ترین مسنون عمل ہے)۔ آپ کا وصال اکثر ۹۴ سال ۹۳ھ میں ہوا۔ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ سولہویں صدی عیسوی کے شروع میں پیدا ہوئے اور ۹۱۵ھ / ۹۷۳ھ میں وصال فرمایا۔ اپنے دور کے جید عالم اور مشہور بزرگ تھے۔ بہت سی تصانیف چھوڑیں جن میں لواقح الانوار، لطائف المنن اور رسالۃ الانوار زیادہ مشہور ہیں۔ آپ نے مع اپنے آٹھ ساتھیوں کے حضرت سیدنا و مولانا و مقتدانا محمد ﷺ کے روبرو بخاری شریف پڑھی اور وہ دعا بھی تحریر فرمائی جو صحیح بخاری کے ختم پر حضور آخر النبیین ﷺ نے پڑھی تھی۔ (لواقح الانوار فیض الباری جلد ۱ صفحہ ۲۰۸)

besturdubooks.wordpress.com

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ و بیداری میں زیارت نبی ﷺ

حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ مجلس میں وعظ فرما رہے تھے۔ اس پر تاثیر وعظ کا اثر یہ تھا کہ مجلس کے دس ہزار شرکاء میں سے اسی، ان سات آدمی ولایت پا گئے۔ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کرسن کے نیچے آپ کے قدموں میں حضرت شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے تھے کہ ان کو نیند آ گئی۔ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو خاموش ہو جانے کا اشارہ فرمایا۔ مجلس کی یہ حالت ہو گئی کہ لوگوں کی سانس کے سوا کچھ سنائی نہ دیتا تھا۔ اس کے بعد حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنی کرسی سے نیچے اترے اور حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے باادب کھڑے ہو گئے اور ان کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ بیدار ہو گئے تو حضرت غوث الاعظم نے ان سے فرمایا کہ تم نے ابھی حضرت آقائے نامدار ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ اس پر حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اسی وجہ سے ادب اختیار کیا تھا۔ اچھا بتاؤ کہ آپ ﷺ نے کیا وصیت فرمائی؟ اس پر حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور سید المرسلین ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ میں ہمیشہ آپ ﷺ کی خدمت میں رہوں۔ حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرمایا کہ میں نے حضور انور ﷺ کو خواب میں دیکھا جبکہ آپ نے حضور خاتم الانبیاء محمد ﷺ کی بیداری میں زیارت فرمائی۔ (زبدۃ الآثار مخلص بہ اسرار از حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اردو ترجمہ پیر زادہ اقبال احمد فاروقی صفحہ ۲۹)

محمد ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

محمد ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عارفین اور صالحین میں سے تھے۔ آپ خواب میں حضور سرور دو عالم ﷺ کی زیارت بکثرت کیا کرتے تھے گویا آپ ﷺ سے جدا ہی نہ ہوتے تھے۔ آپ نے یہ خواب ایک کتاب میں جمع کئے ہیں۔ امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے بہت سے خواب اور ان کے بڑے فوائد طبقات کبریٰ میں لکھے ہیں۔ آپ افضل الانبیاء والمرسلین ﷺ کی زیارت کرتے اور کسی معاملے میں عرض و معروض کرتے پھر دوبارہ خواب میں زیارت کرتے تو سید الکونین، سید نا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اسی حدیث کو جو پہلے خواب میں فرمائی تھی مکمل فرما دیتے۔ بعض حضرات نے نقل کیا ہے کہ آپ بیداری میں بھی زیارت اقدس سے مشرف ہوتے تھے۔ یہ بھی

besturdubooks.wordpress.com

نقل کیا ہے کہ آپ نے خود حضرت صادق الامینا ﷺ سے "الحزب الظفر والنصر" بیداری میں پڑھی ہے۔ (انوار بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ، جمال الاولیاء صفحہ ۱۸۷ از مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اشرف الطابع، جمال الاولیاء کتاب)

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

شیخ الاسلام حضرت علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ کے ایک شاگرد شیخ عبدالقادر الشاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے حضرت امام الانبیاء کی بیداری میں زیارت کی اور آپ ﷺ نے مجھے "یا شیخ الحدیث" فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ میں بھتی ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ہاں" میں نے عرض کیا کیا بغیر کسی سابقہ عذاب کے جنت میں جاؤں گا۔ حضور پرنور ﷺ نے اس پر ارشاد فرمایا: "ہاں تیرے لئے بھی ہے"۔ (جامع کرامات اولیاء، حصہ دوم، صفحہ ۸۸۲)

علامہ حافظ الرحمن جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ میرے پاس ایک فریادی نے درخواست کی کہ میں سلطان قیتبائی کے پاس جا کر اس کی سفارش کروں۔ میں نے اس کو جواب دیا کہ میرے بھائی میں ۷۵ مرتبہ حضرت سلطان الانبیاء ﷺ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہو چکا ہوں۔ سوتے اور جاگتے میں آپ ﷺ سے بعض احادیث کی صحت کے بارے میں دریافت کر چکا ہوں۔ مجھے یہ خدشہ ہے کہ اگر میں سفارشی بن کر آپ کے ساتھ سلطان کے پاس گیا تو مجھے زیارت نصیب نہ ہو۔ میں اس شرف کو شرف سلطان پر ترجیح دیتا ہوں۔ (فیض الباری شرح بخاری، سعادت الدارین صفحہ ۴۳۷، خصائص الکبریٰ فی معجزات فخر الوریٰ از علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، تاریخ الخلفاء از علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، میزان الکبریٰ صفحہ ۴۳)

آپ کا نام عبدالرحمن ہے لیکن اپنے لقب جلال الدین سے دنیائے علم و ادب میں مشہور ہوئے۔ آپ رجب ۸۴۹ھ/۱۴۴۵ء میں مصر کے قصبہ سیوط میں پیدا ہوئے اور ۹۱۱ھ/۱۵۰۵ء میں وصال فرمایا۔ آٹھ برس کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا۔ شہ سوار حافظہ کے مالک تھے اور ۴۵۰ کتب کے مصنف ہیں۔ سلاطین مصر جو خانہ زاد مصر کہلاتے تھے، امراء کے ہاتھوں میں کھلونوں سے زیادہ نہ تھے۔ اس وقت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے معدن نبوت و رسالت ﷺ کی ارفع و اعلیٰ ذات سے بے خبر رہنے والوں کو بتایا کہ مقام مصطفیٰ (ﷺ) کیا ہے؟ آپ کے شب و روز دینی خدمت میں گزرتے تھے جو بارگاہ نبوی (ﷺ) میں مقبول ہوئے اور آپ ﷺ نے عالم رویا میں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو یا شیخ الحدیث کہہ کر مخاطب فرمایا۔ آپ کو ۳۵ بار یہ سعادت نصیب

besturdubooks.wordpress.com

ہوئی کہ عالم بیداری میں اپنی آنکھوں سے آپ نے افضل الانبیاء محمد امین محی الدین ﷺ کی زیارت کی۔ جب دریافت کی تو فرمایا کہ روضہ شریف کی کثرت کے باعث یہ دولت عظمیٰ حاصل ہوئی۔ ظاہر ہے کہ اس مقام بلند تک پہنچنے کے لئے زبانی ذکر خرچ کافی نہیں، دل میں نقش کید خضرا حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کے لئے گہری محبت، اتباع سنت، ظاہری و باطنی گناہوں سے اجتناب اور وجد انگیز زیارت کا شوق ہو، یہ سب چیزیں جمع ہوں تب کامیابی کی امید کی جا سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ نعمت عظمیٰ عطا فرمائے۔ حضرت نبی الامی ﷺ نصیب فرمائے۔ اللھم صلی علی محمد ن النبی الامی و آلہ واصحابہ جمعین وبارک وسلم عددکل معلوم لک (آثار الصنادید، سید احمد خان، ص ۵۹، ۵۸)

حضرت مولانا افضل رحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

اسی زمانہ حضرت مولانا افضل رحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ وصال سے دو روز قبل ۲۰ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ خواب استراحت سے اٹھ بیٹھے اور فرمایا یہ بہشت، یہ بہشت، یہ بہشت اور یہ بہشت اور چہروں سمت دست مبارک سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ حضرت رسول مقبول ﷺ تشریف لائے ہیں۔ (تذکرہ حضرت مولانا افضل رحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ از حضرت علامہ سید ابوالحسن علی ندوی صفحہ ۸۹ تا ۹۲ ملخصاً)

آپ مندیلہ (یوپی۔ بھارت) کی ننھیال میں اور بقول بعض ماؤں ضلع ہردوئی (یوپی، بھارت) نزد گنج مرادآباد ۱۲۰۸ھ میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد حضرت شاہ جل اللہ نے جب آپ کی عمر دو یا دو برس کے تھے، رحلت فرمائی جس کی وجہ سے انتہائی غربت کا دور شروع ہو گیا۔ ماں جیا درختوں کے پتے ابال کر کھا لیتے لیکن کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلاتے۔ اس پاک صاف غذا کا اثر یہ تھا کہ بچپن میں آپ کو کثرت سے سید الصابرین و سید الشاکرین حضرت رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زیارت بحالت خواب ہوتی تھی۔ زبانا صدیقی تھے۔ اپنے وارث کئی مشہور بزرگ اور عالم دین نذر کئے ہیں۔ حضرت شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ اکثر اوقات جذب کی کیفیت طاری رہتی تھی۔ فرماتے تھے کہ لنگے برنہ رکھ دہ ہوتی ہے۔

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر معارف القرآن، جلد سوم صفحہ ۵۵۲ پر فرماتے ہیں چونکہ نماز میں صرف ستر پوشی ہی مطلوب نہیں بلکہ بہتر زینت اختیار کرنے کا ارشاد ہے۔

خذوا زینتکم عند کل مسجد (سورۃ الاعراف آیت ۳۱ پارہ ۸)

besturdubooks.wordpress.com

اس لئے مرد کا ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ گھٹنے یا پنڈلیاں کھول کر نماز پڑھنا مکروہ ہے کسی طرح ایسے لباس میں بھی نماز مکروہ ہے جس کو پہن کر آدمی اپنے دوستوں اور عوام کے سامنے جانا قابل شرم اور عار سمجھے۔ جیسے صرف بنیان تہبند پہن کر نماز پڑھنا یا سر پر بچائے ٹوپی کے دوپٹہ کی ٹوپی یا کوئی کپڑا یا پھوٹا دستی رومال باندھ لینا۔ جب کوئی سمجھدار آدمی اپنے دوستوں یا افسروں کے سامنے اس ہیئت میں جانا پسند نہیں کرتا تو اللہ رب العالمین کے دربار میں جانا کیسے پسند ہو سکتا ہے؟ اور مونڈھے یا پنڈلیاں کھول کر نماز کا مکروہ ہونا آیت قرآن کے خلاف زینت سے بھی مستفاد ہے اور حضرت رسالتمآب ﷺ کی تصریحات سے بھی۔

اس آیت سے مسجد کے لئے اہتمام و پاک ستھرا اچھا لباس پہننا، خوشبو وغیرہ کا استعمال مطلوب ہے اور وجہ اس کی ظاہر ہے کہ جب ہم دنیا میں امراء و سلاطین کے دربار میں تہیہ مناسب لباس کے حاضر نہیں ہو سکتے تو مسجد جو کہ خاص اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور نماز کے لئے خاص دربار ہے، وہاں بغیر زینت و پاکیزہ لباس کے حاضر ہونا کیونکر روا ہو سکتا ہے۔ نماز کی حسب استطاعت اپنا پورا لباس پہنے جس میں ستر پوشی بھی ہو اور زینت بھی۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ جس لباس و پوشاک کو لوگوں کے سامنے بازار میں جاتے شرم آئے، اس لباس سے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(درمختار قرآن جلد چہارم صفحہ ۲۱۴ و ۲۱۵ از ناشر محمد سعید اینڈ سنز)

ننگے سر رہنا یا کسی چیز سے نہ ڈھانپنا وقت ہیبت اتار لینا، انگریزی تہذیب کا حصہ ہے۔ یہ یہود و ہنود اور نصاریٰ کا طریقہ ہے اور اسلام میں سخت ناپسندیدہ ہے، حدیث اور نماز کے وقت مسلمان کے لئے سر ڈھکنا مثل ستر پوشی کے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہے۔ کوئی مسلمان پرانے بزرگوں کے سامنے ننگے سر جانا جو کہ ان کا شعار تھا، وہ اسے اپنی توہین سمجھتے تھے، آج کل یہ لوگ اس کو اپنا لیتے تھے اور اسے جاہل اور بدتہذیب قرار دیتے تھے۔

نماز سے آپ کو عشق تھا۔ فرمایا جب سجدے میں جاتا ہوں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا قدرت کو سے لے رہی ہے۔ فرمایا جنت میں حوریں ہیں تو اس سے کہہ دوں گا پہلے نماز پڑھتی ہو تو میرے ساتھ رہو، ورنہ اپنا راستہ لو۔ میں تو قبر میں بھی نماز پڑھنا پسند کروں گا۔ فرمایا تم کسی مریض کو محمد شریف بھی نہ دینا کبھی پانی اور کبھی شکر پودم کر کے اسے دیا کرو۔ فرمایا جو تعویذ مانگے یہ کام کے لئے یہ لکھ کر دے دیا کرو "اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئاً، اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئاً۔ جو کوئی تمام مومنین اور مومنات کے لئے ہمیشہ مغفرت مانگا کرے جو مطلب رکھتا ہو، ہمیشہ پورا ہو جایا کرے اور مستجاب الدعوات ہو کر مرے۔ خوب اچھا کھاؤ پہنو، لوگ سمجھیں اسے اللہ سے کیا لگاؤ مگر دل اس کی محبت سے معمور اور چور رہو۔

besturdubooks.wordpress.com

سید محمد بن زین رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

قطب ربانی امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ "میزان" میں تحریر فرماتے ہیں کہ سید محمد بن زین رحمۃ اللہ علیہ ایک مداح حضرت رسول اللہ ﷺ کے تھے اور اکثر حالت بیداری آپ ﷺ کی زیارت کرتے تھے۔ ایک بار ایک شخص نے ان سے اپنے لئے حکم کی سفارش چاہی۔ یہ گئے اور حاکم نے ان کو اپنی مسند پر بٹھایا۔ اسی دن سے زیارت منقطع ہوگئی۔ پھر وہ ہمیشہ مداح میں سوال کرتے رہے کہ مجھے اپنے جلوے سے مشرف فرمائے مگر کامیاب نہ ہوسکے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ ایک خاص شعر پڑھا جب آپ کو روبرو سے پڑھ کر سنایا دیئے اور فرمایا "تو سوال دیدار کا کرتا ہے اور مبتلا ہے ظالموں کی مسند پر" ہمیں خبر نہیں کہ پھر ان کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نظر آئے ہوں۔ یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا۔ (ماہر بین الخاطر از حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ۔ صفحہ ۲۲۲)

خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

حجۃ اللہ حضرت خواجہ محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ ۱۴ رمضان المبارک ۹۷۱ھ بروز جمعہ پیدا ہوئے اور شب جمعہ اول محرم الحرام ۱۰۱۱ھ کو سرہند میں وصال فرمایا۔ اپنے والد حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند عالی اور خلیفہ اجل تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی نے اپنے آخری وقت اپنے تیسرے بیٹے اور خلیفہ اجل حضرت خواجہ محمد معصوم ملقب بہ "عروۃ الوثقیٰ" (۱۰۰۷ھ-۱۰۷۹ھ) سے فرمایا کہ اسی سن میں میرے وصال کے بعد تمہارے یہاں بیٹا پیدا ہوگا جو قرب الٰہی کے کمالات میں میرے برابر ہوگا۔ آپ کے والد ماجد فرماتے ہیں کہ جس دن آپ پیدا ہوئے تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے تشریف لاکر آپ کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہی اور فرمایا کہ "یہ فرزند باپ اور دادا کی طرح تمام اولیاء اللہ سے افضل ہوگا اور منصب قیومیت نصیب ہوگا"۔ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق نام محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ۔ کنیت ابوالقاسم اور لقب شرف الدین رکھا۔ (جمال نقشبند از صلاح الدین نقشبندی مجددی صفحہ ۱۸۵)

حافظ سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

حافظ سید عبداللہ قدس سرہ العزیز کے والد کا سایہ عبد طفولیت ہی میں آپ سے جدا ہوگیا تھا اور ذوق خدا طلبی نے آپ کو ترک وطن (زادبوم موضع ٹھیڑی ضلع مظفر نگر۔ یوپی، بھارت) اور ہجرت دہلی پر آمادہ کر دیا تھا۔ اطراف دہلی کے ایک شاداب صحرا میں ایک خدا رسیدہ قاری صاحب رحمۃ

besturdubooks.wordpress.com

اللہ علیہ نے ایک مسجد بنا رکھی تھی۔ دنیاوی جھنجٹوں سے علیحدہ اس ویرانہ میں اس مسجد کو نشیمن بنائے ہوئے تھے۔ رازق حقیقی پر توکل زاہد معاش تھا۔ مشفق بادیہ پیمائی نے بھی صاحبزادہ سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو اس مسجد تک پہنچا دیا۔ مسجد اور وہاں فرشتہ خصلت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ گویا تارک الدنیا عبادت رحمۃ اللہ علیہ کی تمنا مجسم ہو کر نمودار ہوگئی۔ سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بیعت کی درخواست کی۔ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔ ارشاد! میں دونوں کا حصہ ہے۔ مجھے قرآن پاک پڑھنے کی یہ دولت حاصل کرلو۔ سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تمنا کی یہ پہلی کڑی تھی۔ چنانچہ ان شاء سے سید عبداللہ حافظ قاری سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ہو گئے۔ طالب اس خوش الحان مصروف تسبیح تھے۔ یہ استاد اور شاگرد کلام پاک کے درس میں مشغول تھے۔ مستغرق اور منہمک کہ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کو خواب دیا تھا۔

ایک بار بہاءت باوقار مقدس صورت سرداروں کو یہ ارشاد فرمایا کہ اس کے جلو میں غیبی ہاتھ پیش۔ ادب و تعلیم کے لیے۔ مقدس لوگوں کی جماعت وارد ہوئی ہے۔ تھوڑی دیر تک قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قرآت کو سنا۔ وجد سے حق ہے۔ نشہ اور مسرت کے آثار ان بزرگوں کے چہروں سے نمایاں ہو گئے۔ رئیس جماعت کی زبان مبارک سے "سارک اللہ اقیت حق القرآن" (اللہ برکت دے آپ نے قرآن پاک کا حق ادا کیا) کے پیارے الفاظ ادا ہوتے ہیں اور پھر یہ مقدس جماعت واپس چلی جاتی ہے۔

اس جماعت کی زیارت و حضرت نے حضرت سید عبداللہ پر اثر ڈالا۔ وہ حاضر سے ہو گئے مگر استماع قرآن کا ادب گفتگو کرنے سے مانع ہوا۔ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کیف قرآت ہر ہفتہ جاری تھی حتیٰ کہ سورۃ ختم ہو گئی۔ ختم سورۃ کے بعد قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے چشم خوباں کو باز گیا شاگرد سے خطاب فرمایا۔ یہ کون حضرات تھے جو اس وقت یہاں آئے تھے؟ ان کی عظمت و جلالت سے میرا دل کانپ گیا کہ وہ قرآن ان کے احترام سے مانع ہو۔

سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ معلوم نہیں یہ کون حضرات تھے؟ البتہ جب ان کے سردار قریب پہنچے تو میرے لئے ہیبت ناقابل ضبط ہو گئی۔ میں ان کے احترام میں حاضر ہو گیا۔ استاد شاگرد ابھی یہ تذکرہ کر ہی رہے تھے کہ ان دنوں قطب کے ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ حضرت قطب جاوت شمس الحق والدین رضی اللہ عنہ آج شب اپنے صحب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے فرما رہے تھے کہ "اس صحرا میں حافظ صاحب رہتے ہیں ان کا قرآن سننے کے لئے صبح کو جائیں گے"۔ یہ حضرت رسول اللہ ﷺ یہاں تشریف لائے تھے؟ اب کہاں تشریف

besturdubooks.wordpress.com

لے گئے ہیں" ۔ شاہ ولی اللہ شہید اور جذب اشتیاق سے بے خود ہیں، فراق سے رو جاتے ہیں بحر کو پہچان والے ہیں تحریر بیخود، صلی سکر اور اضطراب شوق ہے، ورنہ کہاں حضرت رسول اللہ ﷺ اور کہاں ہم نکمی نہ جھاڑیاں!

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "انفاس العارفین" میں اپنے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ سے یہ واقعہ نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ میرے نانا کہتے ہیں کہ حضرت والد ماجد قدس سرہ العزیز نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اس واقعہ کے بعد ایک عرصہ تک یہ حضر ایک عجیب و غریب خرخراہٹ سے معطر رہا۔ حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ (حضرت سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے۔ (حیات ولی از اکبر آبادی) (عبدالحی از دانا گڈیاں صاحب، یا بدایونی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت علی بن صالح رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

حضرت عبداللہ بن موسیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن صالح رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو میں سر پر تھا۔ جب وہاں آیا تو ان کے بھائی حسن بن صالح نے پاس آنے کی اجازت کے لئے کہا۔ مجھے وہاں جا کر رونا آیا، وہ بتانے لگے کہ رونے سے پہلے ان کے انتقال کی کیفیت سنو! انہوں نے کہا کہ میں جب ان پر نزع کی تکلیف شروع ہوئی تو مجھ سے پانی مانگا۔ میں پانی لے کر آیا۔ جیسے ہی میں نے پانی پیا، میں نے دریافت کیا کہ کس نے پلایا؟ بولے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ فرشتوں کی بہت سی صفوں کے ساتھ تشریف لائے تھے، انہوں نے مجھے پانی پلایا۔ مجھے خیال ہوا کہ کہیں غفلت میں نہ کہہ دیا ہو، اس لئے پوچھا کہ فرشتوں کی صفیں کس طرح تھیں؟ بولے اس طرح اوپر نیچے تھیں اور ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ کے اوپر کر کے بتایا۔

(فضائل صدقات حصہ دوم صفحہ ۱۲۸ و ۱۲۹ حضرت مولانا محمد زکریا سہارنپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

شیخ عارف باللہ عبدالمعطی تونسی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

حجۃ الحق والدین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے علیم و حکیم کا ایک ذریعہ خواب کو بھی قرار دیا ہے جس پر اپنی مشہور کتاب "الفوز الکبیر" میں مدلل بحث کی ہے۔ آپ نے بالشرف اور عالم خواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ سے احادیث لیں اور بعض کی اصلاح فرمائی، انہیں رسالے کی صورت میں مرتب فرمایا، کرتہ "درشین" نام رکھا، اس میں سے ایک حدیث کو درج کیا جاتا ہے۔

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بالسند شیخ محمد بن الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ شارح مختصر خلیل کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ عارف باللہ عبدالمعطی تونسی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارے حضرت

besturdubooks.wordpress.com

رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لئے چلے۔ جب روضۂ اطہر کے قریب پہنچے تو شیخ عبدالعظیم رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ چند قدم چلتے اور پھر رک جاتے تھے۔ یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ کے روضۂ انور کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کچھ ایسا کلام کیا جسے ہم نہ سمجھے۔ جب واپس ہوئے تو میں نے ان سے بار بار رک جانے کی وجہ دریافت کی؟

جواب میں انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ سے حاضری کی اجازت چاہتا تھا۔ جب آپ ﷺ فرماتے تھے تو میں آگے بڑھ کر رک جاتا تھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح (بخاری) میں جو کچھ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کیا وہ سب کچھ صحیح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "صحیح ہے"۔ میں نے عرض کیا صحیح بخاری کو آپ ﷺ سے روایت کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "مجھ سے روایت کرو"۔

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ عبدالعظیم رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ محمد بن خطاب کو روایت بخاری کی اجازت دی اور اسی طرح ہر استاد نے اپنے شاگرد کو اجازت دی۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ نے صرف برصغیر کے محسن عظیم ہیں بلکہ آپ نے سب سے پہلے قرآن مجید کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ "حجۃ اللہ البالغہ" جیسی پر از حکمت اسلامیہ کتاب تحریر فرمائی جو فرطوم یونیورسٹی (سوڈان) تک میں پڑھائی جاتی ہے۔ "تفہیمات" "فیوض الحرمین" اور "حجۃ اللہ البالغہ" اکابر علمائے دیوبند (یوپی، بھارت) کے یہاں مستند اور معتبر کتب ہیں۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بابت حضرت مرزا مظہر جان جاناں دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھ کو اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کی سیر مثل کف دست کرائی مگر میں نے اپنے زمانے میں شاہ ولی اللہ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ (تحفہ ولی اللہ نمبر)

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (ولادت ۸۴۹ھ بمطابق ۱۴۴۵ء وصال ۹۱۱ھ بمطابق ۱۵۰۵ء) اولیاء اللہ میں بہت بڑے ولی شمار ہوتے ہیں، جو سوتے جاگتے حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوتے تھے۔ آپ ﷺ سے بالمشافہ گفتگو فرماتے اور بہت سی غیب کی باتیں معلوم کر لیتے تھے۔ بادشاہوں اور امراء کے پاس تک نہ گئے۔ چھ سو علماء سے علم حدیث حاصل کیا اور ۶۰ کتابیں لکھیں۔ ایک روز علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خادم محمد بن علی سے فرمایا کہ اس وقت مکہ میں نماز عصر پڑھیں گے، خبردار میری زندگی میں یہ واقعہ کسی سے بیان نہ کرو۔ خادم نے وعدہ کر لیا۔ فرمایا دونوں آنکھیں بند کرو۔ پھر خادم کا ہاتھ پکڑ کر

besturdubooks.wordpress.com

کوئی ۷ قدم دوڑے۔ پھر فرمایا "آنکھیں کھول دو۔" خادم نے آنکھیں کھول دیں تو ہم مکہ مکرمہ میں بہ جنت المعلیٰ کے پاس تھے۔ یہاں ہم نے ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، حضرت فضیل بن عیاض اور سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کی زیارت کی۔ پھر بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے آپ زمزم پیا، نماز عصر کے بعد پھر طواف کیا اور آپ زمزم پیا۔ پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا جاؤ اپنے ساتھیوں کے پاس چلے جاؤ جو ہوٹل پر ہیں وہاں کھانا کھا لو۔ میں نے کہا کہ آپ کے ساتھ چلوں گا۔ فرمایا دونوں آنکھیں بند کرو، پھر میرا ہاتھ پکڑ کر کوئی سات قدم چلے ہوں گے کہ فرمایا آنکھیں کھول دو۔ دیکھتا کیا ہوں کہ یہاں ہم وہاں تھے جہاں سے ہم روانہ ہوئے تھے پھر وہیں ہیں۔

(ابداع الامین، صفحہ ۸۱۹ تا ۸۲۰)

حافظ سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

حافظ سید عبداللہ قادری سہسوانی نقشبندی مجددی نے سفر آخرت کی تیاری کر لی اور آپ نے اپنے خلفاء سید وقار کی صاحب کے پاس بمراد آباد پہنچ کر اطراف ہوپی پور کے سفر میں اپنی بنائی ہوئی مسجد میں رہنے لگے کہ خدمت میں پہنچ کر اور دیکھتے ہی دیکھتے حافظ قاری سید عبداللہ جان گئے۔ وہیں آپ نے حضرت قاری صاحب کے ساتھ حالت بیداری حضرت رسول کائنات ﷺ کا مع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زیارت کیا تھا۔ موضع کیتھی ضلع مظفر نگر (یوپی، بھارت) کے حافظ سید عبداللہ قادری صاحب سے رخصت ہو کر سہسوان پہنچے اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے جو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اہم عنصر فیض بزرگ تھے۔ ان کے بعد حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم سید آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ ۱۰۵۲ھ میں حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں لاہور آئے۔ شاہ جہاں بادشاہ نے حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا کہ شرجہ از اختیار کریں۔ حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ عازم حجاز ہوئے تو آپ نے بھی ان کی ہم رکابی کی خواہش ظاہر کی مگر حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ یہیں رہیں۔ آپ کی یہاں ضرورت ہے۔ آپ نے تعمیل ارشاد کیا اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ آپ سے بیعت ہوئے۔ اکثر فرماتے تھے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ہندوستان میں محض آپ کی تربیت کے لئے چھوڑا ہے۔ آخری عمر میں اکبر آباد (آگرہ) میں مقیم ہوئے اور حویلی عمر پور کلاں میں رحلت فرمائی۔ وصیت فرمائی کہ مجھے عام لوگوں کے قبرستان میں دفن کرنا اور میری قبر پر کوئی امتیازی

besturdubooks.wordpress.com

نشان نہ بنایا جائے۔ مریدوں نے ایسا ہی کیا۔ غرض کہ حق تعالیٰ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ خلقِ خدا اور احیائے سنت میں بسر ہوا۔

(علمائے حق کے تذکرہ کا ہے، جلد اول، صفحہ ۱۱۲، کتب میں دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ)

شیخ محمد بن ابی الحمائل رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارتِ نبی ﷺ

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدۂ ہمزیہ کے ایک مترجم کا ترجمہ: (کمائل مجھے اس چہرۂ اقدس کی خصوصی زیارت نصیب ہوئی جس کے دیکھنے سے ہر دیکھنے والے کی بدنظری جاتی رہتی ہے) مادر اس مقام پر آخر میں فرماتے ہیں کہ میرے اور میرے والد کے شیخ محمد بن ابی الحمائل رحمۃ اللہ علیہ کثرت سے بیداری میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے یہاں تک کہ جب کسی چیز کے بارے میں پوچھنا ہوتا تو فرماتے میں اسے حضور انور ﷺ کی خدمت میں پیش کروں۔ پھر اپنے سر کریبان میں لے جاتے۔ پھر فرماتے کہ حضور ﷺ نے اس بارے میں یہ فرمایا ہے اور پھر ویسا ہی ہوتا جیسا فرمایا ہے۔ کبھی اس سے مختلف نہ ہوتا تھا۔

(سعادت الدارین، حصہ دوم، صفحہ ۳۳۸)

شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارتِ نبی ﷺ

شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن العربی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ محض دلیل و برہان سے نہیں بلکہ بچشم آنکھوں سے حضرت رسالت مآب ﷺ کی زیارت بارہا سے مشرف ہوں یعنی فرمایا کہ ذاتِ مصطفیٰ ﷺ کی جامعیت و تعارف پر قرآن مجید و حدیث شریف میں جو اکمل و عنایات مذکور ہیں ان کی روشنی میں نہیں اور نہ ہی خواب میں آپ ﷺ کے دیدار پر انوار سے مشرف ہوتا ہوں کہ یہ مقام محبوبیت سے میرے بھائیوں کو بھی حاصل ہے، بلکہ میں سر بازدہ عالم ﷺ کے دیدار مبارک سے بحالت بیداری مشرف ہوتا ہوں۔ جیسے سیدی احمد الرفاعی قدس سرہ اس دولت بیدار سے مالا مال ہوئے اور حضور اقدس ﷺ نے ان کو جنت میں تخت پر بٹھایا۔ (سعادۃ الدارین، جلد دوم، صفحہ ۹۸)

حضرت احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارتِ نبی ﷺ

شیخ سید حضرت احمد کبیر رفاعی قدس سرہ نہایت جلیل القدر صوفیاء میں سے تھے ہر سال حاجیوں کی معرفت آپ رسول امین ﷺ کی خدمت اقدس میں سلام بھیجتے اور قافلہ کی روانگی کے وقت فرماتے حضرت بشیر و نذیر ﷺ کے روضۂ اطہر کے سامنے کھڑے ہو کر میرا سلام عرض کرنا۔

besturdubooks.wordpress.com

آپ کی مشہور ترین کرامت یہ ہے کہ ۵۵۹ھ بمطابق ۱۱۶۳ء میں حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر آپ مدینہ منورہ زیارت کے لئے گئے۔ روضہ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قریب پہنچ کر آپ نے بآواز بلند فرمایا "السلام علیک یا جدی" (نانا جان، السلام علیکم) نور روضۂ مطہر سے ندا آئی "وعلیکم السلام یا ولدی" (بیٹا تم پر بھی سلام ہو)۔ اس آواز کو سن کر آپ پر وجد طاری ہو گیا آپ نے دیکھا وہاں موجود تمام لوگ سخت بے چین ہیں۔ تھوڑی دیر بعد حالت ٹھیک ہو گئی آپ نے یہ شعر پڑھتے ہوئے کمال کر دیا ہے۔

(آپ ﷺ سے دوری کی حالت میں آپ ﷺ کے پاس اپنی روح کو بھیجتا تھا۔ وہ میری قائم مقام بن کر آپ ﷺ کی زمین بوسی کرتی تھی۔ اب میں اپنی جان کو لے کر خود حاضر ہوا ہوں۔ پس آپ ﷺ اپنا ہاتھ جو چاہے تاکہ میرے ہونٹ اسے بوسہ دے کر حظ حاصل کریں۔

یہ کہنا تھا کہ قربت القدس سے حضور القدس ﷺ کا چھتا ہوا دست مبارک ظاہر ہوا جس کی خوشبو سے آفتاب کو بھی مات کر دیا تھا۔ آپ نے اس کو بوسہ دیا جس کے بعد وہ پھر قبر اطہر میں چھپ گیا۔ حضرت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس وقت روضۂ اقدس پر تقریباً ۹۰ ہزار حاضرین بدل توڑی و شاکتان روضۂ نبوی کا اجتماع تھا جنہوں نے اس واقعہ کو بچشم سر اور حضور سرور کائنات، فخر موجودات ﷺ کے دست مبارک کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ ان میں کبوب ربانی، قطب ربانی، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، حضرت شیخ عبدالرزاق حنبلی و اعظمی و حضرت شیخ عدی بن مسافر الاموی رحمہم اللہ جیسے جلیل القدر بزرگ بھی موجود تھے۔ اس واقعہ کو اس کثرت سے علماء نے بیان کیا ہے کہ اس میں کسی قسم کی شبہ کا احتمال نہیں۔ ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ جس وقت حضرت رفاعی رحمۃ اللہ علیہ نہایت ذوق و شوق اور نہایت ادب سے دست مبارک چوم رہے تھے تو کیا آپ کو اس وقت حضرت رفاعی رحمۃ اللہ علیہ پر شک آیا تھا۔ فرمایا، ہم تو ہم اس وقت تو سلطان عرش تک شک کر رہے تھے۔ حضرت رفاعی رحمۃ اللہ علیہ جب افاقہ ہوا تو دیکھا کہ لوگوں میں بڑی عزت ہو رہی ہے۔ آپ نے اپنے نفس کا کایا وقت یوں علاج کیا کہ مجمع نبوی ﷺ کی طرف پریت کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میرے اوپر سے گذر جاؤ تاکہ ذلت ہو۔ لوگوں نے پھاندنا شروع کر دیا۔ ایک بزرگ خانقاہ کی الدین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ حضرت رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کے اوپر سے نہیں گذرے تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں ایسا کرتا تو آتش قہر مجھے جلا دیتی، وہ واقعی سچے تھے جو کچھ انہوں نے کہا غرض اللہ کے خاص الخاص بندوں کو مدینہ طیبہ میں ہی قسم کی دولتیں نصیب ہوتی ہیں (ابریز حصہ دوم کا کارواں، قرینہ معارف حصہ ۱۱، صفحہ ۱۰۵، بغیر اموالنبی، جلد اول صفحہ ۳۵۰، ابانی وی ز

besturdubooks.wordpress.com

علامہ جمال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، السلیون الحنیف اردو ترجمہ الیواقیت والجواہر، مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، الیواقیت والجواہر از امام عبدالوہاب شعرانی، ۱۰۱ الیواقیت از امام عبدالوہاب شعرانی، رد المحتار، فتح الملہم از حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ ۲۳۳ تا ۲۳۵ از امام عبدالرحمن۔

☆☆☆

besturdubooks.wordpress.com

باب سوم

علماء اہل سنت دیوبند کا عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نذرانۂ عقیدت دربارگاہ رسالت ﷺ

از حکیم الامت اہل سنت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

لیس لی طاعۃ ولا عمل — بعد حبک فھو لی عمدۃ

نہ تو میں ہے اور نہ طاعت ہے پاس — ہے مگر دل میں محبت آپ کی

یا رسول اللہ بابک — من عدام الغموم ملتحدی

میں ہوں اس در پہ آپ کے در پر رسول — اور غم کھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی

حدیثلقیاک فی المنام وکم — ساتر اللذنوب والفند

خواب میں چہرہ انور دکھے مجھے — اور عیب میرے کو کر دیجئے مخفی

انت عاف ابر خلق اللہ — ومفیل لعثار والبلدوی

درگزر کرنا خطا و عیب سے — سب سے بڑھ کر ہے یہ خصلت آپ کی

رحمۃ للعباد فاطبۃ — بل خصوصا لکل ذی ود

سب خلائق کے لئے رحمت ہیں آپ — خاص کر جو ہیں گنہگار و غوی

لیتنی کنت تربۃ طیبۃ — فالتمست النعال ذاک قدمی

کاش ہوتا مدینہ کی خاک — نعل ہوتی کافی آپ کی

فاصلی علیک سالیب — نلحفا عند حضرۃ الصمد

آپ پر ہوں رحمتیں بے انتہا — حضرت حق کی طرف سے دائمی

بعدد الرمال والانفاس — والنبات الکثیر منضد

جس قدر دنیا میں ہیں ریت اور سانس — اور بھی ہے جس قدر روئیدگی

وعلی الال کلھم ابدا — بالغا عند منتھی الامد

اور تمہاری آل پر اصحاب پر — تابقائے عمر در اخروی

besturdubooks.wordpress.com

تمہید

۱۸۵۷ء کا دور مسلمانوں کے لئے پسپائی اور مایوسی کا دور تھا، دہلی کے تاج وتخت پر انگریز قابض ہو چکے تھے، مسلمانوں کی عسکری قوت مفقود ہو گئی اور اسلامی مدارس کے اوقاف ضبط کر کے ان کا نظام تعلیم درہم برہم کر دیا گیا تھا۔ ان حالات میں جبکہ اسلام مخالف مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی علوم وشعائر کی حفاظت اور مسلمانوں میں جوش جہاد اور جذبہ آزادی پیدا کرنے کے لئے دینی ادارہ کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا، قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے علماء کرام واہل مقام کے تعاون سے ۱۲۸۳ھ/۱۸۶۶ء میں دیوبند میں دارالعلوم کے نام سے اسلامی مدرسہ قائم کیا جس نے تھوڑے ہی عرصہ میں اسلام کے ایک مضبوط قلعہ اور چھاؤنی کی حیثیت اختیار کر لی۔ اس مدرسہ نے ہزاروں مفسر، محدث اور مجاہدین پیدا کئے، جنہوں نے ہندوستان اور پوری دنیا میں پھیل کر علوم نبویہ کی قندیلیں روشن کیں اور ہر محاذ پر اسلام دشمن قوتوں کا پوری ہمت اور پامردی سے مقابلہ کیا۔ اسلام کے چالاک دشمن مگر بزعم اس مدرسہ کے ہاتھوں اپنی جڑیں کھوکھلی ہوتی دیکھیں تو اس کے خلاف تمام حربے استعمال کرنے شروع کئے جن میں سے ایک خطرناک حربہ یہ بھی تھا کہ علماء اہل سنت والجماعت دیوبند پر جناب رسول اللہ ﷺ کا گستاخ اور بے ادب ہونے کا غلط اور بے بنیاد الزام لگوایا اور بہت سے مسلمان اس پروپیگنڈہ سے متاثر بھی ہوئے۔ حالانکہ علماء اہل سنت دیوبند جناب رسول اللہ ﷺ کے سچے عاشق اور جاں نثار محب ہیں، جن لوگوں نے ان حضرات کو قریب سے دیکھا یا ان کے حالات وارشادات کو پڑھا ہے ان پر یہ حقیقت واضح اور روشن ہے۔ ان حضرات کا حال تو وہ ہے جو ایک شاعر نے پوری احتیاط سے بیان کیا ہے۔

سب یہ جائے کیوں مرے سلام کے بعد　　کہ تیرے نام کی رٹ ہے خدا کے نام کے بعد

اس وقت بھی اکابر دیوبند کے خلاف سادہ لوح مسلمانوں کو بدظن کرنے کی ایک مہم چل رہی ہے اس لئے ہم اس رسالہ میں کچھ مشہورات، واقعات اور ارشادات نہایت اختصار سے پیش کر رہے ہیں جن سے اکابر علماء اہل سنت والجماعت دیوبند کے بارگاہ رسالت ﷺ سے تعلق اور محبت اور بارگاہ رسالت میں ان کی مقبولیت ومحبوبیت کا کسی قدر اندازہ ہو سکے گا۔

اونسک آبائی فجئنی بمثلهم　　اذا جمعتنا یا جریر المجامع

besturdubooks.wordpress.com

اہل اسلام کی عظیم درسگاہ دار العلوم دیوبند

۱۲۹۲ھ ۱۸۷۶ء میں جب دار العلوم دیوبند کی موجودہ عمارتوں میں سب سے پہلی عمارت تودرہ کی بنیاد کھدوائی گئی تو اس وقت کے مہتمم مدرسہ مولانا رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ آنحضرت ﷺ تودرہ مقام پر تشریف رکھتے ہیں اور ان سے خطاب فرما رہے ہیں کہ "یہ احاطہ تو بہت مختصر ہے"۔ یہ فرما کر خود عصائے مبارک سے احاطہ و عمارت کا نقشہ کھینچ کر بتلایا کہ "ان نشانات پر تعمیر کی جائے" مولانا نے صبح اٹھ کر دیکھا تو نشانات موجود تھے چنانچہ ان ہی نشانات پر بنیادیں کھدوا کر تعمیر شروع کرائی گئی (تاریخ دیوبند ص ۱۲۴) دار الحدیث کی تعمیر کے لئے سید یوسف علی مرحوم اپنے وطن نوتک میں چندہ جمع کر رہے تھے کہ انہیں خواب میں جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی حضور اقدس ﷺ نے ہنس کر فرمایا کہ "تم نے کس قدر چندہ وصول کیا ہے؟" انہوں نے عرض کیا پانچ روپے۔ (تاریخ دیوبند ص ۸۶، ۸۷)

ترکی کے سلطان المعظم نے دار العلوم دیوبند کو ایک رومال عنایت فرمایا تھا جس میں جناب رسول اللہ ﷺ کا جبہ مبارک ایک سال تک لپٹا ہوا رکھا رہا ہے۔ یہ رومال نہایت ادب و احترام کے ساتھ دار العلوم کے خزانہ میں رکھا گیا جہاں وہ اب تک موجود ہے اور زیارت کے مشتاق لوگوں کو اب بھی اس رومال شریف کی زیارت کرائی جاتی ہے۔

دیوبند

از ظفر علی خاں مرحوم

شاہ ماش و شاد زی اے سرزمین دیوبند
ملت بیضا کی عزت کو نگاہے چار چاند
اسم تیرا پا کی ضرب تیری ہے پناہ
تیری رفعت پر ہزار اقدام موجان سے نثار
تو علم بردار حق ہے حق نگہباں ہے تیرا
ناز کر اپنے مقدر پر کہ تیری خاک کو
جان کر دیں گے جو ناموس پیمبر ﷺ پر فدا
کھرنا چاہیں گے آگے بادیا گنگی کا ناچ
اس میں قاسم ہوں کہ انور شہ کہ محمود الحسن
کہ گئی پنگا سہ تیری ہے حسین احمد سے آج

ہند میں تو نے کیا اسلام کا جھنڈا بلند
حکمت بطلیا کی قیمت کو کیا تو نے دوچند
دیو استبداد کی گردن ہے اور تیری کمند
قرن اول کی خبر لائی تیری اٹھی نہ قد
خیل باطل سے بچ سکتا نہیں تجھ کو گزند
کر لیا ان عالمان دین قیم نے پسند
حق کے رستے پر کٹا دیں گے جو اپنا بند بند
جس طرح جلتے تو ہے پر رقص کرتا ہے پتنگ
سب کے دل تھے درد مند اور تیرے فطرت ارجمند
جن سے پرچم ہے روایات سلف کا سربلند

besturdubooks.wordpress.com

علمائے اہل سنت دیوبند کا اعتقادی پہلو

علمائے دیوبند اپنے مذہبی عقائد کے اعتبار سے وہی مسلک رکھتے ہیں جو شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے خاندان کا مسلک تھا، اور وہ اہل سنت والجماعت کے طریقے پر تھے۔ اس مسلک کو صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت اور رسول پاک ﷺ کی سنت کی پیروی کے باعث اہل سنت والجماعت کہا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے بعض علمائے ہند نے ان کے بعض اقوال کو لے کر ان کے خلاف دور ہرا گلا کہ اس کی سمیت ابھی تک بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ حالانکہ بات کچھ بھی نہیں اگر تعصب اور تنگ نظری کی عینک کو اتار کر دیکھا جائے تو ان جملوں کے صحیح معنی اور حقیقی مفہوم کو لیا جائے تو یہ بات آگے نہیں بڑھتی۔

علمائے اہل سنت دیوبند اپنے عقائد و اعمال میں اعتدال اور میانہ روی کا رنگ رکھتے ہیں وہ تو حید و رسالت احکام قرآن و سنت پر پختی سے عامل نظر آتے ہیں۔ البتہ شرک و بدعت کا استیصال اپنا فریضہ اولین سمجھتے ہیں وہ امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں۔ اولیائے کرام اور بزرگان دین کی عظمت بلکہ کرامت کے قائل ہیں۔ ان کے یہاں رشد و ہدایت اور روحانی تعلیم دونوں کا سلسلہ ساتھ ساتھ ہے وہ اگرچہ اپنے ظاہری علوم کے اعتبار سے خاندان ولی اللہ کے شاگرد ہیں تو روحانی طور پر وہ شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھانوی مہاجر مکی کے مرید ہیں۔ شیخ المشائخ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہما دونوں نے حاجی صاحب کے دست مبارک پر بیعت کی وحاجی صاحب کے مریدین میں اہل حدیث بریلوی مکتب خیال اور دیوبند مسلک کے ہر قسم کے اصحاب بکثرت تھے لیکن انہوں نے ظاہری اور باطنی دونوں قسم کے علوم کے بارے میں اپنا جانشین حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کو ہی منتخب کیا اور ضیاء القلوب کے آخر میں تحریر فرمایا:

مولوی رشید احمد سلمہ و مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ مراکہ جامع جمیع کمالات ظاہری و باطنی اند بجای من فقیر راقم اوراق بلکہ بمدارج فوق از من شمارند ..... بطریق سلوک کہ در ین رسالہ (ضیاء القلوب) نوشتہ شد در نظر شاں تحصیل نمایند"۔ (صفحہ ۶۰)

ترجمہ: مولوی رشید احمد صاحب سلمہ اور مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ کو کہ تمام کمالات ظاہری اور باطنی کمالات کے خزانہ ہیں۔ مجھ راقم الحروف (حاجی امداد اللہ صاحب) کی جگہ بلکہ مجھ سے بھی زیادہ بلند خیال کریں اور سلوک کا طریقہ جو اس رسالے میں لکھا گیا ان دونوں کی نظر ہدایت حاصل کریں"۔

اس عبارت سے صاف طور پر واضح ہے کہ ان دونوں حضرات کو حضرت حاجی صاحب نے تمام

besturdubooks.wordpress.com

ظاہری اور روحانی علوم کا سرچشمہ فرمایا ہے اور سلوک کی راہوں کو طے کرنے کے لئے ان دونوں کو اپنے قائم مقام بنایا ہے لہٰذا جن انہیں حضرات کے ساتھ ہے ورنہ پھر حضرت حاجی صاحب کی رائے پر زبردست اعتراض لازم آتا ہے اور ان کے خیال کی تردید بلاشبہ ہو جاتی ہے۔

اپنے ایک خط مورخہ ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ میں حاجی صاحب مدظلہ سے تحریر فرماتے ہیں:

"فقیر نے جو کچھ ان کی ثنا میں ضیاء القلوب میں تحریر کیا ہے وہ حق ہے اور اب فقیر کا حسن ظن اور محبت پہلے سے نسبت پہلے ان کے ساتھ بہت زیادہ ہے۔ فقیر ان کو اپنے واسطے ذریعہ نجات سمجھتا ہے۔ میں صاف کہتا ہوں کہ جو شخص مولوی صاحب کو برا کہتا ہے وہ میرا دل دکھاتا ہے۔ میرے دو بازو ہیں ایک مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم دوسرے مولوی رشید احمد صاحب ایک جو باقی ہے اس کو بھی نظر لگاتے ہیں۔ میرا اور مولوی صاحب کا ایک عقیدہ ہے۔ میں بھی بدعات کو برا سمجھتا ہوں۔ جو مولوی صاحب کا امور دینیہ میں مخالف ہے وہ میرا مخالف ہے اور خدا اور رسول کا مخالف ہے۔"

(الشہاب الثاقب)

اس تحریر کے بعد ان لوگوں کو جو حاجی صاحب سے عقیدت رکھتے ہیں علمائے اہل سنت والجماعت دیوبند کے متعلق لب کشائی کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ گویا شریعت اور طریقت دونوں میں حاجی صاحب کے نزدیک علمائے دیوبند کا مسلک درست اور قابل قبول ہے۔ وہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کو نہ صرف اپنا صحیح جانشین خلیفہ تسلیم کرتے ہیں بلکہ ان کو آخرت میں ذریعہ نجات سمجھتے ہیں بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر آخری فیصلہ یہ فرماتے ہیں کہ امور دینیہ میں جو ان کا مخالف ہے وہ میرا مخالف اور خدا اور رسول کا مخالف ہے۔

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف کے مفتی مولانا غلام محمد صاحب کی رائے

گولڑہ شریف کے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب اپنے زمانے میں روحانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں ان کے مفتی صاحب سے جب علمائے اہل سنت دیوبند کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے تحریر فرمایا:

"واضح ہو کہ علمائے مسئولہم بحمد اللہ تعالیٰ ان کی نیات مبنی بر خیر تھیں اعنی یہ لوگ نیک نیت تھے اور اغراض ان کے حسنہ اور افعال ان کے حسنہ تھے اور چند مسائل کی وجہ سے جو ان کی نسبت زبان درازیاں ہیں ہمیں ان سے خداوند کریم نے محفوظ رکھا ہے اور آئندہ بھی اس کی درگاہ عالی سے ان کے لئے خیر خواہ ہیں۔"

besturdubooks.wordpress.com

دیوبند میں چار نوری وجود بقول حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری جو کہ حضرت میاں شیر محمد صاحب کے خلیفہ تھے انہوں نے خزینۃ المعرفت میں میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے کہ حضرت میاں صاحب نے فرمایا۔

"دیوبند میں چار نوری وجود ہیں ان میں سے ایک شاہ صاحب (مولانا سید محمد انور شاہ صاحب سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند ہیں)

اب بتاؤ حضرت مولانا شاہ صاحب کا ارشاد ایک کے متعلق اور وہ حضرت میاں شیر محمد صاحب علیہ الرحمۃ دارالعلوم دیوبند کے تعلیم یافتہ ہیں اور نہ ان سے روحانیت کی بھی وابستہ ہیں لیکن ان حضرات کا اتنوں علماء نے اہل حق دیوبند کے متعلق صحیح خیال پیش کرنے کا باعث ہوا ہے۔ لہٰذا ان چار حضرات کے نوری ہونے کا معاملہ ان کے عقائد کی حقانیت کا سرٹیفکیٹ ہے۔

افسوس دیانے اعلام نے تو علیہ جاہد رائے پوری، مفکر اسلام، صوفیاء، مفکر اور خطیب حضرت دارالعلوم اور اس کے عہدہ قضاء سے دستبردار ہو گئے ہیں۔

علمائے دیوبند کا رنگ اعتدال

کسی خاص اہل علم سے پوچھا گیا کہ اپنی اپنی ہے کہ اس کی برائی نہیں بلکہ اس کی اچھائی بیان کرتے ہیں کیونکہ گالی تک تو شدید گھر ہوتا ہے اور نہ بات پھیلتی بلکہ دونوں کے درمیان اعتدال کی شان رکھتا ہے علمائے دیوبند بھی زبان کی تاریخ میں جنفی بدعتوں کی طرح نہیں ہیں کہ دین کو شور اور ہلکل بنا دیں اور نہ بعض بدعتوں کی طرح بالکل زہر ہیں کہ دین کو لیر لیر کر دیں اور ہاں پر تی اور دنوں اور جھوٹوں کی بھائی بنا دیں۔ ہاں ان کا ایک مقصد ہے کہ وہ آپ رسالت و ولایت کو اپنے اپنے مقام پر رکھ کر تجاوز سے پرہیز کرتے ہیں۔ البتہ ہمیں اپنی گالیت پر الحمد للہ فخر ہے"۔

یہ ہے سامہ عثمانی کا زبردست تحقیقی فراڈ ملفوظ جواب جس میں انہوں نے دریا کو کوزے میں بند کر کے رکھ دیا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

کالی دیبیت

علمائے اہل سنت دیوبند کے عقائد

besturdubooks.wordpress.com

خلاصہ عرض ہے۔ اللہ تعالیٰ [illegible] سے ان کی محبت [illegible] اللہ تعالیٰ
قرآن کی علامت جس سے [illegible] میں [illegible] پیدا ہوتی [illegible]
چاہتے ہیں اور یہ [illegible] پر [illegible] پیدا کر دیتے ہیں۔ [illegible] نے [illegible]
دیا [illegible] پیشگوئی [illegible] ہے [illegible] نے [illegible]
تلقوم ہر (پوری محبت) ہے۔ [illegible]

آنحضور ﷺ پر کثرت درود میں ثواب ہے

سراج الفقہاء حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری [illegible] اپنی کتاب [illegible] میں لکھتے ہیں

"[illegible] آنحضرت ﷺ پر درود [illegible] ثواب ہے [illegible] لیکن [illegible] نماز سے [illegible] ہیں۔ [illegible] کا پڑھنا بھی [illegible] ہے۔ [illegible]

"نماز اور نماز سے [illegible] افضل اور [illegible] ہے [illegible] ثواب میں [illegible] کے برابر تو کیا قریب بھی نہیں ہو سکتا۔ (ایضاً ص ۱۲۰)

ختم نبوت اور قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی [illegible] "تحذیر الناس" میں ختم نبوت کی حیثیت مرتبہ و حیثیت زمانہ بیان کی ہے جس ان کی عبارت کو پورے طور پر پیش نہ کرنے کے زعم پھیلا گیا ہے۔ جس مولوی صاحب نے مولانا کے زمانے ہی میں آپ سے آپ کی عبارت کا مطلب معلوم کیا تو آپ نے مناظرہ عجیبہ کے نام سے ایک مضمون چھپ کر شائع کیا۔ چنانچہ مناظرہ عجیبہ میں لکھتے ہیں

"مولانا حضرت خاتم الرسلین ﷺ کی خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلم ہے"۔ (ص ۳)

آگے چل کر حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"مولانا خاتمیت زمانی کی تو میں نے توجیہ اور تائید کی ہے۔ تعلیط نہیں کی۔ ہاں آپ گوشۂ توجہ اور عنایت سے دیکھتے ہی نہیں تو میں کیا کروں۔ (ص ۳۷)

پھر مولانا لکھتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] کفر ہے کہ ان کو [illegible] سے خارج کر دیا جائے۔ [illegible] کے لئے [illegible] کی [illegible] ہے۔ [illegible] کا [illegible] ہے۔

(مناظر دیوبند ص ۵۰)

آپ کی نظر میں ختم نبوت کا مخالف کافر ہے

مرزا قادیانی کے [illegible] کے بعد [illegible] نے [illegible] کے [illegible] کے [illegible] ک

besturdubooks.wordpress.com

میلاد شریف اور علمائے اہل سنت دیوبند

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں

"ذکر ولادت شریف کے وقت روایات سے ثابت صدق برکت اور خلائق سے ہے۔ اور تحمل میلاد خلاف ترک باقوال سے نزول سوء خاتمہ فی روایت ہے بحمد یہ افعال ہے۔ مگر اس میں مفاسد ہیں جو زیادہ مذمت ہے۔" (براہین ص ۸۳)

علم غیب اور علمائے اہل سنت دیوبند

علم غیب کے متعلق علمائے دیوبند کا مسلک قرآنی آیات کے ماتحت وہی ہے جو دیگر اہل سنت والجماعت کا ہے۔ وہ غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے لئے مانتے ہیں۔ البتہ آنحضرت ﷺ کے متعلق ان کا عقیدہ یہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کا معتد بہ علم حاصل ہے۔ اور آپ کو تمام ماکان و مایکون اور تمام انبیاء سے آپ زیادہ علوم سے جانتے ہیں۔ مگر یہ علوم قرآنی غیب ہے نہیں ہیں اس لئے کہ قرآنی غیب وہ ہے جس کو آنکھوں سے نہ دیکھا جا سکے اور نہ عقل و حواس کے ذریعہ اس کا پتہ چل سکے۔ اور یہ علوم جن کو اللہ تعالیٰ نے کشف، الہام اور اپنی خاص وحی کے ذریعہ عطا فرمائے ہیں۔ وہ غیب نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں صاف فرمایا ہے کہ لا یعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ یعنی اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب نہیں جانتا۔ اس پر صاف دلیل ہے۔ خود آنحضرت ﷺ کی زبانی اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کہلوایا ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء یعنی اگر میں غیب جانتا ہوتا تو اس بہت سی بھلائیاں جمع کر لیتا اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچتی اور آپ کو صاف بتلا دیا وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو اور اللہ کے پاس ہی غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ علاوہ ان آیات کے متعدد احادیث میں بھی آنحضرت ﷺ نے اس کی صاف تصریح فرما دی ہے۔ اسی لئے علمائے دیوبند میں شیخ الاسلام مدنی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں

"غیبیات کا علم بجز خدا کے کسی کو حاصل نہیں ہاں بعض بندوں کو بعض غیوب پر اطلاع خود مثلاً لوح محفوظ وغیرہ۔ شرعیات کا علم جو جبرئیل علیہ السلام کے منصب سے متعلق ہے وہ کامل رہا جاتا اور غیبیات کا بھی اتنا حصہ جس قدر دینا مناسب جانے عطا فرماتا ہے۔ اس نوع میں وہ سب مخلوق سے زیادہ تر ہیں۔ آپ کو اتنے بے شمار علوم و معارف حق تعالیٰ نے مرحمت

besturdubooks.wordpress.com

فرماتے ہیں جن کو تمام کی مخلوق کی طاقت نہیں کہ ۔ (پارہ نمبر ۹ رکوع نمبر ۱۰ صفحہ نمبر ۱۸۳)

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید کی مذکورہ آیت میں کیے گئے تعلق کو اس حقیقت میں حل کیا ہے کہ اہل حق کا عقیدہ ہے کہ رسول علیہ السلام کی قبر انور سے ان کے علم شریف کا تعلق ہے اور ولی کا تعلق اس کے جنازہ میں حاضر ہونے والوں سے ہوتا ہے اور یہ معلوم ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام موجود تھے اور انہوں نے آپ کے جنازہ میں شرکت کی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے حدیث میں ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ ہر نبی کی روح اس جگہ قبض کی جاتی ہے جہاں وہ دفن ہونا پسند کرتا ہے۔

رسول پاک ﷺ کی محبت اور عظمت ایمان ہے

ان مسلمانوں کے متعلق یہ بیان کرنا کہ وہ حضور اقدس ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں آپ سے محبت نہیں کرتے مکمل جہالت اور بے دینی ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اعلم ان اللہ سبحانہ وتعالیٰ حی یحب اھل طاعتہ کما تدل علیہ النصوص

مشہور مفکر محبت ہی وہ نکتہ ہے جس پر قرآن کا تمام نظام قائم ہے اور اسی سے ہدایات کا سوتا پھوٹتا ہے اور یہی وہ نکتہ ہے جس پر اسلامی اخوت کا نظام قائم ہے۔ (۱۰ حجرات)

یارسول اللہ (ﷺ) اور یا محمد (ﷺ) کہنا جائز ہے

ہمارے اہل سنت والجماعت کے نزدیک یارسول اللہ ﷺ اور یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہنا جائز ہے لیکن یہ اعتقاد نہیں رکھنا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ ہر پکارنے والے کی آواز سنتے ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کی طرح ہر ایک بات کو جانتے ہیں۔ اگر کوئی عاشق رسول نماز عشق محبت میں فنا فی رسول ہو کر واہ غوث تھا مے یا کسی اور نبی کے دربار میں حاضر ہو کر یارسول اللہ ﷺ کہہ کر پکارے تو یہ ایک فطری امر ہے اور اس میں اور خصوصی مخلوق کے لئے یہ حکم ہے۔ یہ ہر ایک کا ہر وقت کا کام نہیں۔ نہ وہ ہر شخص کے ساتھ کا خصوص ہے۔ پکارنے والے کی پکار خدا کی مدد نہیں ہوتی۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہنے کی بھی مناہی نہیں۔ (آداب ص ۷۹، ۵۷)

اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے امداد مانگنا

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے امداد طلب کرنے کا یہ مطلب ہے کہ ہر شخص کو حاجت روا سمجھ کر اس سے درخواست کی جائے کہ آپ میری اولاد روزی، خلاصی فرمائیں وہ امور جو مستقل طور پر خدا کے

besturdubooks.wordpress.com

اعمال کے ساتھ خصوصیت۔ کہتے ہیں کہ شاید یہ رسالہ رزق دینا اور غلہ گانا ہوا دینا ان میں سے کسی چیز کا خلوق ہے اس نیت سے ۔ تحریر ما آرزنا یا مہ ما تلنا کہ آپ ہمیں یہ چیزیں عنایت فرمائیں گمراہ اور ٹھرک ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنے فتوے میں اسی طرح لکھا ہے ملاحظہ ہو صفحہ (۵۴)۔ یہ بات عقل سلیم کے خلاف معلوم ہے کہ نفع و نقصان، صحت و بیماری، رزق اور فراخی، موت و حیات سب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ قدرت میں ہیں کسی انسان کے نہیں۔ البتہ اولیاء اور انبیاء کی دعائیں ان کی برکتیں اللہ تعالیٰ سے بندوں کے لئے ذریعہ مرادوں کے حصول میں ثابت ہیں اور بزرگان دین کی ارواح طیبہ اور ان کے باطنی فیوض اور برکات سے فائدہ پہنچتا ہے مگر اس طریق سے نہ اس کے اہل اور نہ اس کو معلوم ہے کہ اس طریقے سے جیسا کہ عوام کے خیالات میں ہے۔ دنیا اور دین کے ادنیٰ حاجات جو عام طور پر ایک دوسرے کے تعاون و مدد سے چلتے ہیں ان میں ایک دوسرے کی مدد طلب کرنے اور تعاون حاصل کرنے کا کوئی مضائقہ نہیں یہ ہماری بحث سے خارج ہیں۔

مولانا ابوالحسنات صدر جمعیۃ علمائے پاکستان کی رائے علمائے اہل سنت دیوبند کے متعلق

علمائے دیوبند کی اسی قنوطیت کا نتیجہ ہے کہ بھٹکے ہوئے دل کے مصنف مزین عباد میں سے مولانا ابوالحسنات نے بریلوی فریق کے مشہور مسجد وزیر خان لاہور کے خطیب ہیں۔ اداریل کی تقریر میں جماعت اسلامی کے اجتماع میں ہنگامہ انگیز تقریر کرتے ہوئے فرمایا

"میں مولانا مودودی سے پوچھتا ہوں کہ اسلامی عقائد کے اعتبار سے دونوں گروہوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے، دونوں علماء حضرات رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں، دیوبند کے علماء بھی اصولی طور پر اس کلیہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ دونوں علماء کے درمیان بعض جزئیات کے متعلق رائے کا اختلاف ہے۔ بریلوی علماء دیوبندی علماء کی بعض تحریروں پر معترض ہیں اور یہ رائے رکھتے ہیں کہ ان تحریروں کے ظاہری معانی کو صحیح سمجھنے والا شخص گمراہ ہے۔ دیوبندی اپنے اکابر کی ان تحریروں کو قابل گرفت یا سوء تشفیہ خیال نہیں کرتے لیکن اصول دین میں بریلوی علماء سے وہ بنیادی متفق ہیں"۔ (نوائے پاکستان ۱۹ مارچ ۱۹۵۵ء)

مولانا ابوالحسنات کے مذکورہ بیان کے بعد علمائے بریلی کو دعوت تھی کہ ثابت کرتے کہ اسلام کو باہمی افتراق سے بچانے کی جو سعی کی ہے بہت کی ضرورت ہے اور اس کی یہی شکل ہے کہ اختلافی مسائل کو اٹھا رکھا جائے اور باہمی کشمکش پر وقت صرف کرنے کی بجائے تبلیغ اسلام پر قوتوں کو صرف کیا جائے اور علمی اختلافی مسائل کو عوام میں نہ لاتے ہوئے آپس میں افہام و تفہیم سے

besturdubooks.wordpress.com

سے کریا جائے، اور اُمورِ دنیا انتظامی ہی رہیں تو تعلقات میں رواداری اور بیانات میں اسلام شعاری کو اپنائیں۔ یہی شعار علمائے اہل سنت دیوبند کا رہا ہے اور رہنا چاہئے، چنانچہ مذکورہ بالا بیانات سے واضح ہے اور یہی طریقہ مشائخ حسب زیل حضرات کے عمل اور زبان سے رہا ہے۔ مشائخ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی سے متعلق جب جناب پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی سے کسی شخص نے پوچھا تو آپ نے فرمایا:

مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ پیر سید مہر علی شاہ کی نظر میں

"حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق پوچھتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں ان ہی کے متعلق، حضرت پیر صاحب نے فرمایا "وہ حضرت حق کی صفت حکم کے مظہر اتم تھے۔" (اہل بیت اور ناصبی خطیب مسجد کوہ مری)

اسی طرح کے الفاظ مہر علی شاہ صاحب نے روایت ہوا ہے مولانا محمد حسن صاحب گنگوہی سے بھی مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی، مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے متعلق فرمائے جو حسب ذیل ہیں:

"مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کا زمانہ میں نے نہیں پایا، مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی کی زیارت ایک دفعہ کی ہے مصاحبت کا اتفاق نہیں ہوا، مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی ایک دفعہ زیارت کی ہے اور ایک دفعہ ملاقات بھی ہوئی ہے اس سے زیادہ ان حضرات کے ساتھ مصاحبت کا اتفاق نہیں ہوا مگر میرے اعتقاد ان بزرگوں کے متعلق یہ ہے کہ یہ سب حضرات علمائے ربانیین اور اولیائے امت محمدیہ میں سے تھے۔ احقر کو بعض مسائل میں ان سے اختلاف بھی ہے مگر میرا اعتقاد یہی ہے اور اس اعتقاد کے اختیار کرنے کا سبب ان کی تصنیفات کا مطالعہ اور اسفادہ اور قبول ہے۔"

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ مجدد تھے

بالخصوص مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات طریقت پر نظر کرکے شبہ ہوتا ہے کہ وہ اس صدی کے مجدد ہیں۔ (چودھویں صدی میں ۱۴۰۰ھ، ملفوظ مولانا سید داؤد علی شاہ صاحب)

الحاصل

ہم علمائے اہل سنت دیوبند کے عقائد کے بیان کرنے میں کہاں سے کہاں نکل گئے لیکن چاہتے یہ ہیں کہ ان کے مذہبی عقائد کا ایک مختصر خاکہ اہل انصاف کے سامنے پیش کردیں اور بتادیں کہ وہ

besturdubooks.wordpress.com

اپنے عقائد میں متقدمین اہل السنۃ والجماعۃ یعنی امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں وہ مردوں کو ایصال ثواب پہنچانے کے لئے بھی قائل ہیں۔ فقراء اور مساکین کو کچھ دینا یا کھانا کھلا کر اللہ کی راہ میں مال خرچ کر کے جس مردوں کی روح کو ثواب پہنچایا جائے وہ اس کے مستحق ہیں لیکن ثواب کے لئے کسی دن یا وقت کی قید سے وہ اپنے آپ کو آزاد رکھتے ہیں کہ اس میں توسیع ہے۔

ان عقائد پر قائم ہیں کہ امام غور کریں اور دل میں انصاف سے فیصلہ فرمائیں کہ علماء اہل سنت ولی بند کا مسلک اور ان کے عقائد کس قدر صاف اور واضح ہیں۔ وہ اسلام کا نمونہ ہیں۔ اور وہ مذہب سمجھتے اور نسبت کرتے ہیں وہ ان لوگوں کے ساتھ ہیں جنہوں نے مذہب کو بے لچک بنا دیا اور ان لوگوں کے حامی ہیں جنہوں نے مذہب کو اوہام پرستی اور وہ اہب اور کھیل تماشہ بنا دیا ہے۔

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

امام الاولیاء حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اور الحضور حاجی بند کے سرپرست اور حضرت نانوتوی و حضرت گنگوہی رحمہما اللہ کے پیر و مرشد تھے۔ آپ نے اپنے ان دونوں عزیز شاگردوں پر بڑا فخر تھا۔ ان کی بلند استعداد اور خلوص و علو مرتبہ کا برملا اظہار فرماتے اور لوگوں کو ان بزرگوں سے فیض حاصل کرنے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ ضیاء القلوب میں فرماتے ہیں۔

جو شخص مجھ سے نسبت عقیدت رکھے وہ مولوی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا واسطہ ظاہری و باطنی کے سمجھے (یعنی نجات مجھ سے بلکہ مجھ سے بلند مرتبہ سمجھے اگرچہ ظاہر میں احاطہ درس ہے کہ میں ان کی جگہ پر اور وہ میری جگہ پر ہیں اور ان کی صحبت و نسبت سمجھے کہ ان جیسے لوگ اس زمانہ میں کہیں پائے جاتے ہیں اور ان کی برکت غنیمت سے فیض حاصل کرے اور مقصد کے حریص ہے (جو اس کتاب میں ہیں) ان کے ساتھ حاصل کرے۔ انشاء اللہ بے بہرہ نہ رہے گا۔ خدا ان کی عمر میں برکت دے اور معرفت کی تمام نعمتوں اور اپنی قربت کے کمالات سے مشرف فرمائے اور بلند رتبوں تک پہنچائے اور ان کے ذریعہ ہدایت سے دنیا کو روشن کرے اور حضور سرور عالم ﷺ کے صدقہ میں قیامت تک ان کا فیض جاری رکھے۔

(ضیاء القلوب مطبوعہ اشرفی بک ڈپو بمبئی ص ۲۶)

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور ﷺ نے آپ کا ہاتھ لے کر ایک بزرگ کے حوالے کر دیا۔ آپ بیدار ہوئے تو حیرت میں پڑ گئے کہ کن بزرگ کے حوالے کیا گیا ہوں۔ کئی سال تک پریشان پھرتے رہے۔ وہ ان بزرگ کا

besturdubooks.wordpress.com

[illegible]

(مکتوب [illegible] ۱۱۲)

[illegible]

[illegible]

(مکتوب [illegible] ۱۱۳)

[illegible]

[illegible]

(مکتوب [illegible] ۱۱۴)

[illegible]

[illegible]

(مکتوب [illegible] ۱۱۵)

[illegible]

[illegible]

(مکتوب [illegible] ۱۱۶)

[illegible]

[illegible]

(مکتوب [illegible] ۱۱۷)

[illegible]

[illegible]

(مکتوب [illegible] ۱۱۸)

[illegible]

[illegible]

(مکتوب [illegible] ۱۱۹)

[illegible]

[illegible]

(مکتوب [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

خدا کے عشق میں تو وہ بچے بچے میں خدا کی آخر ہوتی ہے آخر
میں کہتا ہوں کہ تو اپنی خدا کی راہ پر چلو مدینے چلو مدینے

شریعت راہ ہے بستی ہے مدینہ ہوس ہے منزل مقصود عالم کی پیارے
تو سر قدم ہو کے مدینے کو چلو مدینے چلو مدینے

یہ جذب عشق کہتا ہے میں ہوں کو امت کے کھینچتے ہیں
کہتے ہے ہر زباں ہو کے متفق چلو مدینے چلو مدینے

ہو کیوں غم و فساد معیشت ہو کیوں شر میں ہوتے قدموں
تو دین اسلام اٹھے یہ کہہ کر چلو مدینے چلو مدینے

راہب کہتے ہیں جب مجھے سے ہیں شوق کی پیاس سے ہیں
صدا یہ کہتے ہیں کوثر ہے چلو مدینے چلو مدینے

ہدایت اب تو آئی ہے تو فوز مسلماں نے کی چاہی
نجات چاہتا تو ہے ہر ایک چلو مدینے چلو مدینے

(گلزار معرفت ص ۱)

حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

جب اسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو وہاں سے واپسی پر جہاز پر سوار ہوئے تو جہاز کے کپتان نے حضرت کے رفیق حاجی منصور علی خان مرحوم سے کہا تھا۔ حضرت فرماتے ہیں کہ "جب مدینہ منورہ سے روانہ ہونے کا وقت قریب آیا تو میں نے اپنا سامان جہاز پر روانہ کر دیا۔ میرے ساتھ صاحب زادہ حافظ محمد احمد صاحب تھے۔ جناب مولانا مرحوم نے اپنی طبیعت (ہوتے) ناگزیر مجھ میں ہوئی اور پر ہفتہ چلنا شروع کر دیا۔ ۱۰ ذوالحجہ ۱۲۸۰ھ مطابق ۱۸۶۴ء کو شب کو ۱۰ بجے میں اس جہاز پر سوار ہو گیا۔ (سوانح قاسمی جلد اول ص ۱۰۰)

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ اس مبارک سفر کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ جناب مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ چند منزل برابر ساتھ رہے اور جب ہوا کا رخ اور جہاز کی روانگی کا موجود تھا (نہ تھا) ہم لوگ ڈیک پر پڑے تھے۔ کھانے کے لئے تھے پتھروں نے مختصر اور مرغیاں کا حال (کر کوں کر) یا تھا۔

(اشہاب ثاقب ص ۵)

جناب رسول اللہ ﷺ کے قبر مبارک کا رنگ سبز ہے اس لئے حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

besturdubooks.wordpress.com

نے اپنی ساری عمر میں بڑا سفر کیا ہوگا کہیں پہنچ کر انکھ کھلتے کا ہوتا ہوگا پتہ کیا جو تا قافلہ اور حقیقت سفر وہ تھا جو ہمیشہ سے اپنے پیارے سے پیارے کو بھی آپ کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے کہ آپ پر بھی نہ پہنچتے تھے۔ اس حالت کو آپ ہی حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اشباب الاکتساب میں بیان فرمایا ہے۔

آپ نے اپنے شیخ حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائپوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیر قیادت ۱۸۵۷ء میں انگریزوں سے جہاد کیا تھا۔ جس میں شکست ہوئی اس میں آپ کی یہ کرامت بھی ظاہر ہوئی تھی کہ آپ کو کبھی پر کوئی گولی اور وار نہیں کارگر ہوسکے۔ حضرت شیخ گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر دیا ہے کہ آپ کو کبھی کوئی گولی نہیں لگی۔ اور جب آپ کا انتقال ہوا تو جنازہ میں سو کی کمر و شمر شروع ہوئی تو آپ کی والدہ نے کہا کہ میت بول رہی ہے۔ خدا امداد اللہ کو جنت نصیب کرے یہ آپ ہی کہا کرتے تھے کہ میرے مرنے کے بعد میرے بچے بھی جنازوں میں چیخنے چلانے لگے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں زیبا نہیں ہے کہ میت کے ساتھ ایسا کرو۔

جناب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے وقت غار ثور میں تین دن ہی روپوش رہے ہیں۔

(سوانح قاسمی جلد ۱ ص ۱۵۱)

آپ شیخ نوجہ سے ہے جنہوں نے (شیخ ابوبکر) نے آپ کا حال بزرگ ابو عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو ملنے سے لکھ بھیجا تھا۔ ان سے آپ نے فرمایا کہ حضرت میں نے حافظ نے اس پر ابو عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں تمہارے سے زیادہ کہاں میں نے اپنی آنکھوں سے تمہیں دونوں جہاں کے بادشاہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے ہوئے دیکھا ہے۔

(سوانح قاسمی ص ۹۳)

آپ نے جناب رسول اللہ ﷺ کے عشق و محبت میں چند قصیدے بھی لکھے ہیں جو قصائد قاسمی میں چھپے ہوئے موجود ہیں۔ ان کے چند شعار ملاحظہ فرمایئے۔

نبی کس سے ہیں ہو سکے تا اس کی	کہ جس پر ہے تیری ذات خاص کا ہو پیار
جو تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو	نصیب ہوں نہ وہ ذات و فرد کی زنہار
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں	تیرے کمال کو کہیں نہیں گذر و چار
گرفت ہو تو ترے کف بندہ ہونے میں	جو ہو سکے تو خدائی کا اک تری انکار
بجز خدائی نہیں چھوڑ تجھ سے کوئی کمال	بھلے بندگی کیا ہے مجھے جو تجھ کو عار
جو انبیاء ہیں وہ آگے تری نبوت کے	کریں ہیں اپنی ہونے کا پائی طے اقرار

besturdubooks.wordpress.com

آپ اپنے مکتوب بنام حضرت [illegible] میں [illegible] کے متعلق [illegible] کا [illegible] کرتے ہیں۔

حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

[illegible] رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے [illegible] میں [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

تبرکات کی زیارت خود کرایا کرتے تھے تو صندوقچی خود اپنے دست مبارک سے کھولتے اور غلاف کو نکال کر اول اپنی آنکھوں سے لگاتے اور منہ سے بوسے لیتے تھے پھر دوروں کی آنکھوں سے لگاتے اور ان کے سروں پر رکھتے۔ (الشہاب الثاقب ص ۵۱)

مدینہ منورہ کی کھجوریں آتیں تو نہایت عظمت و حفاظت سے رکھی جاتیں اور اوقات مبارکہ متعددہ میں خود بھی استعمال فرماتے اور حضار بارگاہ مخلصین کو بھی نہایت تعظیم اور ادب سے اس طرح تقسیم فرماتے کہ گویا نعمت غیر مترقبہ اور ثمار جنت ہاتھ آگئے ہیں۔ (الشہاب الثاقب ص ۵۲)

مدینہ منورہ کی کھجوروں کی گٹھلیاں نہایت حفاظت سے رکھتے لوگوں کو پھینکنے نہ دیتے اور نہ خود پھینکتے تھے۔ ان کو باون ستہ میں کوٹا کر نوش فرماتے۔ مثل چھالیوں کے کتروا کر لوتوں کو استعمال کرنے کی ہدایت فرماتے تھے۔ (الشہاب الثاقب ص ۵۲)

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ احقر ماہ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ میں بمعہ اہل بھائی محمد صدیق صاحب جب حاضر خدمت ہوا تو بھائی صاحب سے پہلے ہی حاضری میں حضرت قدس اللہ سرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ تبرک شریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی خاک بھی لائے ہو یا نہیں چونکہ وہ احقر کے پاس موجود تھے اس لئے باادب ایستادہ پیشکش خدمت اقدس کیا تو نہایت وقعت اور عظمت سے قبول فرما کر سرمہ میں ڈلوایا اور روزانہ بعد عشا خواب استراحت فرماتے وقت انتباہاً للسد اس سرمہ کو آخر عمر تک استعمال فرماتے رہے۔ (الشہاب الثاقب ص ۵۱، ۵۳)

بعض مخلصین نے کچھ کپڑے مدینہ منورہ سے خدمت اقدس میں تبرکاً ارسال کئے حضرت نے نہایت تعظیم اور وقعت کی نظر سے ان کو دیکھا اور شرف قبول سے ممتاز فرمایا بعض طلبۂ حضار مجلس نے عرض بھی کیا کہ حضرت اس کپڑے میں کیا برکت حاصل ہوتی، یہ روپہ کا بنا ہوا ہے تاجر مدینہ میں لائے وہاں سے دوسرے لوگ خرید لائے اس میں تو کوئی وجہ تبرک ہونے کی نہیں معلوم ہوتی۔ حضرت نے شبہ کو رد فرمایا اور یوں ارشاد فرمایا کہ مدینہ منورہ کی اس کو ہوا تو لگی ہے۔ اسی وجہ سے اس کو یہ اعزاز اور برکت حاصل ہوئی ہے۔ (الشہاب الثاقب ص ۵۲)

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خود احقر کا مشاہدہ ہے کہ تین دانے ان کھجوروں کے جو گفن خاص مسجد نبوی میں نصب ہیں اس سال لاکر حضرت اعلیٰ کی خدمت میں پیش کئے تھے۔ اس کی حضرت نے اس قدر وقعت فرمائی کہ نہایت اہتمام سے ان کے ستر سے کچھ زائد حصے فرما کر اپنے اقرباء و مخلصین اکثین میں تقسیم فرمائے اور اپنا بھی ان میں ایک حصہ قرار دیا۔

(الشہاب الثاقب ص ۵۳)

besturdubooks.wordpress.com

تجربہ مظہر ثبوت کا جاوا زبان کا تمل وہاں سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بعض مخلصین نے ارمان سیاحت حضرت نے یاد جو زکات تمل نے اس کی عادت عام لوگوں پر ظاہر ہے اس کو دیا ا ا

besturdubooks.wordpress.com

حضرت سہارنپوری، حضرت شیخ الہند، شاہ عبدالرحیم، حضرت تھانوی، مفتی اعظم رحمہم اللہ

بعض لوگوں نے اکابر دیوبند کے خلاف ایک نئی راہ اختیار کرلی ہے کہ ان فتوی پر مہر تصدیق کے علاوہ کسی تصدیقات حاصل کرتے ہیں اور ۱۳۵۴ھ میں مولوی ابوالحسن علی نامی نے یہ راہ نکالی، ان کے بعد اس حکایت کی اور مفتی الٰہی بخش کے مدرسہ والوں نے ۱۳۶۹ھ میں اس کو اختیار کیا، انہوں نے ۲۹ سوالات مرتب کرکے اکابر دیوبند کو بھیجے، جن کے جوابات کو فخر المحققین مولانا حسین احمد سہارنپوری ثم مدنی نے عربی زبان میں مرتب کرکے شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی، قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، فقیہ النفس حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش اور دیگر اکابر سے تصدیقات حاصل کیں، اکابر دیوبند نے ان جوابات پر اپنی تصدیقات ثبت فرمائیں، یہ جوابات اردو میں ترجمہ کرکے شائع کردیئے گئے

besturdubooks.wordpress.com

ہم زبان سے قال اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سید ما رسول اللہ ﷺ وقائل کلمہ سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں ان کو ذات اسماء و صفات اور شیون ذاتیہ سے کتنی وسیع مشیت و حکم کلیہ اور حقیقت مبادی مقادیر و اعداد و غیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان تک یا ان کے کنہ تک پہنچ نہیں سکتا نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی رسول اور بے شک آپ کو اولین و آخرین کا علم دیا گیا اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔ (اقتداء، اہل سنت و بدعتی ۱۰)

ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں کا علم نبی ﷺ سے زیادہ ہے وہ کافر ہے۔

(عقائد، اہل سنت و بدعتی ۵۲)

جو شخص نبی ﷺ کے علم کو یا آپ کی زیادہ اور بیان کیے ہوئے علم کے برابر سمجھے یا شبہ رکھے وہ قطعاً کافر ہے۔

(عقائد، اہل حق و بدعتی ۵۶)

ہمارے نزدیک زیارت اور بیارے شیخ محمد رسول اللہ ﷺ میں آپ نے بعد کوئی بی بی نہیں بنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے۔ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین (وہ بیان محمد ﷺ اللہ کے رسول اور ختم النبیین ہیں اور نبی کا بعد ہے اس حدیث سے جو ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور ترمذی نے بھی۔ (عقائد، اہل سنت و بدعتی ۳۴)

آپ کی نبوت بالذات ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت بالعرض اس لئے کہ ہر نبی کی نبوت آپ کی نبوت سے مرتبط ہے اور آپ کی نبوت کل اور باقی کی نبوت جزو اور رسالت و نبوت سے مراد عقد نبوت سے مرتبط ہیں پس آپ خاتم النبیین ہوئے اور بھی اور زمانا بھی۔

(عقائد، اہل سنت و بدعتی ۳۳، ۳۴)

ہمارے نزدیک اور تمام مسلمانوں کے نزدیک ایک زیارت قبر سید المرسلین (میری جان آپ پر قربان) اعلیٰ درجہ کی قربت اور بہترین ثواب اور جو بہت حاصل ہو جاتے ہے بلکہ واجب کے قریب ہے تو شخص سے ہے بشرطیکہ جانے سے عاجز ہو اور اس نے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے اور اس کی نیت بھی صحیح ہو اور نیت میں زیارت کا ہونا چاہئے تنہا کرنا بھی نیت کرے۔ بعد ازاں ہے کہ جو مدینہ میں داخل ہوا تو مسجد نبوی کی بھی زیارت کرے جب وہاں جائے تو مسجد نبوی کی بھی زیارت کرے جب مسجد میں داخل ہو تو آپ رسالت مآب ﷺ کی تعظیم زیادہ ہے اور اس کی مداومت کرے حضرت سے روایت ہوئی ہے کہ جو میری زیارت کو آیا کہ میری زیارت کے سوا کوئی حاجت اس کو نہ تھی میرا حق ہوتا ہے مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع ہوں اور ایسی کلام جو اس کی زیارت کی تعلیل ہے کہ انہوں نے زیارت کے لئے حج سے منع کیا اور نہیں کہ زیارت حج سے زیادہ ہے۔ (اہل سنت و بدعتی ۲۶، ۲۷)

besturdubooks.wordpress.com

اور حضرت زکریا علیہ السلام کے احساس و پریشانی کو اس کے بعد سے ہی اطمینان و فضل سے بدلنا شروع کر دیا گیا اور خوش خبری دی گئی فضل ہے۔ (مقام محمود اردو صفحہ ۲۰۰ بحوالہ ص ۲۰)

اور دوسرے مقام پر شیخ نے حضرت زکریا علیہ السلام کی قبر مبارک میں زندہ ہونے اور آپ کی حیات دنیاوی کی بے واسطہ ہونے کے دلائل دیئے ہیں جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ تمام آدمیوں کو پتا ہے علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ "انباء الاذکیاء بحیوۃ الانبیاء" میں اس کو ثابت کیا ہے پتا چلتا ہے کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء و شہداء کی قبر میں حیات اپنی ہے جیسی دنیا میں تھی اور وہی ہے "اما کالی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز روح و جسم کو ہوتی ہے اس میں سے ثابت ہوا کہ حضرت محمد ﷺ کی حیات دنیوی ہے اور اس معنی کو برزخی بھی کہتے ہیں۔ (مقام محمود اردو صفحہ ۲۰۰)

دوسرے مقام پر شیخ نے ایک اور مسئلہ کا ذکر کیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا دنیا میں نبی ہونا اور شہداء و صدیقین کا تو سمجھ آتا ہے ان کی حیات میں بعد وفات دنیا میں ہونا کہ بات میں دنیا کا ان بزرگ کے تجھ سے اعمال کی قبولیت اور حاجات پوری ہونا وغیرہ امور کی چھان بین کی ہے۔ (مقام محمود اردو صفحہ ۲۰۰)

سرتاج المحدثین حضرت مولانا انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علامہ العصر مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق آتا ہے کہ آپ طرز استدلال و انداز گفتگو میں سوچ تھا کہ ان پر شمائل نبوی کی کتاب مطالعہ کر رہے ہیں۔ علامہ عادات، اطوار، رفتار میں سرمو فرق محسوس ہوتا تھا۔ (مکتوب مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ)

"آپ روزانہ کتاب حضرت کی محبت و عظمت میں ایسے ڈوبتے تھے کہ آپ کا چلنا بھی بالکل حضور ﷺ کی طرح "کانما ینحط من صبب" کے مصداق تھا فرمایا کرتے تھے کہ حضور کی محبت اور کوشش سے بھی یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے فلاں ارشاد سے رسول کائنات ﷺ کی یہ مراد ہے بہت بڑی عداوت ہے۔ آپ حدیث شریف کے کسی لفظ کو بھی کمزور پڑھنے سے انتہائی طور پر متنفس ہوتے تھے اور حدیث شریف کے الفاظ میں معمولی غلطی سے بھی ڈراتے تھے کہ کہیں سرور کائنات ﷺ کے ارشاد کے مطابق یہ عمل جہنم نہ ہو جائے اور ارشاد یہ ہے۔

"من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار"

"جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔"

besturdubooks.wordpress.com

آپ کو مدرسہ کا کام کاج بھی بہت ہی اچھا لگتا تھا۔ آپ نے مدرسہ کی ترقی کے لیے بہت محنت کی۔ آپ کے مدرسہ کے لیے بہت سے چندے بھی جمع کیے

besturdubooks.wordpress.com

فرمایا "بہت کمزور ہیں اٹھ نہیں سکتا آپ بہت کہنے آیا ہوں جس کی کوشش بخیر ہو فوت کی آرزو ہو وہ آپ کی عزت و حرمت کی حفاظت کرے اور قرآن مجید نے مٹانے اور اس سے مسلمانوں کو بچانے کی کوشش کرتا رہے" (آخری دو جملے محمد علی صاحب چراغ حیدری)

آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کا مقدمہ بہاولپور سے فیصلہ سے پہلے میری زندگی یوں ہی جائے تو میری قبر پر فیصلہ سنا دیا جائے۔ ۱۹۳۴ء میں آپ کا وصال ہوا اور ۱۹۳۵ء میں فتح صاحب نے اس ہائی کورٹ مقدمہ کا فیصلہ دیا جس میں مدعا علیہ سے قرآن کریم کے ایک نسخہ کو مشروح اور مزین کرنے کا حکم دیا۔

حضرت مولانا محمد صادق مرحوم بہاولپور سے دیوبند کے ادارہ شرعی اعزت کے مطابق ہزار ہدیہ شکریہ فتح صاحب کا ایسے بلند الفاظ سے ادا کیا۔

جناب رسول اللہ خطوطی کی تعریف میں آپ نے بہت سے عربی اردو کی قصیدے لکھے ہیں اور آپ کے تلمذ کی زیادہ کے رہنے کے قطعہ تاریخ بھی لکھے ہیں چند اشعار یہاں درج کیے جاتے ہیں۔

افضل الرسل محمد مصطفیٰ ہے	خیر خلق اللہ رحمت کا نبی ہے
جمیل الاخلاق زینت افزا ہے	نعت اوصاف کمال اوس کی زیبا ہے
تاسبا کھائے کہاں کہ وہ بیکس کا ملجا	دے کے کل دامن اسے حوض پہ جام مے دے
یاد رہے اللہ سے دعا ہم غلام	یہ دعا ہے آپ کی بعد انتقال ہے
وہ دعا ہے اے رب العزت ان آخر	قبر انور کی تجھ رحمت ہو اجمل انام
مستجاب ہے دعا ہے ہمارا کام	ہر صدا ہو کائنات درخشندگی تحمید

(انوار اقبال ص ۱۰)

شاہ جہاں کا کرم ہمارا ہے	کیا ہے غم جب کہ وہ سہارا ہے
کروہ نہیں تو کچھ نہیں میرے	وہ اگر ہے تو سب سہارا ہے
وصف تیری زبان کی زینت ہے	نام کو اس نے کیا سنورا ہے
دونوں جگ میں ہے وہ باسانی	جس کے اوپر تیری عنایت ہے
اپنے در سے نہ کھیل انور کو	خلق درکوش بے سہارا ہے

(ماہنامہ تاج الہند اگست ۱۹۵۸ء)

آپ کا ایک شعر ہے۔

قبول محمد را سزاوار	وار چیتی زلفت خیبر

besturdubooks.wordpress.com

ہے یہ مرکب کہ نہ نیلم ہے نہ یاقوت ہے تو

فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ مدینہ پوری کی نیکی جب تک امت رسول علیہ السلام کی ہے

(۱۲ رمضان ۱۳۸۲ھ)

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ اسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت سید حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ نہایت پاکباز بزرگ تھے۔ اس زمانہ کے مشہور رئیس اور متمول تاجر تھے۔ آپ کی عمر ابھی بارہ سال کی تھی کہ آپ نے اپنے شیخ سے اجازت بیعت حاصل کی اور شیخ کی بارگاہ میں بارگاہ رسالت کا مشاہدہ کیا۔ مدینہ منورہ کو گھر بنا لیا تھا۔ شیخ کا انتقال ہوا تو آپ نے بڑھ صدمہ اٹھایا۔ اس وقت سے آپ اپنے دل میں اپنے وطن واپس جانے اور ہجرت کرنے کے خیال میں مستغرق رہنے لگے۔ ارادہ فرمایا۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۷۹ھ میں، راقم الحروف کی تعلیم ابھی نہیں ہوئی تھی کہ آپ نے ارادہ فرمایا۔ حضرت سید حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ہجرت کی تیاری میں اپنے اور اپنے خاندان بیت المال کے لئے وطن کے بجائے حبیب میں جا آباد ہونے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا یہ ارادہ سنا تو بے چین ہو گئے اور ایک عاشق کی طرح تڑپ اٹھے۔ چند اشعار ارشاد فرمائے۔

اے حبیب باغ خلوں کو نہ چھوڑ — بلبل شیدا کو اپنے نہ رلا تو

مجھ دیواں آمد ہجرت حبیب — اے ہزاراں آہ و فغاں بر لب ما تو

اے ہوس مرغی آپ کی فرقت کے قتیل — ہیں محبت سے تپک جاتے ہیں

ہجر ہے یا نہ ہے پر ہے ہجر میں — عشق احمد کا مزہ ہی ہجر سہتے ہیں

اس حبیب اللہ حضرت کے نہ ہونے سے — درد مندوں کی دعا کیسے کئے جاتے ہیں

زندگی میں تو بھی دل میں کبھی تھی حضرت پر — تصدق یا نبی اللہ تو محبوب خدا ہے

اسماعیل تیری ہے حبیب اللہ تو پیدائی مٹی — دل دیوانہ تیرا سب تیرے ہی سودا کا ہے

حضرت مدنی رحمۃ اللہ نے اپنے استاد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق مسجد نبوی کی مرمت اور توسیع کے کام میں مدد رئیس کا آغاز کیا۔ آپ کا حلقہ درس بہت جلد ہی مقبول ہو گیا اور دور دراز سے طلبہ آپ کے پاس کھنچے کھنچے آنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کو شیخ الہند کے بلند خطاب سے یاد کیا جانے لگا۔ مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ آپ نے ۱۸ برس حرم نبوی میں صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں بیٹھ کر اور خود صاحب کتاب وسنت

besturdubooks.wordpress.com

(جناب رسول اللہ ﷺ) کے پاس حاضر ہوں ان کے زیر نظر رہوں آفتاب وہاں سے مشرق و مغرب کے ہزارہا عوام و خواص اور علماء و فضلاء مستفید ہوتے اور مجاز و شاہ مصر و عراق و ترکستان و تاشقند وغیرہ وقت آپ سے کمالات کا شرف حاصل کرتے تھے۔ قیام مدینہ کی ابتدا میں ہر پیر کو آپ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کو جاتے تھے کہ وقت پر اپنے استاد کی معیت میں پڑھائیں۔ عیادت خانہ میں رہتے تھے۔ گویا حرم نبوی کے اشارہ پر حرم شیخ میں حاضر داخل ہوتے تھے۔ (مقدمہ ملفوظات شیخ الاسلام)

مدینہ کی مشاغل کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنے پیر و مرشد حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایات کے مطابق پوری مستعدی اور ہمت سے ذکر و اشغال بھی جاری رکھا اور مدینہ کی مقدس راتوں میں سوکھے مطہر بیت کی مشکل ترین گھاٹیاں بھی عبور کرتا رہا۔ روزانہ بارگاہ رسالت میں صلوٰۃ و سلام پیش کرنے، بیس مسجد شریف میں ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے۔ جان میں غیر اختیاری حرارت پیدا ہو جاتی تو اٹھ کر دخل میں تشریف لے جاتے۔ اکثر مسجد الاجابہ کے قریب کھجوروں کے جھنڈ میں بیٹھ کر اللہ کے ذکر میں مشغول ہو جاتے اور اسی کی محبت میں جاگتے اور اس کی یاد میں گم ہو جاتے۔ اللہ تعالیٰ کی یاد اور جناب رسول اللہ ﷺ کے عشق و محبت کی برکت سے کشوف و کرامات اور رؤیا صالحہ کا سلسلہ شروع ہوا تو معاملہ یہاں تک پہنچا کہ بارہا محبوب زیارت اور "علیکم السلام یا والدی" کے مبارک جواب سے سرفراز ہوئے۔

ایک دن آپ اردو شعروں کی کتاب پڑھ رہے تھے کہ آپ کے سامنے یہ مصرعہ آیا۔ یہاں اسے حبیب رفع سے بنا دو تاکہ آپ کو بہت اچھا معلوم ہو۔ رفع الطبر سے قریب ہیں کہ صلوٰۃ و سلام کے بعد نہایت بے قراری کے عالم میں یہ مصرعہ پڑھنا اور شوق دید میں رونا شروع کر دیا۔ کچھ دیر بعد آپ کو اسی بیداری میں نظر آیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سامنے ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ کا چہرہ مبارک سامنے ہے اور بہت پسند آ رہا ہے۔ (صفحہ نقش حیات جلد اول ص ۹۲)

مشہور عالم اور بزرگ حضرت مولانا مشتاق احمد انبیٹھوی مرحوم نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ زیارت بیت اللہ سے فراغت کے بعد دوبارہ رسالت میں حاضری ہوئی تو مدینہ حبیب کے دوران قیام مشائخ وقت سے یہ تذکرہ کرنا کہ مسائل رفع الطبر سے عجیب کرامت کا ظہور ہوا ہے۔ ایک ہندی نوجوان نے جب بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھ کر دوبارہ رسالت سے "علیکم السلام یا والدی" کے پیارے الفاظ سے اس کو جواب ملا۔ اس واقعہ کو سن کر قلب پر ایک خاص اثر ہوا اور خوشی کا عجیب یہ بھی تھا کہ یہ سعادت ہندی نوجوان کو نصیب ہوئی ہے۔ دل نے چاہا اور اس ہندی نوجوان کی جستجو شروع کی تاکہ اس محبوب بارگاہ رسالت کی زیارت سے مشرف ہو کر خود اس واقعہ کی بھی تصدیق کروں۔ تحقیق کے بعد پتہ چلا کہ وہ ہندی نوجوان سید حبیب اللہ مہاجر مدنی

besturdubooks.wordpress.com

رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی طلب کا تذکرہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ "بیٹھ جاؤ" میں بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ "تم کو اختیار ہے کہ تم ہمارے پاس رہو یا مدینہ منورہ جاؤ" میں نے عرض کیا کہ "میں مدینہ منورہ جاؤں گا" آپ نے فرمایا کہ "اچھا جاؤ" (انفاس العارفین ص ۳۹)

آپ آخری بار ۱۳۷۶ھ میں جب زیارت بیت اللہ شریف و زیارت روضۂ رسول ﷺ سے مشرف ہوئے تو واپسی پر جہاز میں آپ نے ایک تقریر فرمائی جس کا ایک ایک لفظ عاشقانِ رسول اللہ ﷺ کے دل کی دھڑکن ہے۔ اس تقریر میں زیارت کی روشنی کے متعلق ارشاد فرمایا کہ

شہنشاہِ عشق نے اپنے دیوانوں کو جس قدر تحفے دیئے ہیں وہ تحفے اختیار کرنے والوں کے ظرف کے مطابق ہیں۔ آقا نے اپنے غلاموں کو جو تحفے عطا فرمائے ہیں وہ ان کے ظرف کے مطابق ہیں۔

اس بارگاہِ عشق نے ہر دور میں کتنے بخشے ہیں۔ ان لوگوں سے کہ جنہوں نے اپنے دلوں کو اپنے گناہوں سے پاک کر لیا ہے۔ ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ اور جب آپ نے ان کے لئے استغفار فرمائی تو ہم نے ان کی توبہ قبول کر لی۔ آپ سے بڑھ کر کون ہے جو عرش کو یہ پیغام دے کہ یا اللہ تو مجھ سے راضی ہے میں تجھ سے راضی ہوں۔ آپ کی دعا کے بعد ہی تو ہمیں یہ نعمت ملی ہے۔ اگر آپ ہماری شفاعت نہ فرماتے تو ہم کیا کر سکتے تھے۔ آپ کے بعد ہم آپ کی امت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ (ارشادات ص ۴۰)

اپنے ایک مریض کو خط کے جواب میں لکھتے ہیں "بارگاہِ نبوت سے استغفار ... جب یہ بارگاہ ملی ہے تو ہر وقت صلوٰۃ و سلام مقبول و درود شریف کی کثرت رکھیں۔ آپ زیادہ سے زیادہ اس کے عادی بنیں۔ دعا کی ضرورت ہے کہ ہر قیامت میں مشغول رہیں۔ ہر چھوٹی چیز سے بچیں۔ ہر ایک کے قصد یا سوال کی ضرورت نہیں۔ دعا کی رہے ہر وقت کے وقت میں آنکھ سے آنکھ ملا کر دل پر قرآن کریم پڑھنے والی ہے۔ ... اور ہماری طرف سے ان کی خدمت میں سلام عرض کریں۔ (ارشادات ص ۴۵)

جناب رسول اللہ ﷺ کے متعلق اپنے کلام کے تعریفات لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ... حضرات کان کے اوصاف کو ملاحظہ فرمائیے۔ یہ جملہ حضرات ذات حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ

besturdubooks.wordpress.com

والسلام کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیوضات الٰہیہ و مجاب رحمت غیر متناہیہ اعتقاد کیے ہوئے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ازل سے ابد تک جو جو نعمتیں عام پر ہوئی ہیں اور ہوں گی عام ہے کہ وہ نعمت وجودی ہو یا اور کسی قسم کی ان سب میں آپ کی ذات پاک اس طرح پر واقع ہوئی ہے کہ جیسے آفتاب سے نور چاند میں آیا ہوا اور چاند سے نور ستاروں کی آنکھوں میں۔ غرض کہ حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام واسطے جملہ کمالات عالم و عالمیاں ہے۔ یہی معنی لولاک لما خلقت الافلاک اور اول ما خلق اللہ نوری اور نحن آخر الانبیاء وغیرہ کے ہیں۔

(الشہاب الثاقب ص ۳۷)

یہ جملہ حضرات ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باوجود افضل الفضائل و اتم الکمالین ہونے کے آپ کو بعد نزاکت کے لئے اس عالم کے واسطے واسطے مانتے ہیں۔ یعنی جملہ کمالات خلائق بھی ہو یہ کلی، نبوت ہو یا رسالت بعد تشریف ہو یا شفاعت، حلالت ہو یا شجاعت، علم ہو یا حلم، فتوت ہو یا وقار وغیرہ وغیرہ سب کے ساتھ والا بالذات آپ کی ذات والا صفات جناب باری عز شانہ کی جانب سے متصف کی گئی اور آپ کے ذریعہ سے جملہ کائنات کو فیض پہنچا۔

(الشہاب الثاقب ص ۵۳)

ایک مرتبہ درس بخاری میں ارشاد فرمایا کہ ایک حاجی صاحب مدینہ منورہ پہنچے اور یہ سنا کہ مدینہ منورہ کا وبائی زمانہ ہوتا ہے۔ رات کو جناب رسول اللہ ﷺ خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ جب مدینہ کا وبائی زمانہ ہوتا ہے تو آپ یہاں کیوں تشریف لاتے ہیں۔ یہاں سے چلے جاؤ۔ یہ صاحب جب یہ ارشاد سنے تو بہت حیران ہوئے۔ لوگوں سے پوچھتے پھرتے تھے کہ اب کیا کروں۔ کسی صاحب نے فرمایا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر جا کر دعا کرو مقبول ہے اللہ تعالیٰ تمہارے حال پر رحم فرمائے۔ چنانچہ یہ صاحب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر گئے اور رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اس رات کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا مدینہ منورہ سے چلے جاؤ ورنہ ایمان کا خطرہ ہے۔ اس کے بعد حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا مدینہ منورہ کی چیز وں میں عیب نہ نکالنا چاہئے بلکہ وہاں کی مصیبتوں کو خوشی سے برداشت کرنا چاہئے، مدینہ منورہ کے باشندوں کا احترام کرنا چاہئے اگر ان کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچے تو اس کو بھی خوشی برداشت کرنا چاہئے۔ (انفاس قدسیہ ص ۲۵۹)

ختم بخاری شریف کے موقعہ پر ارشاد فرمایا کہ اصلاح نفس کے لئے اشتغال بالحدیث سب سے اقرب ذریعہ ہے اور اس کے بعد فیض الحرمین میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا

besturdubooks.wordpress.com

مشاہدہ بیان فرمایا کہ شاہ صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے مزار مقدس (زاد اللہ شرفا) پر حاضر ہو کر مشاہدہ کیا کہ جو لوگ اشغال باللہ میں مشغول رکھنے والے ہیں ان کے قلب اور آنحضرت ﷺ کے قلب مبارک تک نورانی دھاگوں کا سلسلہ جاری ہے۔

(انفاس القدسیہ ص ۳۳۹)

حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ

شیخ المشائخ حضرت قدس سرہ العالی شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو کلمہ شریف سے مدینہ طیبہ پہنچتے ہوئے آخری منزل پر جدہ سے کہہ دیا کہ اب وہ جدہ آئے جہاں سے گنبد خضرا نظر آتا ہے تو فوراً بیٹھ گئے۔ اس نے بتا دیا وہاں سے اتر کر پیدل چلتے رہے۔ راقم کو پہلے ہی تاکید فرما دی تھی کہ روضہ شریف کی حاضری رعیس و خاموشی رہیں اور ہیبت ادب و احترام کے ساتھ حاضری دیں۔ (سوانح حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۲۰)

آپ کبھی بھی ذوق اور محبت سے خالی کلام نہ سنا کرتے تھے۔ کوئی پنجابی زبان کا شاعر بھی آجاتا تو حضور ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعریف میں کلام سنانے کا حکم ہوتا۔ بعض اشعار سے آپ پر ایسی طاری ہوتا اور دیر تک طبیعت پر اثر رہتا۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب قصیدہ وزیریہ قصیدہ نعتیہ دراصل خواجہ غازی الدین خاں المتخلص بہ نظامی ہے جو حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ سے غلط طور پر منسوب ہو چکا ہے۔ اکثر پڑھوا کر سنا کرتے تھے جس کا مطلع ہے۔

صبا بسوئے مدینہ ۔ زمن ازیں دعا گو سلام برخواں
بگو شہ مدینہ گردہ بصد تضرع پیام برخواں
بفرقت شہ زندہ شد ز وصال محمد ﷺ
جہاں روشن است از جمال محمد ﷺ

مرض وفات میں مدینہ طیبہ کا ذکر سن کر بے اختیار رقت طاری ہو جاتی اور بعض اوقات بلند آواز سے رونے لگتے۔ مولانا محمد صاحب انوری محمد وکیلے روانہ ہو رہے تھے حضرت سے رخصت ہونے کیلئے آئے۔ مدینہ طیبہ کا ذکر ہوا تو حضرت دھاڑیں مار کر رونے لگے۔ مولانا محمد صاحب فرماتے ہیں کہ "میں نے کبھی حضرت قدس سرہ کی آواز سے بلند آواز سے روتے ہوئے نہیں دیکھا تھا" پھر عبدالعزیز صاحب آئے تو ان سے فرمایا "بھئی یہ مدینہ جا رہے ہیں" یہ کہہ کر حضرت کی چیخیں نکل گئیں۔

(سوانح حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ ص ۴۲۱)

ایک موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا سینہ مبارک نور و معرفت کا گنجینہ تھا،

besturdubooks.wordpress.com

محمد رسول اللہ ﷺ نے آپ کی محبت، محبت کے ساتھ کی اس محبت کی خاصیت ظاہر ہوئی اور جتنی جتنی کسی کی محبت تھی اسی قدر حضور ﷺ کے سینہ میں کی وجہ سے اس محب سے سینہ میں کچھ کھوٹ کی محبت تھی تین نے اصلی محبت کی تھی انہوں نے آج تک حضور ﷺ کا وہی نور یقین و معرفت سینہ میں محفوظ پایا جو اس سے آگے مشائخ کے ملے چلا۔

(سوانح حضرت داتا پوری ص ۳۰۰)

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ الحدیث مولانا الحاج صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق آپ نے فرمایا وہ اور جانشین حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ انگریزوں نے حضرت کو دلی سے گرفتار کر کے مختلف جیلوں میں رکھا اور آخر میں لاہور میں پابند خانہ کیا۔ آپ نے ایک چھوٹی سی مسجد میں درس قرآن شروع کیا تو بعض لوگوں نے آپ کو جناب رسول اللہ ﷺ کا گستاخ اور سب و شتم کرنے والا کہہ کر آپ کو شہید کرنے کی سازش کی۔

منصوبہ بنانے والوں نے طے کیا کہ جمعہ کے دن جب حضرت رات کو جب مسجد سے مکان کو آنے کے لئے جائیں اس وقت آپ کو شہید کر دیا جائے۔ لاہور رحمت اللہ صبح کے درس میں آئے تو اچھی طرح دیکھ لیں تاکہ رات کو مغالطہ نہ ہو۔ اتفاق سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ سردار دو جہاں ﷺ کی شان بیان فرما رہے تھے۔ انداز ایسا انوکھا اور دلچسپ تھا کہ سن کر حضرت کے گروہ ہو گئے۔ اپنے ارادہ سے توبہ کی اور اپنے ساتھیوں کو جا کر کہا کہ تم مجھ سے ایسے شخص کو قتل کرانا چاہتے ہو جو سچا عاشق رسول ﷺ ہے۔ میں نے تو آپ سے حضور اقدس ﷺ کی جو تعریف سنی وہ اس سے پہلے کسی سے نہیں سنی تھی۔ ان لوگوں کے سروں پر شیطان سوار تھا وہ نہ مانے تو باوصاحب نے کہا کہ جو حضرت کو شہید کرے گا وہ پہلے میرا سر تن سے جدا کرے گا پھر حضرت تک پہنچے گا۔

پروردگار رات سے آپ کے نگاہ اور عشق و غلامی اور محبت بڑی نے اپنے اس شعر میں خوب ادا کیا ہے۔

تو رہا ادھر رہیں اور دل مدینے میں رہا
بن کے آیئے مولیٰ محمد ﷺ کے خزینے میں رہا

حضرت کی وفات میں فیض باغ لاہور کے عبدالقادر راج نے خواب میں دیکھا کہ جناب ﷺ خدام الدین کے دفتر میں تشریف فرما ہیں اور حضرت لاہوری آپ کے سامنے دوزانو بیٹھے ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں نے حضور ﷺ کے سامنے اپنے ایک ساتھی کو پیش کیا جو سلک کے بارے میں ان

besturdubooks.wordpress.com

ے تھکنا اُترتے تھے اور ہر بات پر کہا کرتے تھے کہ ہم تو وہ فقروں میں سے ہیں جن کو اُن کی نانی نے پیدا کیا تھا آج اب ہمارے حضرت والد ہی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کرتے ہیں جو پڑھتے ہیں لکھتے ہیں۔

(الفرقان ربوہ ۲۳ فروری ۱۹۶۳ء)

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۲۱ء میں جب امرتسر کی عورت نے جناب رسول اللہ ﷺ کی توہین سے متعلق کتاب شائع کر کے ناشر راجپال کو چھوڑ دیا تو مسلمانوں میں غم و غصہ اور بے چینی پیدا ہو گئی۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنے رفقاء کے ہمراہ میں اس مسئلہ کو حل کرانے کے لئے اور مسلمانوں کو مزید کسی اشتعال سے بچانے کے لئے دہلی روانہ ہوئے۔ حضرت امیر شریعت کی امیدوں اور توقعات کے عین مطابق ہی ہوا۔ حضرت کو دیکھتے ہی ہندو اور سکھ اخبارات نے شور مچانا شروع کر دیا۔ اکثر اخبارات نے لکھا کہ مسلمانوں نے دلی پر اور ہم پر حملہ کر دیا ہے۔ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ اکیلے اور نہتے تھے اور ہندو سکھ جتھوں کی شکل میں حملہ آور ہو رہے تھے۔ آپ نے جیل جانے سے پہلے وضو کیا اور دو نفل ادا کئے اور پھر جیل کی طرف روانہ ہو گئے۔ آپ نے جیل جاتے ہوئے درود ابراہیمی کا ورد شروع کر دیا۔ اللھم صل علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی ال ابراھیم۔ آپ پر جوش میں داخل ہوئے اور فرمایا کہ آج ہمارے لئے ایسے ہی ہو سکتا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ گلزار بن گئی تھی۔ اسی روز شام کو آپ کو رہا کر دیا گیا۔ آپ جیل سے باہر آئے تو ہندو اخبارات نے لکھا کہ مسلمانوں کا لیڈر جیل سے رہا ہو کر آیا ہے۔ ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس کو باہر جانے کی کوئی اجازت نہیں دیں گے۔ حکومت نے فوراً ہی حضرت کی نظر بندی کا حکم دے دیا۔ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر آپ کو امرتسر میں داخل کر دیا گیا۔ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ نے امرتسر کی عدالت میں شریعت پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا

اے مسلمانان! آج جناب رسول اللہ ﷺ کی آبرو خطرے میں ہے۔ آج ہمارے لئے یہ بڑے رشک کی بات ہے کہ آج ہمیں محمد کی حفاظت کا موقع میسر آیا ہے۔ ہم نے اس کو قبول کیا ہے۔ ہم نے اس کو قبول کیا ہے۔ ہم نے اس کو قبول ک

besturdubooks.wordpress.com

المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور آپ کی تعزیت کی۔ میں نے کہا تمہیں معلوم نہیں کہ کفار نے کیسی کیسی گالیاں دی ہیں اور کیسے کیسے الزام لگائے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اور دوسرے چند حاضرین (جو اس وقت حاضر تھے) یہ اور اس طرح کی دوسری باتیں سن کر رونے لگے۔ تھوڑی دیر بعد میں نے کہا کہ یہ باتیں سن کر میں نے رونا شروع کیا تھا مگر مجھے معلوم نہیں کہ آج ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم رو رہے ہیں۔ آج تو ہمیں خوش ہونا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ خدا کی قسم اگر ہمارے مسلمان ہونے سے آج اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے تو ہمیں اس کی کوئی پروا نہیں کہ ہمیں کیا کہا گیا ہے۔ ہم نے جو کچھ کیا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیا ہے۔ (ابن ہشام ج ۲ ص ۱۹۲)

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد ان کی والدہ ام الخیر سلمیٰ بنت صخر نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ ان کے بعد ان کی بہن ام فروہ بنت ابی قحافہ نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ ام فروہ کے بطن سے اپنے بچے کو لے کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قدموں میں ان کی بیٹی اسماء نے ڈال دیا۔ اسماء کے بیٹے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے۔ (ابن ہشام ج ۲ ص ۱۹۲)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے دروازے پر ایک مسجد بنا لی تھی۔ وہ اس میں نماز پڑھتے تھے اور قرآن پڑھتے تھے۔ مشرکین کی عورتیں اور بچے ان کے گرد جمع ہو جاتے تھے اور ان کو دیکھتے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت روتے تھے۔ جب وہ قرآن پڑھتے تھے تو ان کے آنسو نہیں رکتے تھے۔ ان کی اس حالت نے مشرکین کے بڑے بڑے لوگوں کو خوفزدہ کر دیا تھا۔ (ابن ہشام ج ۲ ص ۱۹۲)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد ان کے گھر میں اسلام کی روشنی پھیل گئی۔ ان کی بیٹی ام کلثوم نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ ان کے بعد ان کی بیٹی عائشہ نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ عائشہ اس وقت بہت چھوٹی تھیں۔ ان کے بعد ان کی بیٹی اسماء نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ اسماء کے بعد ان کے بیٹے عبداللہ نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ عبداللہ کے بعد ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ عبدالرحمٰن کے بعد ان کے بیٹے محمد نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ محمد

besturdubooks.wordpress.com

کے تحفظ کے لئے مسلمانوں نے بے پناہ قربانیاں دیں۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت چل، عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے بے شمار مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا اور ہزاروں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اسی زمانے کی ایک بات ہے کہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب (۱۹۷۰ء) محمد عبدہ صاحب کو ساتھ لے کر خواجہ حمید الدین صاحب کے وہاں خواب میں جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور اقدس ﷺ نے آپ دونوں حضرات سے شریعت کے کام جاری رکھنے کا حکم دیا اور اپنے کام پر لگے رہنے کا پیغام دیا تھا آپ کے اس دور کے چند ارشادات یاد رکھنے کے قابل ہیں فرمایا کہ قادیانیت کی حفاظت میرا اجر ہے۔ میں نے جو محض اس راہ کو چھوڑ دیا ہے وہ بھی ٹھیک، چوری کا چھوٹا سا کام کرنے والے کو میں اس کے مربیان کی نگہبانی پھاڑوں کا کام کرنے والے سے بہتر سمجھتا ہوں۔ (حضرت ﷺ تو آپ بعض اوقات جوش محبت میں کہا کرتے تھے) کہ اگر کسی کا نبی سے اپنا نام ملانے کا ارمان رہ گیا ہے تو میں نے حسن و جمال پر نہ مرنے والوں کو تو محبت سے محروم اور لعنت سے ان پڑھ جوان کا نام لیتے ہیں لیکن عاشقوں کی خیر وہ شمع کا تو شاہد رکھتے ہیں۔

(بیان صادق ص ۲۹)

آج مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں رئیس صدیقی رضی اللہ عنہ پیدا کر دیا۔ آج حضرت محمد ﷺ کی عزت و ناموس پر حملے کیے جا رہے ہیں۔ وہ جو آج محمد عربی ﷺ کی آبرو پر کیچڑ اچھالنے والے ہیں ختم کے انسان حملہ آور ہیں۔ یاد رکھو محمد ﷺ کا دین ہے محمد ﷺ کا قرآن ہے۔ محمد ﷺ کے دین ہے محمد ﷺ کی نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ (خطبات امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۰۸)

ہم محمد ﷺ کی ہر توہین کرنے والی کی تحریر کو کچل دیں گے ہم چین سے اس وقت تک نہیں بیٹھیں گے جب تک ہم رسول اللہ ﷺ کی ذات پر حملہ کرنے کا ہم حضور ﷺ کے نام لیواؤں حضور اللہ کی کامل ترین دشمن ہے۔ (خطبات امیر شریعت ص ۱۱۲)

میری کمزور تو آج بھی محفلوں میں مصطفیٰ ﷺ کی خاطر پھانسی لگنے کو تڑپتی ہے۔ میں تمام مسلمانوں سے مخاطب ہوں کہ تم حضور ﷺ کی آبرو کی حفاظت کرو تو میں تمہارے کپڑے بھی پھاڑنے کو تیار ہوں اور تم نے حضور ﷺ سے خدا نہ کی تو پھر میں تمہارا باغی ہوں۔ میں محمد ﷺ کے نام پر کٹ مرنے کے لئے تیار ہوں۔ (خطبات امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۲۳)

آپ کی عشق رسالت میں ڈوبی ہوئی خطابت ہی سے متاثر ہو کر مولانا ظفر علی خان مرحوم نے کہا تھا

کانوں میں گونجتے ہیں بخاری کے زمزمے — ہیں چہل چہک رہا ہے ریاض رسول ﷺ میں

علامہ اقبال مرحوم نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ "شاہ جی اسلام کی سچی پھرتی تلوار ہیں"

۱۹۳۱ء میں جب تحریک خلافت شباب پر تھی اور انگریزوں کے خلاف جہاد آزادی میں بھرپور

besturdubooks.wordpress.com

حصہ لینے کی وجہ سے حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کو تین سال کے لئے جیل بھیج دیا گیا تو علامہ اقبال مرحوم نے آپ کو زبانی تعزیت پیش کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

ہر کسی کی تربیت کرتی نہیں قدرت مگر — تم میں وہ طائر کہ ہیں دام و قفس سے بہرہ مند
شہپر زاغ و زغن در بند قید و صید نیست — ایں سعادت قسمت شہباز و شاہیں کردہ اند

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے چند نعتیہ اشعار بھی ملاحظہ فرمائیے۔

لولاک ذرۂ زجہان محمد ﷺ است — جان آن میراد چہ شان محمد ﷺ است
سرچشمۂ کلام الٰہی خدا گواہ — آں ہم بیارتے ز زبان محمد ﷺ است
تازہ بنام پاک تحمد کلام پاک — تازہ بآں کلام کہ جان محمد ﷺ است
توحید را کہ نقطۂ پرکار دین ماست — دانی کہ خط زبان محمد ﷺ است
سر قضا و قدر تمین است اے ندیم — پیمان امر خلق زکان محمد ﷺ است

آپ اپنی تقریروں میں سرور دو عالم ﷺ کے شاعر حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے شعر بڑے ذوق سے پڑھا کرتے تھے اور اپنے مجموعہ کلام "سوانح الانام" کو ان ہی شعروں کے توسط سے ان کی روح کے نام منسوب کیا ہے۔

واحسن منک لم ترقط عینی — واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبراء من کل عیب — کانک قد خلقت کما تشاء

یا رسول اللہ ﷺ میری آنکھ نے آپ سے زیادہ حسین کوئی نہیں دیکھا اور آپ سے زیادہ خوبصورت کسی عورت نے جنا ہی نہیں۔ آپ ہر قسم کے عیبوں سے پاک پیدا کئے گئے ہیں گویا کہ جیسے آپ نے چاہا ایسے ہی آپ پیدا کئے گئے۔

یارب صل وسلم دائماً ابداً — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

besturdubooks.wordpress.com

باب چہارم

زیارت نبی (ﷺ) سے مشرف ہونے والے بزرگان دین کے مبارک خواب

فخر المحدثین حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ ۱۱۴۳ھ میں جب کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر ۳۰ برس کی تھی آپ عازم حجاز ہوئے۔ جب مدینہ منورہ کی حاضری کی سعادت نصیب ہوئی تو آپ ۳ ماہ تک حضرت محمد ﷺ کے روضۂ اطہر کی طرف منہ کیے بیٹھے رہتے تھے اور اس سے برابر فیض حاصل کرتے رہے۔ اسی "الفیض" کی شرح و تفصیل میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مستقل کتاب "الفیوض الحرمین" تحریر فرمائی۔ اس کتاب میں ایک جگہ اپنے متعلق فرمایا کہ مجھے حضرت رسول اللہ ﷺ نے خود سلوک کا راستہ طے کرایا اور اپنے دست مبارک سے تربیت فرمائی اس سے میں آپ ﷺ کا اویسی ہوں اور آپ ﷺ کا باواسطہ شاگرد ہوں۔ یہ فرمانے کی بھی نوبت ہوئی کہ خود آپ ﷺ نے زیادہ استفادہ مجھے اس بشارت سے فرمایا کہ تمہارے متعلق خدا تعالیٰ کا ارادہ ہو چکا ہے کہ تمہارے مرحوم کے حصوں میں سے تین حصے تمہارے اندر پیدا کیے جائیں گے۔

(تذکرہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ از مولانا سید حسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۹۳، بحوالہ انفاس العارفین)

☆ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے مجھے بہت سی باتیں معلوم کرنے کی اجازت دی گئی ان میں ایک چیز یہ بھی تھی کہ میں فرمائیں اپنی قوم میں مخالفت کروں، چونکہ ہندوستانی مسلمان عرصہ دراز سے غلط مسلک پر تھے اس لئے شاہ صاحب رحمۃ اللہ

besturdubooks.wordpress.com

علیہ نے بھی اپنے اپنے مخصوص مسلک کی پابندی واجب کرنی تھی لیکن اویسیان اہل کی طرح وہ مختلف مسالک فقہ میں بھی اساسی وحدت کے قائل تھے۔ چنانچہ اپنے آپ کو حنفی کا ذکر فرماتے ہیں جس میں انہوں نے حضرت محمد الرسول ﷺ کی بارگاہ سے مستفید ہونا بیان فرمایا کہ میں نے یہ معلوم کرنا چاہا کہ آپ ﷺ مسالک فقہ میں کس خاص مسلک کی طرف رجحان رکھتے ہیں تو کشف میں اس مسلک کی اطلاع کروں، میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے ہر ایک فقہ کے یہ سارے مسالک پسند فرمائے اور آپ ﷺ نے مجھ کو یہ ہدایت فرمائی کہ فقہ کے چاروں مروجہ مسلک کی تقلید سے بھی بے قید نہ رکھوں اور وہاں تک ممکن ہو سکے میں تطبیق کی کوشش کروں (مسالک فقہ کی طرح تصوف کے تمام مظاہر یعنوں کو بھی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ ﷺ کے نزدیک یکساں پایا)

(فیوض الحرمین حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ بار دوم آرام باغ "شاہ ولی اللہ اور انکا خاندان" از پروفیسر محمد سرور صفحہ ۱۳۰ سطر ۳۰ تا ۲۶)

حضرت معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلک حنفی سنت سے معروف کے ساتھ زیادہ موافق ہے جس کو خواب سے صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ نے "اقتباس" میں نقل کیا ہے۔ (خیرات الحسان)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام خصوصیات ان کی یہ معیت ہے۔ تحقیق اخلاقی مسائل میں آپ ایسا راستہ تلاش کر لیتے ہیں جس پر فریقین متفق ہوں، اعتدال پسندی، عدم گیری اور سوجھ بوجھ بھی آپ میں بہت ہے۔ آپ کا شمار اسلام کے جلیل القدر علماء متقدمین اور نوابغ میں ہوتا ہے۔ آپ بارہویں صدی کے مجددین میں سے ہیں۔ آپ کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ آپ نے علوم و فیاض کے تباہ شدہ اور مہمل ہیں، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے ۱۰۰ برس بعد اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے ۳۰ سال پہلے ۱۴ شوال ۱۱۱۴ھ مطابق ۲۱ فروری ۱۷۰۳ء کو آپ پیدا ہوئے۔ ۷ برس کی عمر میں اپنے والد ۴۳ سالہ عبدالرحیم بن وجیہ الدین العمری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر دہلی میں ان کے مدرسہ رحیمیہ کی مسند تدریس پر جلوہ افروز ہوئے۔ آپ نے جو فن پر قلم اٹھایا اور جو نکات بیان کئے ۔۔۔ سے زائد تصانیف بیان کی جاتی ہیں جو صرف ۶۰ برس کی عمر میں تحریر فرمائیں۔ قرآن پاک کا فارسی میں ترجمہ (فتح الرحمن) کر کے امت مسلمہ پر وہ احسان کیا جس کی مثال نہیں ملتی۔ کہتے ہیں اس سے پہلے قرآن مجید کا ترجمہ کسی زبان میں نہ کیا گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ علماء نے ان کو بدعت کہہ کر ایک طوفان کھڑا کر دیا تھا، آپ کی سب سے مشکل کتاب "حجۃ اللہ البالغہ" ہے جس کی عالمگیر شہرت کا یہ عالم ہے کہ حکومت سوڈان نے اسے گارڈن کالج خرطوم کے نصاب میں شامل کیا ہوا ہے

besturdubooks.wordpress.com

(اندلس دسمبر ۱۹۰۰ء) آپ نے اس سلاطین دہلی کو حکومت کرتے دیکھا اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ قیصر و کسریٰ کی ان نزاعوں سے عیسائی سلطنت میں پیدا ہوگئی ہیں اور مصلحت خداوندی یہی ہے کہ اس نظام کو توڑ دیا جائے۔ آپ جانتے تھے کہ نااہل اور عیاش بادشاہوں اور امراء کی جگہ ہندوستان کی باوشاہت عوام کے پاس پہنچ جائے۔

آپ کی اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سالہا سال آپ کے فرزند اکبر اور جانشین حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ عوام کی تعلیم و تربیت میں مصروف رہے اور آپ کے پوتے شاہ اسماعیل شہید اور سید احمد شہید رحمہما اللہ نے عملی طور پر جہاد میں حصہ لیا اور بالآخر شہادت نوش فرما کر تحریک آزادی ہند کو زندگی بخش گئے۔ مدرسہ شاہ رحیم آباد اور دہلی کالج کا ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں خاتمہ ہوگیا تو حکمت ولی اللہ کے وہ جانباز سپاہی مولانا قاسم نانوتوی اور سر سید احمد خان رحمہما اللہ کی صورت میں اٹھے اور دارالعلوم دیوبند اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی شکل میں تحریک ولی اللہی کو نیا جنم دیا اور جس نصب العین کی تڑپ لئے ۱۷۳۱ء میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ڈالی تھی ۲۱۶ برس کی جدوجہد کے بعد الحمدللہ ۱۹۴۷ء میں وہ مقصد حاصل ہوگیا۔ خاص مسلمانوں کی بیداری اور تحریک آزادی کا اولین محرک بلکہ سرچشمہ آپ ہی کی ذات گرامی ہے۔ بقول حضرت سید الشہداء سندھی رحمۃ اللہ علیہ حضرت حکیم الہند شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ دنیا و آخرت کی فلاح کا سارا راز ان چار بنیادی چیزوں کو قرار دیتے ہیں

(۱) طہارت۔ (۲) خشوع و خضوع۔ (۳) ضبط نفس۔ (۴) عدالت

جن میں عدالت کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ نزول قرآن کے زمانہ میں قیصر و کسریٰ نے متمدن دنیا کے اکثر حصہ کو اقتصادی پریشان میں مبتلا کر کے اخلاق سے محروم کر دیا تھا۔ قرآن نے ان کا ذکر تو ذکر ایسا نظام نافذ کیا جس سے اقوام عالم کو اس مصیبت سے نجات ملی

حکیم الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ سوال پیش کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کس اعتبار سے افضل ہیں باوجودیکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس امت کے پہلے صوفی، پہلے ادیب اور پہلے عارف ہیں؟ بتایا گیا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے نزدیک فضیلت کلی کا مدار امور نبوت پر ہے جیسے کہ علم کی اشاعت، لوگوں کو دین کا مشیر و فرمانبردار بنانا اور اسی طرح کے دیگر امور جو نبوت سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ فضیلت جس کا مرجع ولایت ہے یعنی جذب و فنا تو یہ تو ایک جزوی فضیلت ہے اور ایک اعتبار سے کم درجے کی ؟ وہ ولایت الٰہی جس کا مرکز و موضوع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس تھی وہ بعینہ ان دونوں بزرگوں نے

besturdubooks.wordpress.com

وجود کرامی میں سعادت پیدا ہوئی اور آنحضرت علی رضی اللہ عنہ نسب کے اعتبار سے اور فضائل جبلت و محبوب فطرت کے لحاظ سے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے زیادہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے قریب تھے اور "جذب" میں بھی قوی تر اور "معرفت" میں بھی بالا تر تھے لیکن اس کے باوجود حضرت محمد رسول اللہ ﷺ محب نبوت نے دل کے پیش نظر حضرت علی سے زیادہ حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی طرف مائل تھے۔

(فیوض الحرمین، اردو ترجمہ "مشاہدات و معارف" صفحہ ۳۳)

۱۲۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ مرقومہ ۱۴ محرم ۱۱۴۳ھ تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد صاحب نے ان الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ اللھم صل علی محمد النبی الامی و آلہ و بارک وسلم۔ میں نے خواب میں اس درود شریف کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں پڑھا تو آپ ﷺ نے اسے پسند فرمایا (فضائل درود شریف صفحہ ۴۴) شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص اس خاندان کو حاصل ہوا اسی درود شریف کی برکت سے حاصل ہوا۔ اس کو جس طرح بھی پڑھو خوب ہے۔

۱۳۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف "الخیر الکثیر" میں اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت سے مشرف ہوا تو میں نے اس روح مبارک و مقدس (ﷺ) کو ظاہر اور نمایاں دیکھا نہ صرف عالم رؤیا میں بلکہ عالم مثال میں ان آنکھوں سے قریب تو میں سمجھ گیا کہ یہ وہ جو عام میں مشہور ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نمازوں میں تشریف لاتے اور لوگوں کی امامت فرماتے ہیں وغیرہ یہ سب اسی دقیقہ کی باتیں ہیں۔ اس کے بعد پھر میں روضۂ عالیہ اقدس (علی صاحبہا صلوٰۃ و سلاما) کی طرف چند بار متوجہ ہوا تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ظہور فرمایا۔ گاہے تو بصورت عظمت و ہیبت جلوہ افروز ہوئے اور گاہے جذب، محبت اور انسیت و انشراح کی شکل میں ظاہر ہوئے اور کبھی سریان کی شکل میں حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ تمام فضا آپ ﷺ کی روح مبارک سے لبریز ہے اور روح اقدس (ﷺ) اس میں تیرنے والی کی طرح موجیں مار رہی ہے حتیٰ کہ دیکھنے والے کو حواس ملاحظہ اقدس کی طرف نظر کرنے سے روک رہی ہیں اور میں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ کی اصل صورت کریمہ میں بارہا دیکھا باوجود یکہ میری تمنا اور آرزو تھی کہ روحانیت میں دیکھوں نہ جسمانیت میں تو میری یہ بات سمجھ میں آئی کہ آپ ﷺ کا خاصہ ہے روح کو صورت جسم میں کرنا اور یہی وہ بات ہے کہ جس کی طرف آپ ﷺ نے اپنے قول مبارک میں ارشاد فرمایا ہے کہ "انبیاء کرام علیہم السلام کو موت نہیں آیا کرتی۔ وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور

besturdubooks.wordpress.com

ان کی حیات ابدی ہوگئی ہے۔ دو تین قبروں میں نماز پڑھا چکے ہیں اور کئی بار ایسا ہوا ہے کہ اسی وقت کچھ میں نے آپ ﷺ پر سلام بھیجا تو آپ ﷺ مجھ سے خوش ہوئے اور ارشاد فرمایا اور ظہور فرمایا اور یہ سب باتیں کہ لکھی ہیں کہ آپ ﷺ زندہ جاوید ہیں۔ یہ ہے مسلک اہل سنت والجماعت کا ہے۔ اپنے رسالہ "آب حیات" کے اندر حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ صدیقی قدس سرہ بانی دارالعلوم دیوبند نے بھی اس کی تصریح کی ہے۔

(نقوش الحرمین ترجمہ اردو از مولانا عبدالحق حقانی صدیقی ص ۱۷۱ تا ۱۷۵)

۱۱ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف انفاس العارفین فی مشائخ النقشبندیہ المعین میں آپ نے مشائخ نقشبندیہ سے بیعت کی ہے اپنے والد ماجد سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے سلسلہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ نمبر ۳۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ جب میں نے اٹھارہ برس کی عمر پائی تو میرے والد ماجد نے ایک خواب مجھ سے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ گویا میں مکہ معظمہ میں ہوں اور میرے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ وہ حکم ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے رسول محمد ﷺ کی طرف بھیجا گیا ہے۔ میں نے اس کاغذ کو پڑھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو حکم دیتا ہے کہ تو اپنے گھر کو چھوڑ دے اور ہجرت کر کے میرے رسول محمد ﷺ کے پاس مدینہ طیبہ میں چلا جا۔ میں نے اس کاغذ کو پڑھ کر کہا کہ میں سنا اور اطاعت کی۔ اس کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مدینہ طیبہ میں ہوں اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو وہ ہے جو ہمارے پاس بھیجا گیا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ ﷺ میں وہی ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو اس کا مستحق ہے کہ تجھ کو ہمارے پاس بھیجا جائے اور فرمایا کہ تو فکر نہ کر تیرے ہاں کی تمام ضروری چیزیں ہم تجھ کو عطا فرمائیں گے۔ (ہمعات از مولانا عبدالرحمن جامی صوفی ترجمہ اردو ص ۱۰۰ تا ۱۰۱ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی) اس خواب سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد صوفی تھے اور ان کو بھی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی تھی (جیسے کہ اکابر صوفیہ کی تصریحات معروف و مشہور ہیں) اور آپ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے تھے۔

۱۲ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کی عمر گیارہ برس کی تھی۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ فکر نہ کرو تمہاری اولاد میں سے ہی تمہارا نائب پیدا ہوگا۔ (حیات ولی ص ۱۷۰ از مولانا محمد میاں صاحب) چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

آپ کے چار صاحبزادے تھے اور چاروں صاحب فضل و کمال شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقادر، شاہ عبدالغنی۔

۱۳ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشہور رسالہ فیوض الحرمین میں اپنے مشائخ کو ذکر کیا ہے اور اپنے بعض سے مکاشفات اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آمد و مہم سے خوابوں میں جو ملاقات کئے ہیں ذکر کرتے ہیں۔ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے آپ ﷺ سے روحانی سوال کیا کہ اسباب کے اختیار کرنے میں اور اسباب سے ترک کرنے میں کون سی چیز افضل ہے۔ تو مجھ پر آپ ﷺ کی طرف سے روحانی فیض ہوا جس کی وجہ سے اسباب (اور اشیاء) میں ہر چیز سے طبیعت سرد پڑ گئی۔ اس کے بعد میری طبیعت پر ایک انکشاف ہوا جس کا اثر یہ ہوا کہ طبیعت تو اسباب کی طرف متوجہ ہے اور روح تسلیم تفویض کی طرف مائل ہے۔ حق یہ ہے کہ میں اصل توکل

besturdubooks.wordpress.com

ہے ماسوا ہے کوئی دل نہیں ہوتا جس میں اللہ تعالیٰ اہل شاہدہ کی نہ ہو۔ اسباب میں بھی اللہ تعالیٰ کی ہستی سے خالی ہے اگر کی شیشت سے اسباب بھی نہیں کر سکتے۔ مقدمات ادبیہ نے سامنے ہی کا کبھی نہیں ہے۔

از افتاب تا بہ ذرہ کم است ۔۔۔ روشن دلم از انکہ دلم روشن است

مجھ سے کہ کہتے ہیں سورج سے ذرہ تک جو کچھ ہے سب روشن دل سے روشن ہے۔

شاہ صاحب فرماتے ہیں میں نے یہ بھی نہیں کہا کہ کوئی بلا مذہب کا قائل نہ ہو تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بلا آواز سنے نہیں ہوتی بلکہ میں نے یہ کہا ہے کہ جو لوگ اس میں مشغول ہیں ان کو ان میں اشتغال سے ان کو ان میں بلکہ اس اور باقی قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی زیارت ان کو حاصل ہوتی ہے۔

(فیوض الحرمین صفحہ ۸۱)

حضرت الاستاذ مولانا مملوک علی صاحب نے مجھے بتایا کہ میں نے اپنی حاجتوں میں آپ ﷺ سے بارہا درخواست کی ہے اور اس طرح آپ ﷺ سے مجھے کامیابی ہوئی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے آپ ﷺ سے اپنے اور اپنے بھائی کے لئے دعا کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم دونوں کے لئے دعا کی ہے۔ اس سے آپ ﷺ کی طرف توجہ ہوئی اور میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کو ظاہری طور پر قطعی صحت پہنچ گئی ہے۔

(فیوض الحرمین صفحہ ۱۰۲ و ۱۰۳ و ۱۰۴ و ۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ و ۱۰۸ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۰ و ۱۲۱ و ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۴ و ۱۲۵ و ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۳۳ و ۱۳۴ و ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴ و ۱۶۵ و ۱۶۶ و ۱۶۷ و ۱۶۸ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶ و ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹ و ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲ و ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵ و ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۸ و ۵۳۹ و ۵۴۰ و ۵۴۱ و ۵۴۲ و ۵۴۳ و ۵۴۴ و ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۷ و ۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۰ و ۵۵۱ و ۵۵۲ و ۵۵۳ و ۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۵۶ و ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹ و ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲ و ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱ و ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲ و ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵ و ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸ و ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱ و ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴ و ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷ و ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶ و ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴ و ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷ و ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰ و ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳ و ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶ و ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹ و ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲ و ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵ و ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱ و ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴ و ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰ و ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹ و ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲ و ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵ و ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸ و ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱ و ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴ و ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷ و ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰ و ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳ و ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶ و ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹ و ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲ و ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵ و ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸ و ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱ و ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴ و ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷ و ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰ و ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳ و ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶ و ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹ و ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲ و ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵ و ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸ و ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴ و ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷ و ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰ و ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳ و ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹ و ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲ و ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵ و ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸ و ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱ و ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴ و ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰ و ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳ و ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶ و ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹ و ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ و ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵ و ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸ و ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱ و ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴ و ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷ و ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰ و ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶ و ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹ و ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲ و ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵ و ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸ و ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱ و ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴ و ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷ و ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰ و ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳ و ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶ و ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹ و ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲ و ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵ و ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸ و ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴ و ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷ و ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰ و ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳ و ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶ و ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹ و ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲ و ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵ و ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸ و ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱ و ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴ و ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷ و ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ و ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳ و ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶ و ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹ و ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲ و ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵ و ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸ و ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱ و ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴ و ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷ و ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰ و ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳ و ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶ و ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹ و ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲ و ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵ و ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸ و ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱ و ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴ و ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷ و ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰ و ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳ و ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶ و ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹ و ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲ و ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱ و ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴ و ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷ و ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصیدہ ۱۰۰۰ (مندرجہ الطاف علی صاحب صفحہ ۱۰۰۰ و ۱۰۰۰ و ۱۰۰۰) میں فرماتے ہیں کہ ایک روز میں حضرت نبی مختار ﷺ نے مصلی پر جو کہ قبر شریف اور منبر مبارک (جس کا ذکر صفحہ ۱۰۰۰ و ۱۰۰۰ میں ہے) کے درمیان ہے چار رکعت نماز چار بھائیوں کے ایک ایک رکعت پڑھنے کی مجھ پر تجلی ہوئی جس کی حقیقت سے میں نے اپنے دل میں آیا اور کہی علی کا آپ اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے قول اشرف حضرت اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آیا اس کلام کا میں نے مخاطب کیا کہ آپ ﷺ نے اپنے اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے فرمایا کہ قریب میں حاصل ہونا فرمانے مولوی اللہ نے ساتھ اور اور صحابہ نے روز وصل تک نے دس کے دوسرے پر تاب نہ لا کر اس کا آنا نہ پایا نے اور پہنچ حاصل نہیں ہوئی ہو وقتیکہ بعد میں پڑ کر کوشش نے ساتھ اور ساتھ اس کے مجھ دل میں آپ نے ایک زبردست بجلی فرمائی جس سے آنے زبردست ہو گیا۔ اس کے سوا جو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آیا علم نے حضرت کا خاص طور پر سمجھا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں حاضر ہوں اور بھی بے شمار افراد ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے ایک شخص

besturdubooks.wordpress.com

کو اس علاقہ پر مسلط کر دیا تھا۔ میں نے اس شخص سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا میں تم کو پہچانتا ہوں کہ تم ہندوستان کے رہنے والے ہو۔ میں نے کہا میں تم کو کیسے پہچانتا ہوں؟ اس نے کہا میں نے تم کو خواب میں دیکھا ہے کہ تم حضور ﷺ سے مسئلہ دریافت کر رہے ہو۔ میں نے کہا کہ کیا تم نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کہ حضور ﷺ نے کیا فرمایا؟ اس نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہندوستان میں بدعتیں بہت ہوتی ہیں۔ تم جاؤ اور ان بدعتوں کو مٹاؤ۔ میں نے کہا کہ میں تو اکیلا ہوں، میں کیا کر سکتا ہوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم جاؤ اور بدعتوں کو مٹاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمائیں گے

besturdubooks.wordpress.com

مظہر میں حضرت شیخ عاضر تھا، لوگ دودھ پیتے پیتے اور حضور اقدس ﷺ کا ذکر کر رہے تھے۔ ناکارہ میں نے بھی انوار دیکھے کہ بلند ہوتے ہیں۔ میں نہیں کہتا کہ میں نے انہیں دیکھا ہے ان کی آنکھ سے دیکھنا یہ کسی کا کشف ہے میں نے بعد اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے کہ کیا حقیقت تھی اس کی اور اس کے درمیان ہے میں نے ان انوار میں تامل کیا تو وہ انوار ان فرشتوں کی طرف سے پائے جو اسی مجلس اور مشاہدہ پر مامور ہیں اور انوار ملائکہ انوار رحمت الٰہی سے ملتے جلتے ہیں۔

۱۰ خاتم المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "وحدت الوجود" کا مسئلہ اپنی جگہ امر حق ہے لیکن اس سے تہذیب نفس نہیں ہوتی تو وہ بیکار محض ہے۔ اس علم میں آپ کو حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ سے یہ خصوصیت معلوم ہوئی کہ وہ شخص جس نے غیر اللہ سے تعلقات محبت کو بالکل منقطع کر لئے اور اللہ تعالیٰ ہی سے محبت رکھتے غیر اللہ سے محبت ابراہیم علیہ السلام کی طرح نہ رکھتے اور غیر اللہ تعالیٰ کے ساتھ محض علم و معرفت کے اعتبار سے نہیں بلکہ کمال درجہ کا عشق و محبت رکھنے میں ہو تاہی ہو تو بے شک وہ شخص فریب زدہ ہے خواہ اس کا سبب یہ ہو کہ وہ شخص کائنات کی اس کثرت میں ایک ہی وجود کو جاری و ساری دیکھنے میں مستغرق ہے اور اس کی وجہ سے وہ اس کائنات کی ہر چیز سے محبت کرنے لگا ہے یا وہ شخص اس کے نزدیک وہی ایک وجود ہو کہ اس کا محبوب ہے اس کی کل کائنات میں جاری و ساری ہے۔

(فیوض الحرمین کا اردو ترجمہ مشاہدات، صفحہ نمبر ۲۲۲)

۱۱ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرتبہ آپ کے مرید خاص شیخ عبدالاحد نے فلسفہ وحدت الوجود اور وحدت الشہود کی وجہ فرق پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ اور سے میں کچھ تمیز لگانی چاہیں تو دودھ سے زیادہ کچھ تمیز نہیں ہو جاتی ہیں۔ اس لئے حال فلسفہ وحدت الشہود کا ہے لیکن وحدت الوجود یعنی زودے کے بغیر مکھنوں کا کوئی وجود نہیں۔

اسی طرح ایک اور بزرگ نے دودھ اور گھی سے ان فلسفوں کو سمجھایا ہے۔ وحدۃ الوجود ہے تو گھی، وحدت الشہود ہے لیکن دودھ کے بغیر گھی ممکن نہیں۔

۱۲ یہ انبیاء علیہم السلام کی خلافت کیا ہے؟ ایک تو خلافت ظاہری ہوتی ہے جیسے سیاسی اقتدار یہ سلطنت۔ دوسری خلافت باطنی ہے جس سے مقصود تعلیم و تربیت کے ذریعہ قوم کی تنظیم ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مکاشفہ میں دکھایا گیا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس ہر دو قسم کی خلافتوں کے لئے سوتہ صفہ ہے چنانچہ آپ ﷺ کی مکی زندگی خلافت باطنی کا نمونہ ہے اور مدنی زندگی خلافت ظاہری کا نمونہ ہے۔ پہلے آپ ﷺ نے مسلمانوں کو دعوت و ارشاد اور تعلیم و تربیت کے ذریعہ تیار کیا اور اس کا نتیجہ تھا کہ آگے چل کر مسلمان

besturdubooks.wordpress.com

مدینہ منورہ میں سیاسی اقتدار کے مالک ہو گئے۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اسی طریقہ پر کام کرنے کو کہا گیا۔ (مشاہدات و معارف صفحہ ۳۵)

☆ ..... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے اہل وطن کے خیال سے حنفی مسلک رکھتے تھے لیکن حدیث کی اہمیت کو بھی جانتے تھے اس لئے چاہتے تھے کہ کوئی ایسی صورت نکل آئے کہ حنفی مسلک اور احادیث میں اختلاف نہ رہے۔ اس سلسلہ میں آپ کو ایک مکاشفہ ہوا جس میں حضرت سرور عالم ﷺ نے حنفی مسلک کے ایک بڑے اچھے طریقے سے آپ کو آگاہ فرمایا اور حنفی مسلک کا یہ طریقہ ان مشہور احادیث سے جو حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے اصحاب رحمہم اللہ کے زمانے میں جمع کی گئیں اور ان کی اس زمانہ میں جانچ پڑتال بھی ہوئی موافق ترین ہیں اور وہ طریقہ یہ ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے اقوال میں سے وہ قول لیا جائے جو مسئلہ زیر بحث میں مشہور احادیث سے سب سے زیادہ قریب ہو اور پھر ان فقہ کے اختلاف کے فتاویٰ کی پیروی کی جائے جو طحاوی میں شمار ہوتے ہیں۔ بہت سی ایسی چیزیں ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے وہ ساتھی جہاں تک ان چیزوں کے اصول کا تعلق ہے وہ اس معاملہ میں خاموش رہے اور انہوں نے ان کے بارے میں ممانعت کا کوئی حکم نہیں دیا۔ لیکن ہمیں ایسی احادیث ملتی ہیں جن میں ان چیزوں کا ذکر ہے۔ اس حالت میں ان چیزوں کا اثبات لازمی اور ضروری ہے۔ اعمال اور احکام میں اس روش کو اختیار کرنا بھی مذہب حنفی میں داخل ہے۔

(مشاہدات و معارف صفحہ ۳۹)

☆ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشہد نمبر ۱۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے اس حدیث کا مطلب دریافت کیا کہ حضرت آدم علیہ السلام الگی آپ کی نسل ہی میں تھے اور میں نبی ہو چکا تھا۔ میرا یہ سوال زبان کے مقال اور دل کے خطرات سے نہ تھا بلکہ اس سراور سارنگی آرزو اور شوق سے میری روح لبریز تھی۔ اس کے بعد حضرت رسول اللہ ﷺ سے جس قدر فیوض و حالات ملے آپ ﷺ کی صورت مثالیہ کے قریب ملا تو آپ ﷺ نے مجھے اپنی وہ صورت کریمہ مثالیہ دکھائی جو پہلے عالم اجسام میں پائی جاتی تھی۔ اس کے بعد مجھے عالم مثال سے اس عالم میں آنے کی کیفیت بتائی اور مجھے انبیاء مبعوثین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شکلیں بتائیں اور کس طرح حضرت تدبیر سے ان پر نبوت کا اضافہ ہوا۔ اس کے مقابلہ میں آپ ﷺ کو عالم مثال میں حضرت تدبیر سے علماء اور مجھے اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی صورتیں بتائیں اور کیفیت انہیں علوم و معارف حاصل ہوئے۔ اس کے بعد میرے لئے اس چیز کی حقیقت واضح اور روشن ہو گئی۔

(قرۃ العین کا اردو ترجمہ از مولانا عبدالرحمٰن صدیقی کاندھلوی صفحہ ۹۸ تا ۱۰۲)

besturdubooks.wordpress.com

☆ حضرت القدس شیخ المشائخ مسند ہند امیر المومنین فی الحدیث حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف "حرز ثمین فی مبشرات النبی ﷺ الامین" جس میں آپ نے چالیس خواب یا مکاشفات اپنے یا اپنے والد ماجد کے حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے سلسلے میں تحریر فرمائے ہیں۔ اس میں نمبر ۱۲ پر تحریر فرمایا کہ ایک روز مجھے بہت ہی بھوک لگی (نہ معلوم کتنے دن کا فاقہ ہوگا) میں نے اللہ جل شانہ سے دعا کی تو میں نے دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ کی روح مقدس آسمان سے اتری اور آپ ﷺ کے پاس ایک روٹی تھی گویا اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو ارشاد فرمایا تھا کہ یہ روٹی مجھے مرحمت فرمائیں۔

☆ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشاہدہ نمبر ۱۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ علی الاجمال جب بھی اس روضۂ اطہر (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) کی جانب متوجہ ہوا تو حضرت رسول اللہ ﷺ کو موجود پایا یا یہ کہ میری روح کی آنکھ کھل گئی تو میں نے جیسے کہ آپ ﷺ ہیں اسی طرح دیکھا اور میرا نفس اس سے بہت متاثر ہوا۔

ایک روز مجھ پر نظر حق کا افاضہ ہوا اور وہ ایک شے ہے جس کی بناء پر حضرت رسول اللہ ﷺ کو تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر فوقیت حاصل ہے۔

ایک روز میری طرف ایک ایسا نور ظاہر ہوا جیسا کہ عالم سائل والوں کی صورت ہے اور میں نے دیکھا کہ وہ روضۂ اقدس (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) سے ایک چشمہ کی طرح شدت کے ساتھ جوش مار رہا ہے۔

(فیوض الحرمین) ترجمہ مولانا عابد الرحمن صدیقی کاندھلوی صفحہ ۱۱۳ تا ۱۱۷)۔

☆ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشاہدہ نمبر ۱۶ (حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم) میں فرماتے ہیں کہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا اور آپ ﷺ کو سلام کیا اور کمال عاجزی سے آپ ﷺ کے حضور میں ہاتھ پھیلائے اور اپنی روح کو آپ ﷺ کی جانب متوجہ کیا۔ آپ ﷺ کی روح مبارک سے انوار چمکے تو میری روح نے بہت اچھے طریقے پر ایک لمحہ یا اس کے قریب اس سے ملاقات کی۔ میں متعجب ہوا کہ کس قدر جلد روح نے ملاقات کی اور اصل اور فروع اور تمام اطراف کو ایک آن بلکہ اس سے بھی کم میں احاطہ کر لیا اور یہ انوار اس جبل محمود کی تجلی ہے جس سے تمام عالم بندھا ہوا ہے اور میں نے دیکھا کہ یہ تجلی آپ ﷺ کے جوہر روح مبارک میں داخل ہے اور اصل اس جبل محمود کی تدبیر واحد ہے جو کہ اس مبداء سے خالص ہے جس کی تفصیل تمام عالم ہے اور جبل محمود کی فروع وہ تدبیرات تفصیلیہ ہیں کہ جن سے تمام عالم قائم ہے اور میں نے یہ چیز بھی دریافت کر لی کہ یہ جبل محمود حقیقت محمدیہ کی حقیقت ہے اور اسی سے ہر ایک قطب محدث اور نبی متکلم کو حصہ ملا ہے۔ واللہ اعلم (فیوض الحرمین صفحہ ۱۲۳ تا ۱۲۵)

besturdubooks.wordpress.com

☆ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مرقدہ کا نہایت معروف خواب جس کا ذکر آپ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب "حجۃ اللہ البالغہ" کے دیباچہ میں اور "فیوض الحرمین" اور "درثمین" ان دونوں کتابوں کے اندر بھی کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ۱۱۴۳ھ یا ۱۱۴۴ھ صفر کی دسویں تاریخ کو میں نے مکہ مکرمہ میں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کو خواب میں دیکھا کہ میرے گھر پر تشریف لائے ہیں اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک قلم ہے جس کی نوک ذرا ٹوٹی ہوئی ہے۔ آپ نے وہ قلم مجھے عطا فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یہ قلم میرے پاس رہنے دیجئے۔ میں اس کو ٹھیک کر دوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ قلم میرے نانا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے۔ میں پھر واپس نہیں کروں گا۔ پھر فرمایا کہ اگر تم چاہو تو حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس قلم کو ٹھیک کر دیں گے۔ لہٰذا وہ قلم لے کر حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اس کی نوک درست کر دی اور وہ جوں کا توں درست ہو گیا۔ اس میں ذرا بھی فرق نہ رہا۔ چنانچہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ قلم لے کر درست کر کے مجھے عطا فرمایا۔ میں نے اس سے بے حد خوشی حاصل کی۔ بعد ازیں ایک چوڑی کی جس میں میز اور سفید رنگ کی دو دریاں تھیں۔ یہ چوڑی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے رکھی۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے چار نمبر فرمایا کہ یہ چوڑی میرے نانا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہے۔ اس کے بعد آپ نے وہ چوڑی مجھے عطا فرمائی اور میں نے تقبیل اور آنکھوں سے لگانے کے بعد اپنے سر پر رکھ لیا اور اس نعمت کے شکرانے میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنے لگا۔ اس کے بعد یہ بات بھی میری سمجھ میں آ گئی۔

☆ کمالات اسپہ میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے تجدیدی و اصلاحی کارناموں کا ذکر ہے جن میں آپ نے علمی اور دینی میدان میں حضور اقدس ﷺ کی روح پرفتوح سے استفادہ کیا ہے۔ ایک مرتبہ روضہ اطہر پر آپ نے شیعوں کی بابت سوال کیا۔ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ان کا مذہب باطل ہے اور ان کے بھاگنے کی جگہ "امام" سے ملاقات ہے۔ آل بیت سے مراد میں ان کی جائے تجویز کی اور ان میں سے قیاس کو شامل کرنا اور باقی کو چھوڑ دینا اس کے بعد ان کی دیکھ ہے۔ اب میں نے غور کیا تو یہ راز سمجھ میں آیا کہ شیعوں کے نزدیک امام معصوم ہوتا ہے۔ اور اس کی اطاعت فرض ہے۔ اس پر باطنی قوتی حاصل ہے اور یہی اوصاف نبی کے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے اس عقیدے سے انکار کرنا ثابت لازم آتا ہے۔ (فیوض الحرمین صفحہ ۳۵۔ فیوض الحرمین)

سرتاج المحدثین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو

زیارت نبی ﷺ

☆ بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں جن کو خواب میں ہر روز دربار نبوی (صلی اللہ علیہ

besturdubooks.wordpress.com

علم و عمل میں مہارت کی وجہ سے آپ کو "سلطان الاذکار" کہا جاتا ہے۔ آپ کے والد ماجد حضرت شیخ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ جب پیدا ہوئے تو آپ کی والدہ ماجدہ آپ کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے گئیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے بیٹے کو حضرت شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے جاؤ۔ چنانچہ والدہ ماجدہ آپ کو لے کر حضرت شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس بچے کو میرے پاس لاؤ۔ جب بچہ آپ کے پاس لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس بچے کا نام عبدالرحمٰن رکھو۔ چنانچہ آپ کا نام عبدالرحمٰن رکھا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس بچے کی پرورش میں خاص توجہ کرنا۔ یہ بچہ بڑا ہو کر بہت بڑا عالم بنے گا۔ چنانچہ آپ کی والدہ ماجدہ آپ کو لے کر واپس آ گئیں۔ آپ نے اپنی مشہور تصنیف "اخبار الاخیار فی اسرار الابرار" میں حضرت شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے "قدس" نامی گاؤں میں قیام فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ میں وہاں پر بیٹھا ہوا تھا کہ مجھے وہاں پر بیٹھ کر ایسی روحانی قوت حاصل ہوئی ہے کہ میں اس کی وجہ سے عوام الناس کے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہوں۔ اس سے قدم شریف سے روایت ہے۔ اس کے بعد حضرت شیخ نے ایک آیت پڑھی اور فرمایا کہ مجھے ایک مرتبہ ان سے ایک شہر میں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں پر قاضی عبدالعزیز نامی ایک بہت بڑے قاضی صاحب تھے۔ قاضی صاحب سے ایک دن میں نے دریافت کیا کہ آپ کے شہر میں کوئی نیک دل فقیر یا درویش صفت انسان ہو تو بتائیں میں ملنا چاہتا ہوں۔ قاضی صاحب نے فرمایا کہ ایک شخص دل باطن سے مشہور ہے۔ بہت سے لوگ اس کے مرید اعتقاد ہیں۔ اس کی خلاف شرع باتوں کی وجہ سے میں اس سے نفرت کرتا ہوں۔ قاضی صاحب کے بتانے ہوئے پتہ پر میں فجر کے وقت درویش کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دیکھتے ہی فقیر بولا کہ مولوی عبدالحق آپ کا بڑا انتظار تھا۔ جب میں بیٹھا تو بعد میں فقیر نے صراحی نکال کر ایک جام خود نوش کیا اور دوسرا جام بھر کر مجھے دیا۔ میں نے کہا میں تنہا نہیں پی سکتا۔ فقیر پر فشار نہیں لیکن میرے واسطے حرام ہے۔ تین بار انکار کیا۔ اس نے کہا پی لے ورنہ پچھتائے گا۔ جب رات کو مراقب ہوا تو دیکھا کہ جہاں خیمہ زن ہوں وہاں سے تقریباً دو میل کے فاصلہ پر آگ کا دریا ہے۔ ہر چند میں نے آگے جانے کا قصد کیا لیکن فقیر نے نہ جانے دیا۔ پھر واپس آ گیا۔ صبح کے وقت پھر اسی فقیر کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے جام پیش کیا۔ میں نے کہا دنیا اور کل میرے لئے حرام۔ تیرے علم سے خدا اور رسول اللہ ﷺ کا علم افضل ہے۔ فقیر نے لبالب بھرا ہوا جام پھینک دیا۔ رات کو پھر وہی معاملہ پیش آیا۔ نہایت حیران ہوا۔ صبح سے روزہ

besturdubooks.wordpress.com

کی فقیر نے پاس نہ چلا۔ اس نے کچھ دن بعد پھر پیش کیا۔ فقیر نے انکار کیا۔

چوتھی شب ہوئی تو فقیر نے سر اٹھایا اور اشارہ سے کہا کہ میری چارپائی کے نیچے سے اینٹ اٹھاؤ۔ اس طرف قدم نہ رکھا۔ اس وقت حالت متغیر اب میں میری زبان سے نکلا۔ یا رسول اللہ! فقیر نے اس وقت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ایسے صحابی سے فرمایا کہ عبدالحق چار شب سے نہ آئیں ہوا دیکھو تو ہر کون پکارتا ہے باہر۔ انہوں نے باہر جا کر دیکھا۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "عبدالحق تو چار راتوں سے کہاں تھا"۔ میں نے سارا قصہ بیان فرمایا۔ میں پر آپ ﷺ نے اس فقیر کی نسبت فرمایا۔ "صحیح یہ کشف" صبح کے وقت میں پھر فقیر کے پاس جانے کے لئے روانہ ہوا تو دیکھا کہ اس کا گنبد ہے۔ دو چار عمر یہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ پوچھا کیا ہوا ہے۔ کہا دن چڑھا اور دروازہ نہیں کھولا۔ کھٹکھٹایا تو میں بھی باہر نہ نکلے۔ دروازہ کھولا تو دیکھا کہ فقیر نے جان دے دی۔ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے یہاں سے نکلا تو دو بجے ایک کارواں آتا تو ہم نے یہاں سے جانا تھا۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ "اس وقت تمہارا رہنا کیونکر ممکن ہے معاملہ پیش آیا۔ جب یہ ہوا تو تم رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کرو۔ وہ تمہارا بیڑا پار لگا دیں گے۔" رات کا تمام واقعہ کرامات میں بڑا اثر ہوا اور اس درویش نے تمام خدا سے توبہ کی اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہو گئے۔

(اخبار الاخیار شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ مجتبائی دہلی صفحہ ۱۰۰)

نوٹ: حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد ماجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے اپنے رسالہ العجالۃ النافعۃ میں فرمایا کہ میں نے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بخاری شریف کا درس لیا اور تحقیق تحقیق حضرت شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ پر اکثر مقامات کھلے اور انکشاف حقیقت کے بعد روح رواں رہتا تھا۔ پھر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو دیکھا کہ حضرت عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کر کے حضرت رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ جس کو ہم سے ملنا ہو وہ اس سے ملے۔ حضرت محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف حضرت رسول اللہ ﷺ کی یہ شفقت دیکھی تو اپنے دل سے کہا کہ اب تو ہو گئے۔

(۱۸ ہندوستان کا شاندار ماضی جلد اول از مولانا سید محمد میاں صفحہ ۲۰۰ آب حیات دہلی)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ جب تیسری بار دہلی میں تشریف لائے تو آپ کی آمد سے ایک ہفتہ قبل حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ خواب دیکھا کہ حضرت محمد

besturdubooks.wordpress.com

رسول اللہ ﷺ علی کی جامع مسجد میں تشریف فرما ہیں بے شمار خلقت ہر گوشے سے آپ ﷺ کے دیدار فرحت آثار کے لئے اندر بھی آ رہی ہے۔ آپ ﷺ نے سب سے پہلے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دست بوسی کی سعادت سے مشرف فرمایا پھر یک گونہ مرحمت کیا اور فرمایا "آج مسجد کے دروازے پر بیٹھ جاؤ اور کسی کا حال ہمیں سناؤ جس کو تمہارے یہاں حاضر ہونے کی اجازت نہ ملے اسے اندر آنے دینا"۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تعمیل کی اور ہزار ہا بندگان خدا نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی۔

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیعت مرید کو تعبیر دریافت کرنے حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لائے۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "ان اللہ یوشک وقت مجھ سے تعبیر پوچھتا ہے۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس خواب کی تعبیر میں آپ کی زبان سے سننا چاہتا ہوں۔

شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ سید حسن رسوں نما رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی توجہ اس علاقہ و دیار میں ہدایت خلق کی طرف بہت کم ہو گئی ہے۔ اب اس خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے یا آپ کے کسی مرید رشید کے ذریعہ وہ سلسلہ پھر شائع ہو جائے گا۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے خیال میں بھی یہی تعبیر آتی تھی۔ جب سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ دہلی پہنچے تو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو یقین ہو گیا کہ جس سلسلہ ہدایت کے جاری ہونے کی بشارت خواب میں دی گئی تھی وہ خدا چاہے تو سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے سے جاری ہوگا اور یہی ہوا۔ ہم فقیر کے مشہور خلفاء عبدالحی، محمد اسماعیل شہید اور شاہ اسحاق محدث دہلوی رحمہم اللہ جیسے بزرگوں نے سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کی اور بہ کثرت دوسرے لوگ مرید ہوئے۔

(سوانح حیات سید احمد شہید از غلام رسول مہر صفحہ ۱۱۲ تا ۱۱۴ / سیرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۹ تا ۳۱)

ایک مرید کو زیارت نبی ﷺ

☆ فخر المحدثین حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرید نے عرض کیا کہ تین دن لگاتار سے میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی حضرت کی صورت میں دیکھ رہا ہوں کہ مجھ کو توجہ دے رہے ہیں۔ میں نہایت مسرور ہوا۔ اس وقت سے میرا دل سبک اور ہلکا ہو گیا اور دل میں اس شکل و صورت کی محبت بہت گہرا اثر کئے ہوئے ہے۔ ایک مرید نے عرض کیا کہ اگر رسوں پاک

besturdubooks.wordpress.com

(صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان سے آدمی ان کی مثل میں بھیجا جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس میں مختلف آراء ہیں۔ حضرت امام قرافی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جس صورت میں ایسے حضرت رسول اللہ ﷺ کا ہونا یا جانا ممکن ہو تو ایسا ہونا ہے اور اس دوسری صورت میں ماننی پڑے گی ایک اور امر ہے جو آپ کے خلاف ہے اور اس کے مرتکب ہونے کا گناہ ہے۔ چنانچہ ایک شخص نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا اس کے مرتکب ہونے کا گناہ ہے۔ ان دونوں میں کون سا فعل ہے اور کون سا ایسا حدیث آپ نے فرمایا کہ اس کا مرتکب ہونا ہے۔

(تذکرہ علماء ہند ص ۱۵۳)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۵۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۳۹ھ میں وفات پائی۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر بعمر سولہ سال ان کی جانشینی کی تھی۔ چوبیس اور ۶۰ سال اس درس حدیث کو حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے زندہ کیا تھا۔ ہندوستان میں رائج تھا۔ ان کا فیض طلب میں پھیلا۔ آپ کا حافظہ بہت زبردست تھا۔ ایک سو چالیس سوالوں کا جواب دیا تھا۔ ۷۰ ہزار حدیث یاد تھی۔ اس کے علاوہ قرآن و حدیث کے علاوہ تمام علوم میں ان کا کافی اشعار رکھتے تھے۔ ان کی زندگی اور موت کا حال

تفسیر عزیزی اور تحفہ اثنا عشریہ آپ کی تصانیف ہیں۔ تحفہ اثنا عشریہ جو اپنی طرز کی تنہا کتاب ہے اور تحقیقی کتاب کے مصنف ہیں۔ نہایت عالم، متقی، درویش انسان تھے۔ علوم رائج الوقت اور علوم متداولہ میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۸۰ برس کی عمر پاکر ۱۲۳۹ھ میں وفات پائی۔ وصال فرمایا اور اپنے والد کی جانشینی کے تخت پر بیٹھے۔ آپ نے پہلوٹھ میں کئی بہن بھائی چھوٹے بھائی شاہ رفیع الدین ۱۱۶۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۳۳ھ میں وصال فرمایا۔ آپ نے قرآن پاک کا تحت اللفظ ترجمہ فرمایا جس کا نام موضح القرآن ہے۔ دوسرے بھائی شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۶۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۳۰ھ میں وصال فرمایا۔ آپ نے قرآن پاک کا بامحاورہ ترجمہ کیا جس کا نام فتح الرحمٰن ہے۔ جواب تک سب سے مقبول ہے۔ چوتھی زلفی مسجد میں مقیم رہے۔

چوتھے اور سب سے چھوٹے بھائی شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ تھے جو شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے والد تھے۔ ان چاروں بھائیوں میں سب سے پہلے انتقال کر چکے تھے۔ اس کے بعد تیسرے بھائی رفیع الدین سب سے آخر میں سب سے بڑے بھائی شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ علوم عقلی و نقلی کی تعلیم سید العلماء شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے پائی تھی۔ عقلی مسائل کی تحقیق میں اور رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کرتے تھے اور کشفی مسائل میں شاہ عبدالقادر رحمۃ

besturdubooks.wordpress.com

اللہ علیہ بے حد ممتاز تھے۔ اس طرح علم کے تینوں ذرائع یعنی عقل، نقل اور کشف کی مدد سے تینوں بھائی ایک جامع سوسائٹی کو وجود میں لانے کی عملی فرماتے رہے اور آخر انقلاب ثابت ہوئے۔

شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب "انفاس العارفین فی مبشرات النبی الامین ﷺ" کی پندرھویں حدیث کے ضمن میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ریش مبارک کا یوں ذکر فرماتے ہیں کہ میرے والد بزرگوار حضرت شیخ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ میں ایک مرتبہ بیمار ہوا تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے میرا حال دریافت فرمایا اور صحت و تندرستی کی بشارت فرمائی اور مجھ سے وضو کے لئے پانی طلب کیا، وضو کے بعد ریش مبارک میں کنگھی فرمائی اور کنگھی سے نکلے ہوئے دو بال مجھے عطا فرمائے۔ جب میں نیند سے بیدار ہوا تو بالکل تندرست تھا اور وہ دونوں موئے مبارک میرے ہاتھ میں موجود تھے۔ چنانچہ والد بزرگوار نے ایک مجھے مرحمت فرمایا جو اب تک میرے پاس موجود ہے۔

ان موئے مبارک کے خواص میں سے تین کا ذکر کیا جاتا ہے:

(۱) یہ آنکھ میں جس رنگ کے رہتے تھے جو ہی درود شریف پڑھا جاتا یہ دونوں الگ الگ سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے اور درود شریف ختم ہوتے ہی پھر اصلی حالت اختیار کر لیتے تھے۔

(۲) ایک مرتبہ تین منکرین نے امتحان چاہا اور ان موئے مبارک کو دھوپ میں لے گئے، غیب سے فوراً بادل کا ایک ٹکڑا ظاہر ہوا جس نے ان موئے مبارک پر سایہ کر لیا حالانکہ اس وقت چلچلاتی دھوپ پڑ رہی تھی۔ ان میں سے ایک تائب ہو گیا، جب دوسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا تو باقی دو بھی تائب ہو گئے۔

(۳) ایک مرتبہ کئی لوگ زیارت کے لئے جمع ہو گئے۔ شاہ صاحب نے ہر چند کوشش کی مگر تالا نہ کھلا، اس پر شاہ صاحب نے مراقبہ کیا تو پتہ چلا کہ ان میں ایک شخص جنبی ہے۔ شاہ صاحب نے عیب پوشی کرتے ہوئے سب کو تجدید طہارت کا حکم دیا جنبی کے دل میں چور تھا لوگوں ہی وہ مجمع میں سے نکل گیا فوراً قفل کھل گیا اور سب نے موئے مبارک کی زیارت کر لی۔

☆ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب "حسن العین فی مبشرات النبی ﷺ الامین" کے نمبر ۱۸ پر تحریر فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم نور اللہ مرقدہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ ابتدائے طالب علمی میں مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ میں

besturdubooks.wordpress.com

ہمیشہ روزہ رکھا کروں مگر صوم وصال کی وجہ سے تو ڈرتا تھا کہ ایسا کروں نہ کروں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ نے خوب میں مجھے ایسہ روٹی عنایت فرمائی۔ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما وغیرہ تشریف فرما تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا "الھدایا مشرکۃ" میں نے وہ روٹی ان کے سامنے کردی۔ انہوں نے ایک ٹکڑا توڑ لیا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا "الھدایا مشرکۃ" میں نے وہ روٹی ان کے سامنے کردی۔ انہوں نے بھی ایک ٹکڑا توڑ لیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا "الھدایا مشرکۃ" تو میں نے اس پر عرض کیا کہ آپ یوں ہی "الھدایا مشرکۃ" رہا تو اس طرح یہ روٹی تو یوں ہی تقسیم ہو جائے گی۔ مجھ فقیر کے پاس کیا بچے گا۔ "درر ثمین" میں شاہ صاحب نے یہ واقعہ اتنا ہی تحریر فرمایا ہے۔ البتہ اپنی دوسری کتاب "انفاس العارفین" میں یہ بھی تحریر کیا ہے کہ میں نے سو کر اٹھنے کے بعد اس پر غور کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کے کہنے پر تو میں نے روٹی ان کے سامنے کردی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فرمانے پر انکار کر دیا۔ تو میری سمجھ میں اس کی یہ وجہ آئی کہ میری نسبت تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتی ہے اور میرا سلسلہ نسب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے اس لئے ان دونوں بزرگوں کے آگے مجھے انکار کی جرأت نہ ہوئی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے چونکہ میرا سلسلہ نسب یا سلسلہ طریق اس لئے وہاں جو لینے کی جرأت ہو گئی۔

☆ ... "شفاء العلیل" (ترجمہ "القول الجمیل") میں عالم ربانی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۰ پر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد بزرگوار شاہ عبدالرحیم قدس سرہ سے سنا ہے کہ انہوں نے حضور اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھا اور آپ ﷺ سے بیعت کی۔ حضور سرور کائنات فخر موجودات ﷺ نے ان کے دونوں ہاتھوں کو اپنے دست مبارک میں لے لیا اور اسی وجہ سے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیعت لیتے وقت اسی طرح مصافحہ لیا کرتے تھے جیسا کہ خواب میں دیکھا تھا۔ شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کا اصل وطن رنجھل تھا۔ آپ کی پہلی شادی سونی پت (پانی پت، بھارت) میں ہوئی۔ ایک صاحبزادہ صالح لدین پیدا ہوئے لیکن ان سے نہ نبھ سکی۔ دوسری شادی ۶۰ برس کی عمر میں حضرت نصیب الدین مختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی بشارت کے مطابق پھلت (ضلع مظفر نگر، یوپی) میں ایک سید کے یہاں کی جو "صدیقی" تھے جنہیں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود "فاروقی" کہتے۔ ان سے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور شاہ اہل اللہ رحمہما اللہ پیدا ہوئے۔

☆ ... حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جب تعلیم و تعلمات سے فارغ ہوئے تو اپنے پرانے شیخ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا۔ فرماتے ہیں فرزند من! چونکہ خود تمہیں نظر قبول سے نہ دیکھیں

besturdubooks.wordpress.com

اپنی عقیدتمندی کا ہاتھ دوسرے شخص کے ہاتھ میں دیدیا تھا اس نے بعد شیخ اختیار کیا۔ چنانچہ شاہ سلیم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے فرزند حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ سے تعلیم حاصل کی آپ نے فرمایا تھا میں حضرت رسول ﷺ کی زیارت کو آیا ہوں۔

چنانچہ آپ شب و روز روضہ شریف پر بیٹھے میں مشغول رہنے لگے۔ ایک رات کا ذکر ہے کہ آپ روضہ شریف پڑھ رہے تھے دفعتاً آسمان پر مہتاب جیسا ایک نور چمکا اور آناً فاناً یہ نور چاند طلوع ہونے کا زمانہ تھا۔ لیکن یہ نور آہستہ آہستہ زمین پر پھیلنا شروع ہوا اور آناً فاناً ہر طرف روشنی ہی روشنی نظر آنے لگی۔ یہ روشنی چھت پر پھیلی اور پھر صحن میں اور پھر پورے روضہ شریف میں پھیل گئی۔ جب نور سمٹ کر اپنے پیکر پر آیا تو آپ نے دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں جن کے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے۔ وہ بزرگ آپ کے قریب آئے اور کاغذ آپ کے ہاتھ میں دیدیا۔ آپ نے اس کاغذ کو پڑھا تو اس پر یہ لکھا ہوا تھا کہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ کا خادم ہوں۔ میرا نام یاقوت ہے۔ مجھے آپ کی خدمت کے لئے حضور ﷺ نے مقرر فرمایا ہے۔ جب تک آپ یہاں رہیں گے میں آپ کی خدمت کرتا رہوں گا۔ یہ پڑھ کر آپ کی آنکھ کھل گئی۔ یہ واقعہ آپ نے اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ خواب نہیں بلکہ بیداری کا عالم تھا۔ تم نے جو کچھ دیکھا وہ حقیقت ہے۔ یہ بزرگ واقعی یاقوت ہیں۔ جب میں ہوش میں آیا تو حالت بدلی ہوئی تھی۔ دیکھا میں اب تک ۱۰۰ سال سے بوڑھا ہو گیا تھا۔

(سیرت ولی صفحہ ۲۲۱ تا ۲۲۳)

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۵۴ھ (۱۶۴۴ء) میں پیدا ہوئے اور ۱۱۳۱ھ (۱۷۱۹ء) میں بمقام دہلی میں وصال فرمایا۔ فاروقی النسل تھے آپ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے اور متبنی تھے۔ آپ کا سلسلہ تعلیم و تربیت یا تو براہ راست حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔ قطب وقت حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا اسم مبارک ضیاء الدین احمد تھا اور والد بزرگوار کا اسم گرامی قاضی عبدالسلام۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۳ ذوالحجہ ۹۷۲ھ (۱۵۶۴ء) کو بخارا میں پیدا ہوئے تھے اور صرف ۴۰ سال کی عمر پا کر ۳۰ نومبر ۱۰۱۳ھ (۱۶۰۳ء) کو دہلی میں وصال فرمایا۔ شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ جید عالم تھے۔ ان کے مشہور صوفی اور عالم گذرے ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری کی تدوین میں آپ کا بھی حصہ ہے۔ آٹھ سال کی محنت کے بعد دور کعبہ دیہ کے صرفے سے یہ کتاب اور مگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے تیار کرائی تھی۔ ہندوستان کے حنفی علماء نے ہدایہ کے بعد بہترین فقہی کتاب کہتے ہیں۔ نیک باپ کی اولاد بھی نیک ہوتی ہے۔ شجر طیبہ سے شاخیں بھی پاک نکلتی ہیں۔ آپ کے مشہور عالم بیٹے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی نمایاں خصوصیت ان کی جامعیت ہے یعنی اختلافی مسائل میں آپ اپنا راستہ تلاش کر لیتے ہیں جس پر فریقین متفق ہوں۔ آپ کی سب سے امتیازی خصوصیت ترک تاویل یعنی شدید اتباع سنت ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

☆ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین" میں فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے روئی برہم جہاں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر زنان مصر نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے اور بعض لوگ آپ کو دیکھ کر مر جاتے تھے مگر آپ ﷺ کو دیکھ کر کسی کی ایسی حالت نہ ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے جمال لوگوں کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے چھپا رکھا ہے اور اگر آشکارا ہو جائے تو لوگوں کا حال اس سے بھی زیادہ ہو جو حضرت یوسف کو دیکھ کر ہوا تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوں اور محب کی غیرت کا تقاضا ہوتا ہے کہ اس کے محبوب کو سوائے اس کے اور کوئی نہ دیکھے اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے حسن و جمال کو صرف اپنے دیکھنے کے لئے لوگوں کی نظروں سے چھپا رکھا ہے۔ شمس العلماء حکیم نظامت امام زمان حضرت قدس سرہ العزیز محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم دیوبند نے اپنے مشہور قصیدہ برید میں خوب فرمایا ہے۔

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت ۔۔۔ نہ جانا کون ہے کچھ کسی نے تو نہ سمجھا

امالمومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ زنان مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے۔ اگر وہ ہمارے حبیب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیتیں تو اپنے دلوں کے ٹکڑے کر ڈالتیں۔

سنے لگاں اس کو بات اپنے بولنے سے ۔۔۔ اس پہ سر کٹتے ہیں دم اور اس پہ الٹیاں

☆ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ "حرز ثمین فی مبشرات النبی الامین" نمبر ۱۹ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد بزرگوار حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ وہ رمضان المبارک میں شکار کو گئے تھے۔ نہایت شدید گرمی تھی جس کی وجہ سے بہت زیادہ مشقت اٹھانی پڑی۔ اسی حالت میں اونگھ آ گئی تو میں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ آپ ﷺ نے نہایت ہی مزیدار کھانا جس میں چاول تھے عطا فرمایا۔ میں نے دیکھا کہ نہایت لذیذ زردہ (میٹھا چاول) ہے۔ میں نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ پھر آپ ﷺ نے پانی مرحمت فرمایا جس کو میں نے خوب پی کر پیا جس سے بھوک پیاس بالکل جاتی رہی اور جب آنکھ کھلی تو میرے ہاتھوں میں سے زعفران کی خوشبو آ رہی تھی۔

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کا اصل وطن رہتک (پولی، بھارت) تھا۔ فاروقی النسل تھے۔ ۱۰۵۴ھ مطابق ۱۶۴۴ء میں پیدا ہوئے اور ۶۰ سال بمقام دہلی ۱۱۳۱ھ مطابق ۱۷۱۹ء میں وصال فرمایا۔ آپ کا سلسلہ نقشبندیہ تھا۔ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا عہد

besturdubooks.wordpress.com

عالمگیری میں آپ دہلی کے مشہور صوفی اور عالم گزرے ہیں۔ جبکہ شادی سولی پت (یوپی) بھارت) میں ہوئی۔ ایسے ساجد اور صلاح الدین پیدا ہوئے۔ تعلیم سے فارغ نہ ہو سکے۔ دوسری شادی سانولہ برس کی عمر میں حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی بشارت کے مطابق بھلت (ضلع سہارنپور، یوپی، بھارت) میں ایک مریدنی سے ہوئی جو صدیقی النسل تھے۔ ان سے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ اہل اللہ پیدا ہوئے۔

حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی کے بڑے بھائی شیخ ابوالرضاء محمد رحمہما اللہ کو زیارت نبی ﷺ

حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی کے بڑے بھائی شیخ ابوالرضا محمد رحمہما اللہ تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ عنقریب تجھ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سعادت زیارت حاصل ہونے والی ہے۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ گویا میں ایک راستہ پر جا رہا ہوں جہاں کوئی دوسرا آدمی نہیں البتہ کچھ لوگ دائیں بائیں قدم بڑھا رہے ہیں۔ پیچھے والی قدموں کے آثار پر راستہ طے کرنے لگا۔ تھوڑی دور جا کر دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت صحیح و سلیم شخص جس کی ساف و نہایی پیشانی میں ستارہ اقبال چمک رہا ہے۔ راستے میں وسط میں پر شان و شوکت بیٹھے ہیں۔ میں نے جب ان سے زیارت کیا تو ہاتھ کے اشارہ سے فرمایا میری طرف چلے آؤ۔ ان کا یہ دل آویز فقرہ سن کر میں خوش ہوا اور آہستہ آہستہ قدم بڑھایا بعد ازاں فرمایا اے آہستہ رو میں علی (کرم اللہ وجہہ) ہوں اور حضرت رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس غرض سے بھیجا ہے کہ تمہیں آپ ﷺ کی خدمت میں لے جا کر حاضر کروں۔ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ہمراہی میں دوڑتا چلا یہاں تک کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ کے نیچے رکھ کر اپنا ہاتھ حضرت رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک میں دے دیا اور فرمایا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ھذا بد ابی الرضاء محمد۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے امیر المومنین سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بیعت لی۔ اس وقت میرے دل میں خطرہ گذرا کہ کیا آپ ﷺ کے بیعت لینے کا یہی طریقہ ہے یا کوئی اور۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس خطرہ پر مطلع ہو کر فوراً فرمایا کہ تمام اولیاء اللہ کے حق میں اسی طرح وسیلہ بیعت میں ہی ہوتا ہوں۔ اس کے بعد اپنے اشغال و

besturdubooks.wordpress.com

انکار کیا اور ان کافین سے راضی ہو گئے اور خواب میں حضرت ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اس واقعہ کے بعد تمام عمر تلاوت قرآن میں مشغول رہے اور ۲۵ رمضان المبارک ۱۰۰۱ھ کو انتقال فرمایا۔

(حیات ولی ص ۳۲۵ تا ۳۲۶)

دو مخلصوں کو زیارت نبی ﷺ

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دہلی میں دو شخص تھے ایک ان میں سے فاضل اور جامع کمالات تھا دوسرے کا اکثر وقت تلاوت قرآن میں گزرتا تھا۔ ایک رات دونوں نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ان کی زیارت کے لیے ان کے محلہ میں تشریف لائے ہیں۔ آپ ﷺ کی تشریف آوری کی خبر سن کر محلہ کے لوگ جمع ہو گئے۔ ان میں سے ایک شخص نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں بھی تشریف لائیے۔ آپ ﷺ نے اس کی درخواست قبول فرمائی اور اس کے گھر تشریف لے گئے۔ اس شخص نے آپ ﷺ کی بہت خاطر مدارات کی۔ آپ ﷺ نے اس کے حق میں دعا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ دوسرے شخص کے گھر تشریف لے گئے۔ اس نے آپ ﷺ کی کچھ خاطر مدارات نہ کی۔ آپ ﷺ نے اس کے حق میں بھی دعا فرمائی۔ صبح کو فاضل نے اپنے ساتھی سے کہا کہ رات کو میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں۔ ساتھی نے کہا میں نے بھی یہ خواب دیکھا ہے۔ فاضل نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے آپ ﷺ کی خاطر مدارات کی ہو گی۔ ساتھی نے کہا میں نے کیا خاطر مدارات کی ہے میں تو تمام رات تلاوت قرآن میں مشغول رہا۔ فاضل نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ نے تمہاری تلاوت کو قبول فرما لیا اور تمہیں آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف فرمایا۔ میں نے تو آپ ﷺ کی خاطر مدارات کی تھی اس لیے آپ ﷺ نے میرے گھر تشریف لانے کی زحمت گوارا فرمائی۔ اس کے بعد فاضل سب لوگوں سے زیادہ آپ ﷺ کے ساتھ محبت رکھتا تھا اور آپ ﷺ کی زیارت کا بہت مشتاق تھا۔ اس کی طرف ملائکہ تحفے اور ہدایات بھیجتے رہتے تھے۔

(حیات ولی ص ۳۲۶ تا ۳۲۷)

ایک صاحب کو زیارت نبی ﷺ

حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (والد بزرگوار حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ دہلی کے دوستوں میں سے ایک صاحب تھے جو ہر سال حج کے لیے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے خواب میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ ہی حج کی زیارت کی۔ آپ ﷺ نے ان کے مکان پر تشریف لے جانے میں داخل ہونے سے پہلے ہی زیارت کے ساتھ مراجعت فرمائی۔ یہ شخص آپ ﷺ کی یہ زیارت دیکھ کر آپ ﷺ کے پیچھے چلا گیا اور یہ زیارت کرامت دو وقت کی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے گھر میں مقدمے اور ظلم ہوتا ہے اور

besturdubooks.wordpress.com

لکھا ان چیزوں سے نفرت کرتے ہے۔ (سیرت سید احمد شہید، مولانا مناظر احسن گیلانی، ص ۲۰۰)

حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک چوراہے پر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور آپ کی پشت مبارک کی طرف سے لوگ آتے ہیں اور آپ کے پاؤں چومتے ہوئے چلے جاتے ہیں (خواب دیکھنے والے) شاہ صاحب نے بھی خواب سے یہ سمجھا کہ آپ کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ خواب میں قدمبوسی ہوتی ہے۔ اس لئے آپ کے قدموں کی طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس خواب میں امام المحدثین قدس سرہ کی صورت مبارک میں نظر آیا (حیات عبدالحی، ص ۲۱۸، از شیخ علی طنطاوی رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۹۹)

شاہ محمد اسحاق کی ولادت ۱۱۹۷ھ میں ہوئی۔ آپ نے شاہ محمد افضل فاروقی سے درس حدیث لیا تھا۔ آپ ۱۲۶۲ھ میں ہجرت کر کے مکہ معظمہ چلے گئے۔ ۱۲۶۲ھ میں یہ ہجرت کی۔ ۱۲۶۵ھ میں وہیں سے دہلی کا قصد کیا۔ دہلی پہنچے ۱۲۶۲ھ میں وفات پائی اور جنت المعلیٰ میں اپنے والد ماجد کے قریب دفن ہوئے۔

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ اگر کسی پر زیادتی ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ دعا کرے جس شخص پر زیادتی کی جائے اس کو راضی کرلو ورنہ روز قیامت پکڑنا پڑے گا۔ جو فیصلہ کا حاکم ہے وہ انصاف کرے گا اب ان کا وعظ بھی سن لیجئے۔ میرے ہم شیخ حضرت شاہ عبدالغنی صاحب چھوہاروی قدس سرہ اپنے کشف پر فیصلہ کیا کرتے تھے اور بعض زیادتی ہوتی۔ ان کی تو بے پڑھے لکھے تاجروں نے بھی خط بنوائی ہے۔ وہ کشف یا کشف سن پڑھ لیتے ہیں ہو جاتے ہیں۔ پھوپھا (یوپی عبارت) سے زیادہ جہل دور ایک گاؤں میں رہتے تھے۔ بعد میں حضرت والد صاحب سے زیادتی ہوئی۔ انھوں نے زیادتی کرنا چاہی تھا۔ بعد کے بعد حضرت اس سے معافی مانگنے تشریف لے گئے اور کہا کہ مجھ کو اللہ کے واسطے معاف کردو۔ اس نے کہا آپ اتنے بڑے مولانا ہیں اور میں جاہل آدمی ہوں۔ آپ تو میرے

besturdubooks.wordpress.com

باپ کے برابر ہیں۔ باپ کو تو بیٹے پر حق ہوتا ہے۔ حضرت نے فرمایا قیامت کے دن معلوم ہوگا کون چھوٹا اور بڑا ہے۔ تم اب تک یہ نہ کہو گے کہ میں نے معاف کر دیا اس وقت تک میں یہاں سے نہ ہٹوں گا۔ اس نے جب دیکھا کہ مولانا بغیر کہلوائے جائیں گے نہیں تو اب حضرت آپ کا حکم ہے۔ آپ کا دل خوش کرنے کے لئے کہے دیتا ہوں کہ معاف کر دیا اور نہ آپ کا کچھ پر حق ہے۔ حضرت کو اسی رات حضرت سرور عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ دیکھا کہ آپ بقیع اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک کشتی میں تشریف فرما ہیں اور یہ خاکسار بھی اپنے کشتی پر سوار ہوں۔ حضور اقدس ﷺ نے بآواز بلند حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ علی عبدالغنی کی کشتی کو میری کشتی سے جوڑ دو۔ حضرت نے فرمایا کہ جب میری کشتی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور سرور عالم ﷺ کی کشتی سے جوڑی تو اس کی گمت سے جو آواز آئی آج تک اس کا وجد آ رہا ہے۔ کانوں میں اس کی لذت سمائی ہے۔ حضرت شاعر تھے جو اس حرف آخر میں یوں بیان فرمایا ؎

مضطرب دل کی تسلی کے لئے تم ہو تو ہے ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

دیکھئے خصہ کی تلافی، ندامت، حضرت پر تسلی یا الحاصل (ماخوذ از حضرت مولانا حکیم شاہ محمد اختر صاحب، شعبۂ نشر و اشاعت خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، کشن اقبال، بلاک نمبر ۱۰، کراچی ۲۷، صفحہ ۱۸۲)۔

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضور اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ نے اس حدیث میں "لولاک لما خلقت الافلاک والارضین" میں ارضین پہلے فرمایا ہے یا سموات پہلے فرمایا ہے۔ ارشاد فرمایا "لا" میں نے پہلے "او حسن" فرمایا تھا، لیکن محدثین سے یہ لفظ منقول ہو گیا ہے"۔

(معرفت النبی سریۃ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب، صفحہ ۱۰۰، ناشر: کتب خانہ نعیمیہ، کشن اقبال، کراچی)

اس خواب سے بیدار ہونے کے بعد مولانا نے تفسیر کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ زمین کا تودہ آسمان سے پہلے پیدا کیا گیا مگر اس تودہ آسمان کی تحقیق کے بعد پھیلایا گیا۔

بروز سہ شنبہ بتاریخ ۶ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ بعد نماز تہجد حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ موضع تو ایمیں جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت بابرکت جامع مسجد جون پور (یوپی، بھارت) میں نصیب ہوئی۔ سامنے سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف فرما ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھے اور کچھ ہی اٹھنے پائے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مزاحاً قسم فرماتے ہوئے ہی

besturdubooks.wordpress.com

پڑ کر اپنی طرف کھینچ لے اور میں نے حضرت حق رضی اللہ عنہ کا اس خیال سے سر پکڑ لیا کہ وہ اٹھ کر سر مبارک نہ ٹکرا جائے پر حضور ﷺ نے ان سے دونوں پیروں کو خود ہی اٹھا کر [شامل] کی جانب نہایت زور سے لے چلے۔ خلیفہ بیان سر مبارک کو نہایت ادب سے تھامے ہوئے چل رہا تھا، یکایک ایک دوسرے دروازے کو گئے میں حضور ﷺ نہ گئے تو میں نے ان سے ان معاملات و کیفیات کو سمجھا، سر مبارک کو خوب خوب بوسہ دیا، محبت کی جگہ کو جس نشان محبوبیت کو تاج سے تھا بوسہ دیا اور دل کی دل میں کہتا ہوں کہ اپنے احباب سے مل مرحوں کا کیا ہے میں اس پر ہوتے سے تحویل کر دیا ہے۔

(معرفت الہیہ صفحہ ۳۴)

خلیفہ الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا خواب کی تعبیر کے سلسلے میں فرمایا کہ آپ حافظ علوم ولایت ہوں گے۔ حضرت حق رضی اللہ عنہ کا سر مبارک حمل سے تعلق ہیں اور میں دماغ ہوتا ہے جو علوم کا خزانہ ہے تو میں حفاظت حمل ہے علوم ولایت کا سر پاؤں پڑنا علامت ہے۔ یہ اور حق تعبیر سچی نکلی ہے یعنی علوم ولایت ناشی ہیں [والی] ہوئے خاصہ اور اظہار آپ سے تحقیق یکایا اور تین کی تحریر ہے اللہ آپ کی حفاظت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر کہ ان کو ہم محفوظ ہیں۔

(معرفت الہیہ صفحہ ۳۵)

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس مسجد میں اشراق کے وقت بیٹھے ہوئے ہیں۔ مجھے خیال ہوا کہ اس مجمع میں حضور اقدس ﷺ بھی تشریف فرما ہوں گے تو میں عرض کیا السلام علیکم یا رسول اللہ (ﷺ) تو آپ ﷺ نے جواب دیا۔ پھر تو سلام میں مصافحہ کرنے کی غرض سے تیز چلا تو دیکھتا ہوں کہ حضور اکرم ﷺ انوار کے غلافوں سے مثل نور نظر سے غائب ہو گئے۔ الحمد للہ! استقامت عطا ہوتی چلی جاتی ہے۔ (معرفت الہیہ صفحہ ۳۴ و ۳۵)

☆ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عریضہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ارسال کیا۔ عریضہ روانہ کر چکنے کے بعد مولانا موصوف کو خواب کے متعلق سخت اضطراب ہوا اور عجیب عجیب باتیں دل پر گزریں۔ دب اتنا ہوئی تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ بذریعہ جناب رسول اللہ ﷺ میری تسلی فرمادی جائے اور اس کی تعبیر سے مشرف فرمادیا جائے تاکہ اضطراب رفع ہو۔ جب سویا تو یہ چار الفاظ در بار رسول مقبول ﷺ سے اس خواب کی تعبیر میں ارشاد ہوئے۔ اختیار، اختیار، اختیار، اختیار۔ پھر صبح ہوئی تو یہ چار لفظ مجھ پر الہام ہوئے۔

(معرفت الہیہ صفحہ ۳۶)

تعبیر کے سلسلے میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ اس خواب کی تعبیر لکھ چکا ہوں۔ الحمد للہ کہ خود حضرت رسول اللہ ﷺ کے ارشاد سے اس کی تائید

besturdubooks.wordpress.com

ہوئی ہے اور اس کی اسناد حضرت سے متصل ہیں۔ اس سلسلہ کے بزرگ اپنے نام کے ساتھ چشتی لکھتے ہیں۔ اس سلسلہ کی چار شاخیں ہیں۔ ان کو صابریہ، نظامیہ، فریدیہ اور نصیریہ کہتے ہیں۔ ان چاروں شاخوں کے بانی حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں۔ ان کے سلسلہ کی ابتدا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوتی ہے۔ آپ نے حضرت حسن بصری سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اس سلسلہ کے بزرگ اپنے نام کے ساتھ چشتی لکھتے ہیں۔ اس سلسلہ کی چار شاخیں ہیں۔ ان کو صابریہ، نظامیہ، فریدیہ اور نصیریہ کہتے ہیں۔ ان چاروں شاخوں کے بانی حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں۔ ان کے سلسلہ کی ابتدا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوتی ہے۔ آپ نے حضرت حسن بصری سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اس سلسلہ کے بزرگ اپنے نام کے ساتھ چشتی لکھتے ہیں۔

(نظم نمائندہ حسن العزیز جلد اول ۱۰ فروری ۱۹۳۰ء)

حضرت مولانا شاہ عبدالحق چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ ولادت ۱۲۹۳ھ سے آپ اپنے نام کے ساتھ چشتی لکھتے ہیں۔ آپ کے والد ماجد کا نام شیخ عبدالرحمٰن تھا۔ آپ شیخ المشائخ حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کے والد ماجد کا نام شیخ عبدالرحمٰن تھا۔ آپ شیخ المشائخ حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کے والد ماجد کا نام شیخ عبدالرحمٰن تھا۔ آپ شیخ المشائخ حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے تھے۔

(حضرت ابیہ)

حضرت مولانا شاہ عبدالحق چشتی رحمۃ اللہ علیہ (نظم نمائندہ حسن العزیز، چشتی، بھارت) نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ ایک مرتبہ زیارت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یا عبدالحق نے آپ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں! میں نے تجھے خواب میں دیکھا ہے۔ (خواجہ حسن نظامی، روزنامچہ از عارف باللہ حضرت مولانا شاہ علیم اللہ صاحب دامت برکاتہم، مطبوعہ دہلی، ۱۹۲۷ء، ص ۱۰۷)

حضرت مولانا شاہ عبدالحق مہاجر مدنی قدس سرہ العزیز نے ۱۲۷۳ھ/۱۸۵۷ء میں ہندوستان سے ہجرت فرمائی۔ مدینہ منورہ جا کر قیام فرمایا۔ اکثر حرمین میں (علی ساکنہا الصلوٰۃ والسلام)

besturdubooks.wordpress.com

میں مستقل وہ رہتے رہے۔ اور باقی کئی سال وطن (یعنی علاقہ) سکونت و سکونا میں گزارے۔ کچھ فاسد پر پھیلنے اور زائرین کے شور و غل مچانے پر بیدم کو اپ اٹھنے اور نہایت آہستہ آواز میں یوں فرماتے صاحبو! شورت کرو (یعنی حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف رکھتے ہیں۔ کہیں آپ درس بھی دیتے اور حدیث شریف پڑھاتے تھے۔ آخر ہوا رسول اللہ ﷺ میں ۱۲ محرم الحرام ۱۲۹۰ھ سنہ ۷۰ سال وصال فرمایا اور جنت البقیع میں تجہ کفن کے تکمیل مدفون ہوئے۔ شاہ صاحب ۲۵ شعبان ۱۲۰۱ھ تا ۲۵ شعبان ۱۲۶۵ھ مراد آباد (یوپی، بھارت) میں پیدا ہوئے تھے۔ (اللہ بزرگوار کا مزار ہے) شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ نے حضرت شاہ عبدالعزیز المعروف شاہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے استفادہ فرمایا۔ نوٹ: ظاہری و باطنی علم کے لئے وہ آتا جاتا رہتا تھا۔ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے شاگرد تھے اور آپ خود حضرت شاہ اسحاق مہاجر مکی کے شاگرد تھے۔

(تذکرہ رشید صفحہ ۲۸ تا ۲۹، تذکرہ نانوتوی، مولانا محمد منظور الٰہی میرٹھی)

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کے آبائے سو کے قریب علماء تھے۔ وہ سب جید عالم تھے ان ہی میں ایک حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ تھے جن کی چال ڈھال سے انابیت ٹپکتی تھی۔ جونپور (یوپی، بھارت) میں حضرت مولانا عبدالرحمان رحمۃ اللہ علیہ سے ساتھ پڑھاتے تھے۔ صدر مدرس حضرت مولانا فضل رحمان گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ جب دہلی (بھارت، ناخیادار، بھارت) پہنچے گئے تو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے دار العلوم دیوبند میں حضرت پھولپوری کو صدر مدرس بنانے کی تجویز پیش کی تھی۔ اعظم گڑھ میں تقریر سے وہ بالکل میں آپ نے آپ کو بیان بنایا تھا۔ تہجد کے وقت تاروں کی روشنی میں آپ وہاں علماء سے قرآن مجید اور آداب کی تکرار کرتے تھے۔ مگر یہاں چاک چوبند، شگفتہ انداز ہوتا تھا۔ اس وقت آپ کی عمر ۷۰ سال تھی۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا تھا کہ آپ عالم علوم شریعت اور عامل علوم حقیقت ہیں۔

شیخ المشائخ پیر کامل حضرت شیخ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کو

زیارت نبی ﷺ

۱۲۷۱ھ شروع شروع میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ خواب کو دیکھتے فرماتے تھے، پھر خواب میں دیکھا حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: "حاجی صاحب کے مہمان خانہ میں

besturdubooks.wordpress.com

اور ان کی مہمانی ہمارے ذمہ ہے۔" اس سے حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سمجھ لیا کہ میری جماعت کے لوگ زیادہ ہوں گے، چنانچہ سب سے پہلے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ آپ سے بیعت ہوئے اور دیکھتے دیکھتے بیعت ہونے والوں کی تعداد دو تین سو تک پہنچ گئی۔ شرف بیعت کے بعد حضرت نانوتوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ تم سے کوئی بیعت کی درخواست کرے تو داخل سلسلہ نہ فرمانا۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا کہ مجھ میں اتنی قابلیت کہاں ہے؟ اس پر حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اب جو بھی تمہارے پاس مرید ہونے کو آئے اس کو ہدایت کرتے رہنا کہ وہ مراقبہ کیا کرے۔

(امداد المشتاق صفحہ ۱۲۰ تا ۱۲۱)

☆ شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ جب دولت حج سے مالا مال ہو کر وطن واپس آئے تو مخلوق نے مرید ہونا چاہا مگر آپ نے انکار فرماتے رہے۔ بالآخر خواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ کو صحابہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم وغیرہ کو مع اذکار اربعہ اور اجازت عطا فرماتے پایا اور حال اتفاقات شاہانہ سے عزیت فرما ہوئے۔ (انوار العارفین صفحہ ۱۵)

☆ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ نے فرمایا کہ ظاہر میں اہل بیعت میں طریقہ نقشبندیہ میں حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی اور باطن میں بارہا ایسا ہوا کہ حضرت نبی آخر الزماں ﷺ سے اس عاجز نے سنا ہے دیکھا کہ آپ ﷺ ایک بلند تخت پر رونق افروز ہیں اور حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ آپ ﷺ کے دست مبارک میں ہے اور میں بھی اسی مکان میں موجود کھڑا ہوں۔ حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں دے دیا۔

(کرامات صادقہ باہتمام حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۰)

☆ ایک دن حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ نے خواب دیکھا کہ گویا سرور کائنات ﷺ میں حاضر ہوں۔ عنایت رب سے قدم آگے نہیں بڑھتا کہ ناگاہ آپ کے جد امجد حضرت حافظ بلاقی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر حضرت رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک میں دے دیا۔ اس وقت بعالم ظاہر میاں نبی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی طرح کا تعارف نہ تھا، بیان فرماتے ہیں کہ جب میں بیدار ہوا تو عجیب اختیار حیرت میں مبتلا تھا کہ یا رب یہ کون بزرگ ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دیا اور مجھ کو ان کے سپرد کر دیا۔ اسی طرح کی سال گزر گئے کہ ایک دن حضرت مولانا محمد قلندر محدث جلالپوری رحمۃ اللہ علیہ نے میرا اضطرار دیکھ کر بحال

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] فرمایا کہ [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

☆ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے متعلق حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ وہ جب اور جہاں سے حاجی (ﷺ) میں پہنچتے تو شرف بزیارت سلوۃ وسلام حضرت قبلہ امام حاجی الحرمین السلوۃ والسلام سے مشرف ہوتے۔ (امداد المشتاق صفحہ ۱۹)

ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ

☆ ایک شخص نابینا تھا وہ حاجی صاحب سے بیعت ہوا جب بیعت ہوا تو شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں اس وقت دعا کروں جب وہ دعا کرے۔ آپ نے فرمایا کہ آنکھ بند کرو اور تصور کرو جیسا کہ میں کہتا ہوں ویسا کرو۔ اس نے کہا کہ میں نے کیا کیا آپ نے فرمایا صبح کو دعا کریں گے۔ اس پر صبح کو حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کیا کرنے سے تمہیں یہ نعمت حاصل ہوئی آپ کی بھی آنکھ بند کرو۔ اس نے کہا کہ میں نے جو آپ سے سنا تھا وہی کیا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے کبھی زیارت نہیں کی۔ اس نے کہا کہ میں نے کبھی زیارت نہیں کی۔ آپ نے فرمایا کہ

besturdubooks.wordpress.com

مجھ میں کوئی کمال نہیں ہے صرف اللہ کی عنایت ہے جس نے مجھ سے یہ کام لیا ہے میں امید ہے اس مدح و نعت میں بھی اپنے فضل و کرم سے مجھ سے راضی ہو جائے گا۔ (تحدیث نعمت اس خواب کا تذکرہ فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ الامن والعلیٰ ص ۱۳۲)

رام پور کے رئیس رضا خان کو زیارت نبی ﷺ

۱۷۲ رام پور (یوپی) جہاں کے رئیس محمد رضا خان (متوفی ۱۲۷۰ھ) نے آپ سے اپنا خواب بیان کیا کہ ہم نے حج و زیارت، حضرت علی کا تصدق کیا تو رام پور کے بہت سے لوگ حج کو گئے۔ مدینہ سے معلوم ہوا کہ حج میں بہت قیام و بہت لوٹ مار ہوئی ہے۔ یہ بیان کرنے کے بعد موصوف نے بیان کیا کہ محمد رضا خان نے خواب میں دیکھا کہ حج میں حضور ﷺ تشریف فرما ہیں اور میں حاضر ہوا ہوں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم نے ہمارے لئے کیا کیا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور ﷺ کے لئے تو کچھ نہیں کیا البتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نذر مانی تھی۔ (الامن والعلیٰ ص ۱۳۲) اس روایت میں یہ ہے کہ میں اس وقت آپ کو دیکھ رہا ہوں اور موجود ہیں اور ہاتھ میں ایک عصا جو اس حصہ سے مشابہ ہے۔ جلنے ہوئے کوئلوں کے مانند ہے۔ دوسری رات پھر خواب دیکھا کہ آپ کھڑے ہوئے ہیں اور میں حاضر خدمت ہوا۔ حالانکہ میں نے حج نہیں کیا تھا۔ (الامن والعلیٰ ص ۱۳۲ حاشیہ از مفتی انتظام اللہ شہابی مطبوعہ ۱۳۶۳ھ)

حضرت مولانا سید محمد قلندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

۱۷۳ مولانا مفتی الٰہی بخش کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۹۳ھ میں پیدا ہوئے اور عمر ۸۲ سال ۱۵ ماہ کی ۱۲۷۵ھ میں وفات پائی۔ (قلمی مظفر نگر یوپی، بھارت) اصل وطن تنجھٹ (ضلع مظفر نگر) تھا جہاں سے کاندھلہ آ بسے تھے۔ آپ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تین عزیز ترین اور قریبی تلامذہ میں سے ایک تھے۔ یہ تو کاندھلہ میں ہے شاہ عظیم الرحمت انسان پیدا ہوئے مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا جواب نہیں۔ آپ ہر فن میں کامل تھے۔ مولانا عظیم محمد اشرف (۱۱۰۰ھ) مفتی الٰہی بخش، مولانا محمد مظفر حسین، مولانا محمد اسماعیل (بانی تبلیغی جماعت)، مولانا محمد یوسف (تبلیغی جماعت)، مولانا انعام الحسن (تبلیغی جماعت)، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی، مولانا محمد ادریس کاندھلوی اور مولانا محمد مالک (جامعہ اشرفیہ، لاہور) رحمہم اللہ وغیرہ یہ سب ایک ہی صدیقی خاندان کے بزرگ ہیں اور ایک روایت کی رو کے مطابق معلوم ہوتا ہے اس خاندان میں قیامت تک جید علماء حق پیدا ہوتے

besturdubooks.wordpress.com

رہیں گے۔اس خاندان کی خواتین بھی دینی علوم کی ماہر و تہجد گزار ہیں۔اس خاندان کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ خاندانی معاملات میں کبھی کچہری عدالت کی نوبت نہیں آتی۔

حضرت مولانا سید محمد قلندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ ساکن جلال آباد (ضلع مظفر نگر) جامع علوم ظاہری و باطنی حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور شاگرد اور خلیفہ ہوئے ہیں۔آپ بحالت بیداری حضور سید الوجود ﷺ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوئے تھے۔آپ کی صاحبزادی کا عقد تھا۔تاریخ مقرر ہو چکی تھی تاریخ سے چند روز قبل حضرت رسول اعظم واکبر ﷺ کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے۔آپ ﷺ نے فرمایا "ہمارے پاس آؤ" یہ خواب دیکھتے ہی نکاح کا ولی دوسرے شخص کو مقرر کیا اور خود مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہو گئے۔۱۲۶۰ھ میں وصال فرمایا۔

مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد بھی اکثر کاندھلہ آتے تو پاس ادب سے برہنہ پا رہتے۔ وہاں آ کر سیدھے قبرستان جاتے اور دیر تک مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک پر مراقب رہنے کے بعد قصبے میں آ کر متعلقین سے ملاقات کرتے۔بانی تبلیغی جماعت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ جب بھی کاندھلہ تشریف لاتے تو اس قبرستان میں ضرور جاتے اور فرماتے اس قبرستان کے بزرگ اب بھی مخلوق خدا کی وہ خدمت انجام دے رہے ہیں جو موجود و زندہ بزرگوں سے بھی نہیں ہو رہی۔

حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ تھے۔تمام کمالات ظاہری و باطنی اپنے والد ماجد سے حاصل کئے تھے۔طب میں بے نظیر اور تمام علوم میں ممتاز تھے،نظم و نثر خوب لکھتے تھے،خصوصی شغف حمد و نعت سے تھا۔۱۲۶۹ھ میں وصال فرمایا۔آپ کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹے مولانا نور الحسن تھے۔ایک روز عالم محویت میں گھر کے باہر دروازے پر نعت پڑھ رہے تھے۔دروازے کے سامنے مسجد میں حضرت مولانا سید محمد قلندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما تھے۔وہ مسجد سے آئے اور باادب دروازے کے چبوترہ پر کھڑے ہو گئے۔ مولانا ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ کو جب ان کی آمد کا علم ہوا تو خاموش ہو گئے۔تھوڑی دیر بعد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں لوٹ گئے۔مولانا نے پھر وہی نعت شروع کر دی۔شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پھر دروازہ کے باہر آ کر مؤدب کھڑے ہو گئے۔چند بار جب اسی طرح ہوا تو مولانا نے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تشریف لانے اور باادب کھڑے ہونے کا سبب دریافت کیا۔شاہ صاحب نے فرمایا کہ تم جب نعت پڑھنی شروع کرتے ہو تو میں حضرت محبوب رب العالمین ﷺ کو دروازہ کے پاس جلوہ افروز دیکھتا ہوں۔اس لئے بارگاہ نبوی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) میں دست بستہ آ کھڑا ہو جاتا ہوں۔

(حالات مشائخ کاندھلہ از مولانا احتشام الحسن کاندھلوی مخدوب عورت صفحہ ۱۳۶)

☆..... حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نور اللہ مرقدہ فرماتے تھے کہ ان کے استاد حضرت مولانا قلندر

besturdubooks.wordpress.com

صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو بالاں آباد میں رہتے تھے وہ سید صاحب حضوری تھے یعنی ان کو براہ راست حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی تھی تو اللہ تعالیٰ کے بندے بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو آپ ﷺ کی زیارت بیداری میں بھی ہوتی رہی ہے لیکن خواب میں زیارت کرنے والے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ حضرت مولانا قلندر صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب مدینہ شریف جا رہے تھے تو کسی منزل پر پہنچ کر تو ایک نوجوان شخص تھا چنانچہ مار پاس اسی رات سے زیارت بند ہو گئی۔ انہیں اس کا بڑا غم ہوا اس غم کو دور کیا جاتا ہے جس کو محمد اور پھر لے لیا جائے جس کو نہ ہو وہ نہ دیا جائے۔ اسی غم میں وہ مدینہ پہنچے وہاں کے مشائخ سے رجوع کیا غم سے نجات ہو رہے آرام پا گئے۔ بہت سے مجذوب حضرات بھی تھے۔ وہ صبر (یعنی صابر) صلوٰۃ (یعنی نماز) کی زیارت کے لئے آتی ہے وہ اس کو بھی آنے اور جانے کرنے کو اشارہ نہ کرے جو زیارت نصیب ہونے کے لئے آتی ہے وہ اس کو بھی آنے کا حکم دیتا ایک دن وہ بی بی آئیں ان سے انہوں نے عرض کیا تو انہیں ایسے جوش آیا اور اسی جوش میں انہوں نے حضرت اقدس کی طرف اشارہ کر کے کہا "شیخ جنی رکھو"۔ انہوں نے ہوا اس وقت نظر کی تو یہ دیکھتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں۔ یہ کہتے ہیں آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہونے کے بعد اس کے بعد وہی کیفیت حضوری کی جو باقی رہتی تھی پھر حاصل ہوئی تو فرمایا ہے کہ بعد میں اللہ تعالیٰ نے اس سے اضافی مائگ لی تھی اور اس نے معاف بھی کر دیا تھا۔ (ملفوظات حضرت دادا) (شرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۵۹ تا ۲۹۰)

حضرت مولانا سید وارث حسن شاہ کوزہ جہاں آبادی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۲۲۔ حضرت مولانا الحاج سید وارث حسن شاہ کوزہ جہاں آبادی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید علی حامد اللہ بہ جرکی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے اور ۱۸۹۶ء میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد سلطان التمش کے زمانے میں بغرض تبلیغ اسلام عرب سے ہندوستان آئے تھے۔ سلطنت دہلی میں جب ضعف آیا تو اجداد فتح پور آ بسے۔ ان ہی میں حضرت محمد ہاشم تھے۔ جو بعد تکمیل علوم شریعت جونپور سے وطن واپس جا رہے تھے۔ راہ میں سات سو شاگرد اور مریدوں کے ساتھ ایک منتصب ہندو راجہ نے حملہ کر دیا۔ راجہ مارا گیا اور اس کا بیٹا اپنے باپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اس کا نام یحییٰ خان رکھا گیا۔ رات آپ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "تم یہیں نہ جاؤ اس جنگل کو صاف کر کے یہیں قیام کرو کئی صدیوں تک تمہاری اولاد واحفاد سے لوگوں کو دین کا فائدہ پہنچے گا اور بڑے بڑے اولیاء اللہ تمہاری اولاد واحفاد میں پیدا ہوں گے" اس جنگل میں کھاس کوزہ بہت تھا اس لوگوں نے اس کا نام "کوزہ"

besturdubooks.wordpress.com

رکھا جو نہایت آباد اور پارونق شہر بن گیا۔ ایام شہزادگی میں شاہ جہان اس خاندان میں سریر ہوا اور اس نے کوزہ شریف سے متصل شاہ جہان آباد آباد کیا جو بعد میں جہانت آباد (دہلی کا پرانا نام) کے نام سے مشہور ہوا۔ اسی تعلق کی بنا پر کوزہ شریف کو کوزہ جہان آباد کہتے ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بشارت کی برکت سے کوزہ شریف کے اس محلہ میں بسنے میں فولاد کہتے ہیں اور جہاں حضرت القدس کی خانقاہ ہے مسجد ہے ۳۲ مسجدیں اور ۳۲ خانقاہیں ہیں۔ اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ جب اپنے بھائی شجاع سے مقابلہ کرنے یہاں سے گزرا تو اپنی سواری سے اتر گیا۔ اس قصبہ کے ۲۰۰ نساء بادشاہ کے استقبال کو آئے۔ بادشاہ جب معلوم ہوا کہ یہ تمام بلمائیک ہی خاندان کے فرد ہیں اور حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہیں تو نہایت تعظیم و احترام سے ان بزرگوں کی دعا سے صرف دو ہزار سپاہ کی فوج سے شجاع کی لشکر فوج پر غالب آیا اور واپسی پر دو ہفتہ یہاں قیام کیا۔ کوزہ شریف جو دار الخلفا مشہور تھا دار الاولیاء کہلانے لگا۔ (نزہۃ الخواطر)

حضرت محب الدین (خلیفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ) کو زیارت نبی ﷺ

۴۲ مکہ مکرمہ میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت محب الدین تھے۔ تیس سال سے برابر پیدل حج کرتے تھے۔ باوجود انتہائی نحیف ہونے کے مدینہ منورہ بھی پیدل ہی حاضر ہوتے تھے۔ آخری مرتبہ جب چلنے سے معذور ہو گئے تو سواری پر حاضر ہونے اور بیان فرمایا کہ میرا اس سال حاضری کا ارادہ نہ تھا۔ اس سے پہلے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "محب الدین ہمارے پاس نہ آؤ گے" عرض کیا مخلوق میں دم نہیں رہا۔ کہا بھیج دیجئے اور بلوا لیجئے۔ میں نے کہا ایک شخص آیا اور کہا میں نے آپ کے لئے سواری کا انتظام کر لیا ہے آپ میرے ساتھ مدینہ طیبہ چلئے چنانچہ سواری پر ان کے ہمراہ مدینہ طیبہ گئے اور چند ماہ کے قیام کے بعد مکہ مکرمہ واپس ہوئے اور اسی سال وصال فرمایا۔ (تجلیات کعبہ از مولانا محمد عثمان حسن کاندھلوی صفحہ ۲ تا ۱۲۲ کتب خانہ انجمن ترقی اردو جامع مسجد دہلی نمبر ۶) (معارف الاسلام شرح اسماء الحسنیٰ از قاضی سید محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۵۵)

حضرت مولانا شفیع الدین نگینوی رحمۃ اللہ علیہ (خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ) کو زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت مولانا شفیع الدین نگینوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں سے تھے۔ ۴۵ سال مکہ مکرمہ میں قیام رہا۔ اس اثنا میں روزانہ خواہ سردی ہو گرمی،

besturdubooks.wordpress.com

باتیں، جو پہلی حضرت نانوتوی سے ملاقات کے وقت سے لے کر اپنی بیعت اور بیماری کے وقت تک میں ہوئی تھیں، ان کو نظر میں رکھتے ہوئے اور یہ سوچتے ہوئے کہ کہیں کوئی کمزوری یا غلطی تو نہیں ہو گئی، اس بیعت سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کرتے تھے۔ اس دوران صرف ایک بار مدینہ منورہ گئے اور اس مرتبہ بھی ایسی دیر ہوئی کہ حضرت پہنچنے سے قبل ہی انتقال فرما گئے۔ حضور اقدس ﷺ نے خواب میں بھی دی اور فرمایا کہ آنے کا غیب سے سامان ہوا (حضرت مولانا اللہ یار صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو ان کے خلیفہ اور داماد تھے، ان سے یہ بات راقم الحروف نے سنی۔ ۱۹۷۶ء) (بقیہ حالات آئندہ)

حضرت مولانا شاہ رفیع الدین دیوبندی ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ سے تتمہ ثانی مرکز اہل سنت دارالعلوم دیوبند

دارالعلوم دیوبند (دیوبند ضلع سہارنپور یوپی) حضرت نانوتوی کی ابتدائی عمارت تو روضہ کی بنیاد حضرت سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے رکھی تھی اور اس کی زیادہ اہمیت اس وجہ سے ہے کہ جب علماء اور اساتذہ کی تعداد زیادہ ہو گئی تو حضرت مولانا شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے سے بنے ہوئے کچے کمرے کی جگہ پکے کمرے بنانے کا ارادہ فرمایا۔ کمرہ مکمل ہونے سے پہلے حضرت رسول اللہ ﷺ نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ "اس کمرے کو گرا دو"۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اس پر حضرت نانوتوی نے فرمایا کہ "اب یہ عمارت پائیدار بنے گی"۔ اس کے بعد جب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس جگہ کو پختہ بنانے لگے تو واقعی تعمیرات جدیدہ موجودہ تھے۔ ان میں ۱۳۹۳ھ سے ۱۳۹۸ھ تک ۱۸ میں دو عمارت تیار ہوئی جو دو منزلہ ہیں کی وجہ سے تو وہ روضے کے نام سے مشہور ہے۔ آج بھی دارالعلوم دیوبند کے ترانے میں موجود ہے

یہ علم و عمل کا گہوارہ تاریخ کا وہ شاہ پارہ ہے
جو پھول یہاں کھ شگفتہ ہے وہ سرو یہاں بیچارہ ہے
خود ساقی کوثر نے بھی جسے سینچا ہے بہ دست یہاں
تاریخ مرتب کرتی ہے دیوبند کی روداد یہاں

(زینت کتابت صفحہ ۲۳۴۲۳۵)

آپ ﷺ نے مسجد کے محراب میں جہاں کا نشان لگایا تھا، وہ جگہ محفوظ رہے۔ مسجد کا حسن دلکشی رہے۔ مسجد پائدار و نشان ہو جو تھا۔

besturdubooks.wordpress.com

مدرسہ دارالعلوم دیوبند (بھارت) ایک الہامی مدرسہ ہے۔ ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۳۰ مئی ۱۸۶۶ء کو اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس میں کس چیز نے بعد کے حالات میں اس مدرسے کو بنیاد فراہم کی۔ اب وقت آیا کہ ہم اپنے اور اس پر روشنی ڈالیں جسے آپ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اور علوم دیوبند کے بانی کہتے ہیں۔ اس زمانہ میں ان کی آخری زیارت فرمائی تھی۔ بانی کہتے ہیں حضرت آپ نے مدرسہ کا سنگ بنیاد کیسے رکھا؟ آپ نے فرمایا کہ میں جانب کھڑی ہے اس میں کہ شامل ہی جانب سے ان کا نشان کیا۔ بنیاد میں ہوئی ہے مدرسہ کا کمرہ ہے۔ جہاں تک ہے اس کی کہانی ہے کہ خواب دیکھنے کے بعد مولانا علی احمد صاحب نے تشریف لے گئے تو حضرت نے فرمایا کہ جانا کہ نشان ہو شور ہو بنیاد کی نشان ہو بنیاد رکھ دائی اور مدرسہ کی قیمت ہے (جاری ہے)

مدرسہ کا قیام خواب ہی کی بنیاد پر ہوا۔ اس کی تصدیق میں ان کے ایک قریبی ساتھی نے بھی کی ہے۔

خواب میں اس نے حضرت شیخ کو یہاں ۔۔۔ خود یہاں کی خواب مانگی کی تعبیر ہے
اس کے دامن سے لگتے ہیں ہزاروں نیض ۔۔۔ یہی ہے حاصل زندگی کی آخری تمنا ہے

آخری زیارت ۱۲۹۳ھ میں ہے۔ اس کی تعمیر ۱۲۸۳ھ میں ہے۔ اس عمارت کی دیوار پر لکھا ہے

اور ہر ایک دیکھ رہے ہیں۔ اس نے پڑھ کر حضرت کو دعوت کے نام سے ۲۰ ہم ہے۔

۱۔ حضرت مولانا محمد مظہر نانوتوی ۲۔ مولانا فضل الرحمن دیوبندی ۳۔ العلوم دیوبند آپ اس دارالعلوم دیوبند کے بانی میں حضرت نے دارالعلوم دیوبند کا آپ طالب علم تھا۔ حضرت نے انگریزی اور شورے کا پہلا مولانا نے دیوبند میں پڑھا۔ اور تعلیم دی۔ حضرت نے انداز میں کہا ہے آپ کا مقام و تعلیم مرکز شور ہے میں یہ مسائل ہے دیکھی اور بھی اسے سے نقاد کے۔ اس کتابوں پر علماء جوش میں آگئے کہ مولانا چاری حضرت نے ساتھ نانوتوی رہے اور کتابوں طالب علم پر تھیں مرتبہ سے پوچھ تک نگاہوں۔ جب دو چار پڑھ لیا تو آپ نے علیہ دیوبند فرمایا کہ کیا یہ مدرسہ دیوبند کا طالب علم ہے؟ علماء نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے اس پر فرمایا نہیں یہ مدرسہ کا طالب علم نہیں ہے۔ تحقیق پر ثابت ہوا کہ دو مدرسہ کا طالب علم نہیں ہے۔ اس کا کہنا ہے آپ دو طالب علم ہے اس نے بعد کے ہے نفس نام نے اقتراب کی وہ نے کہانا پڑھا شروع کردیا ہے دو نہ اس کا اندراج مدرسے رجسٹروں میں نہیں ہے۔ بات نہ بڑھ جائے پڑھ دے تو نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے

besturdubooks.wordpress.com

اس وقت سے میں نے اس کو طالب علم ہونے کی فرمائش فرمائی میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور دو حلقے ہیں۔ لینے والے آرہے ہیں اور دودھ سے بھر رہے ہیں۔ خواب کے بعد مجھ پر منکشف ہوا کہ دونوں صورت مثال دارالعلوم کی ہے دودھ صورت مثال علم دین ہے ارکان دارالعلوم یعنی تقسیم کنندہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور یہ آکر لے جانے والے طلباء ہیں جو صبح سے شام تک لے کر جارہے ہیں اس کے بعد فرمایا کہ مدرسہ دیوبند میں جب معائنہ ہوتا ہے اور خلوت آتے ہیں تو میں ہر ایک کو پہچان لیتا ہوں کہ یہ بھی اس گروہ میں تھا اور یہ بھی۔ یعنی اس گستاخی طالب علم پر میں نے حیرت پاؤں تک تین بار نظر ڈالی۔ یہ اس گروہ میں شامل تھیں اس لئے میں نے اوّل سے کہدیا کہ یہ مدرسہ دیوبند کا طالب علم نہیں ہے۔ اس سے اندازہ ہوا کہ اس مدرسہ کے لئے طلباء کا انتخاب بھی من جانب اللہ ہوتا ہے۔ چنانچہ یہاں نہ شہرت نہ پروپیگنڈا اور تشہیر پھنکت کر جلب آمد و اقبال ہوں بلکہ من اللہ جس نے تعلیم میں رکھا ہے۔ جیسا یہ ہوتا ہے وہ خود ہی نشان کشاں کشاں چلا آتا ہے۔ (تاریخ دیوبند، سید محبوب حسین بصری صفحہ ۲۰)

(بیان "رشید" کانپور، مطبوعہ دیوبند نمبر سنہ ۱۳۳۹ھ۔ اسلامی مدارس اعظم، ص ۱۳۱، حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی مہتمم دارالعلوم دیوبند)

حضرت مولانا حافظ احمد دین صاحب خواجہ عرف قریب ۱۹ ویں دارالعلوم دیوبند کے قدیم ترین ۱۳۰۸ھ تا ۱۳۹۰ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ اہل محلہ سمجھتے رہے تھا جانتے تھے کہ یہ حضرت صاحب کشف و کرامات اور صاحب کرامات بزرگ تھے۔ حضرت شاہ عبدالغنی محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خویش تھے جو جانشین تھے حضرت شاہ اسحاق محدث دہلوی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے جو اسے جانشین تھے حضرت شاہ محمد یعقوب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے جو بڑے بیٹے تھے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اور آپ نے جانشین تھے۔

مرکز اہل سنت دارالعلوم دیوبند مشاہیر عالم کی نظر میں

علامہ سید رشید رضا (مصر)

اگر میں اس مدرسہ کو نہ دیکھتا تو ہندوستان سے بہت مایوس واپس جاتا۔ (تقریر)

"میں نے مدرسہ دیوبند میں جس کو از ہر ہند کا خطاب دیا جاتا ہے ایک جدید سی روحانی ترقی کرتے دیکھا۔ ہندوستان بھر میں میری آنکھوں کو ایسی ٹھنڈک کہیں حاصل نہیں ہوئی تھی کہ مدرسہ دیوبند میں حاصل ہوئی اور نہ اتنی خوشی کہیں حاصل ہوئی جتنی وہاں۔ اس کی وجہ صرف وہ

besturdubooks.wordpress.com

عبرت و نصیحت ہے جو میں نے اس مدرسہ کے علم میں دیکھا۔" (بحوالہ مالا بد منہ، ص ۲)

مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ (وزیر تعلیم حکومت ہند)

"آپ کی یہ درسگاہ دراصل ایک ایسا کارخانہ ہے جو مسلمان کی راہنمائی کرتا ہے۔ یہ کارخانہ قائم ہے تو ہمیں پریشان نہ ہونا چاہئے اس درسگاہ کے اسلاف نے جس کا جو نمونہ پیش کیا تھا اور جن مقاصد کو لے کر یہ درسگاہ قائم کی تھی اگر وہ روشنی آپ کی رہنمائی کر رہی ہے تو ہمیں آپ کو یقین دلانا چاہئے کہ شاید ہی مستقبل اس کے لئے تیار ہے۔" (تقریر)

"ہندوستان میں اسلامی تعلیمات کے اس عظیم ترین ادارہ میں شرکت کے لئے میں اس ملک کے تمام حصوں سے بلکہ بعید ترین ممالک انڈونیشیا، ملایا، افغانستان، روس، ایشیا اور چین سے طلبہ بھیجے جاتے ہیں۔ دینی مرکز کے طلبہ اور علماء میں اس کی مقبولیت اس کی حکمت و شہرت کی دلیل ہے اس بنا پر یہ ادارہ صحیح معنی میں تعلیمات اسلامی کی ایک عظیم الشان دانشگاہ ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔"
(وہی بیان)

ڈاکٹر راجندر پرشاد (صدر جمہوریہ ہند)

"آپ کے دارالعلوم نے صرف اس ملک کے بسنے والوں ہی کی خدمت نہیں کی بلکہ آپ نے بیرونی ممالک سے اپنی شہرت حاصل کر لی ہے کہ غیر ممالک کے طلباء بھی آپ کے یہاں آتے ہیں اور یہاں سے تعلیم پا کر جو کچھ یہاں انہوں نے سیکھا ہے اپنے اپنے ملک میں اس کی اشاعت کرتے ہیں۔ یہ بات اس ملک کے سب ہی باشندوں کے لئے تاباش فخر ہے۔"

"دارالعلوم دیوبند کے بزرگ علم کو علم کے لئے پڑھتے اور پڑھاتے رہے ہیں۔ ایسے بڑے پہلے بھی ہوئے ہیں مگر ان کی تعداد بادشاہوں سے بھی زیادہ ہوتی تھی۔ آج دارالعلوم کی بزرگی ان الفاظ پر چل رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف دارالعلوم یا مسلمانوں ہی کی خدمت نہیں بلکہ پورے ملک اور دنیا کی خدمت ہے۔ آج دنیا میں مادیت کے فروغ سے بے چینی پھیلی ہوئی ہے، دلوں کا اطمینان اور چین مفقود ہے اس کا صحیح علاج روحانیت ہے۔ میں ایسی جگہوں کے سکون و اطمینان کا وہ سامان یہاں کے بزرگ دنیا کے لئے مہیا فرما رہے ہیں۔ خدا کرے اس دنیا کو یہ مقصد حاصل ہو جائے تو دنیا امن پا جائے۔ میں دارالعلوم میں آ کر بہت زیادہ مسرور ہوا ہوں اور یہاں سے کچھ لے کر جا رہا ہوں۔"

besturdubooks.wordpress.com

علی حضرت شاہ افغانستان

"میں بہت مسرور ہوں کہ مجھے دارالعلوم دیوبند کا دورہ کرنے کا موقع ملا۔ یہ ادارہ افغانستان میں اور خاص طور سے وہاں کے علمی حلقوں میں بہت مشہور و معروف ہے۔ افغانستان کے جو دارالعلوم دیوبند سے وابستہ ہیں وہ یہاں کے فارغ التحصیل علماء کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ہمیں دینی حمیت کے معاملہ میں جو انتہائی درجہ کی محبت اس ادارہ سے ہے اس کا اندازہ قائم ہوا ہے۔ یہ بات ہے افغان علماء کی دارالعلوم سے انتساب کی اور انہوں نے اپنے وطن عزیز واپس جاکر وہاں علمی و دینی زبردست خدمات انجام دیں۔

مسٹر عبداللطیف (وزیر عدل و صحت برما)

"یہ ایک ایسا ادارہ ہے جس نے مجھ سے اپنے ہمدردوں سے بھی زیادہ میرے دل کو موہ لیا ہے۔ اس نے دل کو ایسا اطمینان بخشا ہے جو کبھی نہیں ہوا تھا۔

محمد عبدالفتاح عودہ (مصر)

"میں نے دیوبند میں اسلام کی روح کو پایا ہے۔ یہ ایسا علمی ادارہ ہے جس کی نظیر میں نے آج تک نہیں دیکھی۔ اس کی بدولت ہندوستان کا شمار اسلامی ممالک میں ہوتا ہے اور اس طرح سے اس ادارہ کی تعمیر میں ان کے بزرگوں نے جو حصہ لیا ہے اس کی وجہ سے ہندوستان کا مسلمان ہر جگہ قابل احترام سمجھا جاتا ہے۔ میں نے یہاں سے جو کچھ حاصل کیا ہے اس کو میں اپنے لئے بیش بہا دولت سمجھتا ہوں۔ میرے لئے خوشی ہے کہ میں اس طریقہ کو خوبی سے چلانے والے منتظمین کی خدمتوں کے لئے اسے پیش کر سکوں۔

رشید احمد اسمٰعیل گلولیا (جوہانسبرگ جنوبی افریقہ)

"انگریزی زبان بولنے والی دنیا میں اس کو (دارالعلوم دیوبند کو) جس اہمیت کا درجہ دیا جانا چاہئے تھا وہ نہیں دیا گیا ہے۔ جب ہم اپنی شان کے لئے نکلتے ہیں تو دارالعلوم کا رخ کرتے ہیں۔ دارالعلوم کا رخ کرنے سے ہمارے دل میں جو روحانی جذبہ پیدا ہوتا ہے اس کا کوئی بدل نہیں۔"

نیاز برکیز (ترکی)

"ایسی بڑی اور اس کے بیش قیمت علمی کتب خانے کو دیکھ کر مجھے خاص مسرت حاصل ہوئی ہے میں نے یہاں اتنا فیض پایا کہ اپنی تمنا کے ظہور کے لئے پوری طرح الفاظ نہیں پاتا میں اس مدد

besturdubooks.wordpress.com

کام پر جو یہاں کا علمی اور دینی کام انجام دے رہے ہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں"

ایس۔ ای مقاں (جنوبی افریقہ)

"دارالعلوم کے جملہ شعبوں کو بغور ملاحظہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ میں نے اپنی سیاحت و سفر میں کسی جگہ بھی اس طرح کا نظام نہیں دیکھا۔ کاش کہیں بھی جو اپنی امت میں ایک مرکزی دارالعلوم چلانے کے قابل ہو، وہ موجودہ تاریخ اس کی نظیر نہیں پیش کر سکتی"

ڈی جونیس جرمینس (پروفیسر بوڈاپیسٹ یونیورسٹی ہنگری)

"میں نے خود اپنے ملک میں دیوبند کے مدرسہ کے بارے میں بڑا اچھا سنا تھا۔ مجھے بہت سے شوق تھا کہ علوم اور اسلامی ادبیات (اردو) کے اس قلعہ کو دیکھوں، ترکی اور مصر کے قدیم مدرسوں کے بعد جو سنجیدگی میں قائم کئے جاتے ہیں مجھے عربی اور تعلیمات اسلامی کی اس گہرائی اور جدوجہد کو دیکھ کر اور بھی زیادہ حیرت ہوئی جو اس مدرسے کے درودیوار میں نمایاں ہے"

جناب ابراہیم لجیالی (رئیس وفد جامعہ ازہر مصر)

"جامعہ دارالعلوم دیوبند کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی ہم نے مختلف درجات میں پھر کر درس و تدریس کا معائنہ کیا اور اس مدرسے کے مدیر جناب شیخ احمد صاحب (اس وقت جب یہ معائنہ لکھا گیا مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم کے مدیر تھے) اور حضرات اساتذہ کرام سے ملاقات کی ہم نے ایسا منظر دیکھا جس نے ہمارے قلوب کو مسرت سے پر کر دیا اور ان کے چہروں پر علم کا نور دیکھا۔ ہم نے ایک ایسی جماعت دیکھی جس نے علوم دین یعنی تفسیر قرآن، حدیث، فقہ اور اصول فقہ کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے علوم بھی پڑھائے جاتے ہیں مثلاً عربی، ادب، منطق، فلسفہ اور الٰہیات وغیرہ۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ ان علوم سے امت اسلامیہ کو یہ حضرات نفع پہنچائیں"

پروفیسر گرے ونف، آکسفورڈ یونیورسٹی، لندن

"یہ میری بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ مجھے دیوبند دیکھنے کا اتفاق ہوا میں نے دیکھا کہ قدیم اسلامی تعلیم اب بھی یہاں پوری آب و تاب سے درخشاں ہے ایک مؤرخ کے لئے اس سے زیادہ روشن مواقع کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا"

besturdubooks.wordpress.com

عثمان کیدہ (نمائندہ چینی اسلامی نیشنل ایسوسی ایشن فیڈریشن)

"میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ یہاں کے طلبہ میں اسلام کے لئے بڑا جوش و جذبہ ہے۔ مجھے دارالعلوم دیوبند کو دیکھنے کا موقع نصیب ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک خاص مذہبی ادارہ ہے جو مشرق کا نصاب دیا جاتا ہے۔"

ایم حسین (وائس چانسلر جامعہ ملیہ یونیورسٹی)

"یہ (دارالعلوم دیوبند) سچ مچ میں ایک یونیورسٹی ہے۔ مجھے ہندوستان میں اسلامی تعلیم کی بہت سی یونیورسٹیوں کے بارے میں اعلیٰ تجربہ ہے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ دینی تعلیم کی جو نہج اس قدیم طرز کی یونیورسٹی سے اختیار کی ہوئی ہے وہ بہت عمدہ ہے۔"

جناب انوار السادات (وزیر حکومت مصر و جنرل سیکریٹری مؤتمر اسلامی)

"اس عظیم دینی یونیورسٹی کی زیارت سے مجھے بڑا فائدہ ہوا ہے میں خلوص دل سے یہاں کے ارباب حل و عقد کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جن کے علم و عمل سے یہ عظیم ادارہ فیضان حاصل کر رہا ہے میں امید کرتا ہوں کہ اس سے اسلام اور مسلمانوں کو بہت نفع پہنچے گا۔ میں یہاں سے جا کر اپنے ملک کا پیغام دیتا رہوں گا۔"

رئیس وفد (برائے ہندوستان)

"میں نے یہ محسوس کیا (دارالعلوم دیوبند) میں ایک بڑا مظہر ہے اس حصہ میں یہ تعلیم اسلام کا ایک مرکز ہے میں نے یہاں کی دینی کاشتکاری کا شعار پایا ہے میں دعا کرتا ہوں کہ اس دینی شمع کا چراغ اسلام کی راہ میں جلتا رہے۔ ہندوستانی عوام و حکومت دونوں نے علوم اسلامیہ کی حفاظت میں بڑی ترقی پائی ہے۔"

امریکی وفد برائے ہندوستان

"ہماری امریکی جماعت کو یہ ان (دارالعلوم دیوبند) میں انتظام کرنے کا موقع نصیب ہوا ہم نے یہاں ہمارا ان نے کہا ہے سے ملاقات کی ہے۔ واقعات اسلام کی جذبہ روح کو ظاہر کرتا ہے (دارالعلوم دیوبند) میں مصروف ہے۔"

(از: [illegible])

جناب علی اصغر حسمت (سفیر ایران برائے ہندوستان)

"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے موقع دیا کہ میں تعلیم الشان ادارہ (علوم دیوبند) کی زیارت کی

besturdubooks.wordpress.com

نعمت سے نوازا اور یہاں کے اساتذۂ کرام اور علمائے دین کی مصاحبت کی توفیق عطا فرمائی۔ جن کے کلمات طیبات سے اس عبد ضعیف کے دل و جان بہرہ ور ہوئے۔ ان کے باقی رہنے والے آثار و تالیفات سے میں محفوظ ہوا جو کہ یقول "مداد العلماء افضل من دما الشہداء" (علماء کی روشنائی شہداء کے خون سے افضل ہے) اپنے دامن میں ربانی برکات اور آسمانی فضیلتیں لئے ہوئے ہیں۔

دارالعلوم دیوبند ایک رضا خانی بریلوی کی نظر میں

لاہور کے مشہور روزنامہ اخبار "سیاست" کے ایڈیٹر سید حبیب صاحب جو مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے ہمنوا و ہم مشرب ہیں ان کے دارالعلوم دیوبند کے بارے میں تاثرات پڑھئے وہ لکھتے ہیں۔

"جہاں تک تحفظ دین، تردید مخالفین اور اصلاح مسلمین کا تعلق ہے، دارالعلوم دیوبند کے مدرسین و مبلغین کا حصہ سارے ہندوستان سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ مثال کے طور پر ان غیر محدود کوششوں کو ملاحظہ کرلیجئے جو آریہ سماج نے اسلام کے خلاف کیں تو آپ کو وزیر خان کی طرح نظر آئے گا ان مسائل کے مقابلہ میں سب سے زیادہ نمایاں طریق پر جو مدرسہ سامنے آیا وہ مدرسہ دیوبند ہے۔ دوسرے مدرسے کا جا سکتا ہے کہ ہندوستان دین حنیف، علوم عربیہ تفسیر، حدیث اور فقہ کے چرچے بفضلہ تعالیٰ بہت حد تک دیوبند کے وجود مسعود کی وجہ سے قائم ہیں"۔

(سیاست لاہور مورخہ ۷ جون ۱۹۶۷ء)

اخبار عصر جدید کلکتہ

اخبار عصر جدید کلکتہ دارالعلوم دیوبند کی تحسین و تعریف کرتا ہوا لکھتا ہے:

"دارالعلوم دیوبند اسلام کی جو مذہبی اور تعلیمی خدمت انجام دے رہا ہے اور مغربی تہذیب و تمدن کے سیلاب سے جس طرح اس نے اسلامی ہند کی شاندار عمارت کو محفوظ کر رکھا ہے۔ ہندوستان کے طویل و عریض براعظم کا ایک ایک گوشہ اس کی گواہی دے سکتا ہے، ایسے وقت میں جبکہ علوم جدیدہ کی روشنی نے ظاہر بینوں کی نظروں کو خیرہ کر دیا تھا جبکہ دنیاوی عزت اور مناصب کی کشش اچھے اچھے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی جبکہ لوگ مذہب سے بے پروا اور مذہبی تعلیم کی طرف سے غافل ہو چکے تھے اور قال اللہ و قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس آواز دینی تعلیم کے قدر خانہ میں دب گئی تھی اور مغربی تعلیم و تمدن کے شور و غوغا سے مغلوب ہو چکی تھی۔ اس نازک وقت

besturdubooks.wordpress.com

میں دیوبند اور صرف دیوبند قرآن و حدیث کے علم کو سنبھالے ہوئے گزار دیا۔ ملک کی خطرناک اور سرد و گرم ہواؤں کی آندھی نے رہ رہ کر اس کو اڑانا چاہا مگر وہ پہاڑ کی طرح قائم رہا۔ وہ تیز بجلی خدا جانے کتنی بار اس کو اپنی قدامت سے منحرف نہ کر سکی۔

نئی تعلیم کے سیلاب نے چاہا کہ اپنی رو میں اسے بہا لے جائے مگر سمندر کے باوجود وہ ایک طرف سے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کا مقابلہ کرتا رہا اور دوسری طرف اپنی روشنی کے نشانات کے چپہ چپہ کو شہر شہر میں پہنچاتا رہا یہاں تک کہ مسلسل جدوجہد کے بعد آج وہ صرف پیشوا اور رہنما نہیں بلکہ قافلۂ موصل بنا رہا اور علمائے دیوبند کے جم غفیر نے قرآن و حدیث کا آفتاب و ماہتاب بن کر روئے زمین کو روشن کر دیا ہے۔ (مصر جدید کلکتہ ۱۲ تا ۱۹ ۱۹۳۶ء)

فی مدح دار العلوم دیوبند یہ

ناظم القصیدۃ مولوی محمد شفیق سلیمی

شیخ الحدیث مدرسہ جامع علوم دا کخانہ شرعاتی، ضلع سلہٹ، حال دیوبند

دُحنت بدا دار علم محقق ... منی اهلها فضلا علی المفرق

اتیت عمارا تلوح معجلا ... حسبنا لجذب کوکب سالق

رحیبا جمیلا بل حماح المدارس ... مقام بنا بها من لثه حالق

اضاءت علوم الدین نشرا بعالم ... دنت اهلها بها سرا المعمق

لقد عرفت هذا علوم دیننا ... شفاء علی الکفران بدع المنرندق

عن الجهل والطغیان فیق مسلسل ... فعزت علی بدع العدو المحلق

لسالت نهور علم دین مرفع ... یفور بها من زاده من حلائق

وقد زینت اهل لهدی بالفواضل ... فضاءت من المولی الفدیر لموفق

صحب بدع دارت اصولا تروق لو ... اترتم عیونکم تفی فی الحقائق

الفادت وجادت بل ترقی بسلّم ... لمبع الی السماء صبت الشقائق

لرادت بنو هاشی الوری فوق خالها ... حسما لالدینا هدایة سباقی

درایة کبهم تفوق لفاضل ... فضاء و لفاء ودرس لحاذق

یعده هم الوری سلوراً لازمن ... انارت فاضحت انجمافی لمضائق

وان بنیها ثم ابنا نهم نموا ... لمحص فزادوا علی نجوم الطرائق

بمحمد لنا وانور طار معدن ... مبما صیته من الحبر العذق

besturdubooks.wordpress.com

لبا سحاقت ولوغ الحقائق ... تری علما مکملا فی المدیح او
هدایا المدیح من قلوب المطارق ... دلیلا علی اسرار ایاته الت؟
عالم قدیما وقصص مورق ... یقوت بمنه الهی الاساو لو
بقاو ر عقدت وقفا قطارق ... تعلم فلا تحرم عن العلم مهجتی

درس گاہ عظیم مرکز اس سنت مدرسہ دیوبند

بہانیا: مرزا

دیوبند سے انوار ہدایت کی تجلی ... توحید کی اس شمع سے روشن ہے زمانہ
اس بیج لگھ نے مخزون ولی ہیں ... مذہب کی حقیقت ہے یہ باقی ہے فسانہ
کاشانہ رحمت ہے زمانے کی نظر میں ... بیٹھا تھا جہاں تیغ اللہ کا دیوانہ
گنجینہ ہیں سے مدنی جہاں چھپے ... اس خاک میں مخفوظ ہے ملت کا خزانہ
ایمان ہے آئین فرنگی سے بغاوت ... تجتا ہے اسی خاک سے ملت کو ترانہ
گلے ہیں اسی ساز سے توحید کے نغمے ... قائم ہیں اسی بات کے اغیار دیگانہ
آجے نہ کبھی ہند میں دیوبند کا سورج ... ڈھونڈا ہے کئی بار فرنگی نے بہانہ
اللہ کرے ہند میں خود اس کی حفاظت ... مرکز ہے یہ جانباز کے ایماں کا یگانہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور دار العلوم دیوبند

از سید نسیم احمد فریدی

ساقی وہی کے مستوں نے بارش دیوبند ... جب رکھی بنیاد سے خانہ بطور یادگار
دور دورہ ساغر صہبائے طیبہ کا ہوا ... جرعہ نوشان ازل آئے قطار اندر قطار
قاسم و محمود و انور نے لٹائے خم کے خم ... پی رحمت کے سلاسل پی کیے بادہ خوار
آج بھی ساقی کی چشم خاص کی تاثیر دیکھ ... بادۂ مغرب کے متوالوں کا ٹوٹا ہے خمار
آج بھی آفاق میں اس میکدہ کی دھوم ہے ... چار جانب سے سمٹ کر آرہے ہیں بادہ خوار
ارتقائے دور شریعت ورکھے سندان عشق ... یہ خصوصیت یہاں ہر فرد میں ہے آشکار
ہاخدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار ... اس کے ہر ہے خوار کو پیر مغاں کا حکم ہے

besturdubooks.wordpress.com

کاش آئے ساقی اہلی تو بھی آکر دیکھتا — پیئے خانے کی روش اپنے رندوں کی بہار
تیغ دوراں پر ہے اور تیغ سے بھی تیز تر — خیرہ کرتی ہیں نگاہوں کو یہ شمشیریں ہزار
یہ الٰہی خشت خم باقی رہے یہ مے کدہ — اور میں حاضر رہے تا روز محشر بار بار
تن کی دو روزہ مسافت میں ہے روح ناشکیب — منزل میں بزم رندی کی ہے یہ واحد یادگار
مسلم ہندی اگر چہ مفلس و نادار ہے — پھر بھی اس مرد خدا کا ہے رہا پروردگار
شوکتیں ذبح ہوئی مرد حر کی آئی ہیں یاد — دیکھ کر اس کو لحد جاتا ہے قلب سوگوار
جن کی کوشش سے چھا ہے دور جہالت جا بجا — نور سے معمور کر دے اے خدا ان کے مزار
آفریدی تو بھی ہو سوز غم خلد آئیں بنا — عالم ہوش عمل ہے ساقی ہر بیخبار

دیوان محمد یٰسین صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

دیوان محمد یٰسین صاحب دیوبندی مرحوم، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ (دیوبند) کے خدام میں سے تھے۔ نبیت درد ناک آواز میں قرآن پڑھتے تھے۔ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ میں بخت کی تنہا میں شاہی نمبر کے لیے آرڈر میں مشغول تھا۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ مسجد کے جس حجرہ میں تشریف فرما تھے، میں نے بحالت ذکر دیکھا کہ مسجد کی پوری دیواری تو موجود ہے مگر چھت اور کھپریل نہیں ہے بلکہ ایک عظیم الشان نور درمیان میں ہے جو آسمان تک فضا میں پھیلی ہوئی ہے۔ پھر کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان سے ایک جنت درجہ بجنت اور اس پر حضرت بانی عظیم مفتی الحجین رابع قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں اور خلفاء و مریدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہر چھتوں پر موجود ہیں۔ وہ جنت نزول فرماتے نازل ہوتے قریب آکر مسجد میں ٹھہر گیا اور حضرت امام الانبیاء ﷺ نے خلفاء رضی اللہ عنہم میں سے ایک کو فرمایا کہ "بھائی ذرا سواد محمد قاسم کو بلا لاؤ۔" وہ تشریف لے گئے اور مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ آئے۔ افضل الانبیاء والمرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے ارشاد فرمایا کہ "مولانا مدرسہ کا حساب لائیے۔" عرض کیا حاضر ہے اور یہ کہہ کر حساب پیش کر دیا اور آپ آیک پائی کا حساب دیا۔ حضرت افضل المخلوقات، آقائے فضل و کمال ﷺ کی خوشی و مسرت کی کوئی انتہا نہ تھی۔ بہت ہی خوش ہوئے اور فرمایا "اچھا مولانا ہم کو اب جانا ہے۔" مولانا نے عرض کیا جو مرضی مبارک ہو۔ اس کے بعد وہ جنت آسمان کی طرف عروج کرتا ہوا نظروں سے غائب ہو گیا۔

(حکایات اولیاء حصہ دوم، تالیف حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۴۴۵، ۴۴۶)

besturdubooks.wordpress.com

حاجی سید محمد انور دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

حاجی سید محمد انور دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ حضرت حاجی سید محمد عابد دیوبندی محتمم اول دارالعلوم دیوبند (یوپی، بھارت) کے رشتہ دار اور خلیفہ تھے۔ ۱۲۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۴۰ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۹ نومبر ۱۸۹۴ء وصال فرمایا۔ آپ بیرزادگان دیوبند میں ممتاز ہیں۔ حج سے واپس آنے کے بعد ان پر ایسی حالت طاری ہوئی کہ جس سے لوگوں کو یہ گمان ہوا کہ مجنون ہو گئے۔ اپنی بیٹی ان لوگوں کو دے دیتے۔ کھانے بھی بچوں کو تقسیم کر دیتے اور ہر وقت ایک عجیب کیفیت طاری رہتی۔ راقم کے زمانے میں حاجی سید عابد رحمۃ اللہ علیہ دیوبند تشریف لائے تو حاجی سید محمد انور کے حالات میں ان سے فرمایا کہ آپ سے ایک بات کہتا ہوں جو میں نے اب تک کسی پر ظاہر نہیں کی ہے۔ آپ بھی میری زندگی میں یہ بات کسی پر ظاہر نہ کریں۔ وہ بات یہ ہے کہ میں نے حرم شریف میں بعض انبیاء علیہم السلام کی بیداری میں زیارت کی ہے۔ یہ بھی جو موجودہ حالت ہے یہ ان ہی انبیاء علیہم السلام کی نظر کا اثر ہے۔

(اشرف الجواب صفحہ ۲۸ بحوالہ اکابر دیوبند)

سید عابد حسین رحمۃ اللہ علیہ مؤسس دارالعلوم دیوبند کو زیارت نبی ﷺ

حاجی سید عابد حسین رحمۃ اللہ علیہ مؤسس دارالعلوم دیوبند نے ایک شب حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور صحیح کو حضرت مولانا شاہ فضل رحمن گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ (جو وہ بلا ناغہ فرمایا کرتے تھے دین متحاج ہے کوئی تدبیر کرو) سے علوم دین قائم رہنے اور ورثہ پرانے صحابہ دین نے جو فرمایا مسلمہ تھے والد نے کہا۔ جب سے اہلی کا مدرسہ ختم ہوا ہے کوئی علم دین نہیں پڑھتا۔ حضرت سے نے کہا جو تم یہ فرماتے ہیں ہم کو منظور ہے۔ فرمایا چندہ کر کے مدرسہ قائم کرو اور ایک کاغذ پر اپنی رقم چندہ لکھ کر سامنے رکھ دو اور فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ ہر سال بھی چندہ تیار ہوں گا۔ دیگر سامان نے بھی اسی کاغذ پر اپنی اپنی رقمیں لکھ دیں۔ اس کے بعد حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ باہر نکل کر جس کے مکان پر گئے اس نے آپ کی آمد باعث سعادت تصور کی اور شام تک چار سو ایک روپیہ آپ کو آنے جمع ہوئے اور مسجد چھتہ میں دارالعلوم کا افتتاح ہو گیا۔ ان ہی ایام میں ۱۲۸۲ھ میں خواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی ہدایت و تلقین کے بعد حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بنائے جامع مسجد تجویز فرمائی۔ (محمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ از شیر حسن پشتی کلانی صفحہ ۲۰۲)

besturdubooks.wordpress.com

اہلیہ حضرت حاجی سید عبد حسین رحمہا اللہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ دارالعلوم دیوبند کے حضرت حاجی سید عبد حسین رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ تھے حضرت میاں جی کریم بخش رحمۃ اللہ علیہ کے اور آپ کے جد اعلیٰ شاہ بندگی محمد براہیمہ تھے جن کا مزار محلہ سادات پرانا کان قصبہ دیوبند میں ہے۔ حاجی سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۵۱ھ میں پیدا ہوئے۔ رشتہ ازدواج میں بعد اپنی اہلیہ مختار صاحبہ حضرت میاں جی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کرانے کو لے گئے تو حضرت ان کا یہ حال دیکھ کر فرمانے لگے کہ ان کو تو پہلے ہی حضرت رسول اللہ ﷺ کی حضوری ہوتی تھی اور ان کی حالت اس درجہ عجیب و غریب ہوئی کہ حاجی سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود ان سے فرمایا کرتے تھے کہ آج حضرت رسول اللہ ﷺ سے یہ بات عرض کرنا، فلاں معاملہ کی بات بتانا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت مختار صاحبہ کو اپنے یہاں حاضر ہونے کا حکم دیا۔ چنانچہ ان کی وجہ سے حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ دوسری مرتبہ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے اور اسی حج میں حضرت مختار صاحبہ کا وصال ہوا۔ حاجی صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ بشر کے ساتھ اس وقت تک رہتا ہے جب تک بشر سے ہے اور زندہ رہنے کے لئے فرشتے بہت ہیں۔

حکیم الامت مجدد ملت، امام اہل سنت حضرت مولانا محمد اشرف علی

تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ ایک مسجد میں جو کہ مشہور جامع مسجد کانپور کے ہے نماز جماعت ہو رہی ہے اور حضرت رسول اللہ ﷺ خود امام ہیں۔ میں بھی صف میں اپنی جانب ہوں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے حضرت رسول اللہ ﷺ حج وداع کے لئے تشریف لے گئے ہیں اور اب مدینہ منورہ تشریف لے جائیں گے۔ یہ بھی یاد آتا ہے کہ اب ذی الحجہ اور ربیع الاول میں آپ ﷺ کا وصال ہو جائے گا تو کل تین مہینے حیات مبارکہ کے باقی ہیں۔ اس لئے دل کر رہا ہوں کہ میں بھی ہمراہ آپ کے چلوں گا اور جب تک آپ ﷺ اس عالم میں تشریف رکھتے ہیں حدیثیں جن جن کتابوں کی ہیں وہ کتابیں آپ کو خود حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا تھا۔

(اشرف السوانح حصہ سوم، تلمیذ عزیز الحسن صاحب (عبدالحق صاحب صفحہ ۱۸)

☆ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بچپن میں خواب بہت دیکھتا تھا۔ اب تو بالکل نظر نہیں آتے۔ تعبیر حضرت مولانا یعقوب صاحب رحمۃ اللہ

besturdubooks.wordpress.com

علیہ (مدرس اول دارالعلوم دیوبند) سے لیا گیا تھا۔ مولانا نے بعض اوقات استخارہ تک مجھ سے کرایا ہے کہ مجھے خواب سے مناسبت ہے۔ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مولانا دیوبندی (شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ) کے مردانہ مکان میں دروازہ کے سامنے جو چبوترہ ہے اس کے کنارے پر ایک چارپائی بچھی ہے اور اس پر ایک بزرگ بیٹھے ہیں جو نہایت نازک دبلے پتلے، اچھا قد نہایت نفیس اور قیمتی کپڑے پہنے ہیں۔ انہوں نے مجھے ایک کاغذ دیا جس پر لکھا ہوا تھا کہ ہم نے تم کو عزت دی اور اس کاغذ پر بہت سی سطریں تھیں جو نہایت صاف تھیں اور ان پر لکھا ہوا تھا "محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) (حضرت رسول اللہ ﷺ کو علیہ شریفہ میں دیکھنا کچھ ضروری نہیں)۔ اسی خواب میں کچھ یوں دیکھا کہ تھانہ بھون میں شادی لال تحصیلدار کے مکان میں چھاؤنی سے متصل جو مکتب تھا اس کے اندر کے حجرہ میں ایک اگربتی اعلان کر رہا ہے۔ لباس اس کا بالکل سیاہ ہے (یہ معلوم نہیں۔ مکان میں کیونکر پہنچا) اس نے مجھے ایک پرچہ دیا۔ اس میں بھی یہی عبارت تھی کہ ہم نے تم کو عزت دی۔ اس میں بھی بہت سی سطریں تھیں مگر صاف نہ تھیں۔

میں نے مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے خواب عرض کیا تو فرمایا کہ تم کو دین اور دنیا کی عزتیں نصیب ہوں گی (یعنی برجستہ تعبیر ہے دنیا جس کا مشاہدہ کر رہی ہے)

(حکایات اولیاء از تعلیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۶۱۹)

جامع الجملہ دین حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹ ربیع ۱۸۶۳ء کو تھانہ بھون (یو پی، بھارت) میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۹/۲۰ جولائی ۱۹۴۳ء مطابق ۱۶ رجب المرجب ۱۳۶۲ھ شب سہ شنبہ بوقت عشا تھانہ بھون میں وصال فرمایا۔ تمام اکابرین علمائے اہل سنت دیوبند کی طرح آپ کی قبر بھی پکی ہے۔ کامل، جید عالم، عظیم بزرگ اور مجدد وقت تھے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے۔ وقت پر کام کرنے کے اس قدر پابند تھے کہ لوگ آپ کے اوقات کار کی مناسبت سے اپنی گھڑیاں درست کر لیتے تھے۔ آپ نے اپنی زندگی کے برمنٹ اور سیکنڈ کا بہترین استعمال کیا۔ قطب الاقطاب حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے آخری خلیفہ اور جانشین تھے۔ مسلم لیگ اور پاکستان کے زبردست حامی۔ قائداعظم کو آپ پر ناز تھا۔ آپ کے ملفوظات میں کانگریس کے غلبہ سے کشت وخون کے جو اندیشے تھے وہ بیان ہیں جن کو بعد میں سب لوگوں نے دیکھ لیا۔ بالکل خلاف عادت ایک مرتبہ دو بجے رات حاجی سعید اللہ عثمانی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ ۱۹۴۷ء میں پاکستان بن جائے گا اور یہ بات پاکستان کے وجود میں آنے سے کئی سال پہلے کی۔ پاک وہند کے ہزاروں جید ترین علماء آپ کے شاگرد، خلفا، اور مرید گزرے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

شریف احمد شکر گنج پوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ ... جمعۃ الوداع کی شب کو خواب دیکھا کہ بندہ کسی جگہ پر بیٹھا ہوا صفائی کر رہا ہے۔ اوپر سے ایک تخت نمودار ہوا جس میں چار چراغ روشن تھے اور پردہ میں اصحاب رضی اللہ عنہم نظر آئے۔ وہ جناب مجھے تخت پر بٹھا کر ہمراہ لے گئے۔ تخت جنگلوں میں سمندروں پر سے گزرا یہاں تک کہ ایک مسجد دکھائی دی۔ یہاں وہ تخت ٹھہرا اور وہاں ہم نے نماز پڑھی۔ مسجد کی پشت پر ایک ٹھنڈی تھی جس سے جناب نے پانی پیا۔ تخت پر بیٹھ کر ہم پھر روانہ ہوئے یہاں تک کہ ایک بازار آیا جس میں ہر قسم کا سامان فروخت ہو رہا تھا۔ انہوں نے یہ تخت بازار میں ٹھہرایا۔ ایک دکان پر لکھا ہوا تھا۔ یہاں پر رشید یہ اور شریفہ کتابیں ملتی ہیں۔ میں نے یہ پڑھ کر ان بزرگوں سے کہا کہ وہ مجھے مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں دیں۔ انہوں نے چار کتابیں مجھے دیں۔ ان سے وہ کتابیں لے کر پھر اسی تخت پر بیٹھا جو پھر اسی طرح رخصت ہوا۔ پھر ایک سفید مکان نظر آیا جس پر سبز پردے پڑے ہوئے تھے وہاں تخت ٹھہر گیا اور ایک کمرہ کے اندر یہ چاروں بزرگ بھی چلے گئے۔ اس کمرہ میں اس قدر تیز روشنی تھی کہ میں تاب نہ لا سکتا تھا اور وہاں نہ کوئی چراغ اور نہ بتی نظر آتی تھی۔ وہاں پر تکیہ اور قالین بچھا ہوا تھا جس پر حضرت رسول اللہ ﷺ کو فیصلہ والی کپڑے پہنائے جا رہے تھے۔ کپڑے پہننے کے بعد آپ ﷺ نے اس تخت سے کمر لگا کر بیٹھ گئے۔ دو زانو کے ہو کر آپ ﷺ کے سامنے میں ادب سے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے مجھے اندر بلایا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ مولانا اشرف علی رحمۃ اللہ علیہ کا خادم ہے۔ میں سلام کر کے بیٹھ گیا اور مصافحہ کیا۔ ایک گلاس پانی کا آیا جس کو حضرت رسول اللہ ﷺ نے نوش فرمایا اور چاروں صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم نے بھی دو دو گھونٹ کا باقی بچا ہوا پانی میں نے پیا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مولانا اشرف علی کی کتابوں پر عمل کرتے رہنا اور دوسروں کے بہکنے سے بچتے رہنا۔ (شریف احمد شکر گنج پوری تفصیل راقم کو نقل)

(حیات اشرف از اظہر محمد علی اسے ۲۰۰۰ء یونیورسٹی (دیوبند، آباد دکن) صفحہ ۹۶ تا ۹۸) (اس روایت سے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرتبہ ولی آپ کے سلسلہ کی حقانیت و مقبولیت۔ آپ کے فیوض علمی کی نقانیت اور اس دور میں آپ کے متروک فرمان علمی کی قدر و منزلت کا پتہ چلتا ہے۔ حیات اشرف)

ایک بزرگ کو زیارت نبی ﷺ

☆ ... ڈھاکہ (بنگلہ دیش) میں ایک بزرگ نے جو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

besturdubooks.wordpress.com

کے شناسا تھے حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں "اشرف علی صاحب کو میرا اسلام پہنچا دو" ان بزرگ نے عرض کیا کہ میں تو ان صاحب سے واقف نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ظفر احمد کے ہاں رائے پور" (مولانا ظفر احمد عثمانی مولانا تھانوی رحمہما اللہ کے حقیقی بھانجے ہیں۔ ڈھاکہ میں مقیم ہیں اور یہ بزرگ ان سے واقف ہیں) چنانچہ صبح کو ان بزرگ نے مولانا ظفر احمد سے یہ واقعہ بیان کیا اور مولانا موصوف نے اس کی اطلاع حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو روانہ کر دی۔ جب مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تک یہ مژدہ پہنچا تو آپ پر ایک کیفیت طاری ہو گئی اور بے ساختہ زبان سے نکلا وعلیکم السلام یا نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کے بعد فرمایا آج تو ان بزرگ نے وہ شرف لے لیا جو ہم برسوں کی پڑھوں کا اور باقی سب کام بند۔ (اس سے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی شان عالی اور عند اللہ آپ کی مقبولیت اور محبوبیت عیاں ہے)

حیات اشرف (از مولانا محمد صاحب لبابی) سے اقتباس صفحہ ۹۸، ۹۹)

فضل احمد کو زیارت نبی ﷺ

☆ "مورد الفرقان فی حمد البر زخی" حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ جو جامع الکلم ہے پڑھا، اس وعظ شریف کی برکت سے خواب میں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی جن کے درمیان حضرت رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما ہیں زیارت نصیب ہوئی اور اس مجمع میں آپ بھی ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ (اشرف الدعوات حصہ سوم صفحہ ۱۸۷) فضل احمد بیڈ مواڑی سکان عبدالرحمن والا محلہ افغاناں علی گڑھ (یوپی، بھارت)

سید احمد کو زیارت نبی ﷺ

☆ آج کئی دن ہوئے۔ رات خواب دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ بہت بڑی مجلس ہے۔ اس مجلس میں حضرت والا (یعنی حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) تشریف لئے جا رہے ہیں۔ حضرت والا کے پیچھے احقر بھی جا رہا ہے۔ تھوڑی دور جا کر دیکھتا ہوں کہ اصحاب بھی تشریف لے جا رہے ہیں۔ احقر نے لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ صاحبان کون ہیں تو جواب ملا کہ سب سے آگے حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ان کے بعد حضرت والا بھی حضرت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو گئے ہیں۔ احقر پیچھے ہے۔ سامنے ایک دریا دیکھتا ہوں تو حضرت والا اور سب صاحبان آسانی سے پار ہو جاتے ہیں۔ احقر فکر مند ہے کہ کیسے جائے۔ اس کے بعد حضرت والا نے فرمایا کہ تم بھی

besturdubooks.wordpress.com

ای سرخ چہ آوتاس بی یا نہ یہ یا ہو ہو دیکھتا ہوں کہ وہ نہیں تیرے۔ (سید الطائفہ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قطع پنجم رسائل ۱۲ اشرف السوانح حصہ سوم صفحہ ۸۳)

ایک غریب الوطن کو زیارت نبی ﷺ

۱۰ پردیسی غریب الوطن تو نہیں رسول ہوتے ہیں دامن سے آیا ہے مرید کو یہ خیال تھا کہ نہیں پردیسی قدم رنجہ فرماں ہوئے حضرت حاجی صاحب پریشان ہوئے تھے کہ مرید نے خواب میں دیکھا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور آپ سے ہم اور حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ تھے اور ان کے ساتھ ایک صندوق تھا اور ان آپ ﷺ نے فرمایا اس کو اور اس کے اندر کے صندوق کے لے جاؤ اس کتاب ہے اور اس کے ساتھ ایک صندوق تھا

besturdubooks.wordpress.com

نام ظاہر نہ کرنے کی مصلحت تذکرہ سے نام ظاہر کرنے کی مصلحت قوی ہے تاکہ وہ سے لوگ بھی ان کا فیض پا سکیں ورنہ کیا میں اس لئے چھ نام نقل کئے جانے تھے۔ اس لئے بعض خوابوں کے ساتھ نام و نشان نظر آ گیا ہے اور بعض میں نہیں اور تعبیر اس لئے نقل نہیں کی گئی کہ ناظرین کو حسن پر اطلاع ہو اس سے دریافت کر لیں۔ (اشرف السوانح)

☆ یہ دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ایک مکان میں تشریف فرما ہیں۔ جناب والا (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) بھی وہاں تشریف رکھتے ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کے سامنے کئی طالب علم بیٹھے ہوئے ہیں اور حدیث شریف کی ایک کتاب پاس رکھی ہے۔ (اشرف السوانح دوسرا حصہ صفحہ ۱۸۷)

☆ ایک شخص حکیم امامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کانپور (یوپی، بھارت) میں تھا۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ایک راستے پر چلے جا رہے ہیں۔ آپ ﷺ کے پیچھے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور مولانا تھانوی کے پیچھے وہ شخص ہے۔ (حیات اشرف صفحہ ۹۲)

منشی علی صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆ کل شب خواب میں دیکھا کہ سرزمین ملہ کے ایک بہت وسیع میدان میں حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور دائیں جانب حضرت والا (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) تشریف رکھتے ہیں اور ادھر ادھر بہت کثیر مجمع اصحاب کا حلقہ بنے ہوئے بیٹھا ہے مگر بجز اشرف الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے کسی دوسرے کا چہرہ صاف نظر نہیں آتا تھا۔ آپ ﷺ کا چہرہ انور سرخ تھا۔ نہایت لطیف و نازک اور سفید ٹوپی زیب سر کئے ہوئے تھے۔ میں حاضر ہوا تو قصد بیعت ہونے کا کیا۔ اس پر ارشاد ہوا سامنے آ کر بیٹھو ہم بھی دیکھیں یہ مرید کیسا ہے۔ میں نہایت ادب سے ڈرتا ہوا دو زانو ہیٹھا مگر پھر شرم بہت آنے لگی۔ میں نے روکا اور نہایت مودب ہو کر دو زانو سامنے بیٹھا۔ پھر تھوڑا سا آگے بڑھا اور بیعت کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس پر آپ ﷺ نے مجھ سے عہد بیعت لینا شروع نہ کیا تھا کہ حضرت والا نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ ان سے عہد لے لیجئے کہ کرسی پر نہ بیٹھیں گے۔ اس پر حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عہد کرو کہ میں کرسی پر نہ بیٹھوں گا اور اسی کے ساتھ کسی اور بات کا عہد لیا مگر وہ بات یاد نہیں رہی۔ میں نے عہد کیا کہ میں کرسی پر نہ بیٹھوں گا۔ (منقول از اصل خط منشی علی سجاد صاحب بی اے ڈپٹی کلکٹر شاہ آباد ضلع ہردوئی (یوپی، بھارت)

besturdubooks.wordpress.com

ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ

۱۹۲ ۔ یکم شوال ۱۳۶۱ھ کی شب میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ تشریف لائے ہیں۔ ہمیں بھی تشریف لائے ہم سب کھڑے ہوئے تھے مگر آپ ﷺ نے سب کو بیٹھنے کے لئے ارشاد فرمایا آپ (مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) اور جو تخت پر بیٹھے تھے یاد آتا ہے تھے یا صدر کی جگہ سے ہٹ گئے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ اس تخت پر ایک طرف ہو گئے۔ چہرۂ انور نہایت نورانی تھا اور ریش مبارک بالکل خفیف اقدر بہت لمبا اور نہ بہت چھوٹا۔ باقی جناب کے قد کے برابر تھا۔ اس جلسہ میں ایک شخص نے کہا کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی جیسی صورت ورایا بھی تھی اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو اس طرح ہوتا ہے وہ اسی صورت میں مجھ کو دیکھتا ہے۔ آپ ﷺ کا یہ ارشاد فرمانا مجھ کو خوب یاد ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور اس کے بعد سے اب تک ایک نہایت نورانی ہیئت برابر میرے سامنے ہے اور میں اس سے مانوس ہو چکا ہوں۔

(اشرف الجواب حصہ سوم ۔ مقصود از حسن الجواب ۔ ابداع الصواب ص ۹۰)

مولانا انوار الحسن کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱۹۳ ۔ حضرت حسن کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ مشہور نعت گو شاعر نے فرزند مولانا انوار الحسن کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ کا خواب اپنی میں درج ہے جس سے تعلیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مخاطب اللہ مقام صاف ظاہر ہوتا ہے اور اپنے دوست کے مجدد ہونے کی بشارت ملتی ہے۔

فرماتے ہیں کہ میں نے ۱۳۱۷ھ میں حج کیا۔ مدینہ طیبہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق خواب دیکھا۔ اس زمانہ میں مجھ کو ان سے کوئی خاص عقیدت نہ تھی۔ البتہ ایک بڑا عالم ضرور سمجھتا تھا اور میرا خاندان بھی علماء سے ملتا ہوا تھا۔ خاص مدینہ طیبہ میں مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا مجھے بھید سے دیدار بھی نہ تھا کہ ایک شب میں نے دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ کے چار پائی پر بیمار پڑے ہیں اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تیمارداری فرما رہے ہیں اور ایک بزرگ دور بیٹھے دکھائی دیئے جن کے متعلق خواب ہی میں معلوم ہوا کہ یہ طبیب ہیں۔ آنکھ کھلنے پر فوراً میرے ذہن میں یہ تعبیر آئی کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تو تجھ کو بیمار ہیں اب آپ ﷺ کی امت بیمار ہے اور حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اس کی تیمارداری یعنی اصلاح فرما رہے ہیں لیکن وہ بزرگ جو دور بیٹھے نظر آرہے تھے مجھ میں نہ آسکا کہ کون تھے۔ واپسی ہند پر میں نے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں یہ خواب لکھ بھیجا اور جتنی تعبیر میری سمجھ میں آئی تھی وہ بھی لکھ دی اور یہ بھی

besturdubooks.wordpress.com

کھیں یہ کہنا بھی کیسی آتا کہ وہ بزرگ طبیب کون تھے ہوں گے بہت سے لوگ مگر مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں تحریر فرمایا "وہ حضرت حکیم محمد حسن صاحب امروہی تھے" میں اور چوٹک دوا بھی ترکیب میں نے خواب میں بھی دی تھی (حیاتِ اشرف از محمد صاحب ص ۹۰)

مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ 19 اکتوبر 1943ء میں قریب ۷۰ سال کی عمر میں بیمار ہوئے اور ۲۰ جولائی 1943ء کو رحلت فرما گئے۔ مولانا ظفر احمد عثمانی فرماتے ہیں "جب مولانا کے معتقدین میں سے کسی نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کی تصانیف کی تعداد کتنی ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تقریباً ۱۰۰ کتابیں لکھی ہیں جن میں سے "بیان القرآن" اور "بہشتی زیور" کافی ضخیم کتابیں ہیں۔ ان کے علاوہ بھی بہت سی تصانیف ہیں۔ تصنیف و تالیف کا یہ کام آپ نے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب سے سیکھا تھا۔ آپ نے ۱۸۹۸ء میں ان کے ہمراہ حج کیا تھا۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہ کر آپ نے روحانیت کی اور خلافت سے سرفراز فرمائے گئے۔ ۱۹۰۱ء میں آپ حرم شریف (مکہ) کے مدرسہ میں بھی کچھ عرصہ تک درس دیتے رہے۔ مدینہ میں بھی کچھ عرصہ قیام فرمایا۔ ۱۹۰۸ء میں آپ ہندوستان واپس آئے۔ آپ نے ۱۹۱۴ء میں "الاعلان بمحبۃ الرحمٰن" لکھی۔ ۱۹۱۵ء میں قائداعظم محمد علی جناح پہلی بار تھانہ بھون آئے۔ ۱۹۱۶ء میں آپ کی صحت کافی خراب رہی۔ ۱۹۱۷ء میں آپ کی صحت کافی بہتر ہوئی۔ ۱۹۱۸ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔ ۱۹۲۰ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔ ۱۹۲۱ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔ ۱۹۲۲ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔ ۱۹۲۳ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔ ۱۹۲۴ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔ ۱۹۲۵ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔ ۱۹۲۶ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔ ۱۹۲۷ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔ ۱۹۲۸ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔ ۱۹۲۹ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔ ۱۹۳۰ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔ ۱۹۳۱ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔ ۱۹۳۲ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔ ۱۹۳۳ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔ ۱۹۳۴ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔ ۱۹۳۵ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔ ۱۹۳۶ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔ ۱۹۳۷ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔ ۱۹۳۸ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔ ۱۹۳۹ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔ ۱۹۴۰ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔ ۱۹۴۱ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔ ۱۹۴۲ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔ ۱۹۴۳ء میں آپ نے "التکشف عما یقع بین الصوفیۃ من الخلاف" لکھی۔

محمد نجم الحسن کو زیارت نبی ﷺ

۲۲ ذوالقعدہ ۱۳۵۳ھ کو آپ کو شدید غم زدہ تھا۔ رات کی شب کو خواب دیکھا کہ وہ بیٹھے ہوئے ہیں درمیان

besturdubooks.wordpress.com

کو خواب میں دیکھا کہ ... (نام نامعلوم) صاحب رحمۃ اللہ علیہ (بیعت نبی ... سے) ملنے کو آئے ہیں ... صاحب حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت میں سے تھے۔ بچے ... فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ میں ... جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ... جانب حضرت رسول اللہ ﷺ ... ہے ہوئے ہیں ... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ... فرما رہے ہیں۔ آخری بات میں ... کہ ... فرمایا کہ ... (نام نامعلوم) ... ہے ... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ... حضرت ... صاحب ... آپ ... حضرت ... ہے ... آنکھ کھل گئی تب جی ... یاد آپ ... شعر ... حضرت ... اللہ تعالیٰ ... (آگے کا حال ... ہے)

(صحیفہ ... ۲۰۱ ... ۱۳۵۱ھ)

غلام قادر کو زیارت نبی ﷺ

... متعلق ایک ... سے ... کا ... تھا ... سے ... آخری ... (نام نامعلوم) ... حضرت ... علیہ) کے متعلق حضرت رسول اللہ ﷺ نے ... بعد ... تصدیق ... ہے ... کا ... تھا ... آخری ... حضرت رسول اللہ ﷺ ... ہے ... حضرت ... ہے ... حضرت ... ہے ... ہے ... حضرت ... ہے ... ہے ... حضرت ... ہے

besturdubooks.wordpress.com

ہوا کہ وہ دینے والے حضرت مولانا تھانوی بلکہ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں میں نے یہ خواب حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا فرمایا مبارک ہو اور یہ خواب کلید مخزن کے مقبول ہونے کی علامت ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ خواب کلید مخزن تم ہو جانے کے بعد دیکھا۔ (محمد عبدالحی حکیم پیر بخش) (اصدق الرویا حصہ دوم زیارت نبوی ۱۳۵۵ھ)

سعادت حسین کو زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت نبوی کی کاتبی نے خواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ کو بیچ پر دیکھا جناب رسول اللہ صلعم اتمیں دیکھا تھا اور حضرت مولانا (مولوی) تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو رسول اللہ ﷺ نے بیچنے کا ارشاد فرمایا دیکھا تھا (سعادت حسین بجنور پوری) (اصدق الرویا حصہ دوم زیارت نبوی ۱۳۵۵ھ)

محمد ابراہیم کو زیارت نبی ﷺ

☆ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) مع آٹھ اس علماء کے ایک مسجد میں بیٹھے حضرت رسول اللہ ﷺ سے تشریف فرما ہے ہیں۔ (محمد ابراہیم بیٹ مولوی عبدالسلام بلا زوجہ آگ خانہ الہور بازار پٹھ) (اصدق الرویا حصہ دوم زیارت نبوی ۱۳۵۵ھ)

ایک اہل حدیث اور زیارت نبی ﷺ

☆ ایک صالح و متقی شخص جو مسلک کے اعتبار سے اہل حدیث ہیں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہاں ایک مولوی صاحب مشرف علی نام کے آتے ہوئے ہیں اور وہ (مولوی) اشرف علی صاحب کو بہت برا بھلا کہتے ہیں۔ ان میں کون حق پر ہے۔ ارشاد اقدس ہوا مولوی اشرف علی حق پر ہیں۔ وہ بہت اچھے آدمی ہیں (محمد منظور نعمانی مالک رسالہ الفرقان، بریلی) (اصدق الرویا حصہ دوم زیارت نبوی ۱۳۵۵ھ) (میری قسمت کہاں جو حضور اقدس ﷺ کی زبان مبارک پر میرا نام آئے اور رحمت سے آئے اور اس عنوان سے آئے جو حضرت صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے ارشاد فرمایا گیا۔ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

ملاحیون کو زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور آپ ﷺ کی خدمت میں ہمارے حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات علماء حاضر ہیں۔ ایک بڑا مکان ہے۔ کسی نے عرض کیا کہ انگریزوں نے کئی ملک لے لئے ہیں۔ اس کے بعد دیکھا کہ کابل کی طرف سے ایک مسلمان

besturdubooks.wordpress.com

نے لڑکر وہ ملک انگریزوں سے واپس لے لئے۔ کسی نے عرض کیا حضرت رسول اللہ ﷺ کا مال ہے کافروں نے انگریزوں سے کیوں ملک واپس لے لئے۔

حضرت رسول اللہ ﷺ یہ سن کر خوش ہوئے۔ پھر آپ ﷺ مع علماء کئی شہروں میں پھرے۔ سب علماء نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ﷺ اعظم فرمائیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ اعظم بیان کرنے والے بہت سے علماء موجود ہیں۔ دوبارہ پھر علماء نے درخواست کی۔ آپ ﷺ نے دوبارہ جواب میں فرمایا کہ حضرت مخدوم حضرت مولانا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ وعظ انہیں بیان کرنا چاہئے یہ اچھا اعظ بیان کرنے والے ہیں۔ سب علماء چپ ہو گئے۔ اسی روز حضرت رسول اللہ ﷺ مع کل علماء کے چلے گئے۔ ایک شہر میں ایک بڑے مکان میں ٹھہرے۔ خواب دیکھا۔

اس خواب سے پہلے تین مرتبہ تین خواب دیکھے دو مرتبہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شکل میں حضرت رسول اللہ ﷺ نظر آئے۔ میں نے تینوں مرتبہ مصافحہ کیا مگر حضرت رسول اللہ ﷺ نے کچھ فرمایا نہیں۔

میں نے خواب ہی میں کہا کہ شکل اپنی بھی ایسی ہی ہے۔ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی لیکن حضرت رسول اللہ ﷺ چپ رہے۔ اس سے یہ دل رنجیدہ ہوا۔ وہ ایک شخص موجود تھا اس نے کہا کسی بات پر ناراض ہوں گے اس لئے نہیں بولے۔ خواب سے بیدار ہو کر تعبیر کو حق طریقت پر رنجیدہ تھی۔ بہت دن رہی۔ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے خواب بیان کیا۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ رنجیدہ کیوں ہوتے ہو۔ اگر ناراض ہوتے تو مصافحہ کیوں کرتے۔ مولانا صاحب کے اس ارشاد کے بعد دل سے رنج کی کھٹک دور ہوئی الحمد للہ یہ واقعہ ۵ شعبان روز جمعرات ۱۳۵۳ھ)

(اصحاب الرویا، حضرات زیارت، روز رمضان ۱۳۵۵ھ)

☆ گزارش ہے کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور اس طرح کہ ایک باغ ہے جو کہ سوکھا ہوا ہے اور اس کے کنوئیں میں پانی بھی نہیں ہے۔ جب حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو وہ باغ بھی سرسبز ہو گیا اور کنوئیں میں بھی پانی آ گیا۔ ایک شخص نے کمبل بچھا دیا تو آپ ﷺ اس پر بیٹھ گئے۔ پھر میں نے مصافحہ کیا مگر زبان مبارک سے آپ ﷺ نے کچھ نہ فرمایا۔

☆ کچھ دن بعد پھر زیارت نصیب ہوئی کہ ایک دریا ہے جس کے پاس نالیوں میں پانی جاری ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ ان دونوں کے درمیان تشریف فرما ہیں۔ میں نے پھر مصافحہ کیا مگر آپ ﷺ نے زبان مبارک سے کچھ نہ فرمایا پھر چند روز بعد حضرت رسول اللہ ﷺ کو آپ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کی شکل میں دیکھا اور مصافحہ کیا۔ پھر میں نے لوگوں سے کہا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ

besturdubooks.wordpress.com

تو ہار سے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ہیں (ملاحیوں طالب علم مدرسہ امداد العلوم تھانہ بھون ضلع یوپی، بھارت) (اصدق الرویا، حصہ دوم، ہم بزاری الاولیٰ ۱۳۵۵ھ)

عمر جی آنجی کمبولی کو زیارت نبی ﷺ

☆ چند روز ہوئے ایک خواب میں یہ دیکھا کہ میرے مکان میں حضرت رسول اللہ ﷺ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور آپ تشریف لائے ہیں۔ بات چیت نہیں ہوئی، دوسرے شخص نے تعارف کرایا کہ یہ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ یہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ بعد کو حضرت رسول ﷺ نے مجھ کو اناج کا دانہ جیسا سفید دیکھا دیا۔ میں اس کو کھا گیا تو فرمایا اس کو کھانا نہیں اور دوسری مرتبہ دیا اور فرمایا کہ اس کو دھو ڈال۔ تو میں نے اس کو ہاتھ میں رکھ کر دھویا۔ پھر دیکھا تو سفید موتی جیسا تھا۔ پھر تو کھل گئی۔ (عمر جی آنجی کمبولی ضلع بیلگام) (اصدق الرویا، حصہ دوم، بابت ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ)

نور الحق کو زیارت نبی ﷺ

☆ میں نے پرسوں ۲۰ شعبان ۱۳۵۳ھ کی شب کو خواب دیکھا کہ میرے شہر لکھنؤ میں میرے محلہ کے قریب مچھیا باغ ہے۔ وہاں حضور (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کا وعظ ہے۔ میں بھی اس وعظ میں گیا۔ محفل کے درمیان میں لوہے کا ایک کٹہرا لگا ہے جس کی ایک جانب بہت اونچا ایک تخت بچھا ہوا ہے جس پر سفید فرش ہے۔ اس پر آپ وعظ فرما رہے ہیں۔ میں جہاں بیٹھا تھا اس کو دیکھ نہ سکتا تھا۔ آپ کا بیان صاف اور خوب سمجھ میں آ رہا تھا گو آپ کا گاؤ خراب تھا، سب یہی کہہ رہے تھے کہ گلا تو بیٹھا ہوا ہے پھر بھی آواز سب کو صاف سنائی دے رہی ہے۔ ذرا تھکن نہیں، کمال ہے۔ (کرامت ہے) کیا ایک، کائنات دور، دور تک حضور نظر آنے لگے۔ بیان سلوک اور معرفت کے درجات اور سالکوں کے حالات پر ہے۔ سالک مختلف کیفیات اور تغیرات سے گذرتا معرفت کے درجہ پر پہنچتا ہے۔ اُردو ان میں پھنس گیا۔ جب آپ یہاں پہنچے تو مجلس میں سے کسی شخص نے ٹوکا کہ اسے بیان نہ کرو۔ آگے چلا جس پر بڑی حیرت ہوئی کہ ایسا کرنا آداب محفل کے خلاف ہے۔ مگر آپ تخت سے اتر کر ان صاحب کے پاس گئے اور دریافت کیا تو کیا بیان نہ کروں۔ انہوں نے فرمایا اس کو چھوڑ کر بیان کرو۔ اسے کسی دوسرے موقع پر بیان کرنا۔ حضور نے فرمایا، جی اچھا۔ معلوم ہوا کہ جنہوں نے منع فرمایا تھا وہ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ حضور پھر تخت پر تشریف لے گئے (وہ سامان سجی تخت سے اتر کر دریافت کرنے کو تشریف لانا اور پھر واپس جانا اب تک

besturdubooks.wordpress.com

آنکھوں میں ہے) ایک ایک بیر بھی چن چن کر جیسے ضعیف لوگ چنا کرتے ہیں۔ اب وعظ کو مختصر کر کے ختم کر دیا شاید اس وجہ سے کہ کسی دوسری جگہ بھی وعظ کا اعلان تھا۔ اس کے بعد لوگ حضور سے مصافحہ کرنے لگے۔ مصافحہ کے وقت ہاتھ آستینوں کے اندر تھے۔ میں نے کہا میں تو کھلے ہاتھوں مصافحہ کروں گا، چنانچہ آستینوں کے اندر سے حضور ﷺ کے سفید اور نورانی ہاتھ ظاہر ہوئے جنہیں میں نے اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور منہ اور آنکھیں ان پر رکھ کر رونے لگا۔

حضور نے فرمایا تم کون ہو اور میں روتے ہوئے اپنا حال بتایا، پھر دریافت فرمایا میرے لئے کھانا (جو یہاں میں چوتھے کے ساتھ کھایا جاتا ہے) لائے۔ (وعظ کے وقت حضور پان کھائے ہوئے تھے اور گلوری دہن مبارک میں رہتے تھے) میرے دل میں خیال آیا کہ مجھے پہنچاتے نہیں اور کھانا لانے کا سوال کر رہے ہیں مگر فوراً ہی یہ وسوسہ غائب ہو گیا اور میرے دل کو حضور کے اس سوال سے بے حد خوشی ہوئی اور عرض کیا کہ ابھی لاتا ہوں، یہ کہہ کر میں ان کی (جنہوں نے وعظ میں ٹوکا تھا یعنی حضرت رسول اللہ ﷺ) خدمت میں حاضر ہوتا ہوں۔ آپ ﷺ سے مصافحہ کرنے آپ ﷺ کے ہاتھوں کو چومتا اور دعائے واسطے درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی مغفرت عطا فرما دیں (یہ ہی تمہاری کوئی درخواست) تو آپ ﷺ نے سر مبارک کو جنبش دی کہ نظر نہ فرمایا۔ اس کے بعد ایسا معلوم ہوا کہ میں چلا آیا اور جس ہر خاست ہوئی۔ میں آنکھ کھل گئی اور بے حد لذت محسوس ہوئی کہ پھر آنکھیں بند کر لیں تاکہ یہ منظر آنکھوں کے سامنے رہے مگر اب کہاں۔

(نور الحق جامع مسجد ناگپور) (الصدق الرویا، حصہ دوم، روایت ماہ رمضان المبارک ۱۳۵۵ھ)

محمد عالم بلیاوی کو زیارت نبی ﷺ

☆ ایک صاحب عالم (جو ایک ایسے شاہ صاحب سے بیعت ہو گئے تھے جن کی حالت قابل اطمینان نہ تھی) کا مفصل سے طویل خط بدرخواست اصلاح و بیعت موصول ہوا جس میں ان کے مختلف واقعات، حالات و مشاہدات تحریر ہیں۔ جن میں سے دو واقعات نقل کئے جاتے ہیں۔

اس کے بعد تنہائی میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ شاہ صاحب حج کو گئے ہیں نہ معلوم کب آئیں گے۔ اس کے ساتھ ہی مدینہ منورہ کا خیال آیا۔ اپنی صورت گنبد خضرا (علی صاحبہا صلوٰۃ و سلاماً) کے پاس دیکھ رہا ہوں اور شاہ صاحب وہابی۔ شاہ صاحب بری صورت کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ اس کو آپ ﷺ کی خدمت میں لایا ہوں، گنبد خضرا سے اس پر حضرت رسول اللہ ﷺ جواب دیتے ہیں کہ اس کو تم کیوں لائے جو جس کو من کر میں گھبرا کر رونے لگتا ہوں کہ فوراً ہی مزار مبارک میں ایک درد ناک ہو گیا اور میں اندر چلا گیا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

besturdubooks.wordpress.com

حضرات یہاں تو ہو یہ ساتھ ہم نے کلاس کی صورت دیکھا تھا یوں فوراً بعد روانہ ہو گئے باقی آپ کی صورت دیکھتے ہوں دیکھتے ہوں کہ یہ تو ہوا اشرف علی تھانوی سلام ہے ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ سنت زندہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کے ساتھ جاؤ۔ آپ نے ہاتھ پکڑ لیا اور ساتھ چل پڑے تو میں نے کہا آپ مجھے چھوڑ دیجئے۔ آپ نے مجھے چھوڑ دیا اور فرمایا کہ (علی سلام اللہ علیہ ۱۴۰۰ھ) میں چلا گیا۔ وہاں دیکھتا ہوں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے گئے ہیں اور بھی مرنے حضارہ ار چادر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ سوچتا ہوں کہ کیا ہے بیٹھ کر بیٹھنا ہی نہیں آتا بھی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اشارہ سے مجھے اپنی جانب بلایا بھی جو کھانے کا وقت ہو گیا اور میں کھانے کے لئے چلا گیا۔ اس کے بعد میں نے ۱۴ سال کی حالت دیکھا بھی نہیں اس دن دوبارہ دیکھا۔

۱۴۰۰ سے دن چھ سو ۶۰۰ھ میں تشریف لے گئے تو آنحضرت ﷺ کو اس حالت میں پاتا ہوں کہ بھی تشریف لے گئے ہیں اور بھی مرنے حضارہ ار چادر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ اسی اثناء میں کسی سے پوچھتے آواز دی اور میں اس کے پاس چلا گیا۔ اسی دن عشاء کی نماز کے بعد سوچ رہا تھا کہ یہ بیٹھنے کی کیا بات ہے کہ اشرف (علی سلام اللہ علیہ ۱۴۰۰ھ) کی طرف دیکھا۔ میں فوراً اس طرف دیکھنے لگا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا سوچتا ہے۔ میں نے دل ہی دل میں عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی سوچتا ہوں کہ آپ ﷺ بھی تشریف لے جاتے ہیں اور بھی مرنے حضارہ ار چادر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور جب شاہ صاحب آتا ہے آپ ﷺ تشریف لے جاتے ہیں اور جب مولانا اشرف علی صاحب کا خیال آتا ہے تو آپ ﷺ مرنے حضارہ ار چادر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں کے مزاروں کو دیکھ لو۔ اب جو میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی سنت کو زندہ کرتے ہیں اور شاہ صاحب اس کی بجا آوری کیا کرتے۔ اب میں بہت خوش ہوا اور آنحضرت ﷺ کی طرف متوجہ ہی رہتا چاہتا تھا کہ آپ ﷺ نے اشارہ سے کہا تو سو جائیں نماز فجر قضا ہو جائے۔ ادھر اس وقت متوجہ ہوا۔ اس کے بعد والد شیخ احمد مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی طرف۔ میں نے سوچا ہوا تھا کہ مزار رسول اللہ میں جا رہا ہوں تو ساتھ ہی خیال آیا کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کو دیکھنا چاہیئے اس میں کیا ہے۔ جب دیکھا تو بہت ہی سادہ سا مکان نظر آیا۔ خیال آیا کہ یہ کیا بات ہے کہ اتنا بڑا آپ تو حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ بزرگ تھے۔ یہ خیال آیا ہی تھا کہ اس مزار میں بھی بڑے درخت نظر آنے لگے۔ اس پر میں نے حضرت نانوتوی

besturdubooks.wordpress.com

رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی خبر دریافت کی۔ آپ نے فرمایا کہ اب تو ان کی طرف توجہ نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا پہلے بھی تو تھی کیوں چھوڑ دیا۔ اس پر حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پہلے تو آزار تھا۔ اس پر میں بڑا شرمندہ ہوا اور عرض کیا کہ آپ کے سامنے کیوں نہ ہے جواب ملا کہ کیوں نہیں اپنے قلب کی طرف غور کر۔ اس پر میری حالت متغیر ہوگئی اور میں رو گیا۔

اس کے بعد ایک مرتبہ سن ۱۹۰۸ء کے قریب کہ میں حضرت (یعنی سائبانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ) کی صورت دیکھی اور بلا تکلف اندر چلا گیا۔ آنحضرت چھپنے کی صورت میں مبتلا ہو گئے۔ میں نے آپ (مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ) کا تصور کرتا ہوں تو حضرت رسول اللہ ﷺ آنکھوں سے گم ہو جاتے ہیں اور جیسے ہی شیخ صاحب کا تصور کرتا ہوں حضرت رسول اللہ ﷺ آنکھوں سے گم ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا تو آپ مسکرا دیئے۔

اور دوسرے دن میں نے دیکھا کہ دوران گفتگو ایک دن آپ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ (یعنی صاحب) حضور (مولانا) کی طرف متوجہ ہیں حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پریشان کیوں ہے اور آپ کا (مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ) ذکر کیا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور! میں نے عرض کیا کہ حضور! ہے لیکن انہوں نے مجھے اپنی طرف اپنے سینہ میں داخل کیا ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم سے لیکن ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ کیوں اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے آخر میں دار ہو کر جو یہ دولت لے کر آیا اور اب میری طرف متوجہ ہوا (یعنی بادشاہ) وہی تم سب سے پہلے پائے گئے۔ (تحفہ نانوتوی، مطبوعہ اسلامی مراد آباد)

(صدق الدنیا حضرت مولانا عبدالحق صاحب، ص ۱۳۵)

محمد شریف سقہ کو زیارت نبی ﷺ

شیخ محمد شریف سقہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک مجرد ہے جس کے دروازہ پر ایک دروازہ ہے اور دروازہ پر ہجوم ہے۔ دروازہ کھٹکھٹانے پر معلوم ہوا کہ یہ مجرد شریف حضرت رسول اللہ ﷺ کا ہے اور کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ میں نے اصرار کرتے ہوئے دروازہ کھٹکھٹایا اور دروازہ کھلا اور میں اندر چلا گیا۔ اجازت حاصل کرنے کے بعد جانے دیا۔ اندر ایک تخت بچھا ہوا ہے جس پر ایک بزرگ لیٹے ہوئے ہیں۔ میں نے ان کو سلام کیا جس کا انہوں نے جواب مرحمت فرمایا اور دریافت کیا کہ تم یہاں کیسے آ گئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے محبت ہے اس لئے آیا ہوں۔ انہوں نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جاؤ اور ان کی تعلیم سے فیض یاب ہوتے رہو۔ میں ہمیں مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا اور

besturdubooks.wordpress.com

عرض کیا کہ حلقہ مریدین میں شرکت فرمائیں۔ اس پر مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں وعدے کرکے تم کو مایوس کرنا نہیں چاہتا۔ ہاں اگر تم خود ہی ہمت کرکے یہاں آجاؤ تو میں تمہیں بیعت کرلوں گا۔ چنانچہ وہ شخص ۱۳۳۲ھ میں تھانہ بھون آیا اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، حضرت عبدالحق تھانوی اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہم اللہ کی تصویر دیکھ کر رونے لگا۔ حضرت عبدالحق تھانوی نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں بہت سے مسجد والے مسجد کے ان کے پاس بھیجتے رہے۔ انہوں نے یہ کہا کہ تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سے آرہا ہوں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ تم کو انہوں نے کیسے تعلق رکھنے کو کہا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ وہ میرے پیر ہیں میں ان کا مرید ہوں۔ ان سے اصلاح چاہتا ہوں اور دین کی تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ پھر ان سے پاس ایک شخص بھیجے دیا۔ اس شخص نے ان تینوں بزرگوں کو مجھے بتلایا۔ اسی اثناء میں ظہر کی نماز مسجد میں ادا کی گئی۔ میں بیعت ہونے کی غرض سے مسجد میں ہی ٹھہر گیا۔ (محمد شریف خلف عبدالرحمٰن بیعت ہوا۔ اشرفی)

(اصدق الرویا، حصہ دوم، ص ۱۳۳، مطبوعہ ۱۳۵۵ھ)

عزیز الرحمٰن کو زیارت نبی ﷺ

(۱) خادم نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ بہت بڑے مجمع میں جس میں اکثر تبلیغی بھائی ہیں۔ مجھ کو جلسہ میں سب سے پیچھے جگہ ملی۔ حضرت رسول اللہ ﷺ عربی میں تقریر فرما رہے ہیں جو سمجھ میں نہیں آتی۔ تقریر کے آخر میں تقریر ختم فرما دی یا کہا آپ ﷺ نے فرمایا میں بھی حق تعالیٰ کے مثل قرآن پیدا کروں ان قومی اتخذوا هذا القرآن مهجورا (سورۃ فرقان آیت ۳۰) کی شکایت کروں گا کہ میری امت نے میری سنت کو ترک کر دیا۔ اس کا مجھ پر بہت اثر ہوا۔ جب حضرت رسول اللہ ﷺ کی تقریر ختم ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری حالت نہایت خراب ہے۔ اللہ کے واسطے مجھ کو بھی کچھ فرمائیے۔

فرمایا کہ تم دعا میں کیا پڑھتے ہو۔ میں نے عرض کیا "انهم انت السلام الخ" اس پر حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم "مناجات مقبول" جسے مولانا اشرف علیہ تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔ (یا نہیں مولانا کا لفظ بھی فرمایا یا نہیں) وہ پڑھا کرو۔ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا اور اپنے آپ کو بہت خوش پایا (عزیز الرحمٰن زمیندار۔ نجیبوں ضلع سہارنپور) (یوپی، بھارت)

(اصدق الرویا، حصہ دوم، بابت ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ)

besturdubooks.wordpress.com

رشید احمد کو زیارت نبی ﷺ

☆ ایک جنگل میں ہوں۔ ایک تخت ہے بچھا ہوا سامان پڑا ہے۔ ایک شخص ہوں اور دو تین آدمی اور ہیں۔ ہم سب کھڑے ہیں حضرت رسول اللہ ﷺ کے انتظار میں۔ اتنے میں ایک معلوم ہوا کہ بجلی چمکی۔ تھوڑی ہی دیر میں حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور مجھ پر توجہ فرمائی مجھ سے نقل پڑھوائی اور مجھ کو خوب زور سے بھینچا۔ جس سے سارا تخت ہل گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تجھے پل صراط پر پھلکی علامت ڈالتا ہوں۔ صورت نقل بالکل مولانا اشرف علی تھانوی صاحب جیسی تھی۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی (رشید احمد از کچہ من مارہرہ از راہ پتہ تاریخ ۱۳۴۵ھ بقعدہ ۱۳۴۳ھ)

(اصدق الرویا، حصہ دوم، ہدایت ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ)

دفتر رشید احمد کو زیارت نبی ﷺ

☆ میں نے پرسوں رات کو ایک خواب دیکھا کہ ایک شخص میرے پاس آئے اور وہ معلوم ہوا میں نے خود یا کسی نے مجھ سے کہا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے دست مبارک میں کوئی چیز ہے۔ زیادہ خیال ہے کہ گلٹے ہیں، مجھ سے فرمایا کہ لے مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کھالیں گے۔ مجھ کو اچھی طرح یہ بات یاد ہے کہ یہی ارشاد فرمایا تھا (دفتر رشید احمد از کچہ من مارہرہ از راہ پتہ تاریخ ۱۸ صفر ۱۳۴۹ھ) (اصدق الرویا، حصہ دوم، ہدایت ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ)

امیر حسین کو زیارت نبی ﷺ

☆ ... دیکھتا ہوں کہ ایک جلسہ ہو رہا ہے۔ اس کے صدر حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں جلسہ ختم ہونے کے بعد لوگ قسم قسم کے مسائل دریافت کرنے لگے۔ میں نے یہ بات دریافت کی کہ حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی، رحمۃ اللہ علیہ صاحب اور مولانا ابوبکر صاحب کیسے ہیں اور وہ جو کچھ فرماتے ہیں حسب شریعت ہے کہ نہیں؟ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ نہایت نیک انسان ہیں اور جو کچھ کہتے ہیں اور لکھتے ہیں حق ہے (امیر حسین مدرسہ مظاہر العلوم۔ سہارنپور یوپی، بھارت)

(اصدق الرویا، حصہ دوم، ہدایت، جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ) (اشرف السوانح حصہ سوم صفحہ ۱۸۸)

besturdubooks.wordpress.com

سعید الرحمٰن کو زیارت نبی ﷺ

☆ جس سال فقیر دورہ میں شریک تھا اس سال ایک رات حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور آپ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) نے ایک لوٹے میں پانی بھر کر فقیر کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ سعید تم یہ لوٹا حضرت رسول اللہ ﷺ کو وضو کے واسطے دے آؤ۔ خواب چونکہ بہت طویل ہے اس لئے مقصد ظاہر کرتا ہوں یعنی احقر نے آپ (حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتے ہوئے دیکھ کر خواب ہی میں یہ ارادہ کر لیا کہ فقیر بھی اپنے آپ کو آپ (حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کا خادم بنا دے گا۔ (سعید الرحمٰن چانگا کی بنگلہ دیش)

(اصدق الرویا حصہ دوم، بابت جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ)

محمد حسن الدین کو زیارت نبی ﷺ

☆ میں بعد تہجد سحری آرام کر رہا تھا تو خواب میں دیکھا کہ جناب والا (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) مع چند مریدوں کے حلقہ میں جلوہ فرما ہیں۔ اتنے میں میں بھی وہاں پہنچ گیا۔ مجھے دیکھتے ہی جناب والا ایک جانب روانہ ہو گئے اور جناب کے پیچھے میں بھی ہو لیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ہم دونوں مدینہ منورہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ کے روضہ اقدس (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) پر پہنچ گئے۔ ہمارے وہاں پہنچتے ہی مزار مبارک وسط سے شق ہو گیا اور ہم دونوں دیدار نبی ﷺ سے شاد کام ہوئے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ہم دونوں کی جانب دیکھ کر تبسم فرمایا اور اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ (محمد حسن الدین مدرسہ سید پور۔ دار العلوم روح الاسلام، پوسٹ سید پور، ضلع رنگپور بنگال) (اصدق الرویا حصہ دوم بابت جمادی الاول ۱۳۵۵ھ)

سید نوازش حسین کو زیارت نبی ﷺ

☆ ایک بار خواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوا۔ آپ ﷺ کے سامنے حضرت حاجی امداد اللہ قدس سرہ بیٹھے ہیں۔ حاجی صاحب کے پیچھے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے میں ہوں۔ تھوڑی دیر میں مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے میرا ہاتھ حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں دے دیا اور فرمایا کہ یہ آپ ﷺ کا غلام تبلیغ اسلام کا

besturdubooks.wordpress.com

کلام کرتا ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک میں میرے ہاتھ سے لے تو مجھ پر گریہ طاری ہو گیا اور اسی حالت میں میں بیدار ہو گیا۔ بیدار ہو کر درود شریف کی کثرت کی اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ کے لئے نماز و قرآن پاک پڑھ کر ایصال ثواب کیا۔ (سید نوازش حسین صاحب سلمہٗ بگلوں برادر مولوی عشرت احمد صاحب) (الصدق بارہ، ہدایت جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ)۔

محمد شفیع کو زیارت نبی ﷺ

☆ تین چار روز ہوئے حقر کی اہلیہ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت والد (مولانا تھانوی) یہ تینوں حضرات مکان سے دکان میں بیٹھے مشورہ فرما رہے ہیں (محمد شفیع ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۴۷ھ) (الصدق بارہ، ہدایت دوم جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ)

بشیر احمد کو زیارت نبی ﷺ

☆ ایک روز والد صاحب مرحوم کو خواب میں دیکھا۔ احقر نے دریافت کیا کہ یہ بتایئے کہ دنیا میں کون بڑے ہیں جو قابل اتباع ہوں۔ تو انہوں نے سوچ کر یہ بتایا کہ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ۔ دوبارہ مجھ سے استفسار فرمایا کہ میں نے ٹھیک کہا یا کہ مولانا (یہ ایک بزرگ مشورہ میں تھے ایک ذات کا نام ہے) میں نے کہا میں پہلی مرتبہ ٹھیک فرمایا۔ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سب سے بڑے ہیں (آگے خواب نقل کر کے لکھا ہے) اس کے بعد یہ کچھ قبل حضرت رسول اللہ ﷺ کی دربار میں حاضر ہوا ہوں۔ میرے ساتھ ایک طالب علم ہے جو میرے پاس دورہ میں شریک تھا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ سے میں نے عرض کیا (یہ سب گفتگو عربی میں ہوئی اور کچھ الفاظ فارسی کے تھے) کہ احقر گلاؤٹھی میں مقیم ہے اور وہاں کے مدرسہ میں مدرس ہے۔ اپنی اہلیہ کو حضور (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کے گھر کھانا پکاتے ہوئے دیکھا اور حضور نے ایک شخص کی بابت فرمایا کہ تم اس کے گھر نہ جانا۔ ان صاحب نے مجھ سے دریافت کیا تھا کہ کیا کیا واردات ہیں جو میں نے ان کو بتا دیئے تھے اور یہ کہہ دیا تھا کہ میں نے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے رجوع کیا ہے تو انہوں نے یہ کہا تھا کہ تم کو بھی ٹیک بتا دوں گا اس کو بھی کر لیا کرنا۔ حضور نے مجھ کو منع کیا کہ اس کے پاس نہ جانا (بشیر احمد مدرس مدرسہ شیخ العلوم گلاؤٹھی ضلع بلند شہر (یوپی، بھارت) (الصدق بارہ، حصہ دوم ہدایت ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ)

besturdubooks.wordpress.com

عبدالرحمان کو زیارت نبی ﷺ

[illegible] حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ [illegible] آپ نے [illegible] اقرار کیا اللہ [illegible] محمد عثمان صاحب [illegible] آپ [illegible] [illegible] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

ہیں مگر ان دونوں بزرگوں کی طرف میری نظر اتنی زیادہ نہیں گئی۔ (محمد منظر حسن وکیل پرتاب گڑھ ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۴۲ھ)

(اشرف السوانح حصہ سوم صفحہ ۱۸۴ تا ۱۸۵)(صدق الرویا حصہ دوم بابت ماہ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ)

ظفر احمد کو زیارت نبی ﷺ

☆ حقیر سے پہلے کہا گیا تھا وہاں ایک رات جو شب چہارشنبہ ۱۸ ذی الحجہ تھی، خواب میں دیکھا کہ مدینہ منورہ میں کوئی بزرگ ہیں جو "بیان القرآن" کی تعریف کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ فلاں آیت کی تفسیر بیان القرآن میں یوں ہے "بیان القرآن" میں یہ لکھا ہے ۔ الخ خواب طویل تھا صرف یہی جزء محفوظ رہ گیا۔ اتفاقیال اور بھی ہے کہ شاید ان بزرگ کے ارشاد کے بعد احقر نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ بات سنی ہے مگر اس پر جزم نہیں۔ خواب ہی میں قلب پر یہ بات وارد ہوئی کہ "بیان القرآن" کی دربار رسالت (علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ والف الف سلام) میں اس قدر مقبولیت کا سبب حضرت والا (حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کا غایت اخلاص ہے (حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی جو تفسیر تحریر فرمائی ہے اس کا نام "بیان القرآن" ہے (ظفر احمد خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ) (اشرف السوانح حصہ سوم صفحہ ۱۸۳ تا ۱۸۴)

(اصدق الرویا حصہ دوم بابت ربیع الاول ۱۳۵۵ھ)

ایک خاتون کو زیارت نبی ﷺ

☆ اس خادم نے ایک خواب دیکھا ہے۔ تحریر کرنا اظہار حال خدمت ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک بہت ہی بڑا میدان ہے جس میں بے شمار مرد و عورتیں ہیں اور حافظ جی (یعنی میرے شوہر) میرے ساتھ ہیں۔ میں برقع اوڑھے ہوئے ہوں اور کسی کے پاس برقع نہیں ہے۔ حافظ جی نے برقع سمیت مجھ کو پکڑ لیا تو سمٹے میں آ گیا دیکھتی ہوں کہ اس میدان کے بیچ میں ایک بہت بڑی اونچی چیز مانند کرسی کے بنی ہوئی دکھلائی ہے جس پر حضور والا (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کھڑے ہیں اور ہم کو دیکھ کر آواز دے کر لوگوں کو فرماتے ہیں کہ سب صاحب راستہ چھوڑ دیں۔ حضرت کے فرماتے ہی سب ایک طرف ہو گئے اور ہم آسانی حضرت کی کرسی کے پاس پہنچ گئے تو آنجناب نے فرمایا کہ بھائی تم آ گئے۔ دیکھو وہ قریب ہی مکان ہے اس میں تمہاری آپا ہیں (یعنی دونوں بہنیں)

besturdubooks.wordpress.com

ہیں اس میں چلی جاؤ۔ حافظ جی نے مجھے اس مکان تک پہنچایا جس کا دروازہ بہت چھوٹا سے مگر اندر سے بہت عالیشان ہے۔ قالین سے بھی زیادہ خوبصورت فرش۔ نہایت صاف ستھرا بستر جگہ جگہ لگا ہوا رکھے ہوئے ہیں۔ باقی صاحب (بڑی بی آپا) اور آپا صاحبہ (چھوٹی بی بی آپا) گاؤ تکیہ لگائے بیٹھی ہیں۔ وہ بہت خوش ہو کر مل رہی ہیں۔ اتنے میں آفتاب خود تشریف لے آئے اور دروازہ پر اول چق لٹکائی، پھر مسہل، پھر پردہ اور فرمایا تم تینوں ان پردوں میں آ کر بیٹھتی رہنا تو آپ چق کے پاس، میں مسہل کے اور باقی چار کے پردے میں گنتی ہو گئیں۔ پھر آپ اپنی کرسی پر تشریف لے گئے اور پھر واپس تشریف لا کر دریافت فرمایا کہ میرے پیچھے کون بیٹھے ہیں تو آپا نے فرمایا مجھے تو پتہ نہیں پھر باقی سے دریافت فرمایا تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پھر باقی سے سن کر مسہل نے بھی یہی کہا۔ پھر دریافت فرمایا۔ حاجی صاحب کے پیچھے کون ہے، باقی نے فرمایا حضرت رسول اللہ ﷺ۔ ان دونوں بزرگوں کے چہرہ مبارک پر نقاب پڑی ہوئی ہے۔ تو آپ نے فرمایا ٹھیک ہے پھر آپ کرسی پر جا کر بیٹھ گئے اور حافظ جی کرسی کے پاس کھڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کرسی پر بیٹھ جاؤ تو وہ بیٹھ گئے۔ حافظ جی نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ناک مبارک اور ایک آنکھ پر نگاہ پڑی اور بے ہوش ہو کر کرسی پر گر پڑے تو آپ نے اور حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں اٹھایا مگر ہوش نہ آیا۔ تب حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک اٹھایا تو ایک دم اٹھ کر بیٹھ گئے۔ گویا یہ خیال تھا کہ ایک مرتبہ اور دیدار کرلوں۔ پھر کرسی جو ہمارے قریب تھی آنا فانا وہ سیدان میں چلی گئی۔ جہاں بیشمار مخلوقات جمع تھی اس بھیڑ سے پھر دو آدمی نکلے۔ ایک کا جوڑا سبز اور دوسرے کا سرخ تھا۔ بے حد حسین تھے۔ چہرہ اور آنکھ اس طرح چمکتی تھی جیسے بجلی کی تیز روشنی، سرخ کپڑے والے ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے تھے۔ وہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی چادر مبارک میں محصن کر گود میں بیٹھ گئے تو میں نے باقی اور آپا سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں۔ انہوں نے فرمایا ان ہی آدمیوں میں سے کوئی ہوں گے۔ جس پر میں نے کہا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی گود میں جا بیٹھے تو آپ ﷺ کے نواسے ہیں۔ پھر وہ گود میں سے اٹھ کر نامعلوم کہاں چلے گئے پھر حافظ جی ہمارے پاس آئے تو میں نے کہا کہ یہ دونوں کون تھے تو حافظ جی نے کہا کہ مجھے بتانے کا حکم نہیں، مجھے تو حضرت مولانا نے بھیجا ہے اور فرمایا کہ جیسے گاؤ تکیہ لگائے بیٹھی تھیں پھر جا کر ویسے ہی بیٹھ جاؤ۔ دروازہ پر چق ویسے ہی اور کمبل و چادر اتار دی۔ ہم سب اپنی جگہ آ کر بیٹھ گئے مگر نہ وہ سیدان رہا اور نہ کرسی نہ آدمی اور ہم سب یہ سوچتے رہ گئے کہ اللہ جانے ہم سب سے مل کر حضرت رسول اللہ ﷺ

besturdubooks.wordpress.com

کہاں تشریف لے گئے۔ بچہ آپ اور حاجی صاحب سے کچھ مانگ رہے ہیں اور یہ معلوم ہوتا ہے جیسے آپ سے مخاطب فرما رہے ہوں اور ہم سب بہت خوش ہو رہے ہیں۔ البتہ یہ افسوس ہو کہ اگر حجاب میں نہ ہوتے تو خوب زیارت کر لیتے۔ ہم نے یہ بات آپ سے کہی تو آپ نے فرمایا کہ یہ بھی تم کو بتانا ہی تھا آپ نے فرمایا حضرت رسول اللہ ﷺ نے تشریف لائے تھے اس لئے آنکھ کھل گئی اور یہ آواز آنی کسی کو بتانا نہیں۔ میں نے یا تو آپ کو تحریر فرمایا ہے حافظ ان کو معلوم ہے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہم سے خوش رہیں۔ (مکمل یا جوج ماجوج ص ۳۵۰ ج ۱)

(تم بڑی خوش قسمت ہو کہ ایسی دولت نصیب ہوئی۔ دعا کرو جس طرح تم نے اپنے دو حافظوں کو بھیجا اور اپنی دونوں بیٹیوں کو حضرت رسول ﷺ اور دونوں سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ حضرت حاجی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس طرح ہم سب کو آپ سے زیارت و ملاقات کرا دیجئے یہ فرمایا ہے جیسے حضرت رسول اللہ ﷺ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت حسین کے لئے منبر پر کھڑا کر دیتے تھے۔ اور پکڑ کر یہ دونوں اشارہ ہے ہم تین خواتین کی طرف کہ ان کی بھی یہی حیثیت ولی ہے یا جیسے رسول خدمت قبول ہوئی ہو۔

(ارواح ثلاثہ تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

مولوی وصی اللہ اعظم گڑھی کو زیارت نبی ﷺ

☆ مبارکپور میں جب تھانوی نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو آپ (ارواح ثلاثہ تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کی صورت میں دیکھا تو زیارت ہوئی۔ یہ بات نبیہ میں دولت نصیب ہوئی (مولوی وصی اللہ صاحب اعظم گڑھی) (الصدق ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ ص ۱۰ ج ۱) (اللہ تعالیٰ فانی رسول ﷺ کی ذات نصیب فرمائے ۲۰ نیسان ثانی ۱۳۳۲ھ ص ۱۰ ج ۱) (تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

فضل احمد کو زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت مولانا وصی احمد صاحب نے فضل احمد کی مرتبہ کی تھی۔ اس میں کئی ان کے ایک دوست جو اس مقابلہ سے تھے جب ان سے کہا گیا کہ تم نے کوئی خواب نہیں دیکھا تو انہوں نے کہا کہ خواب تو نہیں دیکھا لیکن جاگتے میں حضور رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی ہے۔ (مولوی فضل احمد صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کہتے ہیں۔ فضل احمد، تیری قسمت آپ نے فرمایا ہے میں بہت خوش ہوں۔ مجھ سے اور اکثر کے قریب ہی حضرت مولانا

besturdubooks.wordpress.com

دیوبندی (سوانح قاسمی رحمۃ اللہ علیہ) لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ میں اور میرے والد حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نانوتہ سے دیوبند کو جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک جگہ ایک بزرگ کا مزار تھا۔ میرے والد نے فرمایا کہ ان بزرگ کی بڑی کرامت مشہور ہے۔ ان کے مزار پر جو کچھ مانگا جاتا ہے وہ مل جاتا ہے۔ میرے والد نے ان بزرگ سے کچھ مانگا۔ میں نے بھی کچھ مانگا۔ مگر میں نہیں جانتا کہ میرے والد نے کیا مانگا اور کیا پایا۔ میں نے جو مانگا وہ مجھے مل گیا۔ (قاسمی، شیر الدین، الخلق) (صدق، دیوبند، مورخہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ)

قاسمی شیر الدین کو زیارت نبی ﷺ

[illegible] سے ایک دوست نے کہا کہ تم نے ہمارے نبی ﷺ کی زیارت نہیں کی۔ تمہاری عقل ماری گئی ہے۔ [illegible] نے کہا کہ میں نہیں مانتا۔ [illegible] (مولوی قاسمی رحمۃ اللہ علیہ) کو عالم رؤیا میں ایک بڑے مکان میں بمقام شاہجہانپور جہاں حضرت رسول اللہ ﷺ جلوہ افروز ہیں اس مجلس کا نقشہ دیکھا ہے۔ عورتیں حضرت رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہیں۔ مکان کے بمقام شاہجہانپور واقع ہیں اور آپ صدر دروازہ میں مکان کے تمام لوگوں سے ملتے ہیں۔ جو زائرین حضرت رسول اللہ ﷺ سے مصافحہ کر کے واپس آتے ہیں آپ ان کا ہاتھ پانی سے دھلواتے ہیں۔ آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ جس ہاتھوں نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے ہاتھوں کو ملا ہے میں خوف کرتا ہوں کہ وہ ہاتھ ظاہری و مادی نجاست سے آلودہ ہوں۔ (جواب از [illegible]) مجھ سے مخلصوں نے اس روایت کو سو مرتبہ زبانی سنا ہے بعد نماز مغرب خود بیان کرتے ہیں اور بیان کی صحت اور روایت پر قسم کھاتے ہیں جناب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو بارہا پیش کر چکا ہوں کہ وہ مفصل تحریر دریافت فرماویں۔ (قاسمی شیر الدین، الخلق) (صدق، دیوبند، مورخہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ)

ایک صاحب کو زیارت نبی ﷺ

[illegible] جناب چند دن ہوئے کہ [illegible] نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کی کہ آپ ﷺ ایک شخص کے مکان سے تشریف لے جا رہے ہیں۔ مجھے یہ معلوم ہوا کہ جناب (مولوی قاسمی رحمۃ اللہ علیہ) کی صورت بیان کی ہے۔ بعد بیدار ہونے کے میں فوراً قدموں میں گر پڑا اور عرض کیا کہ آپ ﷺ تو تشریف لے جا رہے ہیں میرا کیا حال ہوگا۔ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ تجھے عبادت سے ہر روز عصر کے بعد میرے روضہ کی زیارت کرنا چاہیے۔ میں زیارت کر کے شاد ہو گیا۔ پس آنکھ کھل گئی۔ اور یہ خیال ہوا کہ شاید مراد آپ ﷺ کی قبر کی زیارت ہے۔ میرے [illegible] سے زیادہ

besturdubooks.wordpress.com

شریف ہو گئی دل میں یہ خیال ہے کہ شاید یہ بشارت مراد ہو اس وجہ سے حضرت کی خدمت میں عرض کر دیا ہوں کہ اس کا کیا مطلب ہے بیان فرما ئیں تا کہ تسلی حاصل ہو۔ (الصدق الدوی، صفحہ ۲۰۰ صفر المظفر ۱۳۵۵ھ) (الہیت مذاہب جمیع ہے گھوڑوں کے ساتھ الحاق اور مدعیوں جانا۔ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

عتیق اللہ کو زیارت نبی ﷺ

۱۹۲ حضرت مولانا شاہ علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ سے چند گفتگو فرما رہے ہیں اور بہت سے علماء بھی حاضر خدمت ہیں تلمیذ سب ہی جانب سے مولانا موصوف ہی سوال کرتے ہیں اور آپ ﷺ جواب ارشاد فرماتے ہیں اور سب سے زیادہ تر بہت حضرت رسول اللہ ﷺ سے آپ ہی کو ہے (محمد عتیق اللہ تلمیذ مراسل، کانپور، طلع کرلا، بلند شہر) (ایضاً اشرف صفحہ ۲۰) (الصدق الدوی، صفحہ ۲۰۰ صفر ۱۳۵۵ھ)

محمود حسین کو زیارت نبی ﷺ

۱۹۳ آج کی دن گزرے حاجی نے خواب حضور (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کے متعلق دیکھا لیکن ظاہر یہ شغولیات امتحان کے اخراج نہ دے سکا۔ وہ یہ ہے کہ رات کو ایک شخص نے آکر کہا چاہئے کہ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا اور بلا طلب آپ آدمی زیادہ سے پاس گیا اور وہ یہ کہہ رہا ہے کہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ کو خبر دینے جا رہا ہوں۔ وہ شخص چلا گیا اور حضرت رسول اللہ ﷺ نے روضہ قدس (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاما) پر جا کر آواز دی کہ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ یہ سن کر فوراً آپ کے جنازہ کے لئے چل پڑے۔ خواب کا مضمون تمام ہوا (محمود حسین از مدرسہ شاہی مراد آباد، نوابی بھوپال) (الصدق الدوی، صفحہ ۲۰۰ صفر المظفر ۱۳۵۵ھ) خواب کی اجمالی تعبیر یہ ہے۔

کشتے کو عشق دارد و گر زندہ می شود ۔۔۔ حکایت کرد جانی، بہ جنازہ خوانی آمد

(یعنی جنازہ پر تشریف آوری تو اس سے بڑھ کر حکایت ہے جو اصل شعر میں مذکور ہے۔

(مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

عبدالقیوم کو زیارت نبی ﷺ

۱۹۴ رمضان المبارک سے پہلے خادم نے یہ خواب دیکھا کہ ایک شب کے آخری حصہ میں

besturdubooks.wordpress.com

دیکھا کہ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ایک مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ مجھے دیکھ کر خوشی ہوئی اور دل میں خیال آیا کہ کسی ایسے شخص کو تلاش کرکے ان کی جو حضرت کا سے میری فارش برائے بیعت کرے۔ خیال آتے ہی اپنے آدمی کی تلاش میں نکل گیا۔ واپسی پر کسی نے بتایا کہ وہ ادھر حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف رکھتے ہیں اور کوئی حاجات حل کر رہے ہیں۔ یہ معلوم کرکے ادھر گیا۔ دیکھا کہ ایک جم غفیر حلقہ کئے کھڑا ہے۔ چھوٹے قد کے ہیں اور حضرت رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما ہیں اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت رسول اللہ ﷺ کے قریب تشریف رکھتے ہیں۔ خادم نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح مجمع کو چیر کر حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرلوں مگر ناکام رہا۔ (صدق الرویا، ص ۱۰۰، روایت ۱۳۵ ھ) (اشرف السوانح، ص ۱۸۳)

(عبدالقیوم، راقم ہیں۔ خلوۃ بالت شیخ۔ ہم ۱۰ فی ایوبی، بلاوت)

تذیر احمد کو زیارت نبی ﷺ

۶۲ غالباً اوریخ الاول ۱۳۴۳ھ بروز پیر دن کے دس بجے کے قریب تلاوت قرآن مجید کے لئے وضو کیا اور بعد تلاوت اسی چھت میں اپنی نشست پر سو گیا۔ کہتا ہوں کہ مسجد موضع خان جہانپور میں جنتی سائبان کے نیچے شمال کونہ کے نیچے بیٹھے بیٹھے جھپکی لے رہا ہوں۔ اسی اثنا میں مجھ سے ایک ہاتھ کے فاصلے پر دائیں جانب شمال کونہ کے ایک بزرگ ظاہر ہوئے جن کی دونوں پنڈلیاں قریب قریب نصف ننگی ہوئی ہیں۔ میرے دل میں از خود خیال آیا کہ آپ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے قدمین شریفین کو بوسہ دوں کہ پھر ایسا موقع میسر نہ آئے۔ جھاڑ کر فوراً اپنے دونوں ہاتھوں سے آپ ﷺ کے قدمین شریفین پکڑ کر سر جھکا کر بوسہ دیا اور آپ ﷺ پر اس طرح سلام پڑھنے لگا "الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ"۔ جب میں نے قدم بوسی کے لئے سر جھکایا تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنے دہن مبارک سے میرے دونوں شانوں کے درمیان متصل گردن پشت کی جانب بزک بھرا بس طرح بڑا اپنے بچے کو لاڈ میں خوب منہ کھول کر کاٹتا ہے جس کو بزک یا بھرکہ کہتے ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کے لعاب دہن کی حرارت یا بوجوہ کپڑوں کے مجھے محسوس ہوئی، میں برابر اسی طرح سر جھکائے قدمین شریفین کو پکڑے قدم بوسی کرتے ہوئے آپ ﷺ کے سامنے بیٹھا رہا۔ اس وقت حضرت رسول اللہ ﷺ دوزانوں (گھٹنوں) بیٹھے ہوئے معلوم ہوئے اور یہ معلوم ہوا کہ یہ تو حضرت

besturdubooks.wordpress.com

حواشی اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ میں تب میں نے اس حکم ہونے پر صلوٰۃ و سلام خطاب تعظیم کر کے پڑھنا شروع کیا یعنی "الصلوٰۃ و السلام علی رسول اللہ، الصلوٰۃ و السلام علی نبی اللہ" یہ پڑھتے پڑھتے میری آنکھ کھل گئی۔ واللہ علم بالصواب و عندہ ام الکتاب (مدیر احمد کیرانوی۔ مقیم تان پور، اردو دوست دسائقہ واد ایشر فیہ تھانہ جون ضلع مظفر نگر۔ ۲۸ جمادی اول ۱۳۳۶ھ بمطابق ۳ فروری ۱۹۲۷ء۔ صدق الرایا، ص ۱۰۳، ج ۱۰، ربیع الاول ۱۳۵۵ھ)

☆ شب بعد یکم ذیقعدہ ۱۳۳۹ھ کو تاریخ تحریر امدت حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت بار برکت سے ہر دو طور مشرف ہوا کہ کچھ سے کچھ ہو گیا۔ جناب حضرت رسول اللہ ﷺ کھڑے ہیں۔ آپ ﷺ نے بیکاوا نظر فرمایا۔ کیا اور پھر نگاہ نیچی فرمائی۔ اس کے بعد میں جانب یکاوا کیا کہ جس کسی نے یہ حالت یہاں آپ ﷺ کو یکاوا دیکھا ہو وہ اس میں نہ جائے گا۔ اس کے بعد دیکھا کہ میرے ساتھ چند آدمی بیٹھے ہیں اور ہم سب کو کوئی پھل کھا رہے ہیں۔ اس کی ایک قاش جو ایک باشت لمبی اور ایک باشت چوڑی ہے میں بھی کھا رہا ہوں اور ہم سب سے ارد گرد بیٹھے ہیں ان سے میں کہہ رہا ہوں کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے بار بار ہوش میں آ کر کہہ رہا ہوں۔ یہاں یاں میں نے دیکھا ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے۔ اس وقت میرے دل میں خیال آیا کہ اللہ پاک نے نزول میں کہا ہے کہ کس کس کو آپ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و عطا ہے کسی کے سبب و وسیلہ میں دخل نہیں۔ میں خوشی اور جوش میں بار بار الحمد للہ کہتا ہوں۔ شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں آپ ﷺ کی زیارت لکھ دی۔ بے حد خوش ہوں بار بار کہتا ہوں کہ یہ باتیں نے آپ ﷺ کو دیکھا یا کہ یہ آنکھ کھل گئی۔ اپنے کو دیکھا تو اسی کروٹ بیٹھا ہوا زبان سے بار بار الحمد للہ الحمد للہ ادا کر رہا تھا۔ فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا قصد کیا کہ صلوٰۃ شکر بر صلوٰۃ تحیہ ادا کروں۔ غور کیا تو معلوم ہوا کہ صبح صادق ہو چکا ہے۔ ایام زکام میں سوکر اٹھنے کے بعد کسل ہوتا تھا مگر اس وقت کسل بالکل نہ تھا اور طبیعت بہت بشاش تھی۔ سب لوگ جو میرے ارد گرد بیٹھے تھے مجھ سے عمر میں بہت بڑے تھے مگر ان کے لباس اور صورت سے غربت اور مسکینیت ظاہر تھی۔ میرے لئے یہ سب اجنبی تھے اور وہ مقام جہاں میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا بالکل ایک صاف میدان تھا۔ جھاڑ جھنکار وہاں کچھ نہ تھا۔ آپ ﷺ نے زبان یا اشارہ سے کچھ نہ فرمایا اور نہ کسی نے مجھے یہ بتایا کہ آپ رسول اللہ ﷺ ہیں بلکہ خود دل میں یہ آیا کہ آپ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں اور وہ پھل جو ہم سب نے کھایا پتہ نہیں کہاں سے آیا کس نے

besturdubooks.wordpress.com

دیا اور وہ دیا تھا۔ شیر بیں (۱۰۰ روپے) پھولے کا کڑا معلوم ہوتا تھا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کا قد مبارک، رنگت، چہرہ شریف، دہن شریف اور (۴ حضرت مولانا) شریف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سب جیسے تھا، کوئی فرق نہ تھا کہ مولانا کا قد اور دہن بھی مبارک ہے اور مولانا کی ڈاڑھی سفید ہے لیکن حضرت رسول اللہ ﷺ کی تشریف مثل جوانوں کے ۳۰ یا ۳۵ برس معلوم ہوتی تھی۔ (نذیر احمد حنفی مورخہ ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۳۹ھ) (از: صدق، اردو، حصہ دوم، بابت ذی الحجہ، محرم ۱۳۵۰ھ)

حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں دیکھا اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) پاجامہ، انگرکھا (شیروانی) اچکن والی زیب تن فرمائے ہوئے تھے جیسے کہ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے کپڑا سیاہ لیکن پہنتے ہیں اور حضور ﷺ کمر بابت شباب کی حالت میں تھے جیسا کہ تیس سال کا آدمی ہوتا ہے اور ریش مبارک مطہر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نہایت گھنی و سیاہ تھی اس میں ایک بھی سفید بال نہ تھا اور خاصہ کے نہایت اچھا ہوا اور بدن شریف آپ کا خوب گٹھا ہوا تھا۔ اور قد مبارک آپ کا حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے قد سے اونچا تھا۔ اور حضور ﷺ کو قیام میں حالت میں دیکھا اور آپ ﷺ نے مجھ کو نگاہ مبارک سے دیکھنا نہیں فرمایا۔ (مولوی نذیر احمد صاحب کیرانوی) (از: صدق، اردو، حصہ دوم، بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ)

شہاب الدین کو زیارت نبی ﷺ

۲۲ شہاب نامی لڑکے نے ایک عجیب خواب دیکھا۔ حضرت والا (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کی سرائی میں اکثر ہے اور بہت بڑی قد آدمیں پڑھائیں کی ہے جو سب کے سب حضرت والا کی ہمراہی میں سفر حج پر ہیں۔ ایک مقام پر قیام ہوا۔ وہ عمارت دو منزلہ معلوم ہوتی ہے، وہاں دو لوگ بھی ہیں جب ہم سب لوگ ٹھہر گئے تو کسی کہنے والے نے کہا جس کو اکثر نہیں پہچانتا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ہم سب لوگ مع حضرت والا کے حضرت رسول اللہ ﷺ کے دیدار مبارک کو گئے، پھر کسی کہنے والے نے کہا یہ حضرت رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے فرماتے ہیں۔ وہ وقت فجر کی نماز کا معلوم ہوتا تھا، ہم سب لوگ حضرت والا کے خادم اور دیگر لوگ بھی وضو کرنے لگے۔ وضو سے فارغ ہوتے ہی صفیں سیدھی ہونے لگیں۔ پھر کسی نے کہا کہ مولانا نے مرید سب اگلی صف میں ہو جاؤ۔ ہم سب لوگ متفرق صفوں سے نکل نکل کر اگلی صفوں میں آ گئے۔ نماز شروع ہونے کے بعد مع حضرت والا ایک میدان میں پہنچتے ہی سب لوگ روتے ہوئے زمین پر لوٹنے لگے اور

besturdubooks.wordpress.com

حضرت والا کھڑے ہیں۔ اتنا کہنے کے بعد گھڑی کے الارم سے آنکھ کھل گئی۔ چار بجے تھے۔ احقر نماز تہجد کے لئے اٹھ کھڑا ہوا (شہاب الدین، نئی دہلی، ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ)

☆ یہ خواب دیکھا کہ ایک اونچی کرسی کی مسجد ہے اور نماز کیلئے صف بندی ہو رہی ہے اور احقر گھن مسجد میں ہے کسی شخص نے کہا کہ یہ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں اور آپ ﷺ نے احقر کی بائیں جانب تھے۔ احقر نے حضور ﷺ سے مصافحہ کیا اور احقر نے آپ ﷺ کیلئے رومال بچھا دیا۔ اتنے میں گھن میں دو شخصوں میں کچھ جھگڑا ہو گیا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ اس طرف متوجہ ہو گئے۔ آپ ﷺ کا لباس مبارک بالکل سفید تھا مگر آپ ﷺ کا عمامہ مبارک احقر کو یاد نہ رہا اور اس مسجد میں حضرت والا (حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) نماز جمعہ پڑھا رہے ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے احقر کا بازو پکڑ کر اپنے آگے کی صف میں کر دیا۔ اس خواب کی وجہ سے دل کو ایک ایسی خوشی محسوس ہوئی جس کا اظہار الفاظ میں ممکن نہیں (شہاب الدین گھیری گیٹ دہلی) (اصدق الرویا، حصہ دوم، حکایات، جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ)

الٰہی بخش کو زیارت نبی ﷺ

☆ شب گزشتہ جوش آیا اور مغرب اور عشاء کے درمیان تین ہزار مرتبہ اسم ذات کا ذکر کیا۔ نیند کے دوران عجیب خواب دیکھا۔ چونکہ پہلے کبھی ایسا نہ ہوا تھا اس لئے عرض کرتا ہوں۔ دیکھتا ہوں کہ اس مدرسہ میں آپ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) آئے ہیں اور بہت بارعب ہیں۔ میں حضرت سے ملا، ملتے ہی آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اپنے رہنے کی جگہ صاف کرو۔ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف لانے والے ہیں اور اسی شہر میں شکار کریں گے۔ یہ یاد نہیں کہ میں نے اس جگہ کو صاف کیا یا نہیں۔ اتنے میں دیکھتا ہوں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ فقاء آپ ہیں اور اس جگہ آ گئے ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ سے میں ملا اور قرینہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو کوئی سفر درپیش ہے اور تھوڑی دیر کے لئے اس جگہ منزل فرمائی ہے۔ ویسے تو میرے رہنے کی جگہ ایک کمرہ ہے مگر اس وقت دیکھتا ہوں کہ اس کمرہ کے جنوب کی دیوار نہیں ہے اور اس طرف سامنے ایک دلپذیر بڑے درختوں والا سبز جنگل ہے اور کمرہ کی چھت یا کسی درخت میں ایک مچان لٹکا ہوا ہے جس میں آپ کو اور حضرت رسول اللہ ﷺ کو کھڑا ہوا اور اپنے کو نیچے کھڑا ہوا دیکھتا ہوں۔ آپ اس مچان پر تھوڑا جھک کر رکوع کی سی حالت میں ہو کر شکار کے لئے جنگل کی طرف بندوق چلاتے ہیں اور جس وقت آپ کے بندوق چلانے سے مچان کو اور آپ کو جنبش ہوئی تو حضرت

besturdubooks.wordpress.com

رسول اللہ ﷺ آپ کو آپ کے نام سے پکارا کرتے تھے جیسا کہ ہم لوگ ایک دوسرے کو پکارتے ہیں جس وقت آپ کا کار کرتے تھے تو حضرت رسول اللہ ﷺ آپ کا کام دیکھتے رہتے تھے اور ملاحظہ فرماتے تھے اور خوش ہوتے تھے اور آپ کو آفرین فرماتے تھے۔ باقی جو کچھ ملفوظ میں ہے وہ بھی اسی واقعہ کا ہے اور ایک چھوٹا سا جملہ کم ہو گیا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کو بھی درج کر دیا جائے (الصدق ڈائجسٹ، ربیع الحرام ۱۴۲۵ھ) (الحق خلیل شکار پوری، قاسم العلوم لکھنؤ، ص ۱۶۷) (مولانا سید ابو الحسن علی ندوی) سے مشرف ہونے کی تمنا ہر دل میں ہے اور یہ ہے کہ کاش ہمیں بھی ان کی زیارت نصیب ہو جائے اور ہمارے دل کی یہ تمنا پوری ہو جائے اس کی تعبیر یہ ہے کہ ہم اپنے دل کو اس طرح تیار کریں کہ ان کی زیارت کا شوق ہو اور ہمارے دل میں ان کی محبت ہو اور ان کی زیارت کی تڑپ ہو اور ان کی زیارت کی تمنا ہو اور ان کی زیارت کی آرزو ہو اور ان کی زیارت کی جستجو ہو اور ان کی زیارت کی طلب ہو اور ان کی زیارت کی خواہش ہو اور ان کی زیارت کی چاہت ہو اور ان کی زیارت کی ہوس ہو اور ان کی زیارت کی حرص ہو اور ان کی زیارت کی لالچ ہو اور ان کی زیارت کی رغبت ہو اور ان کی زیارت کی آرزو ہو اور ان کی زیارت کی امید ہو اور ان کی زیارت کی توقع ہو اور ان کی زیارت کی امید ہو اور ان کی زیارت کی امید ہو اور ان کی زیارت کی امید

besturdubooks.wordpress.com

اللہ شریف علامہ حضرت مولانا شاہ عبدالحی صاحب نے ان کو خلافت سے نوازا تھا۔ ان کی سند حدیث
صاحب مسند دہلوی تھی۔ حضرت صاحب شریف نے ان کی شکل نہ دیکھی تھی۔ ان کی خلافت کی سند حضرت اللہ
شریف اور دوسرے بزرگوں نے دی تھی۔ حضرت نے اور حضرت کے والد نے ان کی بڑی قدر کی۔ ان کی بڑی عزت
کرتے تھے۔ ان کے پاس تشریف لے جاتے تھے۔ حضرت ۲ تحانوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت اللہ
شریف کے پاس تشریف لے جاتے تھے۔ وہاں قدر تفصیل ہوئی۔ اس کی تفصیل میں نے اپنی چھٹی جلد میں
لکھ دی ہے۔ یہ ایک مستقل کتاب ہے۔ اس کا نام ہے "یادِ یار"۔ اس میں ان کی ساری تفصیل لکھی ہے۔
وہ اپنے شاگرد کی بولی میں بولتے تھے۔ وہ اپنے شاگرد سے کہتے تھے کہ حضرت اللہ شریف سے ۔۔۔
(یہ بات انہوں نے اپنے شاگرد سے کہی تھی) حضرت ۲ تحانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بھی ان کا یہی معاملہ تھا۔
(یہاں کی قدر کرتے تھے۔ وہاں یہ بات تھی)

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۳۰ھ میں ۲۳ سال کی عمر میں حضرت تھانوی رحمۃ
اللہ علیہ کی خانقاہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں پر ۱۳۳۱ھ تک رہے۔ ۱۳۳۱ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ
علیہ نے ان کو اپنی طرف سے خلافت دے دی۔ اس کے بعد ۱۳۳۲ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
نے ان کو اپنا نائب بنا کر مدرسہ امدادیہ تھانہ بھون بھیج دیا۔ وہاں پر ۱۳۳۲ھ سے ۱۳۳۸ھ تک
مدرسہ امدادیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۳۸ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا
نائب بنا کر دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۳۸ھ سے ۱۳۴۱ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۴۱ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۴۱ھ سے ۱۳۴۵ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۴۵ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۴۵ھ سے ۱۳۴۸ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۴۸ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۴۸ھ سے ۱۳۵۱ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۵۱ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۵۱ھ سے ۱۳۵۴ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۵۴ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۵۴ھ سے ۱۳۵۷ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۵۷ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۵۷ھ سے ۱۳۶۰ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۶۰ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۶۰ھ سے ۱۳۶۳ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۶۳ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۶۳ھ سے ۱۳۶۶ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۶۶ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۶۶ھ سے ۱۳۶۹ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۶۹ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۶۹ھ سے ۱۳۷۲ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۷۲ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۷۲ھ سے ۱۳۷۵ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۷۵ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۷۵ھ سے ۱۳۷۸ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۷۸ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۷۸ھ سے ۱۳۸۱ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۸۱ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۸۱ھ سے ۱۳۸۴ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۸۴ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۸۴ھ سے ۱۳۸۷ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۸۷ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۸۷ھ سے ۱۳۹۰ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۹۰ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۹۰ھ سے ۱۳۹۳ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۹۳ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۹۳ھ سے ۱۳۹۶ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۹۶ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۹۶ھ سے ۱۳۹۹ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۹۹ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۳۹۹ھ سے ۱۴۰۲ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۰۲ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۰۲ھ سے ۱۴۰۵ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۰۵ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۰۵ھ سے ۱۴۰۸ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۰۸ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۰۸ھ سے ۱۴۱۱ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۱۱ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۱۱ھ سے ۱۴۱۴ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۱۴ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۱۴ھ سے ۱۴۱۷ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۱۷ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۱۷ھ سے ۱۴۲۰ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۲۰ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۲۰ھ سے ۱۴۲۳ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۲۳ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۲۳ھ سے ۱۴۲۶ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۲۶ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۲۶ھ سے ۱۴۲۹ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۲۹ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۲۹ھ سے ۱۴۳۲ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۳۲ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۳۲ھ سے ۱۴۳۵ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۳۵ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۳۵ھ سے ۱۴۳۸ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۳۸ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۳۸ھ سے ۱۴۴۱ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۴۱ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۴۱ھ سے ۱۴۴۴ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۴۴ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۴۴ھ سے ۱۴۴۷ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۴۷ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۴۷ھ سے ۱۴۵۰ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۵۰ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۵۰ھ سے ۱۴۵۳ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۵۳ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۵۳ھ سے ۱۴۵۶ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۵۶ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۵۶ھ سے ۱۴۵۹ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۵۹ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۵۹ھ سے ۱۴۶۲ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۶۲ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۶۲ھ سے ۱۴۶۵ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۶۵ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۶۵ھ سے ۱۴۶۸ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۶۸ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۶۸ھ سے ۱۴۷۱ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۷۱ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۷۱ھ سے ۱۴۷۴ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۷۴ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۷۴ھ سے ۱۴۷۷ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۷۷ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۷۷ھ سے ۱۴۸۰ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۸۰ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۸۰ھ سے ۱۴۸۳ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۸۳ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۸۳ھ سے ۱۴۸۶ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۸۶ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۸۶ھ سے ۱۴۸۹ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۸۹ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۸۹ھ سے ۱۴۹۲ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۹۲ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۹۲ھ سے ۱۴۹۵ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۹۵ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۹۵ھ سے ۱۴۹۸ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۹۸ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۴۹۸ھ سے ۱۵۰۱ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۰۱ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۰۱ھ سے ۱۵۰۴ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۰۴ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۰۴ھ سے ۱۵۰۷ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۰۷ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۰۷ھ سے ۱۵۱۰ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۱۰ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۱۰ھ سے ۱۵۱۳ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۱۳ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۱۳ھ سے ۱۵۱۶ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۱۶ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۱۶ھ سے ۱۵۱۹ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۱۹ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۱۹ھ سے ۱۵۲۲ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۲۲ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۲۲ھ سے ۱۵۲۵ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۲۵ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۲۵ھ سے ۱۵۲۸ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۲۸ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۲۸ھ سے ۱۵۳۱ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۳۱ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۳۱ھ سے ۱۵۳۴ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۳۴ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۳۴ھ سے ۱۵۳۷ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۳۷ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۳۷ھ سے ۱۵۴۰ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۴۰ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۴۰ھ سے ۱۵۴۳ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۴۳ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۴۳ھ سے ۱۵۴۶ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۴۶ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۴۶ھ سے ۱۵۴۹ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۴۹ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۴۹ھ سے ۱۵۵۲ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۵۲ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۵۲ھ سے ۱۵۵۵ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۵۵ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۵۵ھ سے ۱۵۵۸ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۵۸ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۵۸ھ سے ۱۵۶۱ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۶۱ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۶۱ھ سے ۱۵۶۴ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۶۴ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۶۴ھ سے ۱۵۶۷ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۶۷ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۶۷ھ سے ۱۵۷۰ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۷۰ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۷۰ھ سے ۱۵۷۳ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۷۳ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۷۳ھ سے ۱۵۷۶ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۷۶ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۷۶ھ سے ۱۵۷۹ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۷۹ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۷۹ھ سے ۱۵۸۲ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۸۲ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۸۲ھ سے ۱۵۸۵ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۸۵ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۸۵ھ سے ۱۵۸۸ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۸۸ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۸۸ھ سے ۱۵۹۱ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۹۱ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۹۱ھ سے ۱۵۹۴ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۹۴ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۹۴ھ سے ۱۵۹۷ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۹۷ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۵۹۷ھ سے ۱۶۰۰ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶۰۰ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶۰۰ھ سے ۱۶۰۳ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶۰۳ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶۰۳ھ سے ۱۶۰۶ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶۰۶ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶۰۶ھ سے ۱۶۰۹ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶۰۹ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶۰۹ھ سے ۱۶۱۲ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶۱۲ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶۱۲ھ سے ۱۶۱۵ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶۱۵ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶۱۵ھ سے ۱۶۱۸ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶۱۸ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶۱۸ھ سے ۱۶۲۱ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶۲۱ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶۲۱ھ سے ۱۶۲۴ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶۲۴ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶۲۴ھ سے ۱۶۲۷ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶۲۷ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶۲۷ھ سے ۱۶۳۰ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶۳۰ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶۳۰ھ سے ۱۶۳۳ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶۳۳ھ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنا نائب بنا کر
دہلی بھیج دیا۔ وہاں پر مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶۳۳ھ سے ۱۶۳۶ھ تک
مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ ۱۶

besturdubooks.wordpress.com

ایک درویش کو زیارت نبی ﷺ

besturdubooks.wordpress.com

میں ہے کہ ان کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس بچے کے ہاں ایک ولی اللہ پیدا ہوگا۔ خواب تعبیر کے لیے حضرت رئیس اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا فضل کفیل ہے۔ اس خواب سے جو حضرت رئیس اللہ رحمۃ اللہ کی ذات مراد ہے کہ آپ ولی اللہ تھے۔ (اشرف التفاسیر، تفسیر سورۃ الضحیٰ، ص ۵۲۵)

ایک بزرگ کو زیارت نبی ﷺ

۱۲ اس بارہ تفسیر جلدوں میں "تفسیر قرآن" کے مصنف مولانا محمد احمد ترپتی کا تفصیلی خط تاریخ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۰ء سے ملا ہے۔ اس میں آپ نے فرمایا کہ میرے والد صاحب (خلیفہ ارشد حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کی نسبت مشہور ہے کہ "امداد الفتاویٰ" کی نسبت ایک خواب جو آپ نے دیکھا تھا مکمل نام میں رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہوا ہے اور یوں خواب کی طرح ہے

رمضان المبارک کا مہینہ ہے۔ مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ مصنف "اعلاء السنن" اور مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور خلیفہ ہیں۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بھی خلیفہ ہیں۔ ان کا مقام بہت اونچا ہے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ "امداد الفتاویٰ" کی اہمیت پر تو سب ہی متفق ہیں۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فتاویٰ مرتب کیے ہیں اور آپ "امداد الفتاویٰ" کے مرتب ہیں۔ آپ نے سامنے رکھی ہے۔ حضور اقدس ﷺ کی زیارت کا شوق ہوا۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان تشریف فرما ہو جاتے ہیں۔ مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اسے ہی میں امداد صاحب بھی آ کر آپ ﷺ سے مصافحہ کرتے ہیں۔ حضور اقدس ﷺ آپ کو دعا دیتے ہیں اور آپ "امداد الفتاویٰ" (جس کو امداد صاحب نے مرتب کیا ہے) کے بارے میں کہ "آپ نے یہ کتاب بہت اچھی لکھی ہے۔ اس کتاب میں امت کے لیے بہت سا مواد جمع کر دیا ہے۔ پھر مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے مخاطب ہو کر فرمایا "اشرف یہ کتاب تقسیم کرو۔ مسلمانوں میں اس کا بہت ثواب ہوگا۔ اگر عقیدت سے پڑھتے اور عمل کرتے رہیں۔" خاتون صاحب خواب لکھتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے حکم سے کتاب "امداد الفتاویٰ" کی تقسیم حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے شروع فرمائی۔ راوی صاحب خواب کو کتاب دی اور انہوں نے ہاتھ بڑھا کر کتاب پکڑی تو آنکھ کھل گئی اور یوں خواب ختم ہوا۔

علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱۳ روداد یا نیت میں سوانح قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ (رحمۃ اللہ العالمین والے)

besturdubooks.wordpress.com

"عنایۃ المنعم" تحریر فرما رہے تھے کہ خواب میں حضرت رسول مقبول ﷺ کی زیارت بار بار نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "تونی قادیانی اس کتاب کا جواب نہ دے سکے گا" اور ہوا بھی یہی کہ بارہا یہ کتاب شائع ہو چکی ہے مگر آج تک تونی قادیانی اس کا جواب نہ دے سکا۔ حالانکہ قادیانی جواب دینے میں بہت تیز سمجھے جاتے ہیں (دیوبند "عنایۃ المنعم" از قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ)۔ لوگوں نے کہا کوئی اپنا بھائی جواب دے۔ اس پر فرمایا کہ کوئی ایسا بھی نہیں کر سکتا کیونکہ حضرت نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی اس کا جواب نہ دے سکے گا۔ آج تک یہ بات درست ہے اور قیامت تک درست رہے گی۔

حاجی عبدالرحمٰن اناڈر رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۲۱۔ حاجی عبدالرحمٰن اناڈر رحمۃ اللہ علیہ (میمن) ایک غیر مسلم خاندان کے فرد میں پیدا ہوئے۔ لڑکپن میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور مولانا محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ (آپ تبلیغی جماعت والے مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی تھے۔ فرزند بیرسٹر ہمایوں اقبال، دہلی اور میوات کے لوگ آپ سے بے حد عقیدت رکھتے تھے۔ ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ شب بخیر دہلی میں وصال فرمایا) کے ہاتھ پر اسلام لائے۔ مدرسہ امینیہ (دہلی) میں مولانا محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ سے دینی تعلیم حاصل کی۔ حضرت مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ بیعت تھے۔ مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کے تمام دینی کاموں میں ان کے قدیم ترین رفیق و معاون تھے۔ میوات کے خلیفہ اور عارف تھے، غیر مسلموں میں تبلیغ کا خاص ذوق اور جذبہ حاصل تھا۔ ایک ہزار سے زیادہ لوگ مسلمان کئے۔ سنگھار (یوپی، بھارت) میں نومسلموں کے لئے مدرسہ قائم کیا۔ میوات کے مسجدوں میں مدرسوں کی اصلاح بھی آپ کا خاص کام تھا۔ نامہ سے ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۶۳ھ میں وصال فرمایا (مولانا محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی دینی و علمی خدمات از مظفر اسلام، حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی، مطبوعہ الفرقان لکھنؤ ص ۱۹۶)

ایک مرید کو زیارت نبی ﷺ

۲۲۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے یہ خواب دیکھا کہ میں چاہ زمزم پر حاضر ہوں اور شاید مولوی محمد شفیع بجنوری رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور زم زم کا پانی بار بار نہایت عجلت اور تیزی سے ایک برتن میں بھر بھر کر لاتے اور مجھ کو پلاتے ہیں یہاں تک کہ میں آسودہ ہو گیا اور پھر بے شکم میں گنجائش نہ رہی لیکن حضرت رسول اللہ ﷺ اسی سرعت کے ساتھ برابر زم زم لاتے ہوتے اور پلاتے ہوتے تھے۔ جب پیٹ پھٹنے میں تھوڑا سا رہ گیا اور پیٹ ابل آیا تو میں نے دل میں سوچا کہ انواع و اقسام کے امراض میں مبتلا ہوں

besturdubooks.wordpress.com

ورد آپ پر لازم کر دیں تب سے یہ بیماری ختم ہے لہٰذا اب رفع اعراض کی نیت سے بچا ہوا کھانا چلتے وقت حضرت رسول اللہ ﷺ کے دسترخوان میں بچا ہوا میں چیزیں تھیں آپ نے کھانے کے بعد ان کے بقایا میں سے خود بھی کھایا تھا۔ اب طلب طویل ہے اکثر حصہ ذہن سے نکل گیا۔ (تربیت السالک حصہ دوم تالیف اشرف علی تھانوی)

حافظ محمد نجم الحسن رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت کی

☆ حالات مشائخ کاندھلہ کے مصنف مولانا اشتیاق احسن وئی تحصیلی (متوفی ۱۹۸۰ء) حافظ نجم الحسن رحمۃ اللہ علیہ کی ماموں زاد بھائی (سالے) اور خلیفہ ہیں۔ (۱۹۸۰ء) حضرت مولانا احسن نے بھائی مولانا حافظ محمد نجم الحسن صاحب نے قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد فارسی تعلیم کے بعد انگریزی تعلیم حاصل کی اور چند سال انگریزی پڑھنے کے بعد ان کے بھائی شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے اور پھر یہ بھی اور کوشش کی تعلیم دلائی۔ پھر جب آپ کو وہ خدمت نہیں ہوئی آپ چھوڑ کر چلے گئے۔ حضرت مرحوم میں بار بار فرمایا کہ "تم پر بچپن میں حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں"۔ اسی حال میں ۲۰ جمادی الاول ۱۳۳۹ھ ۱۹۱۹ء بروز پیر بعد نماز ظہر اس سے پہلے بخار نہ آیا تھا بعد نماز عصر سے لگے۔ بخار دو تین قدر زیادہ تھا کہ ایسا بخار کا حملہ کبھی اس سے پہلے نہیں ہوا تھا۔ حضرت مولانا اور مسیحا خاں میں آپ کی خدمت کا چرچا رہا۔ اپنے والد ماجد حافظ وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں حضرت مولانا احسن کے بیٹے تھے اور وہ مولانا احسن رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہتے تھے۔ ان کا نام یہ تھا۔ بے تکلفی سے دوست شریف پوری رہتے تھے۔ یہاں تک کہ بیت الخلاء میں زبان کو نکال لیتے تھے۔ (حالات مشائخ کاندھلہ ۱۹۸۰ء)

ایک معمر حافظ کو زیارت کی

☆ حکیم امت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ایک بہت معمر حافظ صاحب تھے جو بعد میں تعلیم دیتے میں چار کرنے لگے تھے۔ ان کو ہمارے اول بیعت سے کچھ پہلے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ سے خاص تعلق تھا کہ اس وقت کسی سے بیعت نہ تھے۔ ان کو خواب شریف میں زیارت ہوئی اور بہت شوق اور اشتیاق ہوا۔ انہوں نے مجھ کو یہ خواب لکھا تھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور فرما رہے ہیں کہ ہم اس سے خوش ہوتے ہیں جو ہماری تعریف کرے۔

(ملفوظات حصہ مفتخر حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۹۵)

besturdubooks.wordpress.com

ایک صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆ ایک شخص نے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں اس شکل میں دیکھا کہ آپ روضہ مبارک میں بیٹھے ہوئے حقہ پی رہے ہیں (نعوذ باللہ) مولانا نے جواب دیا کہ تم کو اپنی صورت حضرت رسول اللہ ﷺ کے آئینہ میں نظر آئی۔ وہ شخص حقہ پیتے تھے ساتھ ہی آئینہ ہونے پر مولانا نے یہ حکایت سنائی کہ ایک شخص ایک بزرگ کی ملاقات کو حاضر ہوئے مگر اوقت ملاقات اس شخص کو ان بزرگ کی صورت کتے کی نظر آئی۔ اس لئے یہ شخص ان سے بل دل خوش نہ ہوا۔ ان بزرگ نے بھانپ لیا دریافت کی۔ مجبور کرنے پر بتایا کہ حضرت کی صورت کتے کی نظر آرہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے یہ معاملہ ہے۔ فرمایا بالکل صحیح ہے۔ رذیل کوئی بات نہیں ان بزرگ نے کچھ اس کو پڑھنے کو بتایا اس کے بعد چلے آیا تو بزرگ کو ان کی اصلی صورت پر پایا۔ سوء عقیدت نے تو فرمایا کہ تم نے اپنے اعمال کی صورت دیکھی تھی۔ ان تعلیم اور ذکر کی برکت سے تمہارے اعمال کی صورت بدل گئی۔ میں تو محض تمہارا آئینہ تھا۔ یہ حقیقت ہے۔ ان واقعات کو کبھی اس سے خلاف خیال نہ کرنا چاہئے۔

(ملفوظات حضرت حکیم الامت مجدد ملت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۷۷)

مولانا غلام رسول کانپوری کو زیارت نبی ﷺ

☆ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے "الانتباہات" میں بیان کیا ہے کہ حضرت مولانا غلام رسول کانپوری رحمۃ اللہ علیہ (کان پور، یوپی، بھارت) کے رہنے والے "رسول نما" کے لقب سے مشہور تھے، کیونکہ آپ کی یہ کرامت تھی کہ ہر شخص کو بیداری میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرادیا کرتے تھے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے "مواعظ اشرفیہ" کئی دبیز جلدوں میں "الاجاز" کی شکل میں شائع ہو چکے ہیں۔ جناب (۱۴۱۰ھ) سید نعیم الحسن تھانوی مدیر ماہنامہ "حکیم الامت" راولپنڈی ان مواعظ کو اپنے جریدہ میں شائع کرتے رہتے ہیں۔ یہ مواعظ دل و دماغ کو روشن کردینے والے اور اس قدر روح پرور ہیں کہ ان کی کثرت سے اشاعت ہونی چاہئے۔

besturdubooks.wordpress.com

حافظ محمد احسن دہلوی نگرامی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

نام نجم احسن نگرامی، بی اے، ایل ایل بی، مجاز صحبت حکیم الامت، مجدد ملت، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے آبائی وطن قصبہ نگرام ضلع لکھنؤ میں ۱۳۱۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد حافظ محمد احسن دہلوی نگرامی صاحب اپنے دور کے ممتاز اور کہنہ مشق وکیل میں مشہور اہل علم تھے۔ ۱۳۱۳ھ میں زیادہ سے زیادہ بائیس تیئیس سال کی عمر میں حسب ارشاد حضرت رسالت مآب ﷺ "تعال یا وحشی" بے سروسامان حج کو تیار ہو گئے اور چلے بھی گئے (بزم اشرف کے چراغ از پروفیسر احمد سعید صفحہ ۲۹۶)

حاجی سید محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

مرتب اہل سنت دار العلوم دیوبند کے ابتدائی بزرگ حضرت حاجی سید محمد عابد قدس سرہ نے حکیم الامت، امام اہل سنت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ سے فرمایا کہ ایک بات کہتا ہوں، جسے میری زندگی میں ظاہر نہ کرنا۔ میں نے حالت بیداری میں حرم مکہ مکرمہ میں بعض انبیاء علیہم السلام کی زیارت کی ہے۔ (مشائخ بیوند صفحہ ۱۸۹)

حضرت علی محمد رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

عالم بیداری میں ۲۷ شب رمضان المبارک کو دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑی سنگ مرمر کی دیوار ہے اور اس میں بہت سی محرابیں بنی ہوئی ہیں۔ ایک بہت بڑی محراب ہے چونکہ میرے سامنے ہے اور اس کی شکل یہ ہے "اعرض الله معلی" یہ دو سفید در ہیں اور عرش معلی اس طرح لکھا ہوا ہے اور ہزاروں کی تعداد میں فرشتے موجود ہیں۔ بندہ اگلی صف میں کھڑا ہے اور حضرت محمد عربی ﷺ امامت فرما رہے ہیں اس وقت کسی نے آپ کا نام لے کر کہا کہ مولانا اشرف علی تھانوی بھی اس جگہ موجود ہیں۔ یہ سب کیفیت عشاء کی نماز پڑھتے ہوئے معلوم ہوئی اور یہ کوئی خواب نہیں ہے۔

(علی محمد نیر ماسٹر ساکن ضلع انبالہ مقیم کانگڑہ، الصدق لدویا، حصہ دوم بابت ماہ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ)

حضرت مولانا عبد الرشید محمود رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

مولانا عبد الرشید محمود، مجاز صحبت حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ

besturdubooks.wordpress.com

اللہ علیہ نے مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ کے پوتے تھے۔ آپ نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے گھر دعوت میں حاضر ہوں، دستر خوان بچھا اور کھانا چنا ہوا ہے، بہت سے اور لوگ بھی ہیں، حضور ﷺ میزبان ہیں (لطف کے ساتھ) اصرار فرما رہے ہیں کہ یہ کھاؤ، یہ بھی لو، کھانے پر بالائی اور سرخ مرچ پڑی ہوئی بھی یاد ہے پھر خواب بدل گیا، اب گویا رخصت ہو رہا ہوں، رحمتی مصافحہ کے لئے حاضر ہوا تو ایک روشنی سی ہے، زیادہ روشنی بھی نہیں، ایک چوکی پر حضور ﷺ تشریف فرما ہیں، میں مصافحے کے لئے ہاتھ اور چہرہ عرض کر رہا ہوں مگر مارے شرم کے دیکھ نہیں سکتا، بمشکل اتنا کہہ سکا یا رسول اللہ (ﷺ) ! علاج ان دنوں کیا بتاؤں، حضور ﷺ لطف سے مرہم ہاتھ پھیر رہا ہے، میں جلدی سے ٹوپی اتار کر سر جھکا دیتا ہوں تاکہ بالوں تک مبارک ہاتھ محسوس کر سکے۔ (زیر ثمر شائع کے بیاض ص ۱۳۸)

خاتم المحدثین علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۴۰ جس سال ان کے ساتھ حضور ﷺ کی زیارت کی اس سے پہلے حج کو گئے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کو خواب میں دیکھا تھا۔ یہ بھی عجیب بات ہے۔

مولانا حکیم محمد یاسین ابن مولانا واحد بخش سیالکوٹی سے تحصیل شاہ آباد فرماتے ہیں کہ میرے مربی مرشدی و مولائی حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی ثم شاہ آبادی نے فرمایا کہ اتباع شریعت پر قائم رہنے سے خود بخود زیارت پاک کا شرف حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ سب سے افضل و اعلیٰ ذریعہ ہے۔ اس کے بعد ثمرات سے زیادہ اتفاقات علی الدین لازم پڑتے ہیں۔ چنانچہ اسی مضمون کے تحت خاتم المحدثین حضرت علامہ مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کو اس دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نہ ہوئی تھی تو آپ بیمار ہو جاتے تھے اور لوگ آپ کی بیمار پرسی کے لئے آتے تھے۔ یہ سب اتباع شریعت کا ثمر تھا۔ جس دن آپ نے وصال فرمایا تو آسمان سے روشنی کی آواز آئی گئی۔ سبحان اللہ (نقیب ختم نبوت، امیر شریعت نمبر ص ۲۲۳ تا ۲۲۵ مرتبہ مولانا حکیم محمد یاسین خوشاب۔ مطبوعہ شاہ راہ اشاعت کراچی)

عاشق رسول ﷺ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ علی گڑھ (یوپی، بھارت) میں مولانا شاہ عبدالجلیل شہید کا بڑا علاقہ تھا۔ ۱۸۵۷ء مطابق ۱۲۷۱ھ میں جنگ آزادی کے دوران شہید ہوئے۔ آپ کے بیٹے محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ

besturdubooks.wordpress.com

۱۲۹۶ھ میں پیدا ہوئے۔ ملا عبدالحق نے مدارس صرف و نحو سے چھٹی کی۔ حافظ غلام سرور صاحب سے حدیث پڑھی۔ حضرت مولانا محمد قاسم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم دیوبند کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں کہ ہمارے بعد ہمارے خلیفوں کے لیے ایک مدرسہ کی ضرورت ہے۔ چنانچہ آپ نے مدرسہ حقانیہ کی بنیاد رکھی۔ مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان علم و فضل کے لحاظ سے بہت مشہور ہے۔ مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کے والد مولانا سمیع الحق رحمۃ اللہ علیہ بھی بڑے عالم تھے۔ ان کی مجلس میں بڑے بڑے علماء حاضر ہوتے تھے۔ ان کی مجلس میں بڑے بڑے مسائل پر بحث ہوتی تھی۔ مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ بھی اس مجلس میں بیٹھتے تھے۔ اس طرح آپ کو بچپن ہی سے علمی مسائل سننے کا موقع ملا۔ آپ کے والد مولانا سمیع الحق رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو پڑھانے کی بہت کوشش کی۔ آپ کو مدرسہ میں بٹھایا۔ آپ کے لیے استاد مقرر کیے۔ مگر آپ کا دل پڑھائی میں نہیں لگتا تھا۔ آپ کے والد مولانا سمیع الحق رحمۃ اللہ علیہ بہت پریشان تھے۔ ایک دن آپ کے والد نے آپ کو بہت ڈانٹا۔ اس دن آپ کو بہت غصہ آیا۔ آپ نے اپنے والد سے کہا کہ میں پڑھائی نہیں کروں گا۔ آپ کے والد نے کہا کہ پھر کیا کرو گے۔ آپ نے کہا کہ میں کھیتی باڑی کروں گا۔ آپ کے والد نے کہا کہ اچھا تم کھیتی باڑی کرو۔ آپ نے کھیتی باڑی شروع کر دی۔ آپ کے والد مولانا سمیع الحق رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو کھیتی باڑی کرنے کی اجازت دے

besturdubooks.wordpress.com

امن اور عقد و فساد کا الزام لگاتے ہیں وہ خود مفسد ہیں اور یہ محض چند مفسدوں کی شرارت ہے۔

اس واقعہ کے بعد حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا ہوں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں اور اپنی ردائے مبارک میں ڈھانپ کر مجھے بھی اندر لاتے ہیں اور کبھی باہر لے جاتے ہیں اور سوتے جاگتے اکثر اوقات یہی منظر میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ سب نے یہ سمجھ کہ مفسدوں کی مفسدہ پردازی اور شر سے تحفظ منظور ہے لیکن حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ مولانا کی عمر ختم ہو چکی ہے اور حضرت رسول اللہ ﷺ کو یہ دکھلانا منظور ہے کہ جب قوم سے ہو کر اپنے ہو گئے کہ خدا تعالیٰ کے ایسے مقدس بندوں پر الزام لگانے سے نہیں شرماتے تو ہم بھی اپنی سنتی کو اب ایسے لوگوں میں نہیں رکھنا چاہتے کہ یہ اس قابل نہیں، چنانچہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کے بعد زیادہ دن زندہ نہ رہے اور قریب ہی زمانہ میں آپ کا وصال ہو گیا۔

(ماخوذ از حیات ولی، جمع و ترتیب حضرت مولانا الحاج الشاہ محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۴۵ تا ۲۵۴)

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ہوئے۔ آپ کے جانشین آپ کے بڑے نواسے شاہ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے انتقال کے بعد آپ کے چھوٹے بھائی مولانا محمد یعقوب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جانشین ہوئے۔ جن کا وصال ۲۸ ذیقعدہ ۱۲۸۲ھ میں ہوا اور مدرسہ دیوبند کی بنیاد ۱۵ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ میں رکھی گئی اور اس دن سے "حزب دہلی" کا نام "دیوبند حزب حنفیہ" مشہور ہوا (التعلیم صفحہ ۲۱۵) مدرسہ دہلی شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں بنا تھا جس میں آپ کے بعد آپ کے شاگرد مولانا عبدالحی دہلوی اور مولانا رشید الدین خان رحیم اللہ ساتذہ رہے اور اس کے بعد پورہ پندرہ برس اس مدرسہ شاہ جہاں آباد کے مسند درس پر مولانا مملوک علی شاگرد مولانا رشید الدین خان رحمۃ اللہ علیہ فائز رہے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں یہ مدرسہ بند ہو گیا۔ مولانا مملوک علی رحمۃ اللہ علیہ مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے چچا تھے۔ آپ کے اجداد میں ایک شیخ محمد ہاشم تھے جن کا سلسلہ نسب قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ شاہ جہاں بادشاہ نے آپ کو قصبہ نانوتہ میں جاگیر عطا فرمائی تھی۔ آپ کی اولادوں میں بڑے بڑے عالم پیدا ہوئے جو "حزب دہلی" کے نامی گرامی ارکان تھے۔ مولانا مملوک علی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۶۷ھ میں وصال فرمایا اور مقبرہ نظام ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ میں دفن کئے گئے۔ سرسید احمد خان بانی علی گڑھ یونیورسٹی (اس کی بنیاد مدرسہ دیوبند کے نو برس بعد ۱۲۹۲ھ مطابق ۲۴ مئی ۱۸۷۵ء میں ڈالی گئی) سرسید احمد خان، ذکی نذیر احمد مولوی ذکاء اللہ، مولانا قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحیم اللہ وغیرہ

besturdubooks.wordpress.com

فیروز پور شہر آپ کے نامور شاگرد ہوئے۔ مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ان سے ۱۸۶۷ء معارف کی کتب چند ہفتے پڑھی تھیں جن سے آپ نے استفادہ فرمایا۔

راؤ عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کی

☆ راؤ عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پایہ بزرگ تھے۔ حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ آپ سے ملنے جایا کرتے تھے اور ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ مولانا [illegible] رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ آپ کی کافی عمر ہوئی تھی۔ اس پر مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ حضرت میں ہی کمی آتی ہے۔ ورنہ جوانی بوڑھاپے میں نکل جاتی ہے۔ ایک مرتبہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ حج کے ارادے سے بمبئی پہنچے اور جہاز سے پہلے مخبر راستی (شرقی۔ جناب۔ بحرات) کے مدفنہ میں جہاں راؤ صاحب رہتے تھے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے اور راؤ صاحب نے کہا آپ حج کا ارادہ کر رہے ہیں۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت میں حج کو جا رہا ہوں۔ فرمایا کہ کچھ میں نے تمہیں دینی ہوتی ہے۔ اس وقت حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت میرے لئے دعا فرمائیے۔ اس پر راؤ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بھائی تمہارے لئے میں کیا دعا کروں میں نے اپنی آنکھوں سے تمہیں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے سامنے بخاری شریف پڑھتے دیکھا ہے۔ (حیات ولی ص ۲۷۲)

حضرت مولانا عبدالعلی (تلمیذ حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی رحمہما اللہ کو زیارت کی

☆ آپ ﷺ کی کیا مبارک صفت شدہ ہے (یعنی آپ ﷺ کی یہ مبارک صفت ختم کرائی جائے گی) حضرت شاہ ابوالخیر مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (سن وصال ۱۳۴۱ھ) تلمیذ حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ ہائی مدرسہ صولتیہ بمکہ مکرمہ) حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں تھے اور ہندوستان کے نامور مشائخ میں آپ کا شمار تھا۔ آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا ابوالحسن زید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد ماجد کے حالات پر مشتمل "مقامات خیر" نامی کتاب تالیف فرمائی ہے اور اس میں اپنے استاد حضرت مولانا عبدالعلی رحمۃ اللہ علیہ کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ حضرت مولانا عبدالعلی رحمۃ اللہ علیہ (تلمیذ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ) حضرت شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ میں تھے۔ صاحب "مقامات خیر" اس عنوان کے تحت "حضرت مولانا عبدالعلی رحمۃ اللہ علیہ" تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

besturdubooks.wordpress.com

کے زمانہ میں یہ خواب دیکھا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ آپ ﷺ اونٹ پر سوار ہیں اور اونٹ کی نکیل حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اسی کیفیت میں ہیں جس کا بیان محدثین نے کیا ہے اپنے آپ ﷺ کی ریش مبارک حلق شدہ ہے اور میں آپ ﷺ کی اونٹنی کے پیچھے چل رہا ہوں۔ اس خواب کو میں نے حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی ہے اور آپ ﷺ کا اصلی حلق خیر کی صورت میں ظاہر کر رہا ہے۔ اب آپ ﷺ کی یہ سنت ترک کر دی جائے گی۔

حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو سال ۱۲۹۷ھ مطابق ۱۸۸۰ء میں دیوبند میں سوا تھوڑے ہی عرصہ بعد وہ زمی سنڈاسے کا کردان وبائی طرح پھیلنے لگا اور حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب کی جو تعبیر فرمائی اب تو حقیقت بن کر سامنے آ چکی ہے۔ (مقامات قاسمی ۳۴ بتغیر اول ۱۳۹۲ھ۔ ابلی)

☆ حضرت شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے استاد مولانا عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ مہاجر مدنی ﷺ کے ساتھی صادق پور حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے کمالات کے معترف تھے۔ جب کبھی مدرسہ عبدالرب دہلی میں عصر بعد فقراء کے سامنے حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کرتے تو دامن کو اپنی آنکھوں سے لگاتے اور فرماتے تھے کہ مجھے اس میں سے رسول اللہ ﷺ کی خوشبو آتی ہے۔

☆ آپ نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بیت الخلاء میں بیٹھے ہیں اور رفتے رفتے اچانک حضرت رسول اللہ ﷺ کی صورت میں تبدیل ہو گئے۔ حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ جب بھی مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرتے تھے تو روتے روتے تھکتے (مقامات قاسمی صفحہ ۳۴۲۔ از شاہ ابوالحسن زید فاروقی)

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف کو زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف گولڑہ شریف طبعاً شاعر تھے، اس لئے بعض اوقات ان کے دلی جذبات شعر کی شکل میں وارد ہوتے تھے جنہیں ان کے ارادتمند (قاصد) کر کے قلمبند کر لیتے تھے۔ مدینہ منورہ کے سفر کے دوران ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ رہزنوں کے خوف سے نماز کو مختصر کرنے کے لئے سنتیں چھوڑ دیں اور ای مقام پر جس کا نام واری حمراء ہے تھوڑی ہی دیر کے لئے آنکھ لگ گئی۔ دیکھا کہ ایک مسجد میں بحالت مراقبہ ہوں تو بیٹھے ہیں کہ آنحضرت ﷺ تشریف لا کر فرماتے ہیں کہ "آل رسول کو سنت رسول ﷺ ترک نہیں کرنی چاہئے" حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی پنڈلیوں کو دونوں ہاتھوں سے مضبوط پکڑ کر وفاں

besturdubooks.wordpress.com

کرتے ہوئے "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" کہنا شروع کر دیا اور عالم بے ہوشی میں عرض کیا کہ آپ کون ہیں۔ جواب میں وحی فرمایا گیا کہ آل رسول ﷺ کو سنت رسول ﷺ ترک نہیں کرنی چاہئے۔ اس طرح تین مرتبہ سوال وجواب ہوئے۔ (صفحہ ۱۳۱، ۱۳۲)

☆ خواجہ سید صدر علی شاہ کوٹہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ابتدا میں سیر و سیاحت اور آزادی بہت پسند تھی۔ حجاز مقدس کی سفر میں مکہ معظمہ میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی۔ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے میرے مشرب کو کشف کے ذریعہ معلوم کر لیا تھا۔ مزاج کی طرز اور روش معلوم ہوئی کہ یہ بہت آزاد منش انسان ہے۔ اس کے بعد نہایت تاکید اور اصرار کے ساتھ فرمایا کہ ہندوستان میں عنقریب ایک فتنہ برپا ہونے والا ہے لہٰذا تم ضرور اپنے ملک ہندوستان واپس چلے جاؤ۔ بالفرض اگر ہندوستان میں خاموش ہو کر بھی بیٹھ گئے تو بھی وہ فتنہ تیار ہو کر ہی رہے گا۔ روس جو ہے میں سنوت اٹھنے کا ارادہ ترک کر کے ہندوستان واپس چلے آئے۔ ہم حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس کشف کو اپنے یقین کی رو سے مرزا قادیانی کے فتنہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ یہ مرزا قادیانی اپنی تاویلات فاسدہ کی مقراض سے میری احادیث کو بریدہ بریدہ اور ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو۔

(یہ بھی مشہور ہے کہ آپ نے خواب کشفی رنگ میں دیکھا کہ ایک شخص گورا سپوری مونچھ کی کترنی باندھ کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھ موذ کر بیٹھا ہے اور آپ ﷺ اس پر غصہ آ رہا ہے) چنانچہ پہلے آپ نے دعوائے مسیح (علیہ السلام) اور نزول مسیح علیہ السلام کے مسئلہ متنازعہ پر "شمس الہدایت" ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۹۰۰ء میں تحریر فرمائی اور پھر ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۹۰۲ء میں "سیف چشتیائی"۔

یہ دونوں کتابیں قادیانیت کی تردید میں لکھی گئیں۔ آپ نے اپنی زبان اور قلم دونوں سے قادیانیوں کے عقائد باطلہ کی پرزور تردید کی اور جہاں تک ہر طبقہ اور فرقہ کے علماء نے اس محاذ پر آپ کو اپنا لیڈر تسلیم کر لیا (امتیازات مرشدیہ المعروف بہ ملفوظات مہریہ یعنی سید سید مہر علی شاہ قدس سرہ کے ملفوظات مبارک ملفوظ ۲۲ (الف) صفحہ ۱۰۳ ناشر قاضی محمد نور عالم لاہور شریف ضلع راولپنڈی بن اشاعت ۱۹۲۵ء، مطابق ۱۳۸۵ھ) (تاریخ مشائخ چشت صفحہ ۱۳۷ تا ۱۳۷) (حضرت قبلہ عالم گولڑہ شریف از حاجی ملک خدا بخش خان کوالہ ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس صفحہ ۱۶ تا ۱۷، پبلشرز لطیف سنز پبلیشرز راجہ انجینئرز راولپنڈی) فتنہ انکار ختم نبوت کے سدباب کے لئے حضرت قبلہ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے کارہائے نمایاں کی مثال اب تک کوئی پیش نہ کر سکا اور حضرت حاجی صاحب

besturdubooks.wordpress.com

رحمۃ اللہ علیہ کی پیشن گوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۴ رمضان المبارک ۱۲۴۴ھ کو بتائی جاتی ہے۔ سال ۲۹ صفر ۱۳۲۹ھ مطابق ۱۹۱۱ء کو ہوا۔ عظیم بزرگ و دیدہ ور عالم تھے۔ گنگوہ شریف نزد راولپنڈی (اسلام آباد) میں مسلک مرکز کا آپ کا نہایت خوب صورت روضہ ہے۔ ہر سال شاندار عرس ہوتا ہے۔ سلسلہ نسبت حضرت فوت اعظم سے جا ملتا ہے۔ شریعت کے تتبع سے پابند تھے اور مکمل مذہب سے بھی پوری واقفیت تھی۔ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت اور انہی کے خلیفہ تھے۔ آپ کو حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے نظریہ وحدت الوجود پر زیادہ عبور حاصل تھا اور اس ضمن میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ سے استفادہ کیا تھا۔

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

حاجی امیر شاہ خان خوجہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت مائل بھی تھی اور میں آپ کے پاس اکیلا بیٹھا پاؤں دبا رہا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جس میں ہندوستان میں تحریک شدھی زوروں پر تھی اور لوگوں میں اس پر تشویش پھیلی تھی۔ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ تخت پر جلوہ افروز ہیں اور مجھے سامنے کھڑا کیا ہے اور مجھ سے مخاطب ہو سکتے ہیں اور میں نے بھی ان سے کلام کیا ہے اور آپ ﷺ نے سب کی تصویب فرمائی ہے اور نہایت مسرور ہوئے ہیں اس کے بعد فرمایا کہ اس روز سے میں نہایت خوش ہوں اور سمجھتا ہوں کہ اگر سارے علماء میرے مخالف ہوں گے تو بھی انشاء اللہ میرا ہی جانب ہوگا۔ (ولادت ۱۲۹۹ھ، رسائل خلیل مطلب حکایات اولیاء، حاشیہ از حکیم امداد حسین مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۰۳)

مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے بروز جمعہ ۸ و ۹ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ء کو وصال فرمایا۔ اس وقت تک دارالعلوم دیوبند کے سرپرست رہے۔ آپ ۶ ذیقعدہ ۱۲۴۴ھ یوم دوشنبہ بوقت چاشت گنگوہ (ضلع سہارنپور) میں پیدا ہوئے تھے۔ شیخ زادہ انصاری واجبی النسل تھے۔ والد بزرگوار کا نام مولوی ہدایت احمد انصاری تھا۔ سات برس کی عمر تھی کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ والد ماجد نہایت پارسا عابد و زاہد و ولی باخدا تھے۔ آپ نے تین سو سے زائد مشائخ سے دینی علوم حاصل کئے۔

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حاجی صاحب (حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ) کے ساتھ برسوں میرا یہ تعلق رہا کہ آپ کے مشورے کے بغیر میری

besturdubooks.wordpress.com

نشست و برخاست نہیں رہی، والد کا بھی یہی حال تھا۔ بعد میں صاحب زادہ صاحب نے بتایا کہ والد صاحب کی نماز بھی چھوٹ گئی تھی (یورپی بھارت) میں اور اس کے بعد حضرت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہی معمول رہا، تو فرمایا کہ آپ خاموش ہو گئے مزید کچھ نہ فرمایا اور دونوں حضرات سرگوں رہے۔ تذکرۃ الرشید صفحہ ۱۹۶ ایسا ہی قولی تعلق بدون واسطہ کامل بلکہ اس سے ہو سکتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی آیات اللہ تھے۔

☆ حضرت مولانا حکیم فخیل الدین گنگوہی ثم اللہ پوری سابق رکن ادارہ علوم دیوبند نے فرمایا کہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھی کہ دارالعلوم دیوبند کی اس عمارت میں جس کو "نو درہ" کہتے ہیں ایک اجتماع ہے اور حضرت رسول اللہ ﷺ رونق افروز ہیں۔

حضرت رسول اللہ ﷺ کی نگاہ ایک کتے پر پڑی جو نو درہ کے سامنے تھی میں نے دیکھا ہے حکم ہوا اس کتے کو نکال دیا جائے۔ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے تعلق واخلاص کی تعبیر تصور کیا۔ آپ کی رائے تھی کہ دارالعلوم دیوبند میں فلسفہ اور منطق کا درس ہے ایک عرصہ ان دونوں مضامین خارج میں کرائے گئے تھے مگر ارکان شوریٰ نے بعد غور سے بعد ان دونوں مضامین کو نصاب میں داخل کر دیا تھا۔

(خلاصہ جس اوراق کے بجا مطابقت کے لئے حصہ اول مرتبہ مولانا سید محمد میاں ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ صفحہ ۸۵)

ایک صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆ ایک صاحب نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ پر انگریزی ٹوپی پہنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی تعبیر دریافت کی تو انہوں نے فرمایا کہ اب عیسائیت کا غلبہ ہوگا۔ (اور ایسا ہی ہوا) معلوم ہوا کہ تعبیر بزور دقیق فن ہے اور ہر شخص اس میں مداخلت کا حق نہیں رکھتا۔ (نقش دوام صفحہ ۱۰۰ عصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح و تحقیقات و نکات کا ایک بیش بہا مجموعہ (صفحہ ۴۳۱) ناشر المکتبۃ العربیہ حاجی عبدالرزاق کراچی)

بعض صالحین کو زیارت نبی ﷺ

☆ بانی دارالعلوم دیوبند (یوپی۔ بھارت) حجۃ الاسلام علوم والمعارف حضرت مولانا محمد قاسم صدیقی نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند رشید (شمس العلماء) حضرت مولانا حافظ محمد احمد نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۷۹ھ میں نانوتہ (یوپی۔ بھارت) میں پیدا ہوئے۔ قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد

besturdubooks.wordpress.com

تشریف لائے۔ حاجی صاحب نے ۳۰۳ روپے دارالعلوم کے انتظام کے لئے حافظ صاحب کو مرحمت فرمایا۔

آپ کے زمانہ اہتمام میں دارالعلوم نے جو ترقی کی وہ ہر شخص کے سامنے ہے۔ دارالعلوم کی تاریخ کا یہ سنہری دور تھا۔ علماء کی بڑی تعداد آپ کے زمانہ میں پیدا ہوئی۔ آپ کے عہد میں دارالعلوم کی شہرت ہندوستان کے کونے کونے میں پہنچ گئی۔ آپ کے عہد میں دارالعلوم کی آمدنی بھی بڑھ گئی۔ آپ کے زمانہ میں دارالعلوم کی عمارت میں بھی توسیع ہوئی۔ آپ کے عہد میں دارالعلوم کی مجلس شوریٰ کا قیام عمل میں آیا۔ آپ کے زمانہ میں دارالعلوم کی مجلس شوریٰ کا قیام عمل میں آیا۔ آپ کے زمانہ میں دارالعلوم کی مجلس شوریٰ کا قیام عمل میں آیا۔

۱۳۳۰ھ میں حافظ صاحب کی وفات ہوئی۔ آپ کی وفات ۲۹ شعبان ۱۳۳۹ھ کو ہوئی۔ آپ کی وفات ۹ اپریل ۱۹۲۱ء

besturdubooks.wordpress.com

سال تھیم وتدریس میں گزارے اور ۳۵ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ ہمیشہ سے دیوبند کا پانی ہی پیتا رہا لیکن مکہ مکرمہ لے گئے تھے جہاں طبیعت خراب ہوگئی۔ واپسی سے پہلے جدہ آ گئے اور وہیں انتقال فرمایا۔ انتقال سے قریب جان جان آفرین کے سپرد کرنے سے پہلے فرمایا تھا: نعم مات فی السفر فهو شهید۔ اس دلیل ہو گئے۔ ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۱ھ کو ۳۲ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ (نقش دوام، ص ۲۰۱، مؤلفہ مولانا حکیم محمد طیب، ۱۳۹۱ھ، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی۔ ۱۳۹۵ھ، ص ۱۲۴، بحوالہ تاریخ دارالعلوم دیوبند، ج ۱، ص ۲۰۱، مطبوعہ دیوبند)

علامہ انوار الحسن شیر کوٹی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

آج ۵ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ بروز جمعرات بوقت ۱۰ بجے دن کے ہے۔ آپ سے میں نے دریافت کیا۔ قلم الحروف انوار الحسن نے خواب دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی۔ میں نے خواب میں خواہش پیش ہوئی کہ آپ کا چہرۂ انور دیکھوں۔ میں نے کہا کہ مزار سے مبارک دیکھا ہوا ہے روشنی شروع ہوئی اور کفن میں لپٹا ہوا جسد اطہر نظر آیا۔ پھر خواہش ہوئی کہ کاش اپنا چہرہ انور سے کفن ہٹ جائے۔ چنانچہ کفن ہٹ گیا اور نورانی چہرہ نظر آیا۔ آپ کی آنکھیں بند تھیں۔

میری خواہش تھی کہ کاش یہ مبارک آنکھیں کھولیں۔ چنانچہ آنکھیں کھل گئیں اور آنکھیں مبارک سیدھی ہو گئیں۔ میں نے عرض کیا "السلام علیکم یا رسول اللہ" حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "وعلیکم السلام"۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے کفن کے کپڑے کو اپنے چہرۂ انور سے ہٹایا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور! میرے لئے دعا فرمائیں۔ ارشاد فرمایا کہ "تم کس کے لئے دعا کرتے ہو؟" میں نے عرض کیا کہ حضور! (ﷺ) میں نیا نیا مسلمان ہوا ہوں۔ میرے لئے دعا فرمائیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ شیر الحسن بھی پیچھے حاضر تھے۔ حضور ﷺ نے ان کے متعلق پوچھا "یہ کون ہیں؟" میں نے اس سوال کا جواب دیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا "کبھی کبھی آیا کرو" (خواب ختم ہوا) اس خواب سے جو سرور و بشاشت کا اندازہ ہوا وہ ناقابل بیان ہے (سیرت یعقوب، تالیف پروفیسر محمد انوار الحسن شیر کوٹی، ص ۳۷، مطبوعہ دارالعلوم دیوبند)

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱۹۴۶ء کے دوران جیل کی قید بامشقت کے ایک حصے میں شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا:

"میں قیام پاکستان کا اس لئے حامی ہو گیا ہوں کہ خواب میں قائداعظم محمد علی جناح (پاکستان) کی طرف اشارہ کرتے سید البشر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا "کہ اس

besturdubooks.wordpress.com

شخص کی برائی مخالفت نہ کرو، یہ میری مظلوم امت کے لئے بڑی خدمات انجام دے رہا ہے اس کی بڑھ خشت کرے وہ پاش پاش ہونے کا "اتقاء" نیا ہے حرم" (الجمعیۃ دہلی ۱۹۴۳ء ص ۹۵)

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک دالان میں تشریف فرما ہیں اور کچھ لوگ وہاں جا رہے ہیں اور کچھ لوگ واپس آ رہے ہیں۔ آپ نے اس کا مطلب یہ سمجھا کہ جو لوگ واپس آ رہے ہیں وہ حضور ﷺ کی مکمل اتباع کر رہے ہیں۔ میں نے خود بھی ایک مرتبہ یہ خواب دیکھا تھا۔ میں نے اپنا یہ خواب حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو سنایا تو انہوں نے اس کی توجیہ فرمائی واللہ اعلم بالصواب۔ اللہ کی رحمت ہو شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ پر کہ انہوں نے اس خواب کی تعبیر یہ بتائی کہ مطلب پاکستان کی سند لے کر آنا ہندوستان سے اس شخص کا محض واپس آنا ہے۔ ہاں اس کی خوشیوں سے ان جائے گا۔

(مقالات یوسفی از افادات محمود ص ۱۰۷ ذکری حنفی)

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

شریف حسین ہوشیارپوری لکھتے ہیں کہ جب میں حضرت شیخ الہند (مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے مکہ معظمہ میں گیا تو مولانا خود وہاں پہنچ چکے تھے (وہاں رات کو) خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کا جنازہ ہے اور تم سب اسے لئے جا رہے ہیں اور میں یہ سوچ رہا ہوں کہ آپ ﷺ کی تجہیز و تکفین وغیرہ سے امور کا میں متکفل ہوں اور پھر اپنے دل ہی دل میں سوچ رہا ہوں کہ آپ ﷺ کی تجہیز و تکفین ہم طالب علم کس طرح پورے طور پر کر سکیں گے۔ پھر میں نے دیکھا کہ جنازہ رکھا گیا ہے اور حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کے سامنے مراقب ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں اور میں چاروں طرف دوڑ دوڑ کر تجہیز و تکفین وغیرہ کا انتظام کر رہا ہوں۔ تجہیز و تکفین کا عمل ہو رہا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی (خواب بیان کر کے) فرمایا کہ اب میرا کام دنیا میں محمود یعنی دار شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ رہ گیا ہے (محمد سعید اسعد صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، مدرس اول حضرت مولانا محمد یعقوب اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہم اللہ کے ہاتھوں ہوئی تھی۔ یہ وہ بزرگ تھے جنہوں نے ۱۸۵۷ء میں علم آزادی بلند کر کے شاملی اور تھانہ بھون وغیرہ سے انگریزی اقتدار ختم کر دیا تھا اور جن کے دلوں میں بیشک آزادی اور جہاد کی مبارک آگ سلگتی رہتی تھی، اس لئے حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ میں انگریزی اقتدار کو ختم کر دینے کا جذبہ مستقل طور پر دل میں راسخ ہو گیا تھا۔ آپ کی سیاسی سرگرمیوں ۱۹۰۵ء

besturdubooks.wordpress.com

سے ڈرتا رہتا تھا۔ اس لئے پوری زندگی میں کبھی کسی کو حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا نام لیتے نہیں سنا۔ ہمیشہ ان کا ذکر کرتے تھے۔ ان کے بعد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے رفقاء میں شمار کرتے تھے۔ حسین احمد نے انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا۔ ۱۶ فروری ۱۹۱۷ء کو آپ مالٹا سے رہا کئے گئے اور ۸ مارچ ۱۹۲۰ء کو ہندوستان پہنچا۔ آپ نے وہاں پہنچ کر کیا۔ جمعیۃ علماء ہند کی بنیاد رکھی۔ آپ اس کے پہلے صدر منتخب ہوئے۔ آپ ۱۹۲۱ء سے جیل دہلی میں ۱۹ مارچ ۱۹۴۴ء مطابق ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۶۳ھ کو ۷۳ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ آپ کا مزار مبارک دیوبند میں ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور واقعہ ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ کے بارے میں مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کتاب کو سمجھنے کے لئے کم از کم دو سال چاہئیں۔ میں نے یہ بات سنی تو دل میں سوچا کہ میں اس کتاب کو دو ہفتے میں پڑھ لوں گا۔ چنانچہ میں نے دو ہفتے لگا کر اس کتاب کو پڑھا۔ اس وقت حضرت سے تمام مسلمانوں کو بہت شدید محبت ہے۔ ہونی بھی چاہئے کہ ان کی قربانیوں کا ہر مسلمان احسان مند ہے۔ اس محبت کے اظہار کے لئے ہر سال ان کی یاد میں جلسے ہوتے ہیں۔ ان جلسوں میں ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں ہوتی ہیں۔ ان تقریروں کو سن کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کی زندگی کا ہر پہلو ایک روشن باب ہے۔ ان کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ ان کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے لئے نمونہ عمل ہے۔ ان کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ ان کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے لئے قابل تقلید ہے۔ ان کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے لئے قابل فخر ہے۔ ان کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے لئے قابل رشک ہے۔ ان کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے لئے قابل عمل ہے۔ ان کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے لئے قابل اتباع ہے۔ ان کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے لئے قابل تقلید ہے۔ ان کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے لئے قابل فخر ہے۔ ان کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے لئے قابل رشک ہے۔ ان کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے لئے قابل عمل ہے۔ ان کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے لئے قابل اتباع ہے۔

خادم خاص کو زیارت نبی ﷺ

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے خادم خاص مولانا محمد حسن قریشی مرحوم کے والد نے حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ایک خواب دیکھا جس میں آپ نے دیکھا کہ آپ کے دسترخوان پر کھانا چنا ہوا ہے۔ آپ نے دسترخوان پر کھانا چنا ہوا دیکھا کہ ایک شخص مہمان بن کر آیا ہے۔ اس کی شکل و صورت، زینت اور وجاہت دیدنی تھی۔ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اس شخص کے استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اس شخص کے ساتھ بڑے خلوص سے ملے۔ اس کو اپنے ساتھ دسترخوان پر بٹھایا۔ اس کے ساتھ کھانا کھایا۔ اس کے ساتھ باتیں کیں۔ اس کے ساتھ ہنسی مذاق کیا۔ اس کے ساتھ دل لگی کی۔ اس کے ساتھ محبت کا اظہار کیا۔ اس کے ساتھ اپنائیت کا اظہار کیا۔ اس کے ساتھ اپنے دل کی بات کی۔ اس کے ساتھ اپنے دل کا حال بیان کیا۔ اس کے ساتھ اپنے دل کا درد بیان کیا۔ اس کے ساتھ اپنے دل کا غم بیان کیا۔ اس کے ساتھ اپنے دل کی خوشی بیان کی۔ اس کے ساتھ اپنے دل کی مسرت بیان کی۔ اس کے ساتھ اپنے دل کی حسرت بیان کی۔ اس کے ساتھ اپنے دل کی تمنا بیان کی۔ اس کے ساتھ اپنے دل کی آرزو بیان کی۔ اس کے ساتھ اپنے دل کی امید بیان کی۔ اس کے ساتھ اپنے دل کی مایوسی بیان کی۔ اس کے ساتھ اپنے دل کی بے چینی بیان کی۔ اس کے ساتھ اپنے دل کی بے قراری بیان کی۔ اس کے ساتھ اپنے دل کی بے تابی بیان کی۔ اس کے ساتھ اپنے دل کی بے کلی بیان کی۔ اس کے ساتھ اپنے دل کی بے سکونی بیان کی۔ اس کے ساتھ اپنے دل کی بے اطمینانی بیان کی۔ اس کے ساتھ اپنے دل کی بے چینی بیان کی۔ اس کے ساتھ اپنے دل کی بے قراری بیان کی۔ اس کے ساتھ اپنے دل کی بے تابی بیان کی۔ اس کے ساتھ اپنے دل کی بے کلی بیان کی۔ اس کے ساتھ اپنے دل کی بے سکونی بیان کی۔ اس کے ساتھ اپنے دل کی بے اطمینانی بیان کی۔

besturdubooks.wordpress.com

دیوبند بھلایا) کے سب سے پہلے طالب علم تھے۔ ۱۲۸۰ھ میں دستار فضیلت اور سند تکمیل حاصل کی۔ ۱۳۰۵ھ میں صدر مدرس دارالعلوم دیوبند مقرر ہوئے اور ۳۰ سال مسلسل اس عہدۂ جلیلہ پر فائز رہے۔ آپ نے تعلیم حضرت مولانا نانوتوی حضرت مولانا گنگوہی، حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہم اللہ سے حاصل کی جنہوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا اور وہی جذبہ اب آپ کو منتقل ہو گیا تھا۔ آپ کی سیاسی سرگرمیاں (خصوصاً تحریک ریشمی رومال) ۱۹۰۵ء سے شروع ہوئیں۔ دوسرے حج کے موقع پر انگریز کے ایما پر شریف حسین ہاشمی شریف مکہ نے آپ کو مع رفقاء کے گرفتار کرلیا۔ آپ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹ فروری ۱۹۱۷ء کو مالٹا جلاوطن کر دیے گئے جہاں سے قریب تین سال دو ماہ کی اسیری کے بعد رہا ہو کر ہندوستان پہنچے گئے۔ شریف حسین ہاشمی کے لئے آپ نے فرمایا ؎

بادباں ہا رشد شریف حسین خاندانی شرافتش کم شد

۱۸ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ یوم سہ شنبہ مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۲۰ء صبح آٹھ بجے دہلی میں آپ کا وصال ہوا۔ بذریعہ دیوبند پہنچایا گیا۔ چاشت کے وقت لحد میں اتارا گیا اور شریعت و طریقت کے اس آفتاب عالمتاب کو ہمیشہ کے لئے مٹی میں چھپا دیا گیا۔ کسی مخزوم نے بھرائی آواز سے کہا:

مٹی میں کیا سمجھ کے چھپاتے ہو دوستو گنجینۂ علوم ہے یہ گنج زر نہیں

قطب الارشاد حضرت مولانا فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ

کو زیارت نبی ﷺ

ایک وقت حضرت شیخ مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں حلقہ ذکر اللہ قائم ہوا۔ حضرت قریشی کی توجہات سے جذبات خوب امنڈ کر علماء پر واقع ہونے علما میں کسی نے اعتراض نہیں کیا بلکہ سب کے حسن عقیدت میں مزید اضافہ ہوا۔

قیام دیوبند کے اثناء میں حضرت قبلہ قریشی نے ایک دن قبرستان میں مولانا محمد قاسم صاحب، مفتی عزیز الرحمٰن صاحب، شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب کے مزارات کے

قریب مع جماعت مراقبہ فرمایا۔ مراقبہ میں خلاف عادت کافی تاخیر ہوئی اور فراغت کے بعد مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ کیا میں کچھ احوال عرض کروں۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت یہ جماعت علماء کی ہے اور اہل دانش و بینش کا اجتماع ہے۔ اس لئے یہاں اظہار کشف و بیان میں کوئی خطرہ نہیں

besturdubooks.wordpress.com

ہے آپ نے بجو ب حضرت صدیقی فرمایا کہ میں نے آٹھ مرتبہ (مختلف) میں ایک دفعہ دیکھا۔ ایک نہایت سرسبز میدان ہے جس میں محدثین دیوبند و دہلی اور گنگوہ کے موجود ہیں جس کی تفصیل بھی حضرت نے فرمائی، مثلاً شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی، شاہ عبدالعزیز صاحب، شاہ رفیع الدین صاحب، مفتی عزیز الرحمن صاحب، شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب اور حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ وغیرہ موجود تھے۔ یہ سب حضرات حضور انور ﷺ کی تشریف آوری کے لئے جمع تھے۔

چنانچہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے۔ ان سب حضرات نے مصافحہ کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے مصافحہ فرمایا۔ مجھے (قریشی صاحب کو) بھی مصافحہ کا شرف حاصل ہوا۔ بعد مصافحہ حضور اکرم ﷺ نے بطور ملفوظ خوشخبری فرمائی کہ یہ لوگ میری سنت کے زندہ کرنے والے ہیں گی سنت ہیں۔ میں (صدیقی صاحب) نے عرض کیا۔ حضرت یہ لوگ ان پر بدظنیاں کرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ چلو ذرا حضرت لوگوں کا یہ علاج نہیں۔ یہ حالات علماء کے ذریعے حضرت مدنی تک پہنچے۔ انہوں نے انتہائی خوشی کے عالم میں فرمایا کہ ہمیں شیخ اقدس کی زبان مبارک سے دنیا کے عالم میں خبر ملی کہ ہمارے اکابر تینوں بار کا دربار حالت بیداری میں ہوا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

۱ جب محمد وحید الشیخ حضرت مولانا محمد الیاس قریشی رحمۃ اللہ علیہ بوڑھے اور ضعیف ہو گئے، تو عالم رؤیا میں تاجدار مدینہ ﷺ سے مشورہ لیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں ان عجمی کی تبلیغ کی وجہ سے تھکا ماندہ ہو جاتا ہوں رات کو تہجد کے لئے اٹھا نہیں جاتا تو تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھو کہ یہ ایک اہم سلسلہ ہے۔

۲ قارئین کرام! یہ بات دل کے کانوں سے سنیئے کہ حضرت مفضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ محفل میں تشریف لائے اور فرمانے لگے فقیر دو لوگ متوجہ ہو گئے۔ حضرت کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ پھر فرمایا فقیر دو اور پھر چپ ہو گئے۔ سوچتے رہے۔ بات شروع نہیں کی۔ دو منٹ کر کہنے لگے۔ ایک دفعہ میرے پیٹ سے درد بہت سخت پیدا ہو گئی اور وہ نکلتی نہیں تھی۔

پیٹ میں شدت سے درد ہوا۔ حتیٰ کہ میں تو زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگ گیا۔ میری حالت غیر تھی۔ اب لوگ حیران ہیں کہ پیر صاحب لوگوں کو متوجہ کر کے کیا قصہ سنا رہے ہیں۔ بھلا کوئی خاتمہ ہے کسی کو کہ میرے پیٹ میں درد پیدا ہو گئی اور نکلتی نہیں تھی اور درد کی وجہ سے میں لوٹ پوٹ ہونے لگ گیا۔ حضرت حیرت سے یہ واقعہ سنا رہے تھے۔ فرمانے لگے کہ میری تو یہ حالت تھی لگتا تھا کہ شاید میری جان ہی نکل جائے اسنے میں میرے جسم سے ریح خارج ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے سکون عطا فرمایا۔ لوگ حیران تھے۔ پھر فرمانے لگے فقیر دو! جو آدمی جسم سے گندی ہوا کے

besturdubooks.wordpress.com

کھنے کا تاج ہو یا دنیا کی کوئی بڑی بول سکتا ہے۔ لوگوں نے کہا، حضرت آپ تو کہیں جاں سکتا فرمایا، اچھا میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں۔ اب وہ بات بتانی ہوا شاہ، میں بتانا چاہتے تھے۔ فرمایا مجھے آج رات خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا فضل حق قریشی اتوارے تبع سنت لوگوں کی اتنی جماعت تیاری ہے کہ میں حیث الجمعہ حضرت کس وقت پوری دنیا میں کہیں بھی موجود نہیں ہے۔

ہمدم اللہ نبی اکرم ﷺ سے بشارت پانے کے بعد آپ نے پہلے معاملہ ہی صاف کر دیا کہ کہیں عجب اور تکبر کی بات ہی نہ آ جائے۔ دیکھا ہمارے مشائخ کا یہ طریقہ رہا ہے۔ اللہ رب العزت کے ہاں اتنی مقبولیت کہ اللہ تعالیٰ نے محبوب ﷺ بتا رہے ہیں کہ فضل علی قریشی اتوار کی جماعت لوگوں کی جماعت تو نے تیار کی ہے جماعت اس وقت دنیا میں موجود نہیں ہے۔ بزرگی اسی کہ اس کو بتانے سے پہلے اپنے بارے میں اپنی بات کرتے ہیں تاکہ کہیں کسی کے اندر کوئی عجب اور تکبر پیدا نہ ہو جائے۔

۳ ایک مرتبہ حضرت قریشی عرس کے بعد واپسی حضرت خدام جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضری لے کر رہے تھے (حضرت صدیقی) بھی ہمراہ تھے۔ مزار مبارک پر حاضر ہوئے اور خلاف معمول بہت تاخیر ہوئی۔ لوگوں کا ہجوم تھا، شام پہنچنے سے شور ہو چکا تھا۔ حاضر سے فارغ ہو کر مجھ سے فرمایا کہ آج عجیب معاملہ تھا۔ جب میں حاضر ہوا تو صاحب مزار کو وہاں نہیں پایا۔ قبر مبارک روشن تھی مگر فضا تھی، قبر کے چاروں طرف ظلمت تھی۔ کافی دیر کے بعد جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے

ملاقات ہوئی۔ حضرت جہانیاں جہاں گشت نے فرمایا کہ میں یہاں نہیں تھا۔ حضور اکرم ﷺ کے یہاں تین دن سے دربار میں حاضر تھا۔ یہ عرس کے موقع پر ہوا لوگوں کا رش اور سرور اور میری قبر کو تنہا سے خالی دیکھ رہے تھے۔ یہاں معصیت کا بازار گرم تھا۔ میں ہر سال عرس کے موقع پر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں تاکہ اللہ کی معصیت سے محفوظ رہوں۔ میں بھی واپس آ جاتا مگر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کا ایک ولی منتظر ہے اس لئے واپس آؤ۔ حضرت خدام جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کے قبر مبارک میں واپس آتے ہی ظلمت دور ہو گئی۔ اس واقعے میں دنیا والوں کے مزارات پر غیر اسلامی طریقے سے عرس منانے والوں کے لئے درس عبرت موجود ہے۔

۴..... حضرت خواجہ محمد فضل علی قریشی ہاشمی نجاتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جہاں تک میں نے غور کیا وہ بندوں کو حق پر پایا۔ حاسدوں نے جھوٹے الزام لگا کر ان کو بدنام کر رکھا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بیعت فرمایا۔ حضرت شیخ نے اپنے ارشاد میں حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری کے بعد مراقبہ ہونے اور بعد ازاں مراقبہ میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی روح پر فتوح کے ظاہر ہونے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی روح بھی وہیں موجود تھی۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت علامہ مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ ان دونوں نے ہندوستان میں میرے دین کی اشاعت و تبلیغ کی ہے۔ (تذکرہ خواجگان نقشبندیہ مجددیہ مطبوعہ محمدی پریس ص ۱۳۰ از زمانہ محمد افضل مرزا چغتائی بی اے، چیف نیوز ایڈیٹر روزنامہ "انقلاب" لاہور ص ۹۸) حضرت خلیفہ محمد فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے جدہ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ بیان کیا جو شیر کے بڑے بوڑھوں سے دریافت کرنے پر بالکل درست تھا۔

مسند عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے نیر تاباں حضرت قطب الارشاد مولانا محمد فضل علی قریشی عباسی ہاشمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چودھویں صدی ہجری کے نصف اول کے عظیم بزرگ اور مرشدانا کاملی کتورے ہیں۔ آپ کے حلقہ بیعت میں برصغیر پاک و ہند کے علاوہ بیرونی ممالک کے متعدد علماء اور پاکیزہ نفوس شامل تھے۔ آپ نے طریقہ عالیہ نقشبندیہ کے ذریعے رشد و ہدایت اور اصلاح و تبلیغ کی جو شمع روشن کی اس کی روشنی دور دور تک پھیلی اور ہزارہا بندگان خدا اس سے مستفید و منور ہو گئے۔ آپ کی زندگی کا بڑا مقصد اتباع سنت، اسلام کا احیاء اور شریعت مطہرہ کی ترویج و اشاعت تھی۔ آپ کی ساری عمر اصلاح نفوس، احیائے سنت اور ترویج و اشاعت اسلام میں بسر ہوئی۔

۵۔ حضرت موصوف ۱۲ جنوری ۱۸۹۲ء کو داؤد خیل ضلع میانوالی موجودہ پنجاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کی زندگی کا ابتدائی زمانہ داؤد خیل اور کالا باغ میں گزرا آپ کے آباء و اجداد عہد مغلیہ میں اعلیٰ عہدوں پر سندھ میں فائز رہے تھے۔ کچھ عرصہ سندھ میں قیام کرنے کے بعد انہوں نے پنجاب کا رخ کیا اور ضلع میانوالی کو اپنی بود و باش کے لئے منتخب کیا۔ ۱۸۹۶ء (بمطابق ستمبر ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۱۳ھ) میں یہ ضلع قحط کی لپیٹ میں آ گیا۔ انہی دنوں میں حضرت قبلہ قریشی کے دل میں ہجرت کا ارادہ پیدا ہوا۔

چنانچہ اپنے بھائیوں کے مشورے سے اپنی اراضی کو اجارے پر دیا اور اس رقم سے ایک بڑی کشتی خریدی اس میں اپنے اہل و عیال اور خاندان کے دوسرے افراد کو لے کر سوار ہو گئے۔ حضرت مرشد صدیقی فرماتے تھے کہ حضرت قبلہ قریشی کا ارادہ تھا کہ ہم اس کشتی میں بیٹھ کر پہنچیں گے اور

besturdubooks.wordpress.com

یہاں سے کشتی فراہم کر کے کراچی اور وہاں سے جس طریقے سے ہو سکے حجاز مقدس جائیں گے لیکن دوران سفر میں توشہ خوراک ختم ہونے پر مجبوراً ضلع مظفر نگر کی حدود میں جنتی کے مقام پر کشتی کو ٹھہرا دیا اور وہیں کشتی سے اتر گئے۔ رات کو کشتی چور لے کر تھم پہنچے۔ حضرت کے کچھ بھائی اپنی مستورات کی حفاظت اور دوسرے انتظامات کی خاطر وہیں رہے اور بعض کشتی کی تلاش میں ٹھٹھہ پہنچے۔ ٹھٹھہ میں کشتی تو نہ ملی۔ کشتی کے چور ملے جن سے بڑی مشکل سے کچھ رقم ہاتھ آئی۔ اب حضرت کو حجاز مقدس جانے کا ارادہ مجبوراً ترک کرنا پڑا اور ادائی حج قضا پر اٹھا رکھا۔

اسی اثنا میں یہ بھی معلوم ہوا کہ حکومت انگلشیہ اس شرط پر دیتی ہے کہ آباد ہونے پر نصف حکومت کا اور نصف آبادکار کا ہوگا۔ اس لئے بھائیوں نے حضرت سے مشورہ کرنے کے بعد جنتی کے قریب سرکنڈے والی انگلش گورنمنٹ سے لے کر آباد کیا اور اس کے مالکانہ حقوق حکومت سے حاصل کئے۔ حضرت نے اس بستی کا نام فقیر پور رکھا، جس میں آپ نے ایک مسجد بھی تعمیر کی۔ ہندوستان کی سیاسیات کی خاطر حضرت نے اس بستی کو بھی خیر باد کہا اور بیچ اور خریدنے والوں کے درمیان ایک اور بستی مسمّیٰ بہ رحمت پور آباد ہو گئی۔

بستی شیر سلطان سے تین کوس کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ہر سال بیساکھ کے مہینے میں ہزاروں عقیدت مند جمع ہوتے ہیں اور فیض روحانی کے موتیوں سے اپنی جھولیاں بھر کر واپس لوٹتے ہیں۔

حلیہ مبارک

حضرت اعلیٰ کا رنگ گندم نما، قد مبارک درمیانہ، سینہ کشادہ اور چہرہ مبارک بھاری تھا۔ پیشانی مبارک پرانوار و تجلیات عیاں تھے۔ کاشتکاری کرتے تھے، موٹا سا لباس پہنا کرتے تھے۔ آپ کی طبیعت میں انتہائی جذب اور نظر میں بلا کی تاثیر تھی۔ ہر ایک سے خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آتے تھے۔ آپ کی گفتگو میں حلاوت ہوتی اور اطوار دلنشین تھے۔ پنجابی اور اردو کے علاوہ آپ کو عربی اور فارسی دونوں زبانوں پر نمایاں عبور حاصل تھا۔ آپ نے اپنی زندگی میں دو نکاح کئے تھے۔ اولاد آپ کی کافی تھی مگر صاحب اولاد نرینہ بہت کم تھے۔

آپ کے وصال کے وقت تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں غالباً باقی تھیں۔ آپ کے وصال کے ساتھ ہی چھ ماہ کے اندر اندر صاحبزادے ارفانی سے انتقال فرما گئے۔

besturdubooks.wordpress.com

آپ شب اول ماہ رمضان المبارک ۱۳۵۴ ہجری مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۳۵ء کو رحلت فرما کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آفتاب ہو خدا کا رجو ب رحمت حق ہو روز و شب صاحب

ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ

راوی: شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ المشائخ حضرت مولانا فضل علی شاہ قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص کو زیارت کے لئے بھیجا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ تم تھکے ہوئے ہو، راستہ آرام سے طے کرو، جلدی نہ کرو۔ اس نے آہستہ آہستہ سفر کیا۔ جب اس نے حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ اپنے ساتھ لائے ہوئے نذرانے کو سید نور الدین کے ہاتھ میں دیدو۔ اس طرح حضرت رسول کریم ﷺ کے دست مبارک میں دیا گیا۔ تو جب اس شخص نے اس کو حضرت رسول کریم ﷺ کے دست مبارک میں دیا تو آنحضرت ﷺ نے اس کو واپس فرما دیا۔

(انوار الصوفیہ، مکتوبات نمبر ۱۰ بنام حضرت مولانا شاہ عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ از آپ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد عبدالرشید محسن ڈابھیلی ۱۱ سے صفحہ ۲۲۲ تا ۲۲۵ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ لاہور پاکستان)

شیخ العرب والعجم، حضرت مولانا شاہ عبدالغفور عباسی مہاجر مدنی

نور اللہ مرتد کو زیارت نبی ﷺ

مدینہ منورہ کی محبت و عشق تو قدرت نے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے رگ و ریشہ میں بچپن سے ہی ودیعت کر دی تھی، مدینہ میں قیام کے دوران حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے تمام بزرگان طریقت اور اللہ والوں کے حالات کو بغور پڑھا اور کوشش کی کہ کسی طرح مدینہ منورہ میں مستقل رہ جائیں لیکن حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں قدرت کو یہ منظور نہ ہوا کیونکہ بہت سے شیخ ان کو دیکھنے کی تمنا لئے ہوئے تھے چنانچہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو دہلی واپس آنا پڑا۔

حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد سنہ ۱۳۵۵ ہجری میں حج کا قصد فرمایا تو آپ

besturdubooks.wordpress.com

چھوٹے بھائی حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت صاحب رخصت ہونے لگے تو اپنے ہاتھ میں آرام فرما رہے تھے۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ نے جب ان کو جگایا تو مولانا عبدالقیوم صاحب نے آپ کو بشارت دی کہ میں ایک عجیب خواب دیکھ رہا تھا میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ جدہ شریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ عبداللہ کو اپنے ساتھ مدینہ منورہ لے جانے کیلئے آیا ہوں اس پر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ الحمدللہ میں نے بھی مدینہ منورہ کا عزم کرلیا ہے اور تم سے رخصتی ملاقات کیلئے آیا ہوں۔

اللہ کا نام لے کر حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ معہ محترمہ والدہ و صاحبزادہ علیہ سابہ حج کے لئے روانہ ہوگئے۔ حج سے فارغ ہوکر جب مدینہ منورہ سے مدینہ منورہ کا قصد کیا تو خواتین کے لئے تو ایک علیحدہ کرایہ پر لیا اور خود اپنے لئے بند محمل والا اب سے سرشماری کے سبب پا پیادہ ہی مدینہ منورہ کا سفر کرنا پسند فرمایا۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے کئی بار پیدل حج کئے۔ ایک دن خیال آیا کہ معلوم ہے حج قابل قبول بھی ہوئے یا نہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ بھی ہوئی کھجوریں دونوں ہاتھوں میں لئے ہوئے ہیں اور وہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ھذہ عمرۃ وھذا حج کہ یہ تمہارا عمرہ ہے اور یہ تمہارا حج ہے تو شرح صدر ہوگیا کہ حج وعمرہ قبول ہیں۔

☆ جب قافلہ ذات عرق سے راستہ نزل عسفان پہنچا تو سب نے کھانا کھا کر آرام کیا لیکن حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے قلب مبارک پر بشریت کے سبب فکر معاش کی تشویش الاحق تھی کہ مدینہ منورہ میں اقامت کے بعد معاش کی کیا صورت ہوگی۔ اسی فکر میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سو گئے تو خواب میں دیکھا کہ حجرہ سعادت شہد بہہ رہا ہے اور میں ان کو چاٹ رہا ہوں۔ صبح جب حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ بیدار ہوئے تو طبیعت میں یہ اطمینان تھا اور فکر بھی دور ہو چکی تھی چنانچہ آپ نے اپنے خواب سے تعبیر اخذ کی کہ انشاء اللہ حق تعالیٰ روزگار کی کوئی نہ کوئی سبیل پیدا فرمائیں گے۔

☆ مدینہ منورہ پہنچنے سے قبل ہی اسی سفر میں ایک دن آپ نے خواب دیکھا کہ ایک سفید ریش بزرگ تشریف رکھتے ہیں ان کے ہاتھ میں ایک لمبا سا کاغذ ہے۔ جس پر انیس (۱۹) بزرگوں کے اسماء گرامی لکھے ہوئے ہیں جنہوں نے ہجرت کرکے مدینہ منورہ کو اپنا مسکن بنایا تھا ان بزرگ نے آپ سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ مدینہ منورہ کو اپنا مسکن بنا کر ان بزرگوں میں شامل نہیں ہوں

besturdubooks.wordpress.com

چاہتے ہیں؟ اس جواب سے آپ کا ارادہ سوچ ہی ختم ہو گیا اور سمجھ گئے کہ اللہ تعالیٰ کو اس میں کوئی حکمت مدینہ منورہ ہی میں مطلوب ہے۔

مری طلب بھی انہی کے کرم کا صدقہ ہے
تمنا یہ ہے تمنا نہیں رہا کرتے

۱۳۶ مدینہ منورہ کے قیام کے دوران ایک مرتبہ آپ نے خواب دیکھا کہ حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ منورہ سے واپسی پر اپنے گھر پر ایک دعوت کی ہے۔ آپ نے اس کے کئی تعبیریں حضرت کاملپوری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیں تو انہوں نے فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ قاری صاحب کے خواب والا سلسلہ جاری رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ کے بیان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا نور پہچاننے والا قلب تھا۔ اس واسطے قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بہت محبت فرماتے تھے۔

۱۳۷ اس مدینہ منورہ کے دوران قیام میں ایک شب خواب میں آپ نے دیکھا کہ مدینہ منورہ کے شریف میں حضور ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا سلام پیش کر رہا ہوں اور اس کے بعد میں آپ کی خدمت میں رحمۃ اللہ علیہ (ﷺ) سے انوار و برکات لے کر گھر واپس آ رہا ہوں۔

۱۳۸ اس مدینہ منورہ کے قیام کے دوران آپ کو بہت سے بزرگوں سے ملاقات کا موقع ملا۔ ان بزرگان سے ملاقات حاصل کرنے کے بعد آپ کو یہ محسوس ہوا کہ ان بزرگوں کے ملنے سے بڑھ کر ان بزرگوں کے دیکھنے کا فائدہ ہے۔ ان بزرگوں کو دیکھنے سے آپ کو اس امر (ﷺ) سے بڑی محبت پیدا ہو گئی۔ اس لئے کہ ان بزرگوں کی شکل سے نبی ﷺ کی یاد تازہ ہوتی تھی۔ اس لئے کہ ان بزرگوں کو دیکھ کر بھی مدینہ منورہ کے قیام میں زیادہ لطف آتا رہا ہے۔

۱۳۹ ایک مرتبہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ نے مزار مبارک سے کئی مٹھی مٹی نکالی ہے اور فرمائی گئی ہے چنانچہ میں نے اندازہ لگایا کہ اندر داخل ہو کر دیکھا کہ حضور ﷺ کے مزار مبارک (ﷺ) سے پہلے کافی حصے کی مٹی نکالی جا چکی ہے۔ اس خواب سے پہلوں نے حضور ﷺ کا روضہ اقدس کا پورا حکم معلوم کیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے حضور ﷺ کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس میں بھی انوار سے مراد ہوں۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ دولت عطا فرمائی ہے۔ اس واسطے چاہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں کہ یہ فضل کی نعمت سے بہرہ ور فرمائے۔ اور جیسے کہ سب ہو چکی ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہے کہ یہ سب فضل بند ہو جائے گا۔

۱۴۰ کوئی دو سال پریشانیوں سے مرتبہ ہو کر حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مدینہ منورہ میں رہائش کا پختہ ارادہ فرمایا۔ اب حال مدینہ منورہ میں آنے کے بعد سے دو سال تک ہو چکی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

چنانچہ پانچوں نماز بھی ادا کرلیا تو شیخ سے فارغ ہونے کے بعد انھیں آداب واپس جانے کا پروانہ عطا کیا۔ چنانچہ حضرت مدنی قدس سرہ نے مولیٰ صاحب سے فرمایا کہ اب آپ واپس چلے جائیے۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ نے یہ بات مدنی لوگوں کو کیوں نہیں بتائی۔ مولیٰ صاحب نے کہا کہ میں نے تو بتلایا تھا۔ مگر کسی نے یقین نہیں کیا۔ چنانچہ متعلقین مولیٰ صاحب کو آپ پاپوش دیکھنے کے لئے لے گئے۔

آپ نے مدینہ منورہ میں پہلے قیام میں شاہ عبدالرحیم صاحب کے گھر کے سامنے ایک مکان میں آٹھ ماہ قیام فرمایا۔ اس مدت میں عراق اور ترکستان سے بہت سے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپ کی روحانیت سے فیض حاصل کرتے تھے۔ آپ کی عبادت و ریاضت بہت زیادہ تھی۔ آپ کا وظیفہ (معمول) بہت زیادہ تھا۔ آپ کی آواز بہت اچھی تھی اور بہت اچھا پڑھتے تھے۔

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ مجھے اپنی زندگی میں تین مرتبہ خضر علیہ السلام سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے۔ ایک مرتبہ تو آپ نے فرمایا اذن لی الدنیا فی الدنیا۔ دوسری مرتبہ آپ نے فرمایا الحمد للہ علی ذلک۔

مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد صاحب مرحوم سے سنا ہے کہ ایک مرتبہ میں کراچی پر جہاز سے جا رہا تھا۔ جہاز کے عرشہ پر میں ٹہل رہا تھا کہ میری نظر ایک بزرگ پر پڑی جو کہ پانی میں چل رہے تھے۔ میں نے کہا کہ یہ کون بزرگ ہیں جو پانی پر چل رہے ہیں۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں خضر ہوں۔

آپ نے اپنے چچا مولوی محمد مرزا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے جب وہ مولانا حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کے لئے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تھے۔ یہاں آنے کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے والد صاحب مرحوم نے مجھ سے فرمایا کہ تم مدینہ منورہ جاؤ اور وہاں حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کرو۔ اس لئے میں آیا ہوں۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ملاقات کی تھی۔ مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تشحیذ پڑھو۔ یہ فرمایا کہ ایک قریشی صاحب کا نام لیا۔ ایک قریشی صاحب کا نام لیا۔ ایک قریشی صاحب کا نام لیا۔ پھر فرمایا کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ پڑھو۔ یہ فرمایا کہ شیخ عبدالحق صاحب کا نام لیا۔ پھر

besturdubooks.wordpress.com

نمازیں بھی ادا کیا کرتا تھا۔ آپ نے اس طرح حضرت مدنی کو دعوت خانقاہ اور دینی مدرسے کا جائزہ لیا۔

آپ مدینہ منورہ میں ۳۰ سال سے زائد کرایہ کے مکانوں میں رہتے رہے، مکانوں کی تبدیلی سے آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی اور طالبین کو بھی۔ آپ جب پہنچے میں دقت ہوتی تھی۔ ۱۳۱۱ھ میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی جناب سید محمود احمد مدنی رضی اللہ عنہ آپ سے بہت خلوص و محبت رکھتے تھے۔ انہوں نے یہ دعوت دی کہ وہ اپنا ایک مکان جو آپ کے ہاتھ آپ کو ایک خط بھیجا جس میں مشورہ دیا کہ آپ کو چاہئے کہ کرایہ کے مکانوں میں رہتے رہنے کے بجائے آپ خود اپنے لئے ایک مستقل مکان لے لیں اور اس سلسلہ میں جب انجیری کی میں ان کا جو ایک مکان ہے جو خاصہ ہے، قیمت کی بابت گفتگو کریں۔ اب تھی ہوا رفتہ رفتہ آسانی سے دشواریوں میں ڈال کر دیں۔ آپ نے سمجھ لیا کہ یہ امر قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے فوراً مشورہ قبول کر لیا اور وہ مکان کا قبضہ لے لیا۔

۲۲ قبضہ لیتے ہی مکان کو خوب صاف ستھرا کیا گیا دوستوں سے خوشخبری دی اور برکت کے خیال سے ایک رات قبل آپ نے یہ تجویز کیا کہ اس میں ختم قرآن، درود شریف اور مختلف اذکار پڑھتے رہے آپ کو اطلاع ہوئی تو ایک کثیر تعداد کرام پہنچے مکان پر تشریف لائے ہیں اور دروازے کے باہر درود پڑھتے رہے اندر کی طرف اپنی اُنگشت مبارک سے دیوار پر کچھ لکھتے رہے جب حضور ﷺ اُنگشت مبارک دیوار پر رکھ کر اٹھا لیتے تھے تو دیوار پر ایک نور والی الف بن جاتا ہے، چنانچہ صندوقچہ میں عبارت دروازے کے اوپر دیوار پر بھی پائی گئی۔

(هذا منزل اصحاب النقشبندية مظهر الانوار المحمدية)

ترجمہ: یہ اصحاب نقشبندیہ کی منزل ہے انوار محمدیہ (ﷺ) اس اترنے کی جگہ ہے۔

آپ جب بیدار ہوئے تو بہت خوش تھے اور کہتے تھے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ بہت برکت ہوگی۔

۲۳ آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ ہر جمعرات کو مزار سید نا حمزہ رحمۃ اللہ علیہ احد شریف جاتے تھے، جماعت کے احباب بھی ساتھ ہوتے تھے۔ ایک جمعرات کو جب حضرت سید نا حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر گئے تو دوسرے احباب کے ساتھ حافظ عبد الرحمن ابراہیم صاحب افریقی برلنگٹن جو یاسرگ افریقہ کے رہنے والے ہیں بھی ساتھ تھے۔ یہ پہلے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ سے تجدید بیعت کر لی تھی موصوف بڑے صاحب کشف بزرگ تھے۔

besturdubooks.wordpress.com

جب آپ گھر واپس آ رہے تھے تو حافظ صاحب کبھی دائیں جانب دیکھتے تھے اور کبھی بائیں جانب دیکھتے تھے، حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا کیوں کیا بات ہے؟ تو حافظ صاحب کہنے لگے کہ کیا حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے بہت مشابہ ہیں؟ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تمہیں یہ کیسے پتہ چلا حافظ صاحب فرمانے لگے کہ یہ دونوں حضرات ہمارے ساتھ ساتھ پیدل چل رہے ہیں اور ایک ہمارے دائیں جانب اور دوسرے ہمارے بائیں جانب ہیں مکان پہنچنے تک حافظ صاحب پر یہ کیفیت طاری رہی مکان پہنچ کر حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تجھے آرام کرنا ہے، حافظ صاحب نے کہا کہ میں ذرا حرم پہنچ کر آپ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پیش کر آؤں جب حافظ صاحب حرم سے واپس آئے تو حافظ صاحب نے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ حضور ﷺ نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ عبدالغفور کہہ دینا کہ لوگوں کی باتوں سے بالکل نہ ڈریں اپنے کام میں لگے رہیں اور وہ جو آپ کے مکان پر ھذا منزل اصحاب الفقہ بدیۃ مظہر الانوار المحمدیۃ لکھا تھا وہ ہم ہی نے اپنی انگلی سے لکھا تھا، حافظ صاحب کو اس لکھے جانے والے واقعہ کا کچھ پتہ نہیں تھا اس وجہ سے وہ بڑی حیرت میں تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ جب حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا تو آپ نے پورا واقعہ بیان فرمایا جس سے موصوف کی تسلی ہو گئی۔

☆ شیخ العرب والعجم حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلی مرتبہ جب حج کر کے میں مدینہ طیبہ حاضر ہو کر جالی مبارک کے سامنے کھڑا ہوا تو جالی مبارک سے اتنی خوشبو آ رہی تھی کہ میرے منہ سے بے اختیار نکلتا کہ یہ کافر لوگ کیوں یہاں نہیں آتے کہ حضور اقدس ﷺ کی زیارت کر کے ایمان لے آئیں اور وہ خوشبو ایسی تھی کہ مجھے رات تک محسوس ہوتی تھی۔

☆ ایک دوران ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ مواجہ شریف کے سامنے کھڑا ہوں حضور اقدس ﷺ کی قبر شریف سے فیض وانوارات اٹھتے ہیں اور امواج کی طرح جالی مبارک سے نکل کر میرے قلب کی طرف آتے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ الحمدللہ جو فیض بالواسطہ ملتا تھا اب بلاواسطہ مل رہا ہے۔ اور مجھے حیرانی ہے کہ میں اس فیض کو کیسے برداشت کر سکوں گا، جب خواب سے بیدار ہوا تو عجیب خوشی اور انشراح کی کیفیت تھی۔

رحمت کا وہ عظیم الشان دریا اب بھی مدینہ طیبہ میں بہتا ہے، میرا مشاہدہ ہے اور مجھے اس خواب کی حلاوت بھی کافی عرصہ تک محسوس ہوتی تھی۔

☆ پھر ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک مقفل ہے اور اس کی چابی

besturdubooks.wordpress.com

کھلے دی گئی ہے۔ میں نے چابی لی دروازہ کھولا اندر دیکھا تو اوپر نیچے گلاب کے پھول رکھے درمیان میں حضور اقدس ﷺ نے مجھے باحضر تسلیم فرمایا اور بے حد خوش ہوئے۔ میں نے دل میں کہا کہ میرے متعلقین اور احباب واعزا وکہاں ہیں کہ انہیں بھی حضور اقدس ﷺ کی زیارت کراتا تو بے حد بشاشت تھی۔ میں اب بھی وہ کیفیت نہیں بھول سکتا۔

۲۰۔ اسی طرح میں نے اپنے ملک میں ایک دفعہ خواب دیکھا کہ گاؤں میں ہمارے اپنے گھر سے مسجد کی طرف حضور اقدس ﷺ کے ساتھ جا رہے ہیں، حضور اقدس ﷺ نے مجھے فرمایا "کہ میں آپ کو بیعت کرنا چاہتا ہوں" میں نے کہا کہ حضور ﷺ میں تو بزرگان نقشبندیہ سے بیعت ہوں، جن کا سلسلہ مدینہ منورہ میں باب جبریل کی طرف تھیج میں ہے، فرمایا ہاں میں تمہیں خود اہل بیت کے سلسلہ میں بھی بیعت کرنا چاہتا ہوں قادری سلسلہ میں، میں نے وضو کیا پھر مجھے حضور اقدس ﷺ نے خود بیعت فرمایا یہ اپنی کا فیض ہے کہ یہاں بھی جاتا ہوں لوگ حج کو جاتے ہیں اور میرے یہ ایک خواب اولیٰ ہے۔ (تشریح) حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے من رانی فی المنام فقد رانی الحق (او کما قال علیہ السلام)۔

مجھے اس زمانہ میں علم نہ تھا کہ باب جبریل کی طرف شاہ اسمٰعیل شہید، شاہ احمد سعید، شاہ عبدالغنی مجددی دہلوی اور حضرت آہ، نوری رحمہم اللہ، سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پہلو مبارک میں دفن ہیں۔ اب میں جب بھی جاتا ہوں وہاں فاتحہ پڑھتا ہوں۔

بزرگان دیوبند کی اسانید میں ان حضرات کا نام ضرور موجود ہے۔ حضرت شاہ احمد سعید مجددی علیہ الرحمۃ کا مسجد نبوی میں حلقہ ہوتا تھا لکھا ہے کہ فرماتے کہ میں دیکھتا ہوں کہ حضور اقدس ﷺ بعض حضرات کو خود توجہ دیتے ہیں، بڑے متورع بزرگ تھے اور حاجی صاحب مرحوم کا زمانہ پایا تھا، یہ کہنے کی باتیں نہیں تھیں مگر اس وقت زبان پر آ گئیں ع

گر چہ سخن ناپاک است خود را پاکاں باشم

مجھ اللہ میری تحریر و درشت اور پر سے مضبوط ہے۔ میں غلط باتوں کی تلقین نہیں کرتا مقصد احیاء سنن ہے، ترویج شریعت ہے اس سے باہر جاتا ہوں اگر یہ چیز نہ ہو تو فی تو مدینہ طیبہ سے باہر بھی نہ نکلا۔ میں خود جاتا نہیں وہ لوگ بلاتے ہیں، مجھ اندھا اور کیا چاہے دو آنکھیں۔

کے لوگ ان اسفار میں تائب ہو گئے ہیں یہ محض خدا کا فضل ہے۔ یہ میرا کام نہیں قدرت کا فضل ہے، مجھے شرف دے رہا ہے، حضور اقدس ﷺ کی برکت ہے، اب کام (دین کا ہو رہا ہے، جو رسوم و منکرات کو مٹایا جا رہا ہے، میں تو یہی کہتا ہوں کہ شریعت، چرس وغیرہ چھوڑنا ہوگا، بیوی کا پردہ

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

دوسری منزل دایمہ کنٹے کا راستہ ہے۔ پہلی منزل تم نے تم کرلی ہے اور تمہارے رفیق آرام کرنے کو کہتے ہیں لے اور تم ابھی سے تھک گئے ہو۔ یہاں آرام کرنا چاہو تو تمہاری مرضی ورنہ ابھی روانہ ہو کر وہاں سو جاؤ۔

میں اپنے طلاق وقت یاد دلانے ہو شیخ منزل پر پہنچے اور وہاں ایسٹ کیا۔ صبح اشراق کے وقت ان کا قافلہ آ پہنچا۔ بھوکے تھے اور کھانا آ چکا تھا۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر کہا کہ لوگوں نے تمہاری تلاش سے منع کر دیا تھا کہ ڈھونڈنے جانا فضول ہے اور نہ تلاش میں تم کبھی ختم ہو جاؤ گے۔ الغرض میں نے یہ چشم دید واقعہ اپنے ساتھیوں سے کہا۔ انہوں نے مجھے منزل دمنزل بلا دیا۔ میرے پاس کھانے چنے پانی قریش تھے ساتھیوں سے کہا کہ اے ساتھیو تم انہوں نے کہا نہیں تم تو حضور قدس سرہٗ کے مہمان تھے۔ الغرض یہ غار اثرت کا سفر ہے۔ کتابیف شیش آتی ہیں ان پر نوشیاں کرتے ہیں۔ صبر کرتے ہیں اب تو سڑک ہے راستے میں پانی ہے تو بوتلیں لے جاتے اور راستے میں پیتے جاتے ہیں۔ پہلے زمانے میں لوگ مشکیں لے جاتے تھے۔ حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا پانی پیتے تھے۔ حضرت شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب (حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے جو اسارت میں ہمراہ تھے) کے والد صاحب نے ایک واقعہ بیان کیا۔ یہ غرناطہ تک قافلہ ساتھ رہا۔ پانی کا برتن بھر کر دیا۔ خدا جانے کتنے دن چلے۔ پھر انہوں نے شہر (مکی فی تحیتی صاحبی) تھے اس وقت ہم اس راستے میں قدم قدم پر نفل پڑھتے تھے۔ تمام راستے میں اوراد و اذکار و تلاوت قرآن کرتے تھے اور ہم بچے لوگ ذوق شوق سے پڑھتے تھے۔ اب تو لوگوں نے صرف حج کی نیت باندھ لی ہے۔ راستے میں جس اضطراب کی حالت سے اب نہ جاتے ہیں ذکر و اذکار نہ تلاوت وغیرہ وہاں جا کر اور کچھ یہاں سے نکلا تو حج ہو گیا۔ حج بہت بڑی نعمت ہے اور اس زمانہ میں تو یہی حج کی شکل میں رہ گیا ہے۔ اب کثرت سے جاتے ہیں۔ سڑک بن گئی ہے۔ سب سے ملتے ہیں ان کی قسمت سے بہت پیسہ ان کے ہاتھ میں آتا ہے۔ حرمین میں انگریزی مال، انگلستان اور فلاں فلاں معلوم نہیں کہاں کہاں سے آتا ہے۔ اللہ کریم اسلام حرم نبی میں داخل ہو کر اور جامع الحرم اپنے ہوتے اتار دیتے تھے، احرام تو روضہ شریف تک نہ اتارتے تھے۔ احرام سے ہوتے ہوئے جاتے ہیں۔ اور اصل چیز ادب ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے اور حضور ﷺ کی سنت الیاس صورت سیرت باخلاق عبادات میں نصیب کرے۔ کچھ حرج نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

☆ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "نظر برقدم" کے بارہ میں مجھ سے شیخ فرماتے تھے کہ نظر برقدم سرور رسول اللہ ﷺ سالک کو ہر وقت حضور ﷺ کے قدم پر نظر رکھنی چاہیے، عادات، رفتار، عبادات اور معاملات میں۔

☆ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ عبدالغفور مدنی نور اللہ مرقدہ نے فرمایا ایک شاذلی

besturdubooks.wordpress.com

بزرگ نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ سے ہی ایسا پختہ عقیدہ اور محبت ہے اور قلب اور خوشی کے دیکھنے سے بہت ہے۔ حضور پرنور نے فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہمیں یہ ہے کہ حضور پرنور کی نظر عنایت اور توجہ مدینہ طیبہ کے آس پاس والی جگہ خالی نہیں رہی۔ عقیدے اور ادب و احترام کی ضرورت ہے۔ اور یہاں والی نعمت خوش نصیب کو ہے۔ سید نا مصطفےٰ ﷺ کا دروازہ تو قیامت تک کھلا ہے جس کا جی چاہے وہ آئے اور لے جائے۔

ہیں لاکھوں در کے سائل سید ہی کی عطا کے

دین اور دنیا کی دولتیں یہاں ملتی ہیں محبت اور عقیدے سے۔

یہ تقریباً ۱۳۱۵ھ تا ۱۳۱۹ھ کی بات ہے۔ ہمارے بزرگ حضرت شاہ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ "جدبابا" کے آزاد قبائلی علاقہ کے ایک معزز گھرانے کے عالم دین جناب مولانا شاہ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک فرزند ارجمند سے نوازا۔ اس وقت ان والد ان کی عمر تیس سال کا ہوگا کہ آگے چل کر اس ہونہار فرزند کو شیخ العالم کے منصب پر فائز ہونا ہے۔ اس فرزند کا نام "سید الغفور حاجی" رکھا گیا۔

"جدبابا" دراصل آزاد قبائلی علاقہ باغ ملک بادشاہ ایک آبادی تھی جو افغانستان کے ساتھ تھی اور یہ بھی ہندوستانی تمیز خصوصت سے محفوظ تھی۔ یہاں کے لوگ بہت ہی بڑی بہادر، جنگجو اور نہایت ہی غیرت مند تھے اور سچے مسلمان تھے۔ انگریزوں نے انتہائی کوشش کی کہ اس علاقہ کو بھی فتح کر کے اپنی ہندوستانی حکومت میں شامل کریں لیکن ان مجاہدین کے مقابلہ میں ان کو ہمیشہ خفت کا سامنا کرنا پڑا۔

☆ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد مولانا شاہ سید صاحب "جدبابا" کی اولاد سے تھے۔ تاکہ "جدبابا" اس لئے کہا جاتا تھا کہ موصوف تبلیغ دین کے سلسلے میں اس علاقہ میں تین چار مرتبہ تشریف آوری فرما ہوئے تھے۔

بہرحال حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مبارک خاندان پشتینی عالم تھا۔ آپ کے والد محترم جید عالم اور فقیہ تھے اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی نسبت کے حامل تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے محترم نانا صاحب حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک جہاد میں ان کے ہمسفر تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ننھیالی خاندان بھی علم و فضل اور صحیح دینی جذبہ کا حامل تھا۔

جناب مولوی شاہ سید صاحب عبادت و ریاضت میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ نہایت ہی متقی اور پرہیزگار تھے۔ کثرت تہجد کے سبب سجدہ کے چہرہ میں نشان بن گیا تھا۔ اس لیے رخصت

besturdubooks.wordpress.com

ہوتے وقت مولانا شاہ سعید صاحب نے اپنے فرزند مولانا محمد معصوم و حضرت فرمایا کہ والد کا احترام کرنا، اپنے بھائیوں اور بہنوں کا خیال رکھنا، وغیرہ وغیرہ۔ اس نصیحت کو عمر بھر نصب العین بنائے رکھا۔ تاکید فرمائی کہ کسی کی بے وفائی نہ کرنا، ہر شخص کے احترام کا خیال رکھنا۔ ان وصیتوں کا خیال رکھو گے تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کی عزت دے گا۔ نیز حضرت شیخ محمد مکی والد محترم حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہا نہایت عبادت گذار اور زاہدہ تھیں اور کثرت سے قرآن پاک کی تلاوت کرتی تھیں، جن کا دفن جنت البقیع (مدینہ منورہ) میں ہے۔ ان کو وصیت فرمائی کہ چاروں بچوں مولانا محمد معصوم، مولانا عبدالغفور، مولانا عبدالقیوم اور مولانا عبدالحلیم (رحمۃ اللہ علیہم) کے علم و تربیت کا خاص خیال رکھیں۔

اسی خاندانی تفوق کے سبب حضرت صاحب کے بڑے بھائی مولانا محمد معصوم عباسی صاحب اور چھوٹے بھائی مولانا عبدالقیوم عباسی صاحب اور مولانا عبدالحلیم صاحب بھی بیدھلوی تھے یہ تینوں بھی حضرت صاحب کی طرح مدرسہ امینیہ دہلی کے سند یافتہ تھے اور مولانا عبدالحلیم کے علاوہ باقی دونوں بھائی شیخ المشائخ حضرت مولانا فضل علی قریشی (رحمۃ اللہ علیہم) ہی سے کلا بیعت تھے۔ ایک مرتبہ حضرت قریشی نے ان کی والدہ صاحبہ سے فرمایا "مائی اللہ لوگ دے تو تمہاری جیسی کہ سب عالم باعمل ہیں"۔

مولانا محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ جب مدرسہ امینیہ دہلی سے علوم دینیہ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد "جدہا" تشریف لے گئے تو قوم نے ان کو اپنا امیر اور بادشاہ بنا دیا وہ نہایت ہی متواضع اور منکسر المزاج تھے، ان میں ظاہر کا وصف بدرجہ اتم موجود تھا اور وہ فقراء و مساکین، واعظ و علماء سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ انہوں نے "جدہا" میں درس و تدریس کے علاوہ حق الامکان قوانین شریعت کے نفاذ و اجراء کی بھی سعی فرمائی اور تعزیرات اسلامی کا سلسلہ جاری فرمایا، چنانچہ شاتم قتل، اغواء، زنا وغیرہ پر مجرم کو سزا ہوا کرتی تھی۔ اس لئے لوگ ان کو "بادشاہ صاحب" کہا کرتے تھے۔

علاقے میں جہاں جہاں لوگوں کے مابین اختلافات پیدا ہوتے، بادشاہ صاحب پہنچ کر صلح و صفائی کرا دیتے۔ قوم کے پرانے پرانے جھگڑے جو پشتہا پشت سے چلے آ رہے تھے، آپ نے صلح کرا کر ختم کر دیئے۔ آپ کی وجہ سے جدہا میں زندگی نہایت پرسکون بن گئی تھی کسی خان و نواب کی یہ مجال نہ تھی کہ کسی پر ظلم کر سکے۔

آپ نے متعدد حج کئے اور جب آخری حج ادا کرنے تشریف لے گئے تو مدینہ منورہ میں ایک سال قیام فرمایا پھر واپس حج ادا کرنے کے بعد اپنے بھائی حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے مشورے سے

besturdubooks.wordpress.com

یہ بات طے کی کہ مستقل رہائش مدینہ منورہ میں اختیار کی جائے۔ چنانچہ وطن واپس جانے کا ارادہ کیا تاکہ بچوں وغیرہ کو لے آئیں مگر قدرت کو کچھ اور منظور تھا کہ واپسی پر آپ بیمار ہو کر جدہ پہنچ گئے اور سات دن بیمار رہ کر آٹھویں دن ۲۵ صفر المظفر بروز منگل ۱۳۷۷ھ کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی وفات کی شب آپ کی والدہ، جدہ نے جو اس وقت مدینہ طیبہ میں تھیں خواب دیکھا کہ جدہ کے چاروں طرف آسمان سے فرشتے اتر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ بادشاہ صاحب کے جنازہ میں شرکت کیلئے جا رہے ہیں پھر معلوم ہوا کہ اسی شب آپ کا وصال ہو گیا تھا۔

دوسرے بھائی حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ امینیہ دہلی سے فراغت کے بعد کچھ عرصہ تک "ہوانہ" کی جامع مسجد میں خطیب رہے لیکن چونکہ بیمار ہوئے اور واپس جدہ تشریف لے گئے جہاں جوانی میں ہی انتقال کر گئے اور جدہ ہی میں مدفون ہوئے۔

تیسرے بھائی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو مدرسہ امینیہ میں مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد خاص تھے فراغت کے بعد جدہ تشریف لے گئے مختلف علوم پر حاوی تھے خصوصاً حدیث میں انتہائی درجہ کی مہارت حاصل تھی، جدہ میں درس کا سلسلہ شروع کیا اطراف واکناف سے طلباء آتے تھے آپ شیخ المشائخ حضرت مولانا علی قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز تھے اور صاحب کشف بھی تھے، آپ کو نزع کی حالت میں عجیب وغریب احوال منکشف ہوئے۔ بے ہوشی سے ہوش میں آئے تو مسکرا کر فرمایا مجھے مبارک باد دو۔ شیطان سے مناظرہ ہوا اللہ جل شانہ نے مجھے فتح و کامیابی عطا فرمائی۔ یہ جمعہ کا دن تھا اور عین اس وقت جبکہ جمعہ کی اذان ہو رہی تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ اس دار فانی سے دار بقا کو رحلت کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس عطا فرمائے۔

غسل کے وقت عجیب وغریب انوارات محسوس ہوئے۔ غسل کے بعد آپ کے چہرہ انور پر صحت کے پورے پورے آثار موجود تھے اور الحمدللہ انوار وتجلیات کا مشاہدہ ہو رہا تھا۔ رخسار مبارک پر خفیف سی سرخی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے سو رہے ہیں اور ابھی اٹھنے والے ہیں۔ آہ! اس پیکر شفقت ومحبت کی یاد دل میں ہمارے ہمیشہ چٹکیاں لیتی رہیں گی۔ شنیدہ کہ بود مانند دیدہ، باب الرحمت کے اندر جنازہ داخل ہوا تو اذان فجر ہو رہی تھی۔ ؎

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

بہ آں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

فجر کی نماز کے بعد حرم شریف کے بڑے امام الشیخ عبدالعزیز بن الصالح نے نماز جنازہ پڑھائی

besturdubooks.wordpress.com

اور جنت البقیع میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف کے قریب اس قدم پہلے اور اس قدم ہوا میں جانب قبر شریف میں جسد اطہر کو ہزار ہا لوگوں کی موجودگی میں سپرد خاک کر دیا گیا اور ایک نہایت اولوالعزم اور جہاں نے شخصیت اپنی منزل مقصود پر پہنچ گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ایک عجیب واقعہ

آفتاب شریعت و طریقت حضرت شیخ مولانا خلیل احمد انبیٹھوی قدس سرہ العزیز نے اپنے شیخ حضرت شیخ مولانا عبدالرزاق عباسی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (سابق خطیب دارالعلوم جامع مسجد غفورید) کے بارے میں حضرت مدظلہ العالی نے ایک عجیب خواب بیان فرماتے ہیں کہ "آپ نے ایک رات خواب دیکھا (یہ اس وقت کا خواب ہے، جبکہ غفور یہ مسجد ابھی وسیع بھی نہیں تھی، اس کے ارد گرد گھروں اور دوکانوں کی کثرت تھی، مسجد میں پودوں اور گملوں کو پانی دینے کے لئے ایک نالی ہوتا تھا، جو سارے پودوں کو پانی دیتا تھا) کہ مسجد میں پودوں کی کثرت ہوگئی ہے، زیادہ تر پودوں کو وہاں پانی دیا جا رہا ہے، اور پانی نالی اتنا کثیر دے رہا ہے کہ پانی پودوں میں جمع ہو چکا ہے، پودوں کو کثیر پانی مل رہا تھا لیکن ان کے اندر کوئی تروتازگی نہیں آرہی ہے، پانی ان پودوں سے نکل رہا ہے لیکن کوئی تروتازگی نہیں آرہی ہے، بلکہ وہ پودے مرجھائے ہوئے ہیں، اور پیلے طرف کو آرہے ہیں (پہلے پودوں کو پانی ملتا تھا تو تروتازگی آتی تھی لیکن اب حالت ہی بدل گئی ہے)۔

فقیہ النفس حضرت مولانا عبدالرزاق عباسی رحمۃ اللہ علیہ نے مالی سے کہا کہ ان پودوں کے اندر تروتازگی کیوں نہیں آرہی؟ پانی اتنا کثیر دیا جا رہا ہے لیکن یہ وجہ کیا ہے؟ تو مالی نے دردبھرے الفاظوں میں کہا کہ ان پودوں کا جو اصل مالک تھا وہ اس مقام سے (اس خواب کے دوران ہی میں) بیچ العرب والعجم رحمۃ اللہ حضرت مولانا شاہ عبدالغفور عباسی نقشبندی نور اللہ مرقدہ اس دنیائے فانی سے رخصت ہوگئے (اناللہ وانا الیہ راجعون) رخصت ہوگیا ہے۔

اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ایک بزرگ حضرت عطاء الخراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو بندہ زمین کے کسی حصہ میں سجدہ کرتا ہے وہ حصہ قیامت کے روز اس کے حق میں گواہی دیگا، اور اس کے مرنے کے بعد رونے گا۔ (ابونعیم بحوالہ شوق وطن)

اور ترمذی شریف کی حدیث کا مفہوم بھی یہی ہے کہ "زمین و آسمان مؤمن سے محبت کرتے ہیں اور اس کی موت پر روتے ہیں"۔

besturdubooks.wordpress.com

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ سوائے موت کے ہر بیماری سے شفا (یعنی راحت) ہے (حاکم و بیہقی)۔

حافظ عبدالرحمن کو زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت شیخ مولانا شاہ عبدالغفور صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک شخص حافظ عبدالرحمن میرے پاس آیا اور کہا کہ میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہوں ان کا وصال ہو چکا ہے آپ مجھے بیعت کر لیں۔ میں نے بیعت کر لیا۔ ایک مرتبہ میں حضرت سید امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر گیا۔ بیعت کرنے کے بعد وہ حافظ عبدالرحمن میرے ہمراہ تھا۔ وہ کبھی ادھر دیکھتا کبھی ادھر۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے؟ کہنے لگا کہ حضرت سید حمزہ رضی اللہ عنہ تو حضور ﷺ کے بہت مشابہ (ہم شکل) ہیں۔ میں نے کہا تمہیں کیسے پتہ چلا؟ کہنے لگا کہ وہ ہمارے ہاں تھے ہیں۔ ایک جانب حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں اور دوسری جانب حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ مکان پر پہنچے تک حافظ عبدالرحمن کی یہی کیفیت رہی۔ پھر وہ مسجد نبوی ﷺ چلا گیا۔ وہاں سے واپس آ کر اس نے مجھ سے کہا کہ حضور اقدس ﷺ سے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ "مولانا سے کہنا لوگوں کی باتوں سے نہ ڈرے، اپنے کام میں لگا رہے، اور آپ کے مکان پر "الصلوٰۃ والسلام علیک یا مصطفیٰ یا محمد یا" والا نعرہ لگوایا ہے، وہ ہم نے اپنی آنکھ (سر کی آنکھ) سے لگوایا ہے"۔

(از مکتوب مدینہ یعنی ملفوظات مولانا شاہ عبدالغفور مدنی رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۹۰ مطبوعہ صدیقی ٹرسٹ کراچی)

حضرت خواجہ عبدالمالک صدیقی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو

زیارت نبی ﷺ

☆ ان بلند پایہ واصلی بقطب دوراں حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے مقامات و ولایت بہت بلند ہیں۔ ان کے حضرت کے ارشادات و مکاشفات اعلیٰ درجے کے ہیں اور اس کثرت سے ہیں کہ ان کا جمع کرنا مشکل ترین امر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حضرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ طریقت ربانی عارف سبحانی قیوم زمن حضرت خواجہ محمد فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض کے مطابق ان کی زندگی میں ہی اپنے کچھ حالات و واردات قلمبند فرمائے تھے جن کی تصدیق و توثیق حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی تھی۔ ان میں سے صرف چند زیارت برکت و بے کا تخلفات پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔

۱۔ تجلیات قریشی رحمۃ اللہ علیہ، فی رحمۃ اللہ علیہ کے صفحہ ۳۶ پر مذکور ہے کہ حضرت مرشد صدیقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں جاڑے کے قیام میں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں حاضر تھا اور میری نشست حضور کریم ﷺ کے بالکل سامنے تھی۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لنصنع مسالمول البیک ○" (سورہ مائدہ آیت ۶۷) میں اس کے معنی سمجھے ہوئے عرض کرتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ! یہ تو میرے مرشد کا حق ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: "تمہیں یہ فرمان تیرے لئے ہے" (یاد رہے جب یہ فرمان ہوئے اس وقت میں نے حضرت شیخ (خواجہ محمد فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ) کی طرف دیکھا تو حضرت شیخ مسکرا رہے تھے۔ شرم کی وجہ سے میں نے عرض کیا حضور ﷺ! میں باہر جاتا ہوں۔ فرمایا جاؤ مگر یہ فرمان برابر جاری رہا۔ اس کے بعد واپس آیا اور جاڑے بھر یہ سلسلہ جاری رہا۔

۲۔ تجلیات قریشی رحمۃ اللہ علیہ، فی رحمۃ اللہ علیہ کے صفحہ ۵۰ پر مذکور ہے کہ خلافت سے قبل دوران حاضری (حضرت مرشد صدیقی رحمۃ اللہ علیہ) یہ حالت ہوا کرتی تھی کہ یکایک پیدل سفر میں مجھے یہ معلوم ہوتا کہ حضور آقا ﷺ اپنی گود مبارک کشادہ فرمائے ہوئے ہیں، میں اس میں رہا جاتا ہوں اور اس کے بعد کھڑے ہو کر سفر طے کرتا ہوں۔ آپ ان مواقع پر انور صاحب نے اس کیفیت کی حقیقت پوچھی۔ اس کے بتانے کا سبب یہ ہوا کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے اکثر حالات معلوم فرمایا کرتے تھے۔ ایک سبب عرض کیا کہ اس گزرنے کے اندر یہ کیفیت نظر آتی ہے۔ مولانا انور الحسن صاحب نے عرض کیا کہ میں پہلے آپ کا بچہ بھولی تھا اب آپ کا غلام ہوں، مجھے یہ کیفیت حاصل نہیں ہوئی۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً فرمایا کہ اس کو (یعنی شیخ کو) حاصل ہے تم بھی حاصل کرو۔

۳۔ سب اوقات سے مراقبے میں یہ کیفیت طاری ہوتی ہے کہ حضور کریم ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوتی ہے اور میرا (حضرت خواجہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ) وجود مست کر تجلیات سے بھرپور ہو جاتا ہے۔ (مثل بجلی کے بلب کے روشن ہوتا ہے) اس وقت حضور انور

besturdubooks.wordpress.com

ﷺ از راہ کمال شفقت و محبت میرے وجود کو اپنے قلب مبارک میں داخل فرما لیتے ہیں۔ یہ ایک عجیب کیفیت اور نعمت کا عالم ہوتا ہے (تجلیات قربیٰ و مائلی و نبیہ، حصہ دوم۔ صفحہ ۱۰۳)

☆ ۱۰ شعبان کو رات بیچے ناگاہ یہ حالت طاری ہوئی کہ اس عاجز (حضرت خواجہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ) کا ایک وجود عالم مثال میں جانب شمال پرواز کرتا ہوا عربستان جا پہنچا اور مدینہ مقدسہ میں اترا اور ایک وجود اس جگہ موجود تھا تو حضرت رسالت مآب ﷺ نے سبز رنگین پوشاک عطا فرمائی، پھر اس سے آگے پرواز نصیب ہوئی۔ وہاں سے بطرف جنوب نصیب ہوئی اور یہاں آیا تو کوئی کیفیت وہ نہیں کہ کیا نظر آیا؟ ہاں اتنا معلوم ہوتا تھا کہ انتہائی مقام ہے۔ پھر وہاں سے واپسی ہوئی تو مغرب کی طرف رجوع ہوا اب خبر نہیں کہاں پہنچا؟ مگر یہی خیال ہے کہ انتہائی مقام ہے اور مخلوق اس عاجز کو پیچھے انداز میں دیتی ہے، پھر مشرق کی طرف رجوع ہوا تو ایک شہر کے اوپر جا کر السلام علیکم کہا، وہاں کے لوگوں نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور جہاں جہاں تک السلام علیکم کہتے خروج سے مستقبل ہوتا تھا، اسی حالت کے بعد عبور آسمان کی طرف ہوا، معلوم نہیں کہاں تک سیر ہوئی۔

(تجلیات قربیٰ رحمۃ اللہ علیہ و مائلی رحمۃ اللہ علیہ و نبیہ رحمۃ اللہ علیہ حصہ دوم۔ صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۴)۔

☆ ۱۷ جمادی الثانی بعد کی رات کو مراقبے میں مشاہدہ ہوا کہ حضرت سید البشر ﷺ میرے سامنے تشریف لائے اور بڑی فرحت سے خوب توجہ خاص عطا فرمائی، جس کی کیفیت بیان میں نہیں آسکتی (تجلیات قربیٰ و مائلی و نبیہ، حصہ دوم۔ صفحہ ۱۰۷) قرب رسول اللہ ﷺ میں دل خوب محظوظ رہتا ہے۔ الحمد للہ (صفحہ ۱۰۵)۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوا تو سبحان اللہ، تمام جماعت کو جذب ہوا، بہت خوش خبریاں عطا ہوئیں، منجملہ ان کے حضرت شیخ موصوف نے فرمایا: اے محمد عبدالملک! آپ کے سر پر حضرت سرور دو عالم ﷺ کا سایہ مبارک ہے۔ (صفحہ ۱۰۶)

☆ ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۴۹ھ بوقت مغرب نماز اداکرنے میں دیکھا کہ خانقاہ مولیٰ زئی شریف میں پہنچا ہوں۔ حضرت سیدنا دامت محمد قمہ عاری، حضرت سیدنا محمد عثمان دامانی، حضرت سیدنا محمد فضل شاہ دندوی اور حضرت سیدنا خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ تسلیم اور خادمان حضرات سدرہ بھی مسجد مبارک میں موجود تھے۔ بندے کی حاضری پر اول حضرت صاحب نے منبر مسجد شریف پر خوبصورت کپڑے بچھوائے اور پھر اس غلام کو حضور اقدس ﷺ نے منبر پر بیٹھنے کا حکم

besturdubooks.wordpress.com

فرمایا۔ "الامر فوق الادب" یہ سنتے ہی کھڑکی کھول دی۔ بہت خوش ہوکر حضرات موصوف فرمانے لگے کہ آج موسیٰ زئی شریف کو آباد کرنے والا آگیا۔ اس وقت مسجد شریف میں بہت وگ تھے اور دونوں دروازوں پر چند وگ نعتیں پڑھ رہے تھے اور اس مناسب پا (خواجہ صدیقی) نے نام کی رباعیاں اپنی زبان میں سنائیں۔ معلوم ہوا کہ رحمت الٰہی بخل کی مانند بڑھ رہی ہے۔ اسی وقت تمام وگ اور حضرات موصوف مراقب ہو گئے۔ رحمت الٰہی کا جوش پڑھتا گیا اور اسی میں نماز مغرب سے قراغت ہوگی۔

(تجلیات قریشی و مالی و تبیین الحق ص ۱۰۸)

☆ ۔ ماہ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ یا ۱۹۱۸ء کو بعد نماز مغرب جو زائرین میں معلوم ہوا کہ حضرت سید الرحمن رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے محل پر سے تشریف فرما ہوکر اپنا سجادہ اپنے بڑے صاحبزادے سید نور الحسن کو عطا کرکے یادگاری عطا فرمائی۔ سجادہ خوب روشن اور اپنے ہوئے ہے۔ (تجلیات قریشی و مالی و تبیین الحق ص ۱۰۲)

☆ ۔ بعض اوقات یہ عاجز (خواجہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ) حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ و سید النور حسن رحمۃ اللہ علیہ اور اللہ عزوجل کی ذات سے بہت فیض و فیوض حاصل کرتا اور حاصل کرتا ہے (تجلیات قریشی و مالی و تبیین الحق ص ۱۰۲)

☆ ۔ بعض اوقات حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید النور رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کرنے کا موقع ملتا ہے اور ان باتیں ہوتی ہیں (صفحہ ۱۱۱) اور اللہ سے سید النور رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت و تعلیم حاصل ہوتی ہے۔ (صفحہ ۱۱)

دہلی میں حضرت مولانا فتح محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب بھی درس حدیث جہاں سے دیتے اور اس میں تصوف کا ذکر آتا تو فرماتا معلوم کرنا چاہئے کہ قلب کے کیا واقعات ہیں؟ تو فرماتے قلب کا تو میں بھی جانتا ہوں۔ مگر تبھی تجلیات قلب اگر حاصل کرنا چاہتے ہو تو حضرت مولوی محمد عبداللہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کے پاس جاؤ اور ان سے تربیت و درس حاصل کرو۔ بعد اس کوشش میں آتے اور باطنی طریقت ہو کر اللہ تعالیٰ کے فیض سے مستفیض ہوتے۔ (ص ۱۰۸)

☆ ۔ ایک دن بشیر وصدیق سے معلوم ہوا کہ تیسرے دن شاید ایک شیخ وقت سے ملنے مسجد قبہ والی میں گئے ہیں۔ اس وقت میری عمر سولہ سترہ سال کی ہوگی اور نور تصوف کا سلسلہ جاری تھا۔ چنانچہ میں بھی

besturdubooks.wordpress.com

بوقت عصر قبہ والی میں گیا۔ دیکھا کہ علماء و سلطان و امرا کا مجمع موجود ہے اور مراقبہ کرنے کا انتظام شروع ہے۔ اور میں نے بھی کپڑے پہن کر اندر جا کر حضرت کا چہرہ دیکھنا شروع کیا۔ حضرت شیخ طریقت حضرت مولانا فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ اس وقت بغیر کپڑے کے توجہ دے رہے تھے۔ فیضان اسپہ کے جوش سے شیخ پر مشاہدہ حضور انور سیدنا و مولانا رسول اکرم ﷺ ہوا اور ندائیہ کلمات صلوٰۃ و سلام کے شروع ہوئے۔ ندائیہ کلمات حضرت شیخ کی زبان مبارک سے بالجہر ظاہر ہوئے تھے۔ باوجودیکہ نیز۔ قلندر کی قعدہ میں تھے۔ مگر کسی شخص کو شیخ سے بداعتقادی پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ اس کے برعکس حضرت سے ان کے حسن عقیدت میں مزید اضافہ ہوا۔ جس وقت حضرت شیخ کی زبان مبارک سے یہ کلمات بالجہر ظاہر ہو رہے تھے۔ اس وقت چہرہ مبارک انوار و تجلیات سے چمک رہا تھا۔ یہ دیکھ کر میرے دل میں حضرت شیخ سے بیعت کرنے کا زبردست جذبہ پیدا ہوا۔ میرے استاد مولانا عبدالعزیز صاحب نے شیخ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہماری مسجد شیشم والی میں تشریف لا کر نماز مغرب پڑھائیں۔ حضرت نے اس کی نماز کی اس دعوت کو قبول فرمایا۔ واپسی پر میں نے اپنے ہمنوا اور استاد مولانا عزیز احمد صاحب سے بطریق سنت مشورہ کیا کہ میں اس شیخ سے بیعت کرلوں؟ مولانا صاحب نے جواب میں فرمایا کہ ضرور بیعت کرلیں۔ شیخ حق سنت ہیں اور اس وقت ایسا کوئی شیخ نہیں ہے۔

میں مغرب کی نماز کی اذان سے پہلے پہنچ گیا تھا۔ اس وقت حضرت شیخ کی نگاہ مجھ پر پڑی اور اپنی توجہات مجھ پر مبذول فرما دیں۔ اذان کے بعد حضور ہونے کی وجہ سے میں حضرت کے پیچھے کھڑا ہوا۔ نماز کے بعد میرے استاد مولانا بشیر احمد صاحب نے عرض کیا کہ حضرت یہ بیعت ہونا چاہتا ہے۔ حضرت نے خوش منظوری کا اظہار فرمایا۔ اور مجھے دوزانو بیٹھنے کا حکم فرمایا۔ اور حاضرین سے فرمایا کہ ایصال ثواب کیلئے الحمد شریف، اور درود شریف اور قل شریف پڑھ لو۔ حضرت شیخ نے خود بھی یہ کلمات پڑھ لئے۔ اس وقت میں نے ایک قلبی لذت محسوس کی جسے میں نے اپنے تمام وجود میں محسوس کیا۔ یہ شیخ کی توجہ کا فیض تھا۔ حضرت نے اپنے دست حق پرست پر بیعت فرمایا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جسے مراقبہ میں شمولیت کرنی ہو وہ بوقت عشاء قبہ والی مسجد پہنچے۔ چنانچہ عشاء کی نماز کے بعد بوقت مراقبہ مجھے حضرت کے دائیں بازو مصلے کے قریب جگہ مل گئی۔ حضرت شیخ نے خاص توجہ مطافرمائی۔ اور اول مراقبہ میں ہی میرے قلب پر ذکر "اللہ" جاری ہوا۔ اتنی تیز آواز کے ساتھ کہ مسجد کے بیشتر آدمی اٹھ کر دیکھنے لگے کہ "اللہ" کی آواز کہاں سے آئی ہے۔ میں اس وقت باہوش بیٹھا تھا، کسی قسم کی بیہوشی

besturdubooks.wordpress.com

عرض نہیں ہوئی تھی۔ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت شیخ نے فرمایا کہ یہ چوتھی بار ہے کہ میں نے تمہارے ساتھ آنے کا ارادہ کیا ہے لیکن ہر بار یہ خیال آڑے آ جاتا ہے کہ کہیں تم اس اندیشہ سے کہ شیخ نے تمہارے لئے "زبان" کا لفظ فرمایا ہے کچھ تکلیف نہ محسوس کرو۔ پھر فرمایا کہ کبھی کبھی ذکر جاری ہو جاتا ہے۔ اس سے بعد مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں نے تم کو کچھ توجہ دی ہے اس کی قدر کرو۔ حضرت کی اس توجہ کا اثر اندازاً تین بجے رات تک برابر قائم رہا۔ رات کا سوا حصہ گزر گیا ہو اور مراقبہ کی کثرت نصیب ہوئی۔ تمام رات مراقبہ میں گزر گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ترقی دی کہ ایک مسجد کے غسل خانے میں ضروری کی حاجت سے غسل کرنا پڑا تھا کہ اچانک میرے لئے باب قلب کے مقام پر نظر پڑی تو قلب کے مقام پر اسم ذات "اللہ" نقش پایا ہوا نظر آیا۔ مجھے اس کی خوشی ہوئی کہ کافی دیر تک اس کو دیکھتا رہا کہ شاید پھر نظر آئے۔

☆ حاضری کے دوران حضرت شیخ کی محبت انتہا کو پہنچی۔ مجھے ایسا محسوس فرمایا اور مجھ پر توجہ قلب یعنی واردات و کیفیات کی کثرت سے ہونے لگے۔ کوئی وقت فراغت کا نہیں رہتا تھا۔ جب حضرت کو عرض کیا تو فرمایا کہ ان حالات کو قلمبند کر کے مجھے بھیجا کرو۔ چنانچہ اس پر عمل کرتا رہا۔ کوئی حال اور کشف پوشیدہ نہ رکھا۔ حضرت نے کبھی اعتراض نہیں فرمایا بلکہ تصدیق فرماتے رہے۔ مکاشفات و حالات کے ساتھ بڑی عنایت یہ نصیب ہوئی کہ ایک دن حضور نبی آخر الزمان ﷺ سے مجھ پر ظلی طور پر قربتی کیفیت جاری ہوئی۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ہاتھ دراز کریں۔ مجھے بیعت کرتا ہوں۔ میں نے جواب میں پیش ہوا کہ میں بیعت ہو چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ کس سے بیعت ہوئے ہو؟ عرض کیا حضرت قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے۔ حضور نبی آخر ﷺ نے ہاتھ دراز فرمایا۔ فرمایا کہ قریشی کے ہاتھ میں۔ معاً میرے ہاتھ حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک میں پہنچے۔ باقاعدہ بیعت ایمان مفصل پڑھ کر قربتی اور ساتوں لطائف پر انگشت مبارک رکھ کر اسم ذات جاری فرمایا اور خاص توجہ سے نوازا۔ الحمد للہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی محبت نے نسبت خانوادگی قریب عطا فرمایا۔

☆ مرشد کامل حضرت صدیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں احمد پور شرقیہ کی مسجد میں بیٹھا تھا۔ معاً خیال آیا کہ قبلہ رخ بیٹھنا سنت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ اس خیال کے آتے ہی بغرض اتباع سنت مسجد ہی میں ایک جانب جا کر بیٹھ گیا۔ تھوڑا سا نیند کا غلبہ ہوا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت شیخ جانب شمال جا رہے ہیں میں ان کے پیچھے پیچھے ہوں۔ تیز اتر جانب سے ایک دریا چلتے پانی کا آ رہا ہے جس میں ہم دونوں کے پیر ٹخنوں تک بھیگ کر ٹھنڈک پا رہے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد دریا کی درمیانی تیز رانہایت صاف و شفاف نظر آئی۔

besturdubooks.wordpress.com

میں نے منہ لگا کر اس کا پانی پینا شروع کر دیا۔ پانی پیتا جاتا ہوں مگر میرا پیاس نہیں بجھتا ہوں، نہ تھکتا ہوں۔ خواب ہی میں ارشاد ہوا کہ یہ قلب مطہر نبی کریم ﷺ سے کر رہی ہے۔ بیدار ہوا تو یا اللہ کا شکر ادا کیا کہ اتباع سنت نبی کریم ﷺ میں سوجانا بھی فائدے سے خالی نہیں

☆ ۔۔۔ بعض اوقات مراقبہ میں ایک کیفیت طاری ہوتی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے حضور میں حاضری کی سعادت نصیب ہوتی ہے، اور پورا وجود ہمت کر تجلیات سے بقعۂ نور ہو جاتا ہے (مثل ہنڈی کے روشن ہوتا ہے) اس وقت حضور اکرم ﷺ از راہ کمال شفقت و محبت کے میرے وجود کو اپنے قلب مبارک میں داخل فرما لیتے ہیں یہ ایک عجیب کیفیت اور سنت کا حامل ہوتا ہے۔

☆ ایک دن میں نے وقت شراق ہندوستان کو خطوط روانہ کئے کہ فلاں فلاں گاڑی سے میں انشاء اللہ تعالیٰ دہلی پہنچ رہا ہوں، ڈاک بھیجنے کے بعد میں مراقب ہوا کیا حضور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے اور مجھ کو سینۂ مبارک کے اندر لے لیا۔ اور یہ سعادت پہلی مرتبہ نصیب ہوئی اور حیرت تھی کہ اس سے کیا مقصد ہے۔ اچانک صوبیدار حکم خاں اور حافظ غلام حبیب مہمان تشریف لائے۔ اور صوبیدار حاکم خان نے مجھ کو مرہٹستا جانے کی پیشکش کی۔ میں نے کہا کہ میرے مرشد قبلہ حاضر موجود ہیں۔ ان کی اجازت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم آپ کے ہمراہ سکیسن پور شریف چلتے ہیں وہاں اجازت طلب کرتے ہیں، چنانچہ ہم تینوں سکیسن پور شریف حاضر ہوئے۔ اس وقت حضرت شیخ قریشی رحمۃ اللہ علیہ مسجد کے لئے اینٹیں تھا رہے تھے۔ ہم بھی اس میں شریک ہو گئے اور حضرت نے جب مجھے اینٹیں اٹھاتے دیکھا تو شفقت کی وجہ سے اس کو گوارا نہ فرمایا اور فرمایا کہ آؤ یہاں بیٹھیں اور باتیں کریں۔ میں نے عرمستان کی تیاری اور حالت پیش کیا تو حضرت کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے تجھے بلایا ہے تو جاؤ۔ صوبیدار حاکم خاں صاحب کو کچھ رقم اپنی جیب خاص سے عطا فرمائی اور حکم دیا کہ اس کا نصف حصہ مکہ مکرمہ میں دینا اور نصف حصہ مدینہ منورہ میں دینا اور کہا کہ اپنے پاس سے مجھے حصہ فرما کر حکم دیا کہ حرمین شریفین میں اس کے اوپر نماز پڑھنا۔ میرے لئے یہ سب سے پہلا موقعہ حاضری حرمین شریفین کا تھا۔

حضرت صدیقی کا پہلا سفر حج

☆ حضرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ جب میں حج کے ارکان ادا کرنے لگا اور بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا تو اچانک بیت اللہ شریف کا دروازہ کھلا۔ مجھے بھی اندر جانے کا شوق پیدا ہوا۔ پھر میں نے دعا کی۔ کیونکہ میرے لئے ایک پیسے دے کر اندر جانا جائز ہے میں

besturdubooks.wordpress.com

ہر شوط پر وہ کرتا تھا۔ آخر ساتویں شوط کے ختم پر ملتزم شریف کی حاضری پر دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ اگر میں مقبول بارگاہ خداوندی ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے داخلہ بیت اللہ مرحمت فرمائیں گے اور اگر مردود ہوں تو مجھے یہ سعادت نصیب نہ ہوگی۔ اس وسوسے کے بعد میں چلا۔ جہاں ملتزم شریف کی حد ختم ہو رہی تھی تو اچانک بیت اللہ شریف کا دروازہ کھل گیا۔ اور سیدھی سمت کا دروازے سے راستہ خالی کرایا گیا۔ جھے تنہا وہاں سے بلا دیا گیا۔ جب میں نے یہ نظر دیکھا تو بیت اللہ شریف کے کلید بردار سفید ریش نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ آپ آجائیں۔ میں خائف ہوا کہ بولنے والا مجھے خاص طور پر اشارہ کر کے بلا رہا ہے۔ میں رک گیا اور دیکھتا رہا۔ انہوں نے دوبارہ فرمایا کہ آپ آجائیں میں بلا رہا ہوں۔ میں ڈر رہا تھا کہیں یہ بھول رہے ہوں اور بعد میں مجھے زینے سے دھکا دے کر گرا دیں۔ خیر میں دل مضبوط کر کے زینہ پر چڑھا۔ دوسرا کلید بردار سفید ریش وہاں موجود تھا۔ الٹا گھڑا ہو گیا۔ جب میں دروازہ مبارک پر پہنچا دونوں کلید برداروں نے بڑھ کر مصافحہ کیا اور مجھے کہا کہ اپنے ہمراہ اپنی جماعت کے افراد کو بلا لیں۔ میں نے آہستہ آواز میں اور ہاتھ کے اشارے سے جماعت کے افراد کو بلایا۔ چنانچہ جماعت کے تمام افراد میرے ہمراہ بیت اللہ کے اندر داخل ہو گئے۔ میرے دل پر داخلہ کے وقت یہ حالت طاری (القاء) ہوئی کہ حضور اکرم ﷺ نے دخلہ بیت اللہ کے وقت اول ستون تک سات قدم کئے تھے۔ چنانچہ میں نے چھوٹے چھوٹے سات قدم چوکھٹ میں کئے۔ اور ستون اول کے پاس حاضر ہو کر دو رکعت نفل شکرانہ ادا کئے۔ اور ایرانی اور دوستوں نے اور بیت اللہ کے چاروں کونوں میں نوافل ادا کئے۔ اس کے بعد ہم کو کوئی نکالنے والا نہیں تھا جیسا کہ اور لوگوں کو نکالا جا رہا تھا۔ ہم لوگ ایک طرف تہہ کے دروازے کی جانب بیٹھ کر مراقب ہو گئے۔ مراقبہ کے اول دو مخلصات نے تجدید بیعت کیلئے کہا۔ جن میں ایک حافظ غلام حبیب صاحب تھے۔ تیسرا ایک اور صاحب بھی تھے جو میرے ساتھ ہی عراق کوفے کے اندر میرے والد کی شکل کے بیٹھے ہوئے تھے اور وہ عربی زبان بولتے تھے۔ انہوں نے بھی بیعت کیلئے ہاتھ بڑھائے اور درخواست کی کہ مجھے بھی بیعت کر دو۔ میں نے عذر کیا کہ میں دور کا ہوں۔ آپ رہنے دیں۔ چنانچہ وہ چپ ہو کر میرے ساتھ بیٹھے رہے۔ مراقبہ میں برابر شامل رہے۔ الحمدللہ فیضان ابدیہ کی باران رحمت نصیب ہوا۔ مگر جب کہ یہ خیال میرے دل میں پیدا ہوا کہ مبادا کسی کا دھوکہ ساقط ہو گیا۔ تو چونک ہم بیت اللہ کے اندر ہیں یہ بے ادبی ہوگی اور اس کا سبب میں بنوں گا۔ سو مراقبہ ختم کیا اور دروازہ کی جب دھکر کر دروازے پر آئے تو کلید بردار نے پھر مصافحہ کیا اور رخصت کیا۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ کل صبح

besturdubooks.wordpress.com

میری چائے کی دعوت قبول فرمائے۔ چنانچہ میں نے اندازہ کیا کہ بہت بہتر ہیں حاضر ہوں گا تو کچھ حاضری نصیب ہوگی اور چائے چونکہ میں پیا نہیں کرتا مگر افسوس نا میں ان کے ہاتھ سے پیالی لیکر اپنے لبوں تک لے گیا اور دبا عرض کیا کہ میں چونکہ چائے پیا نہیں کرتا اس لئے آپ اسے اشارتاً میرا چائے پینا قبول کریں۔ میری چائے کو خود میزبان صاحب نے نوش فرمایا۔ میرے ساتھیوں نے چائے نوش کی۔ اور وہ حضرت بہت خوش ہوئے۔ اس کے بعد اسی سفر میں مزید چار مرتبہ بیت اللہ شریف کا داخلہ مرحمت فرمایا۔ جب پانچ مرتبہ داخلہ کی سعادت مکمل ہوگئی۔ تو پھر میرے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ میں مزید داخل ہوں۔ جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے پانچ مرتبہ داخلہ فرمانے کے بعد فرمایا تھا کہ اگر میں ایسا نہ کرتا تو سنت پر داخلہ کرا نہ ہوتا۔

یادداشت میں نقص واقع ہے کہ عربستان میں ہوا پہلی نظر یہ خیال پیدا ہوا کہ بیت اللہ شریف میں عراقی گوشے میں جن عربی صاحب نے بیعت کی خواہش ظاہر کی اور میں نے دوری کے عذر سے بیعت نہیں کیا تھا کہ وہ میرے حقیقی بھائی ہوں گے۔ جن کو عالم شیر خوارگی میں ملائکہ نے اغوا کیا تھا اور جن کا نام عبدالقادر تھا اور جن کو عراق اور شام کے ابدالوں میں داخل کیا گیا تھا کہ وہاں ایک بدال فوت ہو چکا ہے استخارہ علماء اصلی۔ سے میرے والدین کو یہ اطلاع ملی تھی۔ اس مرتبہ یہ شبہ قوی ہوا کہ اونٹ تو دوسرے والد کے ہم شکل اور بہت مشابہ تھے۔ دوسرے بیت اللہ کا داخلہ اتنی آسانی اور آرام سے نصیب ہوا۔ غالباً اس میرے بھائی ابدال کے طفیل میں اللہ کریم نے عطا فرمایا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

☆ ایک موقع پر میں جنت البقیع میں پہنچ کر حضور اکرم ﷺ کی رضاعی ماں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک پر کھڑا ہوا تھا کہ کھڑے کھڑے آنکھیں بند ہوگئیں۔ اس وقت ایک عجیب کیفیت اللہ تعالیٰ نے طاری کر دی کہ میرا وجود ایسا بنا گویا میں بالکل دودھ پینے والا بچہ ہوں اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا اماں جان! لیجئے تم نے مجھے دودھ پلایا تھا، دیکھئے ہی میرے لئے بچے کو دودھ پلاؤ۔ چنانچہ اماں جان نے مجھے فوری طور پر اٹھایا اور اپنے سینے سے لگایا اور میں نے خوب سیر ہو کر دودھ پیا اور کئی بار اس کی کیفیت رہی۔

☆ ... جب میں باب بلال مدینہ میں یہ روئے انور دیکھ کر مراقب ہوتا تھا تو حضور اکرم رحمت دو عالم ﷺ متوجہ ہو کر مجھ کو یہ ارشاد فرماتے:

"تو مجھے ایسا پیارا لگتا ہے جیسے کہ میرا بیٹا ابراہیم لگتا ہے" علیہ السلام اتنے میں میرا وجود مثل نور معطا کے بنتا اور حضور اکرم ﷺ اپنے قلب مبارک میں مجھے لے لیتے اور اس مقام میں میں اپنے

besturdubooks.wordpress.com

آپ کو فیضان انبیہ سے نصیب ہوتے ہوئے پایا تھا۔ اور یہ کیفیت قریب قریب ہر حاضری اور ہر سال عطا ہوتی رہی اور اسی کیفیت پر بعض اوقات دل میں بھی مشرف ہوتا ہوں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ اور یہ رابطہ شیخ اور اتباع کی برکات سے نصیب ہوا۔ اور نصیب ہوتا ہے۔ چونکہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ مجھ کو فرزند ہی سمجھتے تھے۔ اس لئے محبت شیخ نے اس "مقام عرضیہ" جہاں نسبت اور رابطہ حضرت رسالت پناہ ﷺ کا قائم ہے وہاں کو بہت عطا فرمائی۔

☆ ایک مرتبہ دربار مقدس میں روئے انور (ﷺ) کی طرف حاضر تھا کہ حضرت رسالت مآب ﷺ نے رحمت کی آنکھوں سے دیکھا۔ تو میں نے جرعت کے لئے عرض کیا کہ ان کے لئے شفقت عطا ہو۔ اس وقت شیخ غلام محمد میری بائیں جانب کھڑا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے تمام جماعت کے لئے اس کو دعا دیتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔ چونکہ یہ حاضر تھا اور اس پر ایک انتباہ کی کیفیت پیدا ہوئی مگر حقیقت سے وہ ناواقف رہا۔ اس کے بعد میرے ہمراہ صلوۃ اسلام میں شریک ہوتا رہا۔ پھر اس لذت و کیفیت کے۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے جب سے بیعت کی۔ اس وقت سے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا دیا ہوا مسواک کبھی بے وضو نہیں کیا۔ ہمیشہ باوضو ہی مسواک میں رہا۔ جب اللہ کریم نے سفر حج نصیب فرمایا تو طبیعت میں احساس پیدا ہوا کہ بیت اللہ کا حق اس سے زیادہ ہے اور کبھی زبان بھی بے وضو نہیں رہی۔ اس کے بعد مدینہ منورہ ﷺ کی حاضری نصیب ہوئی روضہ اقدس (ﷺ) کو بے وضو دیکھنا انتہا درجہ کی بے ادبی تصور کی۔ ہمیشہ باوضو دربار رسالت میں حاضری رہی۔ اور روضہ اقدس (ﷺ) کو ہمیشہ باوضو دیکھا۔ ایک بار ایک دن حضور اکرم ﷺ کا کرم ہوا فضل ربی سے جب میں نے پیش ہو کر رخ مبارک کی طرف "الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، الصلوۃ و السلام علیک یا حبیب اللہ" عرض کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے روضہ اقدس (ﷺ) سے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا:

"وعلیکم السلام مع الصدق والامان والممتعان یا والغفران"

یہ الفاظ مقدس محض آداب کی وجہ سے مجھے نصیب ہوئے۔ مولانا محمد عالم صاحب جو میرے رفیق سفر تھے۔ وہ میرے داہنی جانب تھے انہوں نے بھی سنے اور ان پر یہ کیفیت طاری ہوئی کہ ان کے تمام بدن میں کپکپی ہونے لگی۔ روضہ مقدس سے جب پیچھے ہٹے۔ جب ان سے معلوم کیا کہ آپ کے اوپر کیفیت تھی۔ انہوں نے کہا کہ میری فرحت کا کچھ اندازہ نہ کر۔ میرے مرشد

besturdubooks.wordpress.com

کو حضور اکرم ﷺ نے یہ کلمات جواب میں فرمائے "جو اوپر درج ہو چکے ہیں، تب یقین ہوا کہ اس کیفیت کا شاہد ایک عالم باعمل بھی ہے۔

وضاحت: ویسے تو حضرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کو ۱۹۳۵ء سے ہر سال زیارت حرمین شریف کی سعادت نصیب ہوئی ہے لیکن آپ نے اپنے بیاض میں مذکورہ حج کے علاوہ صرف تین اور حجوں کا ذکر فرمایا ہے جس کی تفصیل حضرت ہی کے قلم سے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

حج مبارک ۱۳۸۹ھ

☆ ..... الحمدللہ ثم الحمدللہ اس مرتبہ حاضری دربار محبوب کبریا (ﷺ) کی نصیب ہوئی۔ پھر وہی سابقہ شفقت کی کیفیت عطا ہوئی جس کی وجہ سے تمام سفر کا تھکان ختم ہوا اور قبولیت پر عجب قسم کی بشارتیں نصیب ہوئیں۔ جب حضور اکرم ﷺ سے رخصت ہوا میدان عرفات میں دربار الوہیت سے بے پناہ شفقت کا القاء ہوا۔ اور طواف میں مغفرت کی بشارتیں نصیب ہوئیں جس سے یہ اندازہ ہوا کہ اللہ کریم نے اپنے فضل سے اس سفر کو مقبول فرمایا چونکہ یہ سفر ج امام الانبیاء ﷺ کی طرف سے تھا جس کا صلہ اللہ کریم نے یہ عطا فرمایا۔

حج اکبر ۱۳۹۰ھ

☆ ..... اس مرتبہ چونکہ میں نے حج مبارک میں خانہ کعبہ کی حاضری سے قبل ہی دربار رسالت ﷺ کی حاضری کو مقدم کیا تو جدہ مبارک سے روانگی کے وقت میں ایک عجیب طرح کی شفقت نمودار رہی۔ حضور اکرم ﷺ جیسے اپنے کسی عزیز کو بغل گیر کیا کرتے ہیں، اسی طرح کی حالت بار بار رہی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

حج مبارک ۱۳۹۱ھ

☆ ..... اس سال کے حج مبارک سے واپسی کے بعد ایک ایسی کیفیت درپیش آئی کہ جسد زمین پر رہا اور روح پرواز کر کے آسمان کی جانب سے چھت چرخی انوار سے منور ہو کر گھومتا نظر آتا تھا۔ فیضان الٰہیہ کی شعاعیں محیط کرنے پر گویا معمور نظر آتی تھیں۔ اس سے یہ خیال پیدا ہوتا تھا کہ شاید یہ وہ مقام ہوگا جو کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک دن ایک شخص نے استخارہ کا اظہار فرمایا تھا۔ استخارہ یہ تھا کہ شخص مذکور نے اپنی قسمت کی معلومات چاہی تھی کہ حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب دامانی رحمۃ اللہ علیہ استخارہ کے اندر معلوم ہوئے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ تیری قسمت قریشی صاحب کے سینے

besturdubooks.wordpress.com

ہیں ہے۔ جس کو شیخ صاحب بھی کہا جاتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قطب مطلق فرمایا ہے۔ ایک دیہاڑ اور ایک تھیں ۔ اس شخص نے استخارہ کا سوال حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے ظاہر کر دیا تھا۔ تھیں اور دیہاڑ کے آ رہے۔ یہ وہ ہیں میرا نام حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھیں میں ایک اور دیہاڑ بالکل جو پیر بھائی تھے ان کا نام ہو گا کسی نے فرمایا۔ اللہ اعلم یہ کہتے ہیں کہ واقعہ اس مرتبہ پر فائز معلوم ہوتا تھا۔ واللہ اعلم اور یہ مقام بلند کی اعتبار سے ایک آدمی تھا نہیں رسائی تھا وہ نہیں معلوم ہوئی تھی بلکہ بعض وقت عرش متدلی تک بعض وقت کرسی تک رسائی معلوم ہوتی تھی۔ اس حساب میں فیضان قلب دور تک پہنچ ہوتے نظر آتے تھے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان واقعات کی برکات سے آخرت بہترین نصیب فرمائے آمین۔ صدیقی کلی منہ۔

(۱۱) ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ میں روضہ مقدس پر حاضر ہوں۔ حضور انور ﷺ چبوترہ پر آ کر مراقبہ میں بیٹھ گئے میں بھی مبارک کی طرف اپنے آپ کو دست بستہ حاضر ہوا پاتا ہوں۔ حضور انور ﷺ کھڑے ہوئے۔ عنایت و مہربانی سے مشرف فرمایا۔ انجانی ربانی تفہیم کا کلام فرماتے ہوئے ایک بات اظہار طریق عرفانی کی ارشاد فرمائی کہ "ہر وہ شخص جو مجھ سے یوں آ کر ملے میں نے خواب میں عرض کیا یا حضور (ﷺ) نام نہیں لکھیں ہو۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ میں ان لوگوں کو پاتا ہوں جو ان کے دلوں میں ہے ایک لفظ تھا) بعد ان کا تجربہ میں آیا کہ۔ میں نے عرض کیا کہ "بہت اچھا" چنانچہ یہ سعادت ابدی چند بار وجہ حضوری نصیب ہوئی بھی آ رہی ہے۔ ایک مرتبہ مجھ سے یہ غلطی ہوئی کہ ابو طاہر ابن عبدالغفار ابن عرب معلم نے بھی سے بذریعہ خط پیشکش کی۔ مگر میں نے عاقبت اندیشی کر کے یاد فرمایا تین مرتبہ اس نے خط کے ذریعے دعوت دی۔ اس وقت میں پھوندہ ضلع میرٹھ (بھارت) میں تھا۔ ہمچنے حضور انور ﷺ کا فرمان مبارک یاد نہیں رہا تھا۔ اس کے بعد تین چار برس تک عتاب میں۔ بار بار زار و نزار ہونے کے بعد نظری نصیب نہیں ہوئی۔ فرمان مبارک یاد آنے پر بارہا معافی طلب کی۔ اللہ کریم نے کچھ سے رحمت فرمائی اور یہ سال حاضری ہوئی شروع ہوئی۔ جو حال قائم ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ اور حساب سے نجات نصیب ہوئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

(۱۲) پھوندہ ضلع میرٹھ کے قیام میں مولانا محمد آسی صاحب و مولانا محمد اصغر صاحب یہ دونوں کاپل کے رہنے والے تھے اور دونوں پڑھنے کی غرض سے آئے تھے۔ مدرسہ امینیہ میں تعلیم حاصل کرتے تھے۔ مولانا محمد آسی صاحب ڈپٹی گنج دہلی کی مسجد کے امام تھے۔ جب امینیہ کے بعض مدرسین و طلباء بیعت ہوئے تو یہ بھی بیعت ہوئے۔ ان پر واردات و الہامات بشارت ثمر آور ہوئے

besturdubooks.wordpress.com

دعا کی درخواست کی تھی۔ یہ ان کا خط اس وقت ہمارے سامنے کھلا ہوا ہے اور اس میں لکھا ہے۔ ان کے آنے کا وعدہ ہے کہ عراق آنے کے معلوم ہو جائے گا کہ آپ کے والد ہے کہ نہیں ہوا۔ محمد صاحب حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مقدس پر اس خرض سے جا کر مراقب ہوئے معاملہ شہود ہوا۔ آپ کا مشاہدہ ہوا۔ اور وہ مقدس کے ساتھ کلام کا شرف حاصل فرمایا۔ فرمایا ہے کہ میں ہی فاضل مظلوم محمد عبدالنبی بن محمد عبدالواحد۔ جب یہ حال پوری طرح معلوم ہو گیا تو اس نے کہا کہ مولانا سے کوئی معجزہ طلب کریں کہ وہ والد ہونے سے ہوئی یا کسی اور سبب ہوئی۔ پھر عراق میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے کلام کا شرف عطا فرمایا۔ مولانا نے زیارت کرنے پر ارشاد فرمایا کہ یہ والد ہی بات ہے تم نہیں جانتے۔ چنانچہ سفر ہندوستان تم ہوا۔ پاکپتن ان کا پیارا شہر ہوا۔ آکر رہے ہوں نے کہ لکھے زیارت غوث کی طرف سے دعوت آئی اور حضرت نے قبر مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے حکم آیا کہ تم جاؤ۔ چونکہ یہ بھی زاہد و صاحب (ابیہ) حضرت مرشد کا فرمان تھا اس فوری حکم پر فوراً ہوا اور آپ نے سلسلہ تبلیغ شروع دا کر دیا۔ فاضل رئیس صاحب نے صاحب فرزند مولانا محمد یار صاحب نے پیشکش کی کہ آپ ہماری اس سے رشتہ قبول کریں۔ چنانچہ اس سے یہ اولاد پیدا ہوئی۔ فاضل مظلوم محمد عبد ماجد اور محمد عبدالواحد جو حضور آرمی میں نے فرمایا تھا۔ مرتے کے وان کے وہ مزید اولاد کے نام رکھے۔

حضرت علامہ مولانا محمد عبدالمالک صاحب صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات جامع کمالات و مجموعہ فضائل و حسنات ہے۔ آپ علم عمل کے زیور سے آراستہ ہدایت کے حامل، دعوت و اصلاح کے علمبردار اور اللہ تعالیٰ کے بندگان خالص میں سے ہیں۔ آپ نے دور پرفتن میں آپ کی مقدس آماجگاہ مسلمانان پاکستان کیلئے ایک عظیم نعمت ثابت ہوئی۔ آپ نے اپنی مساعی جمیلہ، جہد اور مبلغانہ و مرشدانہ کارناموں کا آغاز حضرت مولانا سید قطب الدین رشید حضرت مولانا فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہونے کے بعد ہی فرمایا اور اپنی کثرت عبادات و ریاضات، درس و تدریس، وعظ و ارشاد اور لوگوں کی روحانی تعلیم و تربیت میں ہمہ وقت مصروف رہے۔

علامہ اور مسلمانوں کی ترقی کی صرف ایک ہی راہ ہے اور وہ وہی ہے جس پر اولیائے کرام اور صوفیائے عظام گامزن تھے یعنی اشاعت و تبلیغ قرآن، اعلائے کلمۃ الحق، تزکیہ نفس، تصفیہ قلب۔ صوفی وہ ہے جو شریعت کا پابند ہو۔ سنت رسول (ﷺ) اور سنت مقدسہ کو ہر دم پیش نظر رکھے اور اپنی زندگی اصلاح امت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں بسر کرے بلاشبہ یہ تمام اوصاف حضرت مرشد

besturdubooks.wordpress.com

صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی میں بطریق احسن موجود تھے۔ آپ جیسے متقی بزرگوں کی صحبت کیمیا تاثیر ہوتی ہے جو پتھر کو بھی سونا بنا دیتی ہے۔

آنچہ زدمی شود از پرتو آں قلب سیاہ کیمیا نیست کرور صحبت دردیشاں ستا گر آپ جیسے خدا رسیدہ بزرگوں کے عملی نمونے مسلمانوں کے سامنے ہوتے تو وہ عملی دشواریوں کا حل ڈھونڈنے میں کبھی ناکام و نامراد نہ ہوتے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے ہمیں اپنے برگزیدہ بندوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆ حضرت قبلہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ مورخہ ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۱۹ھ کو بمقام ڈھکوان (موہانیاں) ضلع احمد پور شرقیہ بہاولپور میں بوقت تہجد پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی مولوی نور محمد صاحب تھا جو ریاست بہاولپور کے معزز زمیندار خاندان سے تھے اس خاندان میں بکثرت اہل اللہ و اولیائے کرام گزرے ہیں۔ آپ اپنے خاندانی حالات یوں بیان فرماتے ہیں

میں اپنے والد کی دسویں اولاد ہوں۔ مجھ سے قبل نو بھائی پیدا ہو کر فوت ہوئے جن میں سے صرف دو بھائی شادی شدہ ہو کر فوت ہوئے۔ ان میں سے ایک مولوی محمد صاحب، صاحب اولاد ہو کر فوت ہوئے۔ ان کی بیوائیں کافی عرصہ تک گھر میں والدہ صاحبہ کے ہمراہ رہیں۔ مولوی صاحب کے صاحبزادے عبدالخالق صاحب اور ان کے لڑکے حافظ عبدالواحد صاحب، شاء اللہ بقید حیات ہیں۔ اور ۱۳۹۱ھ میں حج بیت اللہ کے لئے میرے ہمراہ تشریف لے گئے تھے۔ اس کے علاوہ دو بہنیں زندہ رہیں۔ اور کافی عمر پا کر وفات پائی۔ میرے نویں بھائی عبدالقادر عالم شیر خوارگی میں پہلوئے مادر سے نائب ہو گئے۔ والدہ صاحبہ نے خبر دی کی مجھے رونے کی آواز آسمان کی طرف سے آ رہی تھی۔ والد صاحب قبلہ نے اسے غلط سمجھا۔ اور تلاش بسیار کے باوجود بچہ نہیں ملا۔ اس وقت کے اہل اللہ سے استخارہ کرنے پر معلوم ہوا کہ ملک شام و عراق میں ابدال کی تعداد چالیس ہے، ان میں سے ایک کم ہو گیا ہے۔ اس کمی کو بحکم الٰہی پورا کرنے کے لئے اس معصوم کو اٹھا کر وہاں پہنچا دیا گیا ہے۔ آخرت سے پہلے ملاقات ناممکن ہے۔ بچہ صحیح و سالم ہے، متفکر نہ ہوں۔ خواجہ اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ جو خاندان اویسیہ کے شیخ تھے۔ والدہ صاحبہ کے ہمراہ چاچھر پور شریف تشریف لائے، جو کہ خاندانی پیر تھے۔ ان سے اولاد کے لئے عرض کیا۔ شیخ ممدوح نے فرمایا کہ ایک بچہ پیدا ہوگا۔ مگر درویش ہوگا اور دور دراز سفر کرے گا اور تمہارے پاس نہیں رہے گا۔ اس واقعہ کے بعد حضرت ممدوح کی دعاؤں سے میری ولادت ہوئی۔

وصال سے چند روز قبل ۳ ستمبر ۱۹۷۳ء بمطابق ۵ شعبان المعظم ۱۳۹۳ھ بروز پیر حضرت شیخ

besturdubooks.wordpress.com

معظم محمد عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ خانیوال سے احمد پور شرقیہ تشریف لے گئے۔ تبسم نے چوڑے کی مٹھی تجویز کی۔ آپ نے سنا تو فرمایا: وزن کیا ہوا چوڑا نہ کھانا، کیونکہ جو چوڑا ترازو پر وزن کیا جاتا ہے وہ مکروہ ہے۔ سبحان اللہ! یہ تھی تقویٰ کی کیفیت۔ سورخہ ۸ اور ۹ ستمبر ۱۹۷۳ء کی درمیانی رات بمطابق ۱۱ شعبان المعظم ۱۳۹۳ھ کو اس نشٹ کروس سٹ پر حضرت قبلہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے وصال فرمایا (بمقام احمد پور شرقیہ) اور پیر کی رات سوا چار بجے خانیوال میں دفن کیے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ غسل کے بعد جب کفن دیا جا چکا تو پیشانی پر پسینہ تھا جو فتی ہونے کی علامت ہے۔ وصال کے بعد بھی دل کی حرکت جاری تھی۔ دس کے مقام پر کفن ڈالا تھا اور دل برابر "اللہ اللہ" کر رہا تھا۔

آٹھ ستمبر اور نویں درمیانی رات تھی　　بیسویں صدی کا تھا یہ تہترواں برس
حضرت صدیقی مرشد ہو گئے واصل بحق　　بج رہا ہے ہر طرف عالم میں ماتم کا جرس

بشارت عظمیٰ مولانا محمد اکبر شاہ صاحب کابلی والے برائے مولانا حافظ غلام حبیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ

☆ اور ایسی ہی ایک واقعہ مولانا حافظ غلام حبیب صاحب (خطیب چکوال) کے سلسلے میں مزار مقدس حضرت خواجہ باقی باللہ پر مولانا محمد اکبر صاحب پر وہ میں آیا کہ حضور اکرم ﷺ نے مولانا اکبر صاحب کو فرمایا کہ حافظ غلام حبیب صاحب کو یہ کہہ دو کہ وہ اپنی پہلی بیوی کو طلاق دیدے کہ وہ اس کی دینی ترقی میں حائل ہے اور اس کی دوسری بیوی عنقریب فوت ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد وہ جگہ سے اس کو شدت کی پیشکش ہوگی۔ ایک طرف کی پیشکش قبول نہ کرنا کہ وہ متکبر ہیں۔ اور دوسرے طرف کی پیشکش قبول کرنا۔ یہ عورت وفادار ہوگی۔ اور اس کے اولاد ہوگی۔ ایک کا نام حافظ عبدالرحمٰن اور دوسرے کا نام عبدالرحیم ہوگا۔ چنانچہ مولانا حافظ غلام حبیب صاحب دلی مجھ سے رخصت ہو کر وطن گئے۔ اور یہ سارا واقعہ طلاق و وفات کا پیش آیا اور تیسری شادی کی جہاں کے لئے فرمان تھا اور اولاد پیدا ہوئی جس میں اللہ پاک نے اپنی رحمت سے حافظ عبدالرحمٰن اور عبدالرحیم بھی رہنے۔ اس کے علاوہ حافظ صاحب کی اور بھی اولاد ہے۔ یہ دونوں حالات مولانا محمد اکبر صاحب کے تھے جو صحیح واقع ہو گئے۔

☆ حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد بار حج بیت اللہ کی سعادت

besturdubooks.wordpress.com

حاصل کی آپ ہی کی زبان گوہر افشاں سے درج ذیل واقعات منقول ہیں۔

ایک مرتبہ مدینہ طیبہ جاتے ہوئے جب بیرملی سے آگے بڑھنا نصیب ہوا تو حسب دستور حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا بچہ آرہا ہے، مدینہ طیبہ کی صفائی کرو" جو چہ مبارک کی" اس کے بعد جب رسائی نصیب ہوئی تو بجائے سفید کے اپنے آپ کو گلاب کا پھول کھلا ہوا پاتا تھا، حضور اکرم ﷺ اپنے قلب مبارک سے میرے قلب پر فیضان فرمایا کرتے تھے۔ بارہا یہ سعادت پیش آئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ تحیات قریشی دامانی وجیبی صفحہ: ۱۱۱۔

☆ شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خلیفہ کامل سے آتے تھے اور انشیشن سے معلوم کرتے ہوئے میرے نام کا کہ وہ کہاں ہے، جب دوکان کے اوپر سامنے آئے پھر نہ پوچھا۔ میرا نام لیکر پکارا، میں ان سے ملا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لیتے ہوئے مسجد پہنچے مسجد میں کچھ اور لوگ بھی جمع ہو گئے اولیاء اللہ کے نام بھی لیتے رہے درمیان میں انہوں نے نام بھی لینا بند کر دیا بلکہ نام کی جگہ اشارہ کرنے لگے (جیسے چھوٹوں میں رواج ہے) میں نے دل میں خیال کیا کہ ابھی تو نام لے رہے تھے تلقین اب نہیں سلسلہ ہے ہیں۔ کیا بات ہے انہوں نے فراست سے معلوم کر لیا فرمایا کہ میں بے وضو ہو چکا ہوں اس لئے نام نہیں لے سکتا، اللہ کا نام بے وضو لینا بے ادبی ہے اس کے بعد انہوں نے کہا کہ تجھ کو وقت میرے پاس آنا چنانچہ میں حاضر ہوا، انہوں نے تجھ کے وقت مجھے اپنے آگے بٹھایا، مراقبے سے فراغت پر فرمایا حضور اکرم ﷺ نے تیرا ہاتھ اپنے پیارے دل کے ہاتھ میں دیا ہے تجھے مبارک ہو۔

☆ ایک رات خواب میں دیکھا وقت تہجد کہ حضور اکرم ﷺ سوئے ہوئے ہیں اور میں (محمد عبدالمالک صدیقی عفی عنہ) حضور اکرم ﷺ کے وجود مبارک کو بار بار ہوں، جب بیداری ہوئی تو میں نے مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو یہ حال سنایا وہ زار و قطار رونے لگا کہ کاش میں بھی سویا ہوتا۔

☆ ..... مولانا حکیم احمد بخش صاحب واپسی کے دوران حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اختتام سفر تک ہم رکاب رہے، مولانا صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس سفر میں حضرت نے مجھ سے بعض اہم باتیں ارشاد فرمائیں جو وصیت کی حیثیت رکھتی ہیں اور قابل یادگار ہیں، مولانا احمد بخش کا بیان ہے کہ مراجعت کے دوران حضرت قبلہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ گجرات میں ملک تجاولی وکیل کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے نماز تہجد پڑھنے کے بعد مجھ سے فرمایا:

مولوی صاحب! اس سال راولپنڈی اور مردان کے دورۂ تبلیغ میں مجھے بہت لطف اور مزہ آیا، کیونکہ مردان میں ایک رات حضور اکرم ﷺ نے مجھے اپنی آغوش مبارک میں لیٹا کر فرمایا کہ:

besturdubooks.wordpress.com

"عبدالمالک اب بوڑھے ہو چکے ہو۔ اب آرام کرو اور سفر کو ترک کر دو۔"

(تجلیات ربانی، علی اکبر حصہ دوم صفحہ ۱۵۳)

وضاحت: اس فرمان مبارک میں حضرت کی علالت کی طرف اشارہ تھا۔

۲۔ ارباب طریقت جانتے ہیں کہ اولیاء اللہ پر فیضان نبویہ کے ذریعے عالم غیب کے بعض امور منکشف ہوتے ہیں، یہ امر بعض اوقات تو براہ راست طور پر انہی صاحب ولایت پر وارد ہوتے ہیں اور بعض اوقات مراقبے کے ذریعے ان کا انکشاف ہوتا ہے۔ ادھر صاحب کشف نے مراقبہ کیا۔ ادادھر اس پر امور غیب منکشف ہو گئے۔ ان واقعات و تصوف کی زبان میں حالات واردات اور مکاشفات سے تعبیر کرتے ہیں۔ چونکہ حضرت قبلہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے مقامات ولایت بہت بلند ہیں، یہاں تک کہ حضرت خود فرماتے تھے کہ مجھے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مقامات کے مثل مقامات عطا کئے ہیں۔ اس لئے حضرت کے واردات اور کشوفات بھی اسی درجے کے ہیں اور یہ اس قدر کثرت سے واقع ہوئے ہیں کہ ان کو تو ضبط تحلیل نہ ممکن ترین امر ہے۔ حضرت صدیقی نے اپنے شیخ حضرت قبلہ قریشی کے حکم کے مطابق ان کی زندگی ہی میں اپنے بعض واردات قلمبند فرمائے تھے، جن کی حضرت قریشی نے تصدیق و توثیق فرمائی تھی۔

حضرت مرشدہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

۳۔ ایک دن میں جاڑے کے قیام میں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں حاضر تھا۔ اور یہ کی نسبت حضور اکرم ﷺ سے بالکل سامنے تھی اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

بسلع صالحون لیک ۔ خلق ۔ میں اس کے معنی کو سمجھتا ہوں نے عرض کرتا ہوں۔ یا رسول اکرم (ﷺ) یہ تو میرے مرشد کا حق ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ یہ فرمان تیرے لئے ہے، بار بار جب یہ فرمان ہوتا رہا تو میں نے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھا تو حضرت قبلہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ مسکرا رہے تھے، شرم کی وجہ سے میں نے عرض کیا۔ حضرت میں ذرا باہر جاتا ہوں۔ فرمایا جاؤ۔ مگر یہ فرمان برابر جاری رہا۔ اس کے بعد میں واپس آیا۔ اور یہ سفر بند جھر کا ختم ہوا۔

۴۔ علالت سے قبل سفر کے اثناء میں میرے اوپر ایک حالت ہوا کرتی تھی وہ یہ کہ یکایک بیدل سفر میں مجھے یہ معلوم ہوتا کہ حضور اکرم ﷺ اپنی گوسپارگ کے شکار و فرمائے ہوئے ہیں، میں اس میں گرجاتا، وراس کے بعد کھڑا ہو کر سفر کو طے کرتا۔ ایک دن سوانا نور الحسن صاحب نے اس کیفیت کی حقیقت سمجھی اس کے سننے کا سبب یوں بنا کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے اکثر حالات معلوم فرمایا کرتے تھے۔ میں نے جب عرض کیا کہ اس گرنے کے اندر یہ کیفیت نظر آتی ہے سوانا نور الحسن

besturdubooks.wordpress.com

صاحب نے عرض کیا کہ میں پہلے آپ کا چیر بھائی تھا۔ اب آپ کا غلام ہوں، مجھ کو یہ کیفیت حاصل نہیں ہوتی۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم کو وہ شیخ حاصل ہے تم بھی حاصل کرو۔

☆ بسا اوقات مراقبہ میں ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوتی ہے اور میرا وجود سرتاپا تجلیات سے بقعہ نور ہو جاتا ہے (مثل بجلی کے لٹو کے روشن ہوتا ہے) اس وقت حضور اکرم (ﷺ) زبردست شفقت و محبت کے میرے وجود کو اپنے قلب مبارک میں داخل فرما لیتے ہیں۔ یہ ایک عجیب کیفیت اور لذت کا عالم ہوتا ہے

☆ ۱۰ شعبان کو دس بجے میں یہ سوچ رہا تھا کہ نماز عصر ہوگی۔ کہ میں عاجز کا ایک وجود عالم مثال میں جا کر مرحوم ٹیل پر نماز پڑھ رہا ہے اور بستان جاتا ہوا دیکھا۔ اور ایک عجیب وجود اس جگہ موجود تھا۔ تو حضرت حبیب خدا ﷺ نے سبز تکیہ پر تشریف فرمائی۔ پھر اس سے آگے پرواز نصیب ہوئی۔ پھر وہاں سے بطرف جنوب ہوئی اور یہاں آیا تو کوئی کیفیت پائی نہیں کہ کیا نظر آیا۔ ہاں اتنا معلوم ہوتا تھا کہ ابتدائی مقام ہے۔ پھر وہاں سے واپسی ہوئی تو مغرب کی طرف رجوع ہوا۔ فقیر نہیں جہاں پہنچے مگر یہ خیال آیا کہ ابتدائی مقام ہے اور مخلوق میں عاجز کو پڑے انعام میں ملتی ہے۔ پھر مشرق کی طرف رجوع ہوا۔ تو ایک شہر کے اوپر جا کر السلام علیکم کہی۔ تو وہاں کے لوگوں نے وعلیکم السلام رحمۃ اللہ علیہ کہا اور پہنچ جاتا تھا السلام علیکم کے نعروں سے استقبال ہوتا تھا۔ اسی حالت کے بعد عجب آسمان کی طرف ہو معلوم نہیں کہاں تک سیر ہوئی۔

☆ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر مراقبہ کیا۔ تو سبحان اللہ تمام جماعت کو جذب ہوا۔ بہت خوشخبریاں عطا ہوئیں۔ منجملہ ان کے حضرت شیخ موصوف نے فرمایا کہ اے محمد عبداللہ تک (صاحب) آپ کے سر پر حضرت سرور عالم ﷺ کا سایہ مبارک ہے۔

☆ ۱۷ جمادی الثانی بعد اسباق کی رات کو مراقبہ میں مشاہدہ ہوا کہ حضرت سید البشر ﷺ تشریف لا کر میرے سامنے آئے۔ خوب توجہ دائمہ تھی۔ بڑی فرحت سے عطا فرمائی جس کی کیفیت بیان میں نہیں آ سکتی۔

☆ جب فقیر بروز جمعہ شریف وظیفہ کرتا ہے تو سمر رسول اکرم ﷺ پر چھتے دانت داہنا پاؤں رکھتا ہوں۔ تو یہ حالت ہوتی ہے کہ سمندر علم کا سینہ میں موجزن ہے۔

☆ حافظ صاحب کے دولت قرآن مجید کے ساتھ حضرت سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہوئے۔ اور السلام علیکم فرمایا۔ اس وقت حسب ذیل جماعت یعنی خلیفہ قریشی سعید محمد صاحب، حافظ غلام حیدر صاحب اور قاضی اللہ داد صاحب

besturdubooks.wordpress.com

موجود تھے۔ ان کو بھی اسلام سے فیض فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے (سید علی صاحب کو) تمام سلسلوں کی مراقبہ دائرۃ الاتین تک اجازت ہے۔ باقاعدہ اسباق کا مراقبہ کیا کریں تاکہ جلدی مقامات سلوک کے حاصل ہوں۔ اور فرمایا کہ میں نے حیات دنیا میں ایک دعا طلب کی تھی کہ اے اللہ تعالیٰ! میرے سلسلہ عالیہ میں ایک ایسا شخص پیدا کر کہ قیامت تک یہ فیض جاری رہے۔ یہ دعا حق تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ میں مبارک ہو۔

۲۷ ماہ رمضان ۱۳۴۷ھ مطابق ۱۸ مارچ کو مغرب کی نماز کے بعد نماز اوابین میں معلوم ہوا کہ حضرت سید المرسلین ﷺ میرے مصلیٰ پر میرے سامنے تشریف فرما ہیں۔ کرتا اپنا پہنے مبارک میرے پہننے کے ساتھ ہی کرتہ کی بڑی عطا فرمائی ہے۔ تو میرا سینہ خوب روشن و منور ہو گیا ہے۔ فالحمد للہ۔

۲۸ بعض وقت حضرت سید البشر ﷺ و حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے نصیحت تعلیم حاصل ہوتی ہے۔

حافظ غلام حبیب صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو

زیارت نبی ﷺ

۱ مولانا غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ حرم نبوی میں قیام پذیر تھے کہ خواب میں سرور کائنات فخر موجودات حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آقا نے فرمایا (ﷺ) نے فرمایا غلام حبیب تمہارا قرآن مجھے بہت پسند ہے۔ چنانچہ آپ اس مژدہ جانفزا کو سن کر بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز ہوئے اور نیت کی کہ دوران قیام مدینہ طیبہ شریف کے سامنے حاضر ہو کر قرآن پاک کی تلاوت کیا کروں گا۔ کئی دن یہ معمول چلتا رہا تھا کہ باطنی طور پر

یہ بات واضح ہوئی کہ اس سے مراد محض تلاوت نہیں بلکہ سلامۃ المسلمین میں قرآن پاک بیان کرنا ہے۔ آپ جب حج سے واپس تشریف لائے تو نماز فجر کے بعد درس قرآن دینے کو جزو حیاتہ بنا لیا۔ بارہا دیکھا گیا کہ تھکن، بے آرامی اور ام خواب کے باوجود جب آپ قرآن پاک کی تلاوت سنتے یا درس قرآن دیتے تو طبیعت تازہ دم اور بشاش بشاش ہو جاتی۔

۲ حضرت مولانا سید وصی اللہ حامد حضرت غلام حبیب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات میں خواب دیکھا کہ بڑے بڑے اونچے اونچے پہاڑ ہیں، جن سے دودھ کی نہر بہہ رہی ہے جو خشک ہو چکی ہے اور اس میں بہت سی مردہ مچھلیاں پڑی ہیں۔ میں آگے بڑھتا ہوں تو ایک وسیع میدان میں فرشتہ صورت

besturdubooks.wordpress.com

بزرگ انسانوں کے ایک عظیم اجتماع کو وعظ و نصیحت فرما رہے ہیں۔ میں ایک آدمی سے دریافت کرتا ہوں کہ یہ کون بزرگ ہیں؟ وہ فرماتے ہیں یہ حضور اقدس ﷺ ہیں۔ معاً مجھے خیال آیا کہ اس قسم کے تکلفات میں (جھوٹ میں) مجھیاں فراموش ہو گئیں اور خیال پیدا ہوا کہ وہ (آں جناب) میں ان سے جا کر کیوں کہ حضور کریم ﷺ عن بالمعروف اور نہی عن المنکر فرما رہے ہیں اور میں غافل سو رہے ہوں پس فوراً ان کے پاس جا کر جاتا ہوں کہ اور آؤ حضور انور ﷺ وعظ فرما رہے ہیں۔ میرے جانے پر کچھ لوگ پیچھے آتے ہیں، کچھ توجہ نہیں دیتے اور غافل پڑے رہتے ہیں، حالانکہ میں مسلسل ان کو بلاتا ہوں۔ صبح میں نے اپنے اس رویا کا ذکر اپنے شیخ حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ پاک آپ سے بخوبی دین کا کام لے گا اور بے شمار مخلوق آپ سے ہدایت حاصل کرے گی۔

(تجلیات قرآنی و مالکی، نبی رحمۃ اللہ حسن، ص ۱۰۰، از محمد حسین الدین نقشبندی مجددی صفحہ ۹۹۔ ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی)۔

۳ مرشد عالم حضرت خلیفہ حبیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ اللہ نے کئی مرتبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حضور اقدس ﷺ کی زیارت کرائی ہے۔ میں نے آپ ﷺ کو نماز میں بیت کرتے دیکھا اور قیام رکوع سجدہ اور تشہد میں بیٹھتے وقت آپ ﷺ کی چلنے کی بھی زیارت کی ہے۔

(تجلیات مرتضیٰ، عالم زمان، ص ۱۱۲ مجددی صفحہ ۱۹۔ المکتبۃ الحبیب، دکھی سیجد کراچی)

۴ ... مرشد عالم حضرت خلیفہ حبیب رحمۃ اللہ علیہ نے پہلا حج ۱۹۳۴ء میں کیا اور اس کے چند سال بعد اللہ پاک نے آپ کو بکثرت حج و عمرے کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ایک حج کے بعد (مدینہ طیبہ پہنچ کر) دو راتیں دست آنے لگے جس کے باعث کافی نحیف ہو گئے۔ مریدین و معتقدین نے واپسی پر اصرار کیا کہ آپ کا جی گھبرایا تھا۔ بس اتنا کہنا غضب ہو گیا۔ رات حضرت تاجدار مدینہ ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "حافظ غلام حبیب! میرے شہر میں رہ کر بھی اپنے مدینہ کا شکوہ کرتے ہو کہ دست کھانے کی وجہ سے دست آنے لگے۔ اگر میرے شہر میں رہنا چاہتے ہو تو کسی شے پر اعتراض نہ کرو اور خود فروش کی ہر چیز کو بلا چون و چرا قبول کرو، ورنہ میرا شہر چھوڑ کر چلے جاؤ۔" اس خواب کی بنا میں حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ نے حضور پرنور ﷺ سے معافی مانگی اور آپ ﷺ نے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو معاف فرما دیا۔

(تجلیات مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ۔ صفحہ ۱۰۸)

besturdubooks.wordpress.com

اس میں ہر ایک کے لیے سبق ہے۔

لے سانس بھی آہستہ کہ کاروبار گلہ ہے خطرہ ہے بہت نخت یہاں بے ادبی کا

مسجد نبوی (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاما) کا ادب و احترام تو فرض ہے۔ اسے مدینہ طیبہ کی ہر ہر چیز کا بھی ادب کرو، تصور ہو تنقید کا قصہ تک دل میں اور نہ حرف شکایت زبان پر۔

۵ جولائی میں ایک مرتبہ سرشد عالم حبیب العارفین حضرت مولانا غلام حبیب نقشبندی مجددی قدس سرہ مدینہ طیبہ کے بازار سے چیزیں خرید رہے تھے۔ دکاندار نے جو دام بتائے آپ نے اس سے قیمت کم کرنے کیلئے کہا تو وہ غصہ ہونے لگا۔ رات بحالت خواب آپ نے حضور اقدس کی زیارت کی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مدینے کے کاروبار تمہارے حکم سے چل رہے ہیں۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد آپ نے چیزیں خریدتے وقت قیمت طے کرنا چھوڑ دی۔ اپنے متعلقین کو بھی آپ اسی بات کا امر فرماتے تھے۔

(حیات حبیب یعنی سوانح حیات مرشد عالم حضرت غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ۔ صفحہ ۲۰۷ خانقاہ حبیبیہ نکلوہل)

۶ مرشد عالم حضرت غلام حبیب قدس سرہ عرش والملوت میں ایک رات ڈھائی بجے اچانک بیٹھ کر رونے لگے۔ پاؤں نیچے لٹکائے ہوئے تھے۔ بڑی صاحبزادی کی آنکھ کھل گئی۔ انہوں نے پوچھا ابا جان آپ کو جھٹکا لگی ہے یا پیاس؟ کہتے ہیں آپ کے صاحبزادے مولانا عبدالرؤف صاحب بھی بیدار ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ

میں نے ابھی ایک اچھا خواب دیکھا ہے۔ "حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم قبر اطہر ﷺ سے تشریف لائے ہیں۔ میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا لیکن بھیڑ کم ہو لے تو اٹھوں۔ بھیڑ کم ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ میں نے کھڑا ہو کر سلام کیا۔ آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ میں بیٹھا ہوا ہوں۔ خواب بیان فرما کر صاحبزادہ مولانا عبدالرؤف صاحب سے دریافت کیا کہ کیا یہ خوشخبری نہیں ہے۔ صاحبزادے نے عرض کیا حضرت یہ یقیناً خوشخبری ہے۔ پھر فرمایا "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت بڑی چیز ہے۔ (حیات حبیب صفحہ 307)

اسلام کے قرن اول سے لیکر آج تک ہر زمانے میں خلق اللہ کی تعلیم، تربیت اور اصلاح احوال واخلاق کے لئے علماء وصلحاء اور اولیائے کرام کی مجلسیں نہایت اثر انگیز ثابت ہوئی ہیں۔ حضرت شیخ مولانا الحاج غلام حبیب صاحب نقشبندی مجددی دنیا سے آخری حد تک ہر وقت تک بلکہ مطلع الشمس اور مغرب الشمس تک بھی تبلیغی اسفار کر چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو کلام الٰہی کے فیضان سے

besturdubooks.wordpress.com

فیضیاب فرما رہے ہیں۔

حضرت شیخ اپنے مریدوں پر اس قدر شفقت فرماتے ہیں، اس کی کوئی انتہا نہیں، اور اپنے مریدوں کے ساتھ وہ محبت کر رہے ہیں جو قطب الاقطاب، عالم ربانی حضرت شیخ محمد عبدالمالک صاحب صدیقی مہدوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ کرتے رہے، اور آپ اپنے شیخ صدیقی کے صحیح جانشین اور خلیفہ مجاز ہیں۔

بروز جمعہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۴ء بمطابق ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۲۲ھ، والد بزرگوار کا اسم مبارک کی الدین، قوم اعوان، پیکی خلافت حضرت مولانا فضل علی قریشی صاحب مکین پوری رحمۃ اللہ علیہ سے اور دوسری خلافت حضرت مولانا پیر محمد عبدالمالک صاحب صدیقی خانوال شریف رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔

دراصل حقیقت دین اور حصول دین کا دارومدار اہل اللہ اور اولیاء اللہ کی نظر پر ہے۔

نہ کتابوں سے نہ دفتروں سے نہ زر سے پیدا دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

مرشد عالم حضرت غلام حبیب قدس سرہ 322ھ بمطابق 1904ء میں اپنے آبائی گاؤں میں موضع کوراسی (وادی سون) ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ وصال مبارک 20 دسمبر 1988ء بروز جمعرات صبح نو بج کر 18 منٹ پر بمقام چکوال ہوا۔ چکوال کے درودیوار نے اتنا بڑا جنازہ کبھی نہ دیکھا تھا۔ عام طور پر جنازہ پڑھنے والوں کی وجہ سے

میت کو فائدہ پہنچتا ہے جبکہ بعض بزرگ ہستیاں ایسی ہوتی ہیں کہ جن کا جنازہ پڑھنے سے پڑھنے والوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ آپ کا شمار ان ہی مبارک ہستیوں میں سے تھا۔ موت کے بعد بھی قصب مبارک جاری تھا اور چہرہ انور پر مسکراہٹ تھی۔

یادداری کہ وقت زادن تو ہمہ خنداں بدند تو گریاں

چناں زی کہ وقت مردن تو ہمہ گریہ شوند و تو خنداں

(یاد رکھ تیری پیدائش کے وقت سب ہنستے اور تو روتا تھا۔ اب اس طرح زندگی گزار کہ تیری موت کے وقت سب روئیں اور تو خوش رہا ہو)۔

نہایت ہی حسین و جمیل مسجد دارالعلوم حنفیہ کے صحن کے محاذ میں خاص جگہ پر آپ کا مرقد شریف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحظہ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

besturdubooks.wordpress.com

امام شریعت وطریقت، حضرت مولانا عبدالحق صاحب عباسی المدنی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱ آپ کو حضور اقدس ﷺ کی زیارت مبارک بحالت بیداری میں ہوئی ہے، میرے پیر ومرشد حضرت شیخ پیر طریقت ورہبر شریعت، حضرت اقدس مولانا شمس الرحمن عباسی نقشبندی قلوری دامت برکاتہم وفیوضہم نے اس طرح ارشاد فرمایا کہ

"ایک دفعہ میں (یعنی ہمارے شیخ امام شریعت وطریقت، حضرت مولانا عبدالحق مدنی رحمۃ اللہ علیہ) مسجد نبوی میں رمضان المبارک کی تراویح ادا فرما رہے تھے کہ میں نے دیکھا امام الانبیاء ﷺ تشریف لا رہے ہیں، اور رات مبارک میں ایک چاند رہے، جس میں سے ایسی تابانی ہو رہی تھی کہ آنکھیں چندھیائی جاتی ہیں، اور چاند نہایت ہی حسین اور جمیل ہے، اور چمک رہی ہے جب آپ ﷺ میرے قریب تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے اوپر پھیرا، اور اس چادر سے میں مکمل طور سے ڈھک گیا، بس میں نے یہ واقعہ اپنے شیخ محمد وقت، شیخ العرب والعجم، حضرت مولانا شاہ حبیب الغفور صاحب عباسی رحمۃ اللہ علیہ کو سنایا، اس واقعہ سے آپ بہت خوش ہوئے اور مجھے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہیں بہت بڑی نعمت ملی ہے، اور اب اس کو سنبھالو، اور حفاظت کرو"۔

خصوصاً ایام حج میں دنیا بھر کے لوگ ان کے پاس آتے، کیونکہ ان کے والد ماجد شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حبیب الغفور مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا حلقہ ارادت بہت وسیع تھا، اس لئے لوگ ان کے انتقال کے بعد حضرت مولانا عبدالحق (رحمۃ اللہ علیہ) کو ہی سب کچھ سمجھتے تھے، حضرت ان کو ذکر ومراقبہ وغیرہ کرواتے اور اسباق بھی دیتے۔

۲ ایک واقعہ فرمایا

حاجی مان اللہ امیں مدینہ منورہ میں مراقب تھا کہ دفعتاً آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ عبدالحق (دنیا کو کیا کرو گے؟ حضرت نے فرمایا، کہ اس دن سے دنیا کی سب رغبتیں دل میں جم گئی ہے، اب دل ہی نہیں چاہتا کہ مال میرے پاس رہے۔

اس کے بعد حضرت کچھ زیادہ ہی مخلوق کی طرف مائل ہو گئے تھے۔ ان کا ایک پلاٹ جبل احد کے دامن میں تھا، اسے بھی فروخت کر دیا، کچھ وارثوں میں تقسیم کر دیا اور باقی سنہ کی راہ میں دے دیا۔ ان کا اپنا مکان جو مدینہ منورہ کے محلہ باب المجیدی میں تھا حکومت نے توسیع کے لئے لیا تھا، اس کی بھی بڑی قیمت ان کو ملی تھی، اس میں سے بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں کافی خرچ کیا اور باقی ورثاء

besturdubooks.wordpress.com

میں تقسیم فرمادیا اور کچھ رقم سے ان کے بیٹے احمد نے باب العوان میں مکان بنایا اور ابھی تک وہیں سکونت پذیر ہیں۔

☆ آپ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدنی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے "الجامعۃ الاسلامیہ" مدینہ منورہ کے فارغ التحصیل ہیں، سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کی تکمیل اپنے والد صاحب سے کی اور خلافت سے مشرف فرمائے گئے۔ آپ اپنے والد صاحب کی جگہ طالبین کی اصلاح میں لگے رہتے تھے۔ عصر اور مغرب کے درمیان تعمات سلاسل کا سلسلہ جاری ہوتا تھا۔ بیعت کے ذریعہ سلسلہ کی اشاعت و ترویج فرماتے تھے نہایت خلیق، متواضع، فیاض اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ ورفضیلۃ الشیخ حضرت مولانا الحاج اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ حضرت شیخ مولانا عبدالحق مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے ہیں "الجامعۃ الاسلامیہ" مدینہ منورہ کے فارغ التحصیل ہیں، سلسلۂ عالیہ کے اسباق کی تکمیل اپنے چچا شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور صاحب عباسی رحمۃ اللہ علیہ سے کر کے خلافت سے نوازے۔

حسن نظر

☆ آنکھیں روشن، روشن، دانت شبنم کے قطروں کی مثل آبدار، ہونٹ تابدار، زبانوں کے راستیاز، علماء، صلحاء کی آپ سچی جاتی تصویر قرون اولیٰ کی سادگی کا نمونہ، مطلوع علم و برد باری، مزاج سے چھلکتے ہوئے علم کے خزانے، زبان میں چاشنی، جذبات، جھوں کا حسین امتزاج، چہرہ شرافت کی دستاویز، جب بولتے تو پھول جھڑتے ہیں، بہت ان کا ظرف و امتیاز، رسول اللہ ﷺ کے عشق و محبت میں ڈوب کر اپنے آپ کو کھو دینے والے، درخشندہ و تابندہ شخصیت کے مالک، امام شریعت و طریقت، جس العلماء والصلحاء، حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدنی نور اللہ مرقدہ۔

حضرت مولانا خواجہ عبداللہ صاحب بہلوی شجاع آبادی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱ چمنستان معرفت کے گل سرسبز اور علم و حکمت کے آفتاب جامع الشریعت والطریقت حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی نور اللہ مرقدہ پاکستان کے مشہور شہر ملتان کی تحصیل شجاع آباد سے ۲۲ میل دور ایک دور افتادہ بستی بہلی جودہ پائے چناب سے تقریباً چھ میل مشرق کی جانب ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حضرت مولانا محمد مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ۱۳۱۴ھ کو ماہ رمضان المبارک بروز منگل سورج کے طلوع ہونے کے وقت پیدا ہوئے۔ مولانا محمد مسلم رحمۃ اللہ علیہ ایک راسخ العقیدہ متوکل علی اللہ تبع سنت اور بدعات مروجہ سے متنفر بزرگ تھے۔ آپ اکثر دعا مانگتے تھے اُس خدا داد قدوس نے کوئی نکالا یا تو اسے علم دین پڑھاؤں گا اور عالم بناؤں گا۔ مولانا محمد مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کوئی اولاد نرینہ نہ تھی۔ جو بچہ پیدا ہوتا وہ قضائے الٰہی سے فوت ہو جاتا۔ ایک بزرگ آئے انہیں اولاد نرینہ کی دعا کیلئے عرض کی۔ بزرگ نے فرمایا ہر نماز کے بعد ایک صد بار "رب هب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعاء" پڑھا کریں۔ انشاء اللہ اگلے سال اللہ تعالیٰ ایک نیک بخت دراز عمر والا بچہ عطا فرمائیں گے، وہ اپنے خاندان کا مہر روشن کرے گا۔ چنانچہ ان بزرگ کی دعا کا ایسا اثر ہوا کہ ٹھیک ایک سال بعد ایک شیخ طریقت عارف باللہ معرفت کا تولد ہوا جس نے ہزاروں کے قلوب کو زندہ کیا اور ہزاروں تشنگان کو علم الٰہی سے سیراب کیا۔ آپ کے بارے میں مجھ سے بعض حضرات ملاقات فرمائیں۔

۳ جھنگ کی عورت نے خواب دیکھا۔ حضور ﷺ تشریف فرما ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں "شورکوٹ ضلع ملتان میں ایک بڑے بزرگ ہیں۔ ان کی بیعت ہو جاؤ۔" وہ حاضر خدمت ہو کر بیعت ہوئی۔ ایک عورت نے مرشد حاجی صاحب کو لکھا کہ میں نے خواب دیکھا اور بعد حضور ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ حضور ﷺ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں "اپنے شیخ و مرشد کو میرا سلام کہنا"۔ مرشد حاجی نے لکھا "میں نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ ﷺ انگوروں کا خوشہ مجھے دے کر فرماتے ہیں یہ اپنے مرشد پیر مولانا محمد عبداللہ کو دے دینا وہ بڑے محقق آدمی ہیں۔"

۴ محترم جناب حاجی سرفراز صاحب مرحوم تعلیم محل نجیب والوں کے فرزند ارجمند محترم محمد سعد خان صاحب تعلیم نے بندہ عبداللہ سے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ مسجد میں عام جمع ہے گھر سے اٹھ کر جب مسجد میں آیا ہوں میں نے پوچھا کہ نماز صاحب کی آمد پر یہ جمع ہے جمع والوں میں سے کسی نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں، اتنے میں جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے آواز فرمائی اے محمد احمد پہلے تم شجاع آباد جاؤ، مولوی محمد عبداللہ صاحب کو میرے سلام پہنچاؤ، اس کے بعد مجھے بیداری ہوئی چند یوم بعد حضرت والا کی خدمت میں حاضر ہوا تو یہی اکرم ﷺ کے سلام پہنچائے اس وقت حضرت والا بہت روئے اور مجھے مبارک فرمائی اسی طرح سینکڑوں ہی آدمی کو دینی و دنیاوی مصائب سے حضرت والا کی دعا کی برکت سے ایمان اور ولی اور اکثر آپ کا معمول تھا کہ اپنے والدین کی قبور پر ہر روز بعد نماز عصر زیارت کے لئے جاتے اور ان کیلئے

besturdubooks.wordpress.com

مغفرت کی دعا فرماتے۔

۵ حرمین شریفین کی حاضری اور حج کے ارادہ کیلئے حاجی عبدالعزیز مرحوم کا خدمات اور ارادہ وغیرہ کی رقوم جمع کرنے کا فتویٰ رحمانی صاحب موصوف کو تھا۔ رحمانی صاحب مرحوم حضرت القدس کے دیرینہ اعتقادی مخلص ارادت مندوں میں شامل تھے۔ ایک دفعہ حاجی عبدالعزیز مرحوم نے سنایا جب حضرت قدس سرہ حج پر تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھ میرے علاوہ حاجی محمد حسین صاحب اور مولوی فیض بخش صاحب ملتانی خدمتگاری کے مشہور آرائیں بھی ساتھ تھے۔ جب ہم مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو حضرت القدس نور اللہ مرقدہ کے ادب و عظمت اور عاشقانہ وارفتگی کی عجیب کیفیت دیکھنے میں آئی۔ مواجہہ شریف کی حاضری پر آپ کو رقت قلبی جاری ہو جاتی۔ مکہ مدینہ منورہ کے قیام کے بعد سرکاری طور پر تیرہ دن رہے گئے۔ حضرت القدس نور اللہ مرقدہ کو عرض کیا گیا

حضرت مدینہ منورہ کے ایام پورے ہو گئے ہیں اب مکہ معظمہ چلنے کی تیاری کریں، آپ نے فرمایا کیا جلدی ہے ابھی کار دار عالم ﷺ کی طرف سے اجازت نہیں ملی۔ اظہار حیرانی پر آپ مواجہہ شریف سے ہو کر باب جبرئیل سے مسکراتے ہوئے تشریف لائے فرمانے لگے حاجی صاحب آپ (ﷺ) کی طرف سے اجازت مل گئی ہے۔ میں نے آپ (ﷺ) کو درخواست دی ہے اگلے سال ہم انشاء اللہ حاضر ہوں۔ دوبارہ سہ بارہ سے اجازت مل گئی۔ چنانچہ ہم اگلے سال حضرت القدس کے ساتھ پانچویں حج پر رفاقت خدمت اور عظیم صحبت نصیب ہوئی ہم اس کو حضرت القدس رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت سمجھتے ہیں۔

ایک دفعہ دورہ تفسیر قرآن خمیس میں جب " انک میت وانھم میتون " کی آیت آئی تو ایک طالب علم جو منکر حیات النبی ﷺ تھا حضرت سے سوال کرنے لگا حضرت " انک میت " کا ضمیر کس کیطرف راجع ہے؟ تو آپ نے فرمایا یہ عالم دنیا کے لئے ہے عالم برزخ میں آپ کی حیات مبارکہ ہمارے مشاہدہ میں آچکی ہے۔

آپ ﷺ زندہ ہیں برزخی زندگی میں عام آدمی کے لئے منکر نکیر کا آنا سوال و جواب کرنا پھر جنت اور دوزخ کے اثرات اور روح کا عذاب سے تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ مسلم ہے منکر حیات النبی ﷺ کے خلاف سب سے پہلے آپ نے اپنا توضیح رسالہ "القول الجلی فی حیاۃ النبی ﷺ" تحریر کر کے شائع فرمایا بار بار ارشاد فرماتے تھے کئی لوگ مدینہ جاتے ہیں مدینہ کو دیکھنے اور کوئی لوگ مدینہ جیسے جاتے ہیں مدینہ طیبہ والے کو دیکھنے۔

۶ حضرت زندگی بھر کبھی بیداری خواب یا کوئی خرق عادت اپنی طرف منسوب شدہ بات کا اظہار

besturdubooks.wordpress.com

پسند فرماتے۔ ہاں مگر خواب آپ نے اپنے والد مرحوم خلیفہ کی کتاب حصن حصین میں تحریر فرمائے تھے جو ۱۳۲۲ھ میں طبع ہوئی تھی۔ یہ خواب مدینہ منورہ میں دیکھا تھا۔ اس خواب کی تعبیر آپ نے خود ہی بیان فرمائی تھی کہ میرے والد ماجد حضور اقدس (ﷺ) کے روضہ مبارک میں جلوہ افروز ہیں۔ بارہ آدمیوں سے گھرے ہوئے ہیں۔ آپ تاج ہدایت پہنا رہے ہیں۔ یہ تاج نبوت ہے جو خصوصیت سے زبان مبارک سے کسی کو قلمرو کرتا ہے۔

۷۔ تیسرے خواب میں مدینہ منورہ میں دیکھا کہ حضرت سید السادات حسین (ﷺ) اپنے ہمراہ اصحاب عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کو لے کر تشریف فرما ہیں۔ ان میں طرف سیدنا صدیق اکبر ہو رہے ہیں۔

حضرت سید الحفاظ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ فرماتے ہیں۔ آپ تک میں واردہوا حضور (ﷺ) فرماتے ہیں۔ مجھ سے پانی مانگو۔ میں نے مجھ میں ڈول کر پانی دیا۔ آپ نے کاسہ میں سے آدھا پانی پیا باقی مجھے دیدیا باقی مانده وہاں بکھیر دیا۔

۸۔ آپ کی سیرت اخلاق عالم اور بیان سے جو انوار و برکات ظاہر ہوتے تھے سماعی اخلاق اور ثقافت مذاکرات سے اچھی معلوم ہوتا تھا جیسے آسمان سے بصورت انسانی پرندوں میں جبریل ایک فرشتہ نازل ہوا ہے۔ آپ کا اخلاق سید المرسلین (ﷺ) سے "انک لعلی خلق عظیم" کے تحت قدم پر تھا۔ ریاضت کا کوئی اثر حضرت ذاتی لیتا ہوا نظر نہیں آتا تھا۔ آپ کی سیرت اطہر سراپا بیان بھی ترتیب روحانی سے پیش نہ آئی۔ انوار و برکات کے بعد ظاہر ہوتا آپ اس سے قدرے نارضامندی کے لہجے سے چپ ہو جاتے۔ اور وہ اپنی کمجوری بیان کر کے معافی مانگ لیتا۔ آپ فوراً راضی ہو جاتے تھے۔

ولی کامل حضرت شیخ مولانا محمد ادریس انصاری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

خلیفہ مجاز شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور عباسی نقشبندی مہاجر مدنی قدس سرہ

۱۔ آپ کے خادم خاص اور خلیفہ مجاز حضرت حافظ شوکت علی نقشبندی فتوری فرماتے ہیں کہ۔

ہم لوگ حج میں تھے تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے راقم الحروف کو فرمایا کہ حافظ جی حضور نبی کریم ﷺ کی طرف سے حکم ہے کہ تم میرے مزار شریف پر کبھی آؤ۔ آپ بھی میرے ساتھ رہنا۔ (حکمت اللہ ہی جانتا ہے) ایک دن اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ تمام رفقاء کے ساتھ عصر کی نماز کے وقت مسجد نبوی ﷺ کے قریب حضرت مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہو گئے حضرت پیر جی رحمۃ

besturdubooks.wordpress.com

اللہ علیہ نے باب الجبری سے باہر میں راقم الحروف کو فرمایا کہ وضو بنا کے تازہ وضو کی ضرورت نہیں آ گئی ہے اب اگر کمرہ کی چابی تمہارے پاس ہے تو اور آپ جا کر نماز پڑھ لو۔ راقم الحروف نے عرض کی کہ حضرت میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔ حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہاری مسجد ہوئی ہے تمہاری نماز رہ جائے گی۔ مسجد نبوی ﷺ میں ایک نماز پڑھنے سے پچاس نمازوں کا ثواب ہے گا۔ راقم الحروف نے عرض کی کہ حضور انشاء اللہ نماز کا ثواب مجھے مل جائے گا۔ میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں، فرمایا چلو پھر تازہ وضو کر آتے ہیں۔ مسجد نبوی ﷺ میں نماز ہو چکی تھی حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ نے نماز عصر پڑھی اور فرمایا کہ حاجی ساتھیوں میں سے آج کوئی نہیں ہے۔ جلدی چلو۔ روضہ مبارک پر صلوٰۃ وسلام عرض کریں جلدی جلدی غسل کیا کپڑے تبدیل فرمائے خوشبو لگائی اور چل دیئے روضہ مبارک ﷺ پر صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کافی دیر ہو چکی تھی کہ کلید بردار وہاں سے ہٹ گئے وہاں تمام لوگ نہیں ہونے دیتے۔ لیکن حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ کو ہٹا سکے (یعنی روضہ مبارک کے پہرہ دار) آنکھوں سے پکڑ کر ستونوں کے ساتھ کھڑا کر دیتے تاکہ آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو اور آپ بھی دیر تک سے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھیں۔ راقم الحروف بھی اندر جا سکا تو دیکھا حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ بڑے اطمینان سے صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہے اچانک راقم الحروف کے دیکھا کہ روضہ مبارک سے نور کی لہریں اٹھتی ہیں اور حضرت پیر جی پر آتی ہیں۔ چند لمحے راقم الحروف یہ منظر دیکھتا رہا۔ میں اچانک میرے دل پر اثر ہوا اور بے ہوشی سی طاری ہو گئی اور اس کیفیت بڑی شدید تھی میں نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا اور وہیں بیٹھ گیا۔ اچانک تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا تو دیکھا کہ حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے جا چکے تھے میں فوراً آپ کے پیچھے گیا کہ جوتیاں میں نے کیا مخصوص جگہ رکھا ہوا تھا۔ حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ کو عرض کی کہ حضور میں آپ کا جوتا لے آؤں اسی دوران اتنی تکلیف شدت اختیار کر گئی ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ بھی جان نکل اسی پریشانی میں واپس پھر روضہ مبارک ﷺ پر اس نیت سے حاضر ہوا کہ میری موت آئے تو نبی کریم ﷺ کے سامنے آئے۔ اللہ والیس والے وہاں سے واپس اندر نہیں جانے دیتے قبلہ شریف کی دیوار کے ساتھ لگ کر چہرہ روضہ مبارک کی طرف کر کے درود پاک پڑھتا رہا اور انتظار میں رہا کہ ابھی موت واقع ہو جائے تھوڑی دیر کے بعد پھر خیال آیا کہ حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف گیا تو حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ کے قریب گیا اور حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں جا کر بیٹھ گیا حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ حافظ جی کیا بات ہے؟ راقم الحروف نے عرض کی کہ حضور دل میں درد ہو رہا ہے حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اصحاب صفہ کے چبوترے کے قریب جا کر لٹا دیا اور میرے بائیں ہاتھ کی نبض پکڑی میں نے جب حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ کا پیرو مبارک

besturdubooks.wordpress.com

دیکھا تو کافی پریشانی کے آثار تھے۔ میں نے عرض کی کہ حضور میری طبیعت ٹھیک نہ ہے مجھے اٹھنے دیں تاکہ آپ کا جوتا لے آؤں حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نہیں آپ اپنے جسم کو حرکت نہ دیں مجھے بتا دیجئے کہاں رکھا ہے میں خود لے لوں گا۔ میں نے عرض کی کہ حضور میں نے جوتا چھپا رکھا ہے۔ مجھے آپ اٹھنے دیں میری طبیعت ٹھیک ہے آپ نے فرمایا کہ جوتا لے آؤ میں نے جوتا لا کر پیش کیا تو حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ یہاں لیٹے رہو میں ہومیو سے کسی آدمی کو بلاتا ہوں حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ نے قاری عبد الحق صاحب کو میرے پاس بھیجا تو وہ وقت روزہ افطاری کا تھا روزہ دار ہونے کے باعث میں کھول کر نماز سے فارغ ہو کر ہومیو چلے گئے کافی دن طبیعت خراب رہی۔ (حیات مدینی ص ۱۲۳ تا ۱۲۴)

حضرت اقدس محمد اشفاق اللہ واجدی مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱ احقر راقم الحروف (محمد اشفاق اللہ واجدی بھوپالی) نے ایک روز عالم واقع میں یہ دیکھا کہ ایک باغ نہایت ہی حسین و جمیل ہے سید دو عالم رحمۃ للعالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام باغ میں ٹہلتے ہوئے مسکرا رہے ہیں۔ نبی رحمت دو عالم ﷺ اپنے اس گنہگار غلام کو مخاطب کر کے مسائل حل فرماتے ہیں۔ حقیر اتنی مٹھائی کھانے کے بعد دوبارہ جو دیکھتا ہے تو باغ میں میرے خلیل خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ مسکرا رہے ہیں۔ فقیر سمجھا کہ مرشد برحق (شیخ المشائخ حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم) کو نیابت رسول ﷺ کامل و مکمل نصیب ہو چکی۔ یہ الحمد للہ۔

۲ ۱۹۹۱ء میں اس ناچیز کو حرمین کی حاضری نصیب ہوئی۔ ادائیگی حج کے بعد سید دو عالم رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدم بوسی کے لئے مدینہ کو رسول ﷺ روانہ ہوا۔ مدینہ شریف کی حاضری میں دلائل الخیرات کا ورد زیادہ نہ تھا۔ مسجد نبوی ﷺ میں درود شریف پڑھنے کا لطف ہی کچھ اور ہے لطف کیوں نہ ہو، سید آقائے دو جہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام سنتے تشریف فرما ہوتے ہیں اور درود شریف سن رہے ہوتے ہیں۔ احناف کی دو تین بڑی جماعتیں حضرات علماء اہل سنت والجماعت دیوبند اور حضرات بریلویہ کا یہ عقیدہ ہے کہ روضہ رسول ﷺ میں نبی رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جسد عنصری کے ساتھ حیات جسمی رکھتے ہیں۔ زائرین کا سلام سنتے ہیں اور جواب بھی عطا کرتے ہیں۔ جن حضرات کے قلوب کی سکرین صاف و شفاف ہے وہ لوگ سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جواب اپنے کانوں سے سنتے ہیں غیر مقلد طبقہ اس بات کا قائل نہیں اللہ رحیم

besturdubooks.wordpress.com

وکریم مسلمانوں کو ان کے لئے سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

ایک دن یہ درویش مسجد نبوی ﷺ میں بعد نماز عصر مراقب ہوا۔ یہ مشاہدہ ہوا حضرت سید الابرار علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہیں دست مبارک میں الصلوٰۃ والسلام کا وجود اقدس بہت بڑا ہے۔ اولیاء اللہ بہت بڑی گول دائرہ میں سامنے بیٹھے ہیں۔ حضرت خواجہ محمد وہم شد حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کو حبیب خدا نے بوسہ دیا ہے۔ لعابِ دہن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دائیں طرف بالکل متصل جلد ملی ہوئی ہے۔ یہ نظارہ دیکھ کر دل بہت خوش ہوا۔ اس واقعہ سے یہ اخذ کیا کہ بارگاہ رسالت ﷺ میں کامل حضوری نصیب ہے۔ آپ کو یہ سب کچھ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سے ملا ہے کہ شیوخ کی توجہات سے نصیب ہوا ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے سرخیل امام ومقتدا یار غار خلیفہ رسول ﷺ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نہیں آقائے دو جہاں خاتم الانبیاء (ﷺ) نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے "اللہ پاک نے جو کچھ مجھے عطا کیا ہے میں نے وہ سب ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینہ میں اتار دیا ہے" وہی صدیقی فیض ہی سینہ بسینہ آپ تک کامل آیا ہے نسبت اتحادی کے کامل واکمل امین ہیں۔

(سیر خلیل صفحہ ۵۸ تا ۶۰)

۳ میرے برادر خلاص منیر احمد صاحب چوہان کا بیٹا جس کا نام ابوسعید احمد خان ہے۔ تقریباً میں عمر تقریباً ساتھ یا آٹھ سال ہوگی کھیلتا ہوا گر پڑا۔ اس کا بایاں بازو ٹوٹ گیا۔ گورنمنٹ ہسپتال سے جواب ملنے پر اس کے ہسپتال فیصل آباد میں داخل کروایا۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ بچے کا بازو کاٹنا پڑے گا۔ ورنہ اس کی زندگی خطرہ میں ہے۔ فقیر درویش بھکا بھائی خانقاہ شریف میں کے ذریعے گیا۔ نرس ہی میں یہ مشاہدہ ہوا خانقاہ شریف کی مسجد میں جناب رسول مقبول ﷺ نماز فجر کی امامت فرما رہے ہیں۔ وقت دعا میں رحمت ﷺ اونچی آواز میں سب مقتدیوں کو یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اشفاق کے بھتیجے ابوالسعد احمد خاں کیلئے دعا کریں دوران دعا میں سب مقتدیوں کا لباس سیاہ ہو جاتا ہے۔ صبح آٹھ بجے خانقاہ شریف سے واپس حاضر ہوا آپ کی قدم بوسی کے بعد ساری صورت حال عرض کی میرے مرشد نے بچے کا حال سننے کے بعد فرمایا "چھوڑ اللہ بھلی کرے گا" فقیر نے آج شام بہاولپور کی طرف سفر پر جانا ہے میرے ساتھ چل" آپ کے ساتھ بذریعہ بس سفر میں رہا اجازت ملنے پر گھر آیا تو بچے ابوالسعد احمد خاں کو اچھا بھلا کھیلتا پایا۔ بڑے بھائی نے بتایا ہے خانقاہ شریف روانہ ہونے کے بعد ڈاکٹروں نے ایکسرے اور متفقہ فیصلہ دیا کہ بازو کاٹے بغیر کوئی چارہ نہیں اور بات تادیر نہ کی۔ صبح درویش بھکا میں بچے کو لے جانے سے پہلے ڈاکٹر ولی محمد نے جو شعبہ کا انچارج ہے دوبارہ ایکسرے لیے تو ایکسرے میں کسی قسم کی تکلیف نہ تھی بھائی

besturdubooks.wordpress.com

منیر احمد چوہان صاحب کہتے ہیں ڈاکٹر ولی محمد صاحب نے بے ساختہ زبان سے کہا بچہ گونگی کی دعا لگی خدا کا شکر کریں اور بچے کو گھر لے جائیں۔ (میرے خلیل صفحہ ۷۰)

حضرت مولانا سیف اللہ خالد صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

خلیفہ سجاد محبوب العارفین حضرت مولانا پیر غلام حبیب نقشبندی مجددی رحمہ اللہ

ایک مرتبہ آپ کو خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت اس حال میں ہوئی کہ آپ نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک چوس رہے ہیں۔ (حیات حبیب ص ۱۷۳)۔

آپ کی ولادت ۱۹۴۵ء میں بہاولپور (انڈیا) میں ہوئی۔ آپ کے والد گرامی کا نام محمد علی ہے۔

پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد آپ کے والد گرامی نے ہجرت کی اور سیفدابہ ضلع خیرپور سندھ میں سکونت اختیار کی۔ آپ نے ناظرہ قرآن پاک اور ابتدائی فارسی کی تعلیم مولانا محمد دین صاحب سے حاصل کی۔ اس کے بعد جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں داخل ہو کر جماعت دہم تک کی کتب پڑھیں۔ پھر دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا میں داخلہ لیا اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب، حضرت مولانا ظہور الحق صاحب، حضرت مولانا منظور الحق صاحب رحمہم اللہ سے ایک سال کتب پڑھیں۔ اس کے بعد دارالعلوم کراچی میں داخلہ لیا اور استاذ العلماء حضرت مولانا سبحان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مشکوٰۃ شریف پڑھی۔ مزید برآں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب، حضرت جسٹس مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب، حضرت عبدالمجید صاحب اور حضرت مولانا عشق الٰہی صاحب سے دیگر کتب کی تعلیم حاصل کی۔ پھر آپ نے قمر المدارس ملتان میں داخلہ لیا۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بخاری شریف، حضرت مولانا محمد شریف کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے ترمذی شریف، ابوداؤد شریف، حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب سے مسلم شریف اور حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ صاحب (شاگرد رشید حضرت شیخ الہند اور استاذ محترم حضرت مولانا خیر محمد صاحب دیوبندی جالندھری وغیرہم) سے دو پارے ترجمہ قرآن پاک پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ ۱۹۶۶ء میں دورہ حدیث مکمل ہوا۔

آپ کے سراپا کی جاذبیت و دلکشی کی استقامت نے آپ کے مریدین و معتقدین کے حلقہ

besturdubooks.wordpress.com

کو دعوت دیتی۔ آپ اسلام آباد کے افق پر چاند بن کر چمکتے رہے اور باغ کے فرمان پر چلتی ہوئی گزرتے رہے۔ لوگ آپ کا نام سنتے اور آپ کی شخصیت کو دیکھتے تو سیف اللہ خالد کی نسبت کا ماہ آپ کے ماتھے میں روشنی نظر آتی۔

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے ۔۔۔ رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہے

حضرت بابو جی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

میر پور خاص (سندھ) کے ولی کامل عارف باللہ حضرت بابو جی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی نسبت کے حامل تھے۔ عشق نے دوام شریف پڑھتے تھے۔ ایک بار خواب میں آپ کو تاجدار مدینہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بابرکت نصیب ہوئی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہمراہ تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا "یہ عبداللہ مجھ تک آنا چاہتا ہے مگر اس میں اتنی ہمت نہیں کہ آ سکے۔ آپ اسے مجھ تک پہنچا دیں"۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کے قلب پر انگلی رکھ کر فرمایا "تعوالہ اللہ"۔ بابو جی آپ کی آنکھ کھل گئی۔ آپ سیدھے دریشے میں اللہ کا ذکر سرایت کر چکا تھا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک آواز ہی سے آپ کو واصل کر دیا۔

(حیات صدیق ص 677)

حضرت بابو جی رحمۃ اللہ علیہ انجینئر تھے۔ تنخواہ تھوڑی ہونے کی وجہ سے گذر اوقات میں تنگی تھی۔ مگر حرام و رشوت کو زہر ہلاہل سمجھتے تھے۔ ایک بار خواب دیکھا کہ جنت کے باغات کی سیر کر رہے ہیں اور آپ کا گھر سرخ یاقوت کا بنا ہوا ہے۔ اپنے والد کی دعوت کے بعد ان کو جنت کی سیر کرتے دیکھا۔ آپ کو دیکھ کر والد نے فرمایا "بیٹا تو نے بیٹا ہونے کا حق ادا کر دیا۔ میں تمہارے طفیل جنت میں پہنچا ہوں۔ میرا ٹکٹ آپ سے خوش ہے"۔ آنکھ کھلی تو آپ نے اطمینان کا سانس لیا۔

حضرت صوفی محمد دین رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

حضرت بابو جی رحمۃ اللہ علیہ کو کشف القلوب نصیب تھا۔ بارگاہ رسالت (ﷺ) میں ایسی قبولیت حاصل تھی کہ جس شخص کے لئے دعا فرماتے کہ اسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جائے تو اسے تین دن کے اندر زیارت ہو جاتی تھی۔ رائے ونڈ کے اجتماع پر تبلیغی جماعت جھنگ کے میر جناب صوفی محمد دین صاحب نے فرمایا کہ اپنی طرف سے تو اعمال صالح کی

besturdubooks.wordpress.com

بہت کوشش کرتا ہوں مگر ابھی تک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب نہیں ہوئی اور حضرت بابوجی رحمۃ اللہ علیہ سے دعا کی درخواست کی۔ آپ نے اندر اکرم دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیے اور صوفی محمد دین صاحب کو تین دن کے اندر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔
(حیاتِ حبیب۔ صفحہ 679)

ایک نوجوان کو زیارتِ نبی ﷺ

۱۔ حضرت بابوجی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ ایک نوجوان کی منت سماجت پر دعا کی کہ اسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو۔ اس نوجوان نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس کی جانب پشت کر لی۔ اس نے حضرت بابوجی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے یہ خواب بیان کیا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے متعلق معلوم کیے تو وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت دل میں میل رکھتا تھا۔ اس کے بعد حضرت بابوجی رحمۃ اللہ علیہ کسی اپنے مخلص کے لئے زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کرتے تھے۔
(حیاتِ حبیب صفحہ 680)

ایک مرید کو زیارتِ نبی ﷺ

۱۔ حضرت شیخ وجیہ الدین دامت برکاتہم کے ایک مرید کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرید سے ارشاد فرمایا کہ شیخ صاحب کی اتباع کرو۔ شیخ صاحب میری صحیح نیابت کرتے ہیں۔ (حیاتِ حبیب صفحہ 689)

۲۔ شیخ صاحب 1933ء میں یوپی (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد کا اسم گرامی محی الدین ہے۔ والدہ محترمہ اپنی اتقاء و پرہیزگاری کی وجہ سے "رابعہ بصری" کے نام سے یاد کی جاتی تھیں۔ قیام پاکستان سے پہلے ہی آپ کے والدین کا انتقال ہو چکا تھا۔ پاکستان بننے کے بعد آپ نے اپنے مشفق و مربی برادر کلاں جناب رفیع الدین کے ساتھ کراچی ہجرت فرمائی اور وہیں سے ایف ایس سی کرنے کے بعد امریکہ چلے گئے جہاں انہ یانا یونیورسٹی سے سول انجینئرنگ میں ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔ 38 برس کی عمر میں آپ نے قرآن پاک حفظ کیا اور عربی زبان میں دسترس حاصل کر لی۔ آپ قرآن مجید اس قدر روانی، سوز اور رقت آمیز لہجے میں پڑھتے ہیں کہ سننے والا تڑپ جاتا ہے۔ حضرت بابوجی رحمۃ اللہ علیہ کے مشورہ سے آپ نے انجینئرنگ یونیورسٹی

besturdubooks.wordpress.com

لاہور کے سول ڈیفنس میں بحیثیت افسر کی حیثیت سے عہدہ سنبھال لیا اور ایسے شیخ سنت نوجوان داڑھی کی جماعت تیار کی کہ شاید من حیث الجماعت پوری دنیا میں اس کی نظیر نہ ملے۔ آپ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے اور سادہ لباس زیب تن فرماتے ہیں۔ عاجزی و انکساری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ گم نام رہ کر زندگی بسر کرنا آپ کا معمول ہے اگر آپ کو جبیدہ وقت بایزید عصر اور شبلی دوراں کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ صاحب حال اور صاحب کشف و کرامات بزرگ ہیں۔ آپ کا کوئی عمل بھی کسی سے خلاف سنت نہیں پایا۔ آسمان کی زینت ستاروں سے ہے اور زمین کی زینت پرہیزگار انسانوں سے ہے۔ آپ کا شمار ایسے ہی پرہیزگار انسانوں میں ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو شیخ صاحب کے الفاظ ہی سے پکارنے کی اجازت دیتے ہیں۔ اگر کوئی صاحب "حضرت" کا لفظ استعمال کریں تو فوراً ٹوک دیتے ہیں۔ 1982ء کے سالانہ تشکیلی اجتماع کے موقع پر حضرت مرشد عالم پیر غلام حبیب قدس سرہ نے آپ کو خلافت و اجازت سے نوازا۔ جب عمرہ کے لئے حرمین شریفین تشریف لے گئے تو مدینہ طیبہ میں بہت سے عربی مسلسل لوگ آپ سے بیعت ہوئے۔

ایک استاد کو زیارت نبی ﷺ

آپ کو خواب میں کئی مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بابرکت نصیب ہو چکی ہے۔ گجرات (بھارت) میں بمقام "سیسر" "فلاح الدین" نامی بہت بڑا دینی مدرسہ ہے یہاں کے مہتمم حضرت مولانا عبداللہ گجراتی دامت برکاتہم نے حضرت مرشدنا علیہ الرحمۃ اللہ علیہ کو سالانہ جلسے میں شمولیت کی دعوت دی۔ جلسے کے انتظامات قابل دید تھے۔ جلسہ کا آغاز تلاوت کلام مجید سے ہوا۔ اس کے بعد مہتمم صاحب نے سامعین کو بتایا کہ ہمارے مدرسے کے ایک استاد نے دو دن قبل خواب دیکھا کہ ہمارے مدرسہ کا سالانہ جلسہ ہو رہا ہے اور اس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ یہیں جس لمحہ مہتمم صاحب نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی لیا تو حضرت مرشدنا علیہ رحمۃ اللہ علیہ جلسہ گاہ میں وارد ہوئے۔ صبح کی نظر جوں ہی آپ پر پڑی تو بے اختیار پکار اٹھا کہ ایک ولی کامل نائب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس خواب کی تعبیر بن کر آ گیا ہے۔ جن استاد نے خواب دیکھا تھا انہوں نے تصدیق کی کہ میں نے خواب میں یہی صورت دیکھی تھی۔ (حیات حبیب صفحہ 712)

☆ حضرت شیخ سلمان احمد مولیہ دامت برکاتہم کی ولادت باسعادت 21 اگست 1943 کو ریاست بنوائٹ ری یونین میں ہوئی۔ حضرت مرشدنا علیہ پیر غلام حبیب صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ

besturdubooks.wordpress.com

ہیں جب بھی وہ بیان کے تبلیغی سفر پر تشریف لے گئے تو ان کی پرکشش شخصیت سے متاثر ہو کر آپ ان کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے اور آہستہ آہستہ معاملہ یک جان دو قالب تک جا پہنچا۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

آپ نے حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد ایک موقع پر فرمایا بیوی خاوند کو اس کے مرنے کے بعد بھول جاتی ہے۔ اولاد ماں باپ کو بھول جاتی ہے مگر میں حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کو نہیں بھول سکتا۔ آپ کو حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ عمرہ ادا کرنے کی سعادت کے علاوہ کئی مقامات پر ساتھ سفر کرنے کا موقع بھی ملا۔

۱۲ حضرت شیخ سبحان کو حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد نبوی (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) میں نماز مغرب کے قریب 30 مئی 1987ء مطابق 2 شوال 1407ھ کو اجازت و خلافت سے نوازا۔ آپ دبی یمن کے آزاد مراکش اور طانوی

ماحول میں روشن چراغ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ شیخ محمد امین دبی یمن، جزائر اور ملائیشیا کے لوگ آپ سے شرف بیعت حاصل کر چکے ہیں۔ آپ نے حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کی حرکات و سکنات اور عادات و ملفوظات سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا اور پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اللہ تعالیٰ کو پایا۔

حضرت مولانا محمد اکبر شاہ کو زیارت نبی ﷺ

۱ مولانا محمد اکبر شاہ سہانن کا ٹاں دہی میں مدرسہ امینیہ میں تعلیم حاصل کرتے تھے۔ حضرت خواجہ محمد عبداللہ لک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوتے ہی کشف کرامت شروع ہو گئی۔ انہیں ایک واقعہ مولانا حافظ غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلے میں مزار مقدس حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ پر دہلی میں پیش آیا۔ آپ نے عالم رویا حضور انور ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ نے شاہ صاحب کو فرمایا "مولانا حافظ غلام حبیب سے کہو وہ اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے دے کیونکہ وہ اس کی دینی ترقی میں حائل ہے۔ اس کی دوسری بیوی طفیب لڑکا جنے گی، اس کے بعد دو بچے سے اس کو رشتے کی پیش کش ہو گی۔ ایک قبول نہ کرنا کیونکہ وہ مختصر ہیں، دوسری پیش کش قبول کر لینا۔ یہ عورت وفادار ہو گی اور جس سے اولاد ہو گی۔ ایک بیٹے کا نام حافظ عبدالرحمن اور دوسرے کا نام حافظ عبدالرحیم رکھنا۔" چنانچہ مولانا حافظ غلام حبیب جب دبی سے وطن واپس آئے تو طلاق اور وفات کا واقعہ پیش آیا اور آپ نے تیسری شادی کی، جس سے حافظ عبدالرحمن اور

besturdubooks.wordpress.com

حافظ عبدالرحیم کے علاوہ حافظ عبدالرؤف رضا اللہ عبدالقدوس اور تین دیگر صاحبزادیاں پیدا ہوئیں جو بقید حیات ہیں ان کے علاوہ دو صاحبزادیاں قبل از بلوغت وفات پا گئیں۔

(تجلیات قریشی و مالی حسین رحیم اللہ، ص ۱۸۰، ۱۸۹)

مرشد عالم حضرت غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے چند سال بعد آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے اور جانشین حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی وصال ہو گیا اور اب دوسرے صاحبزادے حضرت مولانا حافظ عبدالرحیم نقشبندی مجددی گجراں میں آپ کے جانشین ہیں۔

ایک مرید کو زیارت نبی ﷺ

(مرید حضرت شیخ جیالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز محبوب العارفین

حضرت پیر غلام حبیب صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ)

آپ کے ایک مرید کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ شیخ صاحب کی جوتی درست کرتے ہیں۔

(انوار حبیب ص ۱۹۳)

حضرت شیخ سلیمان احمد مونگیری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

(خلیفہ مجاز محبوب العارفین حضرت مولانا پیر غلام حبیب صاحب نقشبندی

مجددی رحمۃ اللہ علیہ)

۱ قلاع دار جلکیہ ایک بہت بڑا دینی مدرسہ ہے۔ مدرسہ کے مہتمم حضرت مولانا عبداللہ گجراتی دامت برکاتہم نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا۔ جلسے میں شمولیت کی دعوت دی۔ سالانہ جلسے کے انتظامات قابل دید تھے۔ جلسے کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد مہتمم صاحب نے بیان فرمایا۔ دوران تقریر مہتمم صاحب نے سامعین کو بتایا کہ ۱۹۰۰ء سے مدرسہ کے ایک استاد صاحب نے ۱۹۰۰ء سے پہلے خواب دیکھا ہے کہ وہ مدرسہ کا سالانہ جلسہ منعقد کر رہے ہیں اور اس میں حضور اکرم ﷺ موجود ہیں۔ عین جس لمحہ مہتمم صاحب نے حضور اکرم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی لیا تو حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ جلسہ گاہ میں وارد ہوئے۔ مجمع کی نظر پڑی تو لوگ بے

besturdubooks.wordpress.com

اقتباس پکارا اٹھے "۔ ایک دن کا مل نائب رسول (ﷺ) اس خواب کی تعبیر بن کر آ گیا ہے۔ جن استاد صاحب نے خواب دیکھا تھا ان کی نگاہیں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے چہرۂ انور پر پڑیں تو کہنے لگے "میں نے خواب میں یہی شکل دیکھی تھی"۔ (حیاتِ حبیب ص: ۱۱۹)۔

آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی جناب احمد مگلیہ ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۲۸ اگست ۱۹۰۹ کو بستی ہزاری یوپین میں ہوئی۔ آپ نے اسکول میں ساتویں کلاس تک کی تعلیم حاصل کی پھر اپنے والد ماجد کے ساتھ تجارت میں مشغول ہو گئے۔ آٹھ سال کی عمر میں آپ کو دینی ذوق وشوق نصیب ہوگیا آپ نے جناب حافظ قاسم اونیاسے ناظرہ قرآن پاک مکمل کیا۔ آپ کے جزیرہ میں جب بھی علماء کرام آتے تو آپ ان کی مجالس میں بیٹھتے تھے۔

۱۹۳۲ء میں جب حضرت مرشد عالم حضرت مولانا سید غلام حبیب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ دنی یوپین کے پہلی مرتبہ تشریف لے گئے تو ایک مجلس میں آپ کو شرکت کا موقع میسر آیا۔ گو کہ آپ کو بیعت کا مقصد معلوم نہ تھا مگر آپ حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کی پرکشش شخصیت سے متاثر ہو کر حلقہ غلامی میں داخل ہو گئے۔ آپ کو حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ سے دوسری ملاقات سات سال بعد نصیب ہوئی۔ اس مرتبہ آپ نے حضرت کے ہمراہ عمرہ ادا کرنے کی سعادت پائی۔ یہ مدت شیخ کی زیارتی کا ذریعہ بنا اور عاطفہ یک چند قلب تک جا پہنچا۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

ترجمہ: میں تو بن جاؤں تو میں بن جائے۔ میں تن بن جاؤں تو جان بن جائے۔ تاکہ اس کے بعد کوئی یہ نہ کہہ سکے میں اور ہوں اور ہے۔

عمرہ کے دوران آپ نے ریاض الجنۃ میں تجدید بیعت کی اور کچھ معمولات قضا کئے۔ آپ نے حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ کئی حج اور دس عمرے بھی ادا کئے۔ عجیب بات ہے کہ آپ اردو زبان نہیں جانتے تھے اور حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ فرانسیسی زبان نہیں جانتے تھے۔ لیکن "دل کو دل کی راہ ہوتی ہے" کے مصداق آپ دونوں ایک دوسرے کی قلبی کیفیت خلوت و جلوت دیکھ جان لیتے تھے۔ آپ کو طبیعتاً قوی جثہ اور فحول قوت ادائی نصیب ہوئی۔ لہٰذا آپ فانی الشیخ کے مقام پر بہت جلد فائز ہو گئے۔ حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد آپ نے ایک موقع پر فرمایا "بیوی خاندگواس کے مرنے کے بعد بھول سکتی ہے۔ اولاد ماں باپ کو بھول سکتی ہے مگر میں حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کو نہیں بھول سکتا"۔ حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ دنی یوپین کے دوران قیام آپ کے گھر رہائش پذیر ہوتے۔ جس قدر آپ کو خدمت کا موقع ملا اس قدر آپ

besturdubooks.wordpress.com

محبت کی بھی بس سرشار ہوتے جاتے۔ آپ فرماتے ہیں "جب حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ یاد آتے ہیں تو میں سب دنیا بھول جاتا ہوں اپنے کو بالکل خالی محسوس ہوتا ہے۔ یہ سب سے آخری عرصہ میں حضرت ضعف کے تھے اس میں آنکھ کی تکلیف بڑھ گئی تھی۔ دایاں آنکھ میں ملاقات ہو جاتے آپ کو اکثر اللہ میں استغراق کی کیفیت طاری ہو گئی تھی کہ آپ اپنے اوپر آتے تو کسی بندے کے مراقبہ میں مشغول ہو جاتے۔ دنیوی بچوں کی طرف التفات کم ہو گیا۔ جب حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کو اس کیفیت کا پتہ چلا تو آپ حرم مدینہ سے دو خط "سلیمان اپنے بچوں سے محبت رکھو" کچھ حرم مدینہ سے خط "سلیمان اپنے بچوں سے محبت رکھو" اپنے وقت میں تحریر فرمائے۔ ایک خط جب حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ دنیوی بچوں کے لئے تحریر فرما رہے تھے تو اپنے آپ کو سمجھا رہے تھے کہ بیٹا تم اللہ والے ہو جاتے ہو یہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے مکتوب سے یہ بات سمجھ میں آئی کہ دنیوی بچوں سے تعلق قائم رکھنا بھی عبادت ہے۔ آپ کے متعلق حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے "سلیمان والد ماں سے متعلق ہے والد بچوں سے۔ بچوں سے دنیا کے تعلق کرنے کو اللہ نے تعلق بنایا ہے" آپ کو خواب میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں دہلی، اجمیر، ناگپور، ناگپور پور کے سفر کا موقع بھی نصیب ہوا۔ اس کشمکش میں آنے والے واقعات آپ کی زبانی درج ذیل ہیں۔

(۱) حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ پھولپور سے لاہور تشریف لائے۔ اللہ جانے کا ارادہ تھا میں اس سفر میں خادم کی حیثیت سے تھا۔ جب لاہور پہنچے تو مشائخ کے بعد حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "کوئی شہر دیکھنا ہو تو بتلا دو" میں نے عرض کیا "حضرت کہیں لے چلئے"

besturdubooks.wordpress.com

زمین میں بیٹھے کاپڑا دام رہا تھا۔ اس سے پہلے اس نوع کے واقعات میں نوٹ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بیان سنے سے آتے تھے۔ مگر یہاں کے دوران نکل نہ ہوئی۔ کوئی کچھ بہت ہوا تھا کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بیان جاری رکھا اور ہر آدمی کو آواز اس طرح سنائی دیتی رہی جیسا کہ حضرت قریب بیٹھے بیان کر رہے ہیں۔ ایک شخص بھی پیچھے سے نہ بولا۔ نوٹ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اس کرامت کا بہت اثر ہوا۔

۳ جب ہم حکیم پہنچے تو مجھے ایک سے زائد پیغام بھیجنے کی ضرورت پیش آئی۔ تار بھیجنے کی پانچ روپے بھی تو تھے۔ میں جہاں وہ پیش تھا۔ وہاں تار گھر کوئی نہ تھا۔ اور جو پانچ روپے تھے وہ بھی نہ تھے۔ دل ہی دل میں بہت شرمندہ ہوا۔ کہ کیسی اس وقت صورت حال ہو گئی ہے پہنچتے ہی تار بھیجنے کے لئے پیسے مانگنے پڑیں گے۔ اس سے اس حضرت کی کرامت پر خیال ہوا۔

حضرت سید افضال حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کو زیارت نبی ﷺ

خلیفہ مجاز محبوب العارفین حضرت مولانا پیر غلام حبیب النقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

۱ ہم سب اشرف آباد میں بیٹھے تھے۔ دوران گفتگو حضرت مرشدنا غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہم عنوان سے بات کرتے ہوئے کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔ آگے حضور اکرم ﷺ نے ان کے پیچھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کے پیچھے میں تھا۔ میرے پیچھے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کے پیچھے افضال حسین شاہ صاحب تھے۔ یہ بات کہتے کہتے آپ نے چھ حضرات کے مطابق بیان شروع کر دیا۔ گو اس بات کی خبر ابھی تک کسی کو نہیں تھی تاہم اس بات سے خالی نہیں ہوتی۔ (حیات حبیب ص ۲۰۰)۔

۲ آپ کے والد گرامی کا نام سید وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۵ مئی ۱۹۰۴ء میں ہوئی اور آپ سادات گھرانہ کے چشم و چراغ بنے۔ لڑکپن سے

۳ آپ نے ذہانت و فطانت کے جوہر پائے۔ چنانچہ آپ نے بی اے تک سائنس کی تعلیم حاصل کی۔ جب حضرت مرشدنا عالم رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۲۹ء میں حیدرآباد کے تبلیغی دورے پر تشریف

besturdubooks.wordpress.com

لے کے تو آپ نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ رفتہ رفتہ رابطہ بڑھتا گیا اور آپ نے اجازت کی منزل بھی حاصل کر لیا۔ آپ کو حضرت مرشد عالم، امام علماء و اصلحا حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں ۱۹۷۰ء میں چین کی سرحدوں پر جانے کا موقع ملا۔ ۱۹۷۱ء میں پھر آپ حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حضرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "حافظ صاحب یہ کون ہے؟" حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا "آپ کا خادم ہے"۔ حضرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم فرما کر فرمایا "خادم نہیں مخدوم بنے گا"۔ آنے والے وقت نے تصدیق فرمائی کہ وہی کامل ولی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کی تائید ثابت ہوئے۔

۱۹۷۳ء میں حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ مع اہلیہ صاحبہ اور حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ مع اہلیہ صاحبہ چین تشریف لے گئے تو آپ کو خادم ہونے کی سعادت عظمیٰ نصیب ہوئی۔ آپ خدمت میں پیش پیش رہے۔ یہ سفر اس لحاظ سے بھی یادگار رہا کہ آپ کے زوجہ محترمہ حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے "حافظ صاحب جہاں بھی ہم اللہ کے ولی کے ساتھ سفر پر جاتے ہیں وہاں ضرور کچھ نہ کچھ عجیب واقعہ رونما ہوتا ہے"۔ آپ ہم کو تسلی دیتے کہ آپ کی کرامت تھی کہ جب سفر کے اختتام پر جہاز نے کراچی ۱۴ گھنٹہ لگایا تو فوتی کس ایئر پورٹ پر رہا کہ اسے کم خرچی پر سب حیران ہوئے۔ آپ نے تصوف و سلوک میں نہایت شوق و جذبہ سے قدم رکھا تھا تقویٰ اور استقامت کے پروں سے پرواز کی اور اللہ اور اللہ کی منزل میں طے کر گئے۔ چنانچہ ۱۹۸۲ء میں ماہ ذوالحجہ پروز جمعۃ المبارک مسجد نبوی میں حاضری میں تھی۔ نماز جمعہ آپ اجازت خلافت سے مشرف ہوئے۔ حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پگڑی آپ کے سر پر رکھائی اور اپنے سر پر کوئی اور رکھ لی۔ آپ پر عجیب کیفیت طاری رہی۔ آپ نے حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا "حضرت میں اس قابل نہیں ہوں"۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا "یہ کوئی میرے گھر کی چیز ہے جاؤ میرے پاس

امانت ہے"۔ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا (ترجمہ بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کا حکم کرتا ہے کہ تم امانتوں کو ان کے اہل لوگوں کے سپرد کرو) اس آیت کریمہ کے پیش نظر میں یہ امانت اہل حضرات تک پہنچانے کا پابند ہوں"۔

besturdubooks.wordpress.com

پیر طریقت حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ نقشبندی مجددی نخشوری

رحمۃ اللہ علیہ کو زیارتِ نبی ﷺ

۱ یکم فروری ۱۹۹۰ء کو مرشدی مولائی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں یہ عاجز (حضرت شاہ صاحب کے خلیفہ خاص سید نوید حسین صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ) معہ دیگر رفقاء یعنی عبدالحفیظ صاحب، شیخ عبدالحق صاحب، اصغر صاحب، مختیار صاحب، محمود شاہ صاحب، یوسف ماہ نور، کلیم اللہ صاحب وغیرہ مسجد نبوی میں حاضر ہوا۔ داخل ہوتے ہی حضرت شاہ صاحب نے صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔ اسی دوران میں اس عاجز نے محسوس کیا کہ حضور ﷺ تشریف لے آئے۔ تھوڑی دیر کے بعد اشراق کا وقت ہوگیا۔ سب نے نماز اشراق ادا فرمائی۔ بعد نماز عاجز نے مذکورہ کیفیت بیان کی تو حضرت شاہ صاحب پر شدید گریہ طاری ہوگیا اور فرمایا کہ اس گناہگار پر حضور اکرم ﷺ کی اتنی بڑی عنایت۔ کافی دیر تک حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر گریہ طاری رہا۔ مذکورہ کیفیت بیان کرنے کے بعد اس عاجز کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہوگئے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رو رو کر تمام جماعت اور دوست احباب کے لیے خوب دعائیں فرمائیں (یہ خلوت اس عاجز نے مسجد نبوی ﷺ میں بیٹھ کر تحریر کیں)

۲ مذکورہ تاریخ یعنی یکم فروری ۱۹۹۰ء کو عشاء شریف میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے معہ جماعت مذکورہ صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔ صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس نماز میں دعا کی کہ یا رسول اللہ! (ﷺ) اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری فلاں حاجت قبول فرمائے۔" اسی طرح بہت سی دعائیں حضور اکرم ﷺ کے وسیلے سے فرمائیں۔ دعا سے جب فارغ ہوگئے تو اس عاجز نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ جس وقت آپ حضرت ﷺ کے وسیلے سے دعا فرما رہے تھے اس عاجز نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ تشریف فرما ہیں۔ قدم مبارک آپ کی طرف ہیں اور کروٹ سے لیٹے ہوئے ہیں۔ چہرۂ انور آپ کی طرف ہے اور آپ کی دعاؤں کو سن کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش فرما رہے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس عاجز کی کیفیت سنی تو ان پر گریہ طاری ہوگیا اور رو رو کر فرمانے لگے کہ حضور اکرم ﷺ کی مجھ پر وہ عنایات ہیں کہ بیان کروں تو زبان جل جائے گی۔ میں اپنے معاملے کو اخفاء میں رکھنا چاہتا ہوں۔ جذبہ میں فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ روضہ اطہر پر مراقب تھا۔ حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہوگئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا عبداللہ شاہ! دنیا سے تعلق ختم کردو۔ میں نے عرض کیا

besturdubooks.wordpress.com

میں نے تو دنیا سے تعلق ختم کر دیا لیکن وہ میرے پیچھے پیچھے آتی ہے۔ فرمایا اگر وہ آتی ہے تو آنے دو۔ پھر حضور ﷺ نے اسی مراقبہ کی حالت میں فرمایا کہ شیخ عبدالغفور آپ کے لیے بہت استغفار فرماتے ہیں۔

۳۔ مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۹۰ء بعد نماز فجر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح شریف کا درس فرمایا۔ بوقت عشاء کے حضرت شاہ صاحب نے جنت البقیع کی دیوار کے باہر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات پر نام لے لے کر سلام پیش کیا۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر سلام پیش کیا تو حضرت شاہ صاحب پر سخت طاری ہو گئی اور سارا بدن لرزنے لگا۔ اس عاجز نے ہاتھ کا سہارا دیا۔ بعد میں اس عاجز کو فرمایا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بڑی شفقت فرمائی۔

۴۔ مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۹۰ء مدینہ شریف پر اس عاجز کو حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ جیسے ہی حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ پر فاتحہ پڑھنے کھڑا ہوا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے مشہور شعر لے آئے۔ میرے ساتھ اپنے سر بار میرے چچا اور کردار کے بوسے لیتے رہے۔ اس کے بعد اس عاجز نے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ پر سلام پیش کیا۔ مجھ پر بھی وقت طاری ہوئی۔ میرے قریب میری والدہ محترمہ کی تھیں ان پر بھی وقت طاری ہوئی۔ شیخ وغیرہ بھی تھے۔ سب اس قدر انوارات سے متاثر ہوئے کہ بیان سے باہر۔

۵۔ مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۹۰ء بروز بدھ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری شریف کے ختمات شروع فرمائے۔ جب شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور حسین مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا نام شروع کرنے سے قبل حضرت شیخ مولانا عبدالغفور الہ آبادی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں چند تعریفی الفاظ بیان فرمائے تو اپنا جائے اس عاجز نے دیکھا کہ حضرت شیخ مولانا عبدالغفور مدنی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے۔ دوبارہ پھر دوران ختمات اس عاجز نے دیکھا کہ حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ دروازے سے داخل ہوئے اور ان کے ساتھ ایک اور بزرگ بھی داخل ہوئے۔ ختمات کے دوران ایک کیفیت ادبی نمودار ہوئی اور اس طرح کی کہ اس عاجز نے دیکھا کہ ایک کتاب غیب سے چلتی ہوئی آئی اور دروازے سے باہر نکل گئی۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے جب یہ کیفیت بیان کی تو فرمایا کہ خطرات نفسانی و شیطانی سے نجات ہوئی ختمات کی قبولیت کی دلیل ہے۔

۶۔ مدینہ منورہ کے قیام کے دوران ایک دن اس عاجز نے مرشدی مولائی حضرت شاہ سے عرض کیا کہ چند دن سے شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور حسین مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف کی طرف کھنچا جا رہا ہے (گویا کہ یاد فرما رہے ہیں) اجازت ہو تو حاضری دے دوں۔

besturdubooks.wordpress.com

حضرت شاہ صاحب نے بیعت فرمایا۔ ۲۰ جنوری ۱۹۹۰ء بعد نماز ظہر بیعت اتباع سنت کی اور دعا پر بیعت مکمل ہوئی۔ حضرت شاہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ میری طرف سے بھی حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کی قبر شریف پر فاتحہ پڑھ دینا۔ یہ فاتحہ ادا کرنے کے بعد حضرت نے فرمایا کہ سب سے پہلے دل اللہ کی طرف متوجہ ہو (اسم ذات) اللہ پڑھیں یا اس کے بعد حضرت کے طریقے کے طریق ذکر اللہ کی برکت سے دل کھل جائے گا میری اصلاح ہو جائے گی اللہ تعالیٰ اس علم کے ساتھ میں دنیا کی محبت نکال دے گا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جائے گی۔

besturdubooks.wordpress.com

فاتحہ پڑھنے والا تھا کہ حضرت مولانا عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے۔ میرے ساتھ کھڑا دیکھ کر میرے ساتھ نہایت محبت کا سلوک فرمایا۔ مجھ سے پوچھ کچھ کی۔ میں نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے چند خواص تک پڑھ رکھے تھے۔ وہ سنائے۔ سن کر بعد حضرت رحمۃ اللہ علیہ میری گود میں دیئے گئے۔ اس قدر خوش تھے جیسے دادا اپنے پوتا کو گود میں لے کر خوش ہوتے ہیں۔ اس کے بعد میں نے اپنی طرف سے فاتحہ شریف اور قل ھو اللہ تین مرتبہ پڑھ کر ایصال ثواب کیا۔ بعد ازاں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے ایصال ثواب کیا۔ جیسے ہی حضرت شاہ صاحب کی طرف سے ایصال ثواب کیا حضرت شاہ صاحب تشریف لے آئے۔ بہت نورانی صورت کے ساتھ نمودار ہوئے۔ اس وقت اس عاجز نے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ آپ حضرت شاہ صاحب کے پیچھے ظہر پڑھیں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا۔

اس کے بعد اذان ہوئی۔ حضرات رضی اللہ عنہم کی قبور پر فاتحہ پڑھتے ہوئے واپس ہوئے۔ اس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لے آئیں اور میرے پیچھے پڑھ لیا۔ بڑی محبت فرمائی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائیں۔

واپسی میں بھر نے راستہ میں ایک جگہ پر زیارت کی۔ مسجد اور گنبد کے اس کا نام یاد نہیں۔ حضور ﷺ تشریف فرما ہوئے اور چند صحابہ رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے۔ اسی اثنا میں حضور ﷺ تشریف لے آئے اور اس عاجز سے کچھ گفتگو فرمائی۔ یاد نہیں رہا۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (حضور ﷺ کے نواسہ) کے علاوہ باقی میں نے پہچان لئے۔ ان پر ایک کیفیت طاری ہوگئی اور اسی کیفیت میں آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہوگئے۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور میری باتوں کی تصدیق کی جس پر میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اپنا بیان کیا وہ درست ہے۔

عجیب کیفیت

۷ صفر ۱۳۹۹ھ بروز ہفتہ ۹ جنوری ۱۹۷۹ء بعد نماز عشاء مراقبہ کے بعد فرمایا کہ ابھی مراقبہ میں آپ سب کی حاضری ہوئی۔ اس وقت میری زبان پر ایک سوال آیا۔ ایک ایک آدمی سے سوالات نہیں کئے۔

besturdubooks.wordpress.com

ایک دن شوق ہوا کہ ذرا قریب کھڑے ہو کر مسجد کا دروازہ پڑھوں کہ خیال آیا کہ میں تو بیٹھا ہوں میں قریب کھڑے ہونے کے قابل نہیں۔ چنانچہ کچھ دور ہی رکے ساتھ کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔

۸ مورخہ ۱۶ جون ۱۹۷۹ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۹۹ھ بوقت صبح بعد الفجر ہم وقیہ فرمایا کہ دوران قیام مدینہ منورہ ایک دفعہ مواجہہ شریف میں صلوٰۃ وسلام پڑھ رہا تھا کہ ایک کیفیت طاری ہوئی دیکھا کہ حضور ﷺ تشریف فرما ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لیٹے ہیں اور ان کی ٹھوڑی حضور ﷺ کے گھٹنے سے ملی ہوئی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی لیٹے ہوئے ہیں اور ان کی ٹھوڑی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے سے ملی ہوئی ہے۔ کیفیت ہٹنے کے بعد حضرت قبلہ شاہ صاحب کے دل میں آیا اور فرمایا کہ ساتھیں رضی اللہ عنہ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ زندگی میں بھی حضور ﷺ کے ساتھ رہے اور بعد وصال کے بھی ساتھ ہیں۔

۹ ۱۳۷۵ھ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں ۲۵ رجب ۱۳۷۵ھ واقعہ ہے فجر کی نماز کے بعد میں حجرہ کے سامنے باتھ روم کی چارپائی پر بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ آپ کو پیغام پہنچا تا ہوں۔ وہ یہ کہ روضہ مبارک سے حکم ہوا ہے کہ "عبداللہ شاہ کو بولو کہ یہ کو دل سے نکالا"۔ میں نے جواب دیا کہ میں نے تو دل سے نکال دی ہے۔ زبان سے پیچھے رہی ہے۔ فرمایا "اچھا" اسے آئندہ کوئی نہ کہے گا۔

۱۰ ۱۳۷۹ھ دوسرے سال کا واقعہ ہے۔ مدینہ منورہ سے واپسی کے دن فجر کی نماز کے بعد روضہ اطہر پر اوداعی سلام پیش کرنے کے بعد باہر نکل کر باب جبریل سے نکل کر جب مدرسہ "صولتیہ" کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ آدمی پھر آیا اور مجھ سے کہا کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ "عبداللہ شاہ کو بولو کہ مولانا عبدالغفور (حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ طریقت) کی قبر مبارک کی حاضری کے بغیر نہ جائیں کیونکہ مولانا عبدالغفور ان کی بہت سفارش کرتے ہیں"۔ میں نے جواباً عرض کیا کہ جناب تو وہیں جا رہا ہوں۔

۱۴۰۲ھ تیسرے سال ۱۴۰۲ھ کا واقعہ ہے کہ اسی مذکورہ آدمی نے آکر مجھ سے کہا کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ "عبداللہ شاہ کا نام فضل الخاص (یعنی خاص میں خاص) میں شامل ہو گیا ہے"۔

والحمدللہ رب العالمین

☆ حضرت سید عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق پاکستان کے صوبہ سرحد کے علاقہ بونیر سے تھا۔ آپ کے گاؤں کا نام ہوتار سنگ ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد شروع شروع میں رستم

besturdubooks.wordpress.com

میں رہائش پذیر رہے۔ ۱۹۷۵ء میں آپ نے کراچی ہجرت فرمائی اور تادمِ حیات یہیں مقیم رہے۔

۵ آپ کی ولادت باسعادت گاؤں تورو رنگ (ونیر) میں ۱۳۱۹ھ میں ہوئی۔

۶ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ابتدائی زمانہ تورو رنگ (ونیر) میں گزرا۔ اسی علاقے میں اردو، فارسی اور عربی کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اوائل عمری میں رام پور (ہندوستان) تشریف لے گئے اور وہیں مدرسہ عالیہ (رام پور) میں داخلہ لیا۔ تمام دستار بندیاں وہیں پر ہوئیں۔ درسِ نظامی کی تکمیل ہونے کے بعد اپنے وطن مالوف کی طرف رجوع فرمایا۔

مشغلِ پُر ملال

۷ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عمر شریف کا بڑا حصہ کراچی میں گزارا اور اسّی توے سال کی عمر میں سورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۹۱ء مطابق ۱۳ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ (شب جمعہ) (بعد نماز عشاء) داعی اجل کو لبیک کہا اور ماڈل کالونی (کراچی) کے قبرستان میں آرام فرما ہوئے۔ آپ کا مزار پُر انوار زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حلیہ شریف

سر مبارک پر بال نہیں رکھتے تھے۔ سفید رنگ کا گول عمامہ باندھتے تھے جو نہایت خوبصورت معلوم ہوتا تھا۔ یہ بات مشہور ہے کہ سادات خوبصورت ہوتے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حسینی منسب ہونے کے ناطے سے ظاہری حسن و جمال کا ایک نمونہ تھے۔ رنگ سفید سرخی مائل، پیشانی کشادہ بھنویں صاف اور واضح پلکیں گھنی، آنکھیں بڑی بڑی نہایت خوبصورت اور نورانی، ناک ستواں، ہونٹ گلابی اور پتلے، داڑھی مبارک گول اور گھنی بتیسی گول اور خوبصورت۔

جسم مبارک لمبا گداز اور قوی تھا۔ چلتے وقت قدم مبارک جلدی اٹھاتے تھے۔ شانے پر بڑا رومال اور دست مبارک میں عصا ہوتا تھا۔ ہمیشہ سفید لباس استعمال فرماتے تھے۔ کرتا لمبا ڈھیلا نصف پنڈلی تک اور شلوار ڈھیلی ڈھالی ٹخنوں کے اوپر تک ہوتی تھی۔

حضرت سید نصیر حسین صاحب نقشبندی غفوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

آپ خود ارشاد فرماتے ہیں۔ ۱۹۷۳ء کا سال تھا یہ عاجز حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ شرقی مسجد میں رمضان کے آخری عشرہ میں معتکف تھا۔ دیگر برادران طریقت بھی معتکف تھے۔ بعد نماز عصر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بعد ختم خواجگان مراقبہ فرمایا۔ عجیب و غریب کیفیات کا ظہور ہوا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خصوصی توجہ فرمائی۔ اس عاجز پر حالت وجد طاری ہوگئی۔ وجد نہایت شدت کا تھا۔ یہ عاجز اپنے بستر پر لوٹ رہا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد حالت وجد ختم ہوئی۔ اس کے بعد حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس عاجز کو اپنے پاس بلا کر خلافت سے مشرف فرمایا اور یہ الفاظ زبان مبارک سے ارشاد فرمائے کہ جو امانت اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں ڈالی تھی وہ امانت میں تمہارے سینے میں ڈالتا ہوں۔ پھر فرمایا دستار بندی انشاء اللہ روضۂ اطہر کے سامنے کروں گا۔

رمضان کے بعد یہ عاجز شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر برادران طریقت کے ہمراہ حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوا۔ حج سے فراغت کے بعد مدینہ منورہ حاضری ہوئی۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس عاجز کو مواجہ شریف میں لے گئے اور دستار بندی فرمائی اور حضور اکرم ﷺ کے حضور مجھے کھڑا کر کے میرے حق میں مخلصانہ دعائیں فرمائیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو ایک عظیم بے بہا نعمت سے مالا مال فرمایا۔

besturdubooks.wordpress.com

جب پاکستان واپس ہوئی تو یہ عاجز پگڑی باندھے ہوئے گھر میں داخل ہوا تو اس عاجز کی اہلیہ نے پگڑی پر پسندیدگی کا اظہار کیا کہ پگڑی نہ باندھو کہا کہ مجھے داڑھی رکھنے پر کوئی اعتراض نہیں بلکہ میں خوش ہوں البتہ عمامہ پر اعتراض ہے۔ نوجوانی کے عالم میں اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو خلافت سے مشرف فرمایا۔ ہماری شادی ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا چونکہ معاشرہ میں عمامہ کا عام رواج نہ تھا اس لیے طبیعت پر ثقل گزرا۔

انہی دنوں ایک عجیب کیفیت کا ظہور ہوا۔ کیفیت یہ تھی کہ ایک دن صبح کے وقت اس عاجز نے دیکھا کہ اہلیہ زار و قطار رو رہی ہیں۔ میں نے پوچھا خیریت ہے کیوں رو رہی ہو؟ فرمایا آج رات حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی نہایت خوش و خرم تھے۔ دانت مبارک موتی کی طرح چمک رہے تھے۔ سر مبارک پر سفید رنگ کا دستار تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے عمامہ کی طرف انگلی مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا کہ دیکھو یہ کتنا خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ اشارہ یہ تھا کہ تم اپنے خاوند کے عمامہ پر اعتراض نہ کرو۔ اس خواب کے بعد اہلیہ نے اس عاجز کے عمامہ پر اعتراض نہ کیا۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ (نقشبندی مجتہدی)

۱ مسجد فیض الغفور میں حسب معمول مرشدی و مولائی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بعد نماز جمعہ خطبات پڑھائے۔ دوران خطبات اس عاجز پر استغراق کی کیفیت طاری ہوئی۔ اسی حالت میں دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ تشریف فرما ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے دہرو دائیں جانب مرشدی و مولائی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں اور رو رہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے دہرو بائیں جانب یہ عاجز معصوم اپنے زانو میں سر ڈالے بیٹھا ہے۔ اسی اثنا میں حضور اکرم ﷺ نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس عاجز کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے فرمایا کہ میرے بیٹے کو دیکھو۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس وقت مسکرا رہے تھے۔ مذکورہ کیفیت اس عاجز نے حضرت شاہ صاحب کو بیان فرمائی تو مجھ کو اس قدر مسرت طاری ہوا کہ بیان سے باہر۔ (نقشبندی مجتہدی ص ۱۰۰)

اہلیہ کو زیارت نبی ﷺ

۲ حضرت سید نصیر حسین صاحب نقشبندی غفوری رحمۃ اللہ علیہ خود ارشاد فرماتے ہیں:

"ایک مرتبہ اس عاجز نے شب جمعہ اس خانہ کو مراقبہ کر یا۔ دوران مراقبہ یہ نے دیکھا کہ ایک تخت ہے اس پر حضور اکرم ﷺ جلوہ افروز ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ مولانا سید عبداللہ شاہ

besturdubooks.wordpress.com

صاحب نقشبندی مجددی فخوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتی ہیں۔ تینتے کے چار دن حرف بحرف صحیح سلامت رہے۔ رضی اللہ عنہم تشریف فرما ہیں اور سب مرتب ہیں۔

۲ ایک دن اہلیہ نے کہا کہ ان کی خواہش ہے کہ اپنے گھر پر ختم کرواؤں اور ختم قرآن کروں اور اس کا ثواب حضور اکرم ﷺ کو پہنچا دیا جائے۔ چونکہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت ضعیف تھے اس لیے معذور تھے اس لیے ان کو بلوانے کی نیت نہیں کی۔ چنانچہ اس عاجز نے مسجد فیض اختر جا کر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اہلیہ کی مذکورہ خواہش کا اظہار کیا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بہت اچھا اور یہ بھی فرمایا کہ وہ خود بھی تشریف لائیں گے۔ میں نے جا کر اہلیہ کو بتایا کہ خواہش منظور ہو گئی ہے اور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود یہ فلس تشریف لائیں گے۔ اہلیہ کی خوشی کی انتہا نہ رہی جب انہوں نے سنا کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لا رہے ہیں (اس لیے کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ضعف و بیماری و بصارت بڑھ جانے کا عذر کر دیا تھا۔ ہمیں دعوت وغیرہ میں تشریف نہیں لے جاتے تھے) بہر حال جس دن میں نے اہلیہ کو یہ مژدہ سنایا کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تمہارے گھر تشریف لا رہے ہیں اسی وقت اہلیہ کی قریب کی بیت الخلاء ہوئی۔ فرماتی ہیں کہ جیسے ہی میں نے عشاء کی نماز شروع کی، حضرت صاحب آ گئے۔ حضور اکرم ﷺ کے دونوں دست مبارک خوشی سے روضہ طیبہ سے باہر نکل آئے اور حضور ﷺ نے اہلیہ سے فرمایا کہ میں خود شاہ صاحب کو ختم قرآن کیلئے لایا ہوں، جب تک اہلیہ عشاء کی نماز پڑھتی رہیں روضہ مبارک سامنے رہا۔

۳ یاد رہے جس وقت اس عاجز نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ختم قرآن کی دعوت دی تھی یہ بھی عرض کیا تھا کہ جب آپ غریب خانے پر تشریف لائیں گے تو عاجز کی دو بیٹیوں کو بھی سلسلہ میں داخل فرما لیجئے گا اس لیے کہ وہ سلسلہ میں داخل ہونا چاہتی ہیں۔ چنانچہ ۲۷ رجب ۱۴۰۹ھ مطابق ۳ مارچ ۱۹۸۹ء جمعہ کی نماز جمعہ جماعت کی تکبیر تھی اور اس عاجز کے غریب خانے پر حاضر ہوئی۔ ایک طرف ختم قرآن ہوا اور دوسری طرف حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تم خم دکان پڑھانے۔ بعد ازاں حضرت خوش فرمانے کے بعد جماعت تشریف لے گئے۔ تنہائی میں پہلے کی جماعت میں دونوں بچیوں کو میری موجودگی میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ میں داخل فرمایا اور بیعت تجدید فرمائی۔ جس وقت حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیعت فرما رہے تھے اہلیہ کہتی ہیں اس وقت بھی روضۂ اطہر سامنے آ گیا اور اہلیہ کے دل پر وہ مچلنے لگے۔

۴ اہلیہ کہتی ہیں جب وہ مغرب کی نماز پڑھ رہی تھیں جیسے ہی انہوں نے سجدے سے سر اٹھایا تو دیکھا کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی جگہ سجدہ کیا جس جگہ انہوں نے کیا

besturdubooks.wordpress.com

تھا اور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا پیرہن مبارک صاف نظر آیا۔"

مذکورہ بالا تین کا اس عاجز کو کوئی علم نہ تھا۔ البتہ انوارات کی کثرت بارہا محسوس کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اہلیہ سے کہا کہ آج کیا بات ہے۔ انوارات کی اتنی کثرت کیوں ہے تو اہلیہ مسکرادیں اور کوئی جواب نہ دیا۔ حسب معمول میں نماز عصر سے قبل درس تقریر یا درس دینے کے دوران بستر پر سونے کی غرض سے لیٹ گیا لیکن انوارات کی کثرت کی وجہ سے نیند نہ آئی۔ کروٹیں بدلتا رہا۔ آخر تنگ آکر اہلیہ سے کہا کہ انوارات کی کثرت کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔ اہلیہ پھر مسکرادیں اور مذکورہ کیفیات کا کوئی ذکر نہ کیا۔ میں سمجھ گیا کہ کوئی امر ضرور ہے۔ میں نے کہا کہ چونکہ ہم حضور ﷺ کے ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی کرتے رہتے ہیں۔ شاید اسی وجہ سے انوارات ہیں۔ اس پر اہلیہ نے بتلایا کہ انہوں نے تہیہ کرلیا تھا کہ جب تک شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ غریب خانہ پر تشریف نہیں لے آئیں گے اس وقت تک وہ مذکورہ کیفیت مجھ کو نہ بتائیں گی۔ چنانچہ جب آج شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے تو مذکورہ کیفیت بتائی۔

۵ شیخ کامل حضرت اقدس حاجی حافظ محمد عثمان صاحب نقشبندی عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال پیش آیا اس طرح سے تقریباً ۱۰ سال کی طویل علالت کے بعد ۱۹ ستمبر ۱۹۹۸ء بمطابق ۲۹ شعبان المعظم ۱۴۱۹ھ بروز ہفتہ دوپہر کو اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ آپ سلسلہ نقشبندیہ کے ایک کامل شیخ طریقت تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ آپ کے خلیفہ نماز مدرسہ کاشف عرمیر اب کوٹھ کے ناظم اعلیٰ جناب حضرت قاری مولانا صلاح الدین صاحب (استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ نارتھ کراچی) نے پڑھائی۔

سلسلہ نقشبندیہ کی اشاعت و تبلیغ کیلئے اپنے آپ کو ہمہ تن وقف کر رکھا تھا۔ ہزاروں مرد و زن کو زندہ کر کے حیات روحانی بخشی۔ کراچی اور کراچی سے باہر ملک کے دور دراز علاقوں میں ذکر و فکر کے حلقے قائم کر کے نقشبندی مراقبات کا نظم کیا۔ چنانچہ خرابی صحت کے باوجود سلسلہ کے فروغ کیلئے الحمد للہ تین بار انگلستان کا تبلیغی سفر کیا۔ جہاں جلال آباد اور کابل کے گورنروں نے والہانہ انداز سے آپ کا استقبال کیا۔

آپ کی شخصیت اتباع سنت، استغنا، تواضع اور خوش اخلاقی کا پیکر تھی۔ ویسے تو آپ کی زندگی کے پاکیزہ واقعات بے شمار ہیں مگر ایک خاص بات جو بہت ہی غور پر اتباع سنت کی ایک برکت قرار دی جاسکتی ہے کہ تدفین کے وقت ایک عجیب قسم کی خوشبو محسوس ہوئی تھی۔ عین وصال کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی پھر مسکرائے اور ساتھ ہی بلند آواز میں لا الٰہ الا اللہ

besturdubooks.wordpress.com

محمد رسول اللہ پڑھ کر اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

رب کریم ان کے درجات کو بلند فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے آمین۔

حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

جولائی ۱۹۷۰ء میں سالانہ جلسہ جہلم (اب چکوال) میں بیعت کے اجتماع کے موقع پر ایک دن دربار نبوی ﷺ میں حاضری کا معاملہ پیش ہوا۔ عرض کیا حضور (ﷺ) عرب تا فون کے مطابق بحری راستے سے بارہ روز کا مسافت ہے۔ کئی مرتبہ درخواستیں دیں مگر قرعہ اندازی میں نام نہیں آیا۔ اس پر حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس راستہ سے تو خود کو ہی راستہ اختیار کرنا پڑے گا۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب نے فرمایا "پاسپورٹ تیار کراؤ اور قرعہ اندازی کا خیال چھوڑو۔ بے تو بلاوا آ گیا ہے اس لئے جانا ضروری ہے"۔

۲۵ جنوری ۱۹۷۱ء سے کے قریب مکہ معظمہ پہنچ کر مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو آواز آئی "مرحبا، اھلا وسھلا" اس آواز کو پہلے بھی سنا ہوا تھا۔ سامعین نے بھی سنا

ایک روز حرم میں بیٹھے تھے تو حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب نے فرمایا "مطاف میں بے شمار انبیاء کے آثار نظر آتے ہیں" پھر فرمایا "۱۹ نبیا علیہم السلام یہاں مدفون ہیں (تفسیر مظہری جلد ۳ صفحہ ۳۶۹)۔ بیت العتیق کی تعمیر اور چاہ زم زم کے جاری ہونے سے پہلے یہاں تشریف لائے اور یہیں رہائش فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جن انبیاء کی قوموں پر عذاب الٰہی نازل ہوا نزول عذاب سے پہلے وہ یہاں پہنچ آئے اور یہیں والی اجل کو لبیک کہا۔ فرمایا "کوئی چند رہ صاحب کتاب رسول ہیں۔ باب کعبہ کے عین نیچے حضرت ہود علیہ السلام مدفون ہیں۔ مقام ابراہیم سے متصل حضرت صالح علیہ السلام ہیں۔ رکن یمانی سے حجر اسود کی طرف کوئی تین گز کے فاصلے پر حضرت داؤد علیہ السلام کا دفن ہے۔ حطیم میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام مدفون ہیں"۔

ابھی اعلیٰ جاتے ہوئے ابھی کچھ فاصلے پر تھے کہ قریب پہنچے تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے آواز دی، پھر ہر طرف سے آوازیں آئیں۔ مرحبا! مرحبا! ایک جگہ ٹھہرے ہو کر فاتحہ پڑھی اور تمام ارواح کو ایصال ثواب کیا۔ پھر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے مزار پر گئے۔ ان کے ساتھ ہی حضرت سیدنا داؤد صابونی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر ہے۔ دیکھا کہ کوئی شیخ حضرات سیاہ لباس میں ملبوس وہاں جمع ہیں۔ نور بصیرت سے دیکھا تو دونوں قبریں خالی پڑی ہیں۔ دونوں

besturdubooks.wordpress.com

حضرت علیؓ چلے گئے ہیں۔ اس کی چار شیعہ حضرات نے موجودگی تھی۔ فرمایا

☆ کہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان کی جگہ افضل ہے۔ رکن عراقی سے تیسرے اور چوتھے مصلے کے درمیان جو سفید جگہ ہے یہاں حضور انور ﷺ تین منزل ذکر الٰہی میں مشغول رہے تھے۔ حضور اکرم ﷺ کے انوار کی بارش ہو رہی ہے۔

☆ حرم میں نماز کے لئے جو جگہ منتخب کی وہاں شاہ کو مجلس ذکر ہوئی۔ جب عراقیہ میں مسجد نبوی ﷺ پہنچے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نماز کے لئے اس جگہ کا تعین اور قیام کے لئے مکان کا انتخاب یوں اللہ تعالیٰ کیں ہوا بلکہ سنت کی پیروی کرانا مقصود تھی۔ نماز کی جگہ وہ ہے جہاں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام پہلی مرتبہ آکر اترے تھے اور مکان سے سنت صدیقی کی پیروی کرانی تھی کہ وہ اسی راستے سے حرم میں آتے تھے۔ یہ اس لئے ہوا کہ ان سے تمہارا قلبی تعلق اور پختہ ہو۔ مسجد خیف گئے۔ اس کی محراب کے پیچھے حضرت آدم علیہ السلام دفن ہیں۔ قبلہ رو ہو کر دیکھا جائے۔ تو محراب کے بائیں جانب مسجد کی دیوار سے باہر دفن متصل ہے۔ (مسجد خیف مسائک ماعلی القاری صفحہ ۱۷۱ وفیہ قبر آدم علیہ السلام)۔

پہاڑ سے متصل مسجد کی دیوار کے ساتھ بارہ انبیاء علیہم السلام دفن ہیں، جن میں پانچ صاحب کتاب ہیں۔ آخر کوئے سے آواز آئی "الصلوٰۃ" ۔ وہاں گئے اور یہ تک عراقیہ کیا اور حضرت نوح علیہ السلام سے کلام ہوتا رہا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "مفسرین قرآن نے میری قبر کی نشاندہی جو مختلف مقامات پر کی ہے بالکل غلط ہے"۔

☆ جبل رحمت پر جہاں میدان عرفات ہے اس کے پاس ہی ایک صاحب کتاب رسول دفن ہیں۔ اس میدان کی جگہ حضرت آدم علیہ السلام کو یہ کلمات سکھائے گئے تھے "ربنا ظلمنا انفسنا الخ (سورۃ الاعراف آیت ۲۳)۔

☆ وقوف عرفات سے واپسی کے وقت حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب نے ہم سب سے فرمایا "مبارک ہو"۔

(اسرار الحرمین یعنی ملفوظات والد حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ حافظ عبدالرزاق صاحب، الحسنات منزل، چکوال صفحہ ۲۵ تا ۲۶)

۲ ۱۷ فروری بروز چہار شنبہ ۱۹۷۱ء بعد اشراق مسجد نبوی ﷺ میں حاضری دی۔ حضور اقدس ﷺ کی پائنتی کی طرف میں بیٹھ کر ذکر اور مراقبات کئے۔ دربار نبوی ﷺ میں حاضری ہوئی تو حضور اقدس ﷺ کے فرمان کے مطابق جماعت میں موجود نو افراد کی تجدید بیعت ہوئی۔

☆ پھر جنت البقیع میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے مزار کے پاس

besturdubooks.wordpress.com

گئے تو آپ نے فرمایا اگر حالات اجازت دیتے تو تم لوگوں کو یہاں بیٹھنے کی دعوت دیتا۔ حضرت فاطمہ اکبر رضی اللہ عنہا سے مزار پر حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا میرے بیٹا تم مزار سے پرے ایک طرف ہو جاؤ یہاں روافض کا ہجوم ہے۔ عرض کیا کچھ گفتگو کرنی ہے فرمایا "یہاں روافض کی خوست بڑی ہے تمہاری گفتگو متاثر ہوگی بلکہ میں نے گفتگو کر لیا"۔

۱۲ جمعہ کے دن مسجد نبوی ﷺ میں بیٹھے تھے حضور قدس ﷺ کی خدمت میں تین سوالات کیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "حدیث میں جن لوگوں کا ذکر ہے ان سے تمسک کرنا، کتاب و سنت سے تمسک کرنا ہے"۔ عرض کیا ایک روایت میں "کتاب اللہ کے بعد اہل بیتی کا ذکر ہے اور ایک روایت میں سنتی کا ذکر ہے۔ یا رسول اللہ (ﷺ)! ان میں تطابق کیسے ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "اصل چیز کتاب کے بعد سنت ہے مگر سنت ہونا اور اعمال کے مجموعے کا نام ہے، جو لوگ میری سنت کے احیاء اور اعمال سے مطابق زندگی ڈھال لیتے ہیں وہ دراصل سنت کی زندہ تفسیر ہوتے ہیں، اس لئے سنت اور اہل سنت کے ذکر میں کوئی تعرض نہیں اور اہل بیتی سے مراد چند مخصوص افراد نہیں ہیں بلکہ اس میں تمام ہے خواہ ان کا مجھ سے خونی اور نسبی تعلق ہو یا نہ ہو۔ لہٰذا اہل بیتی سے مراد وہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اور میرے تمسک کرنے والے ہیں جو میری سنت کے حامل ہیں وہ سب اہل بیتی میں آتے ہیں"۔

عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! اہل بیتی کا لفظ قرآنی عرف میں ازواج اور گھر میں بالعموم رہنے والوں کے لئے بولا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "خاص کو عام شامل ہوتا ہے۔ صرف قرآنی میں ازواج اور گھر میں رہنے والوں کے لئے اس بیت کا لفظ مختص ہوا ہے خصوصاً مگر عام امت میں سے جو تمہیں قریب دست ہیں وہ عموماً اس بیت میں داخل ہیں"۔ عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! شیعہ لوگ تو اس سے یہ امام مراد لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "اس تخصیص کا قرینہ کون سا ہے؟ اگر اس بیتی سے مراد نسبی لوازمات کی جائے تو میری اولاد میں سے صرف بارہ کو شامل کرنا اور باقی کو چھوڑ دینا اس کے بطلان کی دلیل ہے"۔ عرض کیا "اتباع سبیل المومنین چھوڑ دینے کا نام ہی رسول ﷺ کی مخالفت ہے اور اس کا نتیجہ جہنم ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "یہ درست ہے"۔ (سبیل المومنین وھی سابقون الاولون) کا کامل ہے، پھر تابعین اور تبع تابعین کا طریقہ ہے تو جس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ چھوڑا وہ مخالف رسول (ﷺ) ہے اور اس کے لئے جہنم کی آگ تیار ہے یہی اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے جس پر نص صریح شاہد ہے"۔

حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! میں توشہ دوغ سے ہی

besturdubooks.wordpress.com

بساط بھر فتنوں کی روک تھام میں لگا ہوا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تمہاری تبلیغ اور دین کی طرف سے مدافعت کی رپورٹ مجھے پہنچتی رہتی ہے، میں اس سے بہت خوش ہوں، اللہ تمہاری مدد کرے گا۔ اصلاح خلق کے لئے تمہارا موجودہ طریقہ مجھے جو پسند ہے"۔ ہم مسجد قبا کی جنوبی سمت گئے تو دار الکلام کے پاس ایک گنبد والا مکان نظر آیا۔ حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب نے فرمایا: "یہاں حضرت سعد رضی اللہ عنہ دفن ہیں"۔

جبل احد پر گئے تو حضرت نے فرمایا کہ جبل الدماۃ پر درہ کے دائیں جانب حضرت ہارون علیہ السلام دفن ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب سے فرمایا: "بڑی خوش نصیب ہے یہ جماعت جو آپ کی قیادت میں میری زیارت کو آئی ہے، انہیں وہ انعام دیا گیا جس کا شکر قیام عمر ادا نہیں کر سکتے"۔ (اسرار الحرمین صفحہ ۲۶۷ سے ماخوذ)

☆ ایک روز مسجد نبوی ﷺ میں روضہ مبارک کے نزدیک حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس روافض کا ایک گروہ نعرہ بازی کرنے لگا۔ امام مسجد نے حکم دیا، سپاہی آ گئے اور وعظ سامارکران کو وہاں سے نکال دیا۔ معلوم ہوا کہ یہاں امام کی حیثیت نگران اور محتسب کی ہے اور حضور انور ﷺ کی بے ادبی کرنا گویا جرم قابل دست اندازی پولیس ہے۔ مسجد نبوی ﷺ میں رفع صوت پر روافض کو جو سزا دی گئی اس سے معلوم ہوا کہ "عقیدوں کی حقیقت وہی ہے جو انبیاء کی ہے اور ان کا یہ عقیدہ بھی ثابت ہوا کہ مسجد نبوی ﷺ میں درود پڑھا جائے یا کسی قسم کی آواز بلند کی جائے تو اس کو نبی کریم ﷺ خود سنتے ہیں اور نہ ان کو سزا دی جاتی (اسرار الحرمین صفحہ ۲۷۸ سے ۲۸۰ ماخوذ)

☆ میں نے علوم ظاہری سے فارغ ہو کر علوم باطنیہ کی طرف توجہ کی۔ منازل سلوک طے کرتے ہوئے جب دربار نبوی (ﷺ) تک رسائی ہوئی تو ارادہ کیا کہ بقیہ عمر تکمیہ میں بیٹھ کر یاد الٰہی کروں گا۔ ایک روز سحر کے وقت اپنے معمول میں دربار نبوی (ﷺ) میں حاضر ہوا تو اچانک حضور اکرم ﷺ کی طرف سے یہ القاء ربانی میرے قلب پر شروع ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اسلام کا مکان پتھروں اور اینٹوں سے تیار نہیں ہوا اس میں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہڈیاں لگائی گئیں، پانی کی جگہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا خون لگایا گیا اور گارے کی جگہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا گوشت لگایا گیا، اب لوگ اس مکان کو لوٹنے پر تلے ہوئے ہیں، میرے صحابہ کی توہین کی جا رہی ہے، جو شخص اس کے استحصال کی قدرت رکھتے ہوئے خاموشی سے بیٹھا رہے تو کل روز قیامت اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا جواب دے گا؟ ایک صوفی، عارف اور عالم کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل رکھنا چاہئے، جب تک اللہ تعالیٰ کو اس کے وجود سے کام لینا ہے اس کو محفوظ رکھے گا، جب اس کی ڈیوٹی پوری ہو گی اس کو بلا لے گا"۔

besturdubooks.wordpress.com

یہ واقعہ تقسیم ملک کے بعد حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پیش آیا۔ اس وقت سے اپنی استعداد کے مطابق نمبروں نے دینی خدمت کا کام شروع کر دیا اور کئی نہایت اہم کتب مثلاً رسائل سلوک، الدین الخالص، حیات برزخی، فیوض وغیرہ تحریر فرمائیں۔

(الدین الخالص صفحہ ۳۵۹، ناشر کتب خانہ گنجینہ روڈ، لاہور نمبر ۲)۔

حضرت الشیخ علی احمد نقشبندی مجددی مدظلہ العالی کو زیارت نبی ﷺ

اللہ پاک اپنے بعض خاص مقربین کو اسم اعظم عطا فرماتے ہیں تاکہ وہ اس پر یاد سے منازل قرب آسانی سے طے کر سکیں۔ اور عوام الناس کی حاجتیں اس کے توسل سے پوری ہو سکیں۔ ان برگزیدہ ہستیوں میں سے آپ بھی ہیں جنہیں یہ نعمت بخشی گئی ہے۔

خود فرماتے ہیں۔ "اکثر درجات اور مقامات سے گزرنے کے بعد مجھے اسم اعظم عطا کیا گیا۔ جس کو میں پڑھ رہا تھا۔ اس سے مجھ میں ذاتی قوت پیدا ہوئی جو نہ کسی تشبیہ سے بتائی جا سکتی ہے اور نہ راہ وہم و خیال میں آ سکتی ہے۔ یہ وہ وقت تھا جس نے اس کو پڑھا تو پھر اس طریق علم ہوا کہ:

"وجدک ضالا فہدیٰ" اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف ہدایت دی۔

یہ اشارے کے معنی وہی سمجھ شروع کر دیئے گئے لیکن جب کئی دفعہ بھی مجھے اس کی تعداد معلوم نہ ہوئی پھر معلوم کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا

"درود تاج کی تحت کی تکمیل کے لئے اس کو سوا لاکھ بار پڑھیں"۔

پھر میں نے تہجد کے بعد سوا تین ہزار روز اس پڑھنا شروع کیا تو کئی بشارتیں شروع ہو گئیں کہ ایک بار آنحضرت ﷺ مصری شیشی عطا فرما گئے۔ ایک بار ظاہری و باطنی غذا کے لئے پڑھا تو دیکھا ہوں میری گیڑی کے دو طرے ہیں یعنی ایک ظاہری نعمت کا دوسرا باطنی نعمت کا۔

ایک بار فرمایا "جب یہ تسبیح پڑھتا ہوں تو اونچے سے اونچے مقامات کی ابتدا ہوتی ہے اور اس طرح ختم ہوتی ہوتی جاتی ہے۔ ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اس وقت آپ کا خاص الخاص عمل یہی اسماء مبارکہ ہیں جنہیں سعادت حج سے پہلے چار ہزار آٹھ سو بار تہجد کے وقت پڑھنا آپ کا معمول رہا ہے۔ مگر سعادت حج سے سرفراز ہونے پر آپ نے گیارہ سو مرتبہ مندرجہ ذیل درود شریف کے ساتھ ان اسماء عظیمہ میں اضافہ فرما کر ۴۲۰۰ بار پڑھنے کو اپنا مستقل معمول بنا لیا ہے۔

درود شریف یہ ہے

besturdubooks.wordpress.com

"اللھم صلی علی محمد و آلہ بعدد کل معلوم لک صلوۃ کاملۃ دائمۃ بدوام ملک اللہ وبارک وسلم"

آپ فرماتے ہیں اس درود شریف کے ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ کا ثواب ملتا ہے۔

آپ اکثر اپنے بچے حضرت مفتی اعظم شان سے فرماتے ہیں کہ میری ان تسبیحات کو تم اپنے معمول بنا لو تو تمہارا تعلق تمہارے رب کے ساتھ پیدا ہو جائے گا تو پھر ہاتھ اٹھانے کی کام ہو جائے گا۔ وہ مبارک اسماء یہ ہیں۔

"ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ ھو الرحمن الرحیم"

آپ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنی بیعت سے نوازا تاضی خدا بخش صاحب نے مجھے بتایا کہ میں نے حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا حضرت آپ کے پاس اسم اعظم ہے وہ مجھے بھی بتا دیں، انہوں نے فرمایا میں نے تو مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی نہیں بتایا تم کو کیسے بتا دوں۔

(الف) اسم اعظم یا خلق اعظم ذات اللہ ہے۔

(ب) اثر صدق و نجات ہے۔

(ج) اور جو اس ذات کے حال میں پختہ ہو۔

(د) اور وہ ذات مع صفات کے قلب میں موجود ہو۔

پھل پھول پتوں پہ ہے سب کی نظر شاید جڑ پر نظر نہیں ہے جس کی ہے سب بہار

حضرت الشیخ مولانا محمد عبدالمالک صاحب کے بزرگ ہیں آپ شریعت و طریقت سے مزین اجتباب کثرت عبادات و ریاضت تقویٰ و استقامت پر پابند، رشد و ہدایت میں لوگوں کے لیے مرید ین صورت و سیرت و اخلاق و کردار عقائد و نظریات میں ڈھلے ہیں۔

آپ کی انفرادی و اجتماعی زندگی تقویٰ و سنت کے تابع ہونے کے سبب کئی مدارس مثلاً دارالعلوم اسلامیہ جامعہ علامہ بنوری ٹاؤن، مدرسہ مفتاح العلوم سیدآباد، مدرسہ مظاہر العلوم حیدرآباد، دارالعلوم مدینۃ العلوم شاہ آباد، دارالعلوم کراچی ۱۴، دارالعلوم اسلامیہ خانقاہ طیبہ کے بعض علماء اور مفتی حضرات آپ کے دین متقدین، متعلقین، متوسلین اور بعض خلفاء ہیں آپ کے لڑکے عالم اور پوتے دارالعلوم کراچی میں دورہ تخصص میں زیر تعلیم ہیں۔

آپ شیخ عقائد صحت شیخ، اعلیٰ تقویٰ کثرت ذکر، سنت پر عمل، جہد اور نظام اسلامیہ کی ترغیب دیتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

شیخ علی احمد صاحب سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے ایک صاحب نسبت اور صاحب ارشاد بزرگ ہیں انہوں نے حضرت خواجہ محمد نور بخش صاحب اور شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ عبد الغفور صاحب عرف سیاہ جمل قدس سرہما سے روحانی نورو برکات مرقد وسے روحانی اور اخلاقی فیض حاصل کیا۔ اب انہی بزرگوں کی اجازت سے وہ بندگان خدا کی ہدایت اور رہنمائی کے کام میں بہت زیادہ مصروف ہیں۔

شیخ صاحب کے فرزند ارجمند محمد منظور احمد شاہی نے اپنے والد بزرگوار کے حالات و معمولات بھی تالیف فرمائے ہیں کہ روحانی فیوض کی کیفیت وسعت پوری تفصیل سے قابل دید ہے۔ یہ ضخیم کتاب جس کا نام "سوانح شیخ علی احمد مدظلہ" ملنے کا پتہ: جامعہ نقشبندیہ، آرائیں پڑاؤ نمبر ۲ آدم سنڈھ اور یہ کتاب تین ابواب پر مشتمل ہے پہلے باب میں شیخ موصوف کی ولادت سے اب تک کے حالات بیان ہوئے ہیں۔ دوسرے باب میں تصوف کی راہ میں ان کی جدوجہد اور مختلف اہل اللہ سے حصول فیض کی کیفیت کا تذکرہ ہے، تیسرا حصہ انوار تصوف پر مشتمل ہے اور اس میں شیخ صاحب کے مجاہدات اور اس کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات کا تذکرہ ہے۔ پانچواں باب مزارات و مراقب اور بعض کشف و کرامات پر مشتمل ہے۔ ساتویں باب میں متفرقات کے زیر عنوان شیخ صاحب کی محبت و شوق اور ان کے روحانی مشاہدات کی کیفیات درج ہیں۔ آٹھواں باب ان کے ملفوظات اور خطوط پر مشتمل ہے۔ نویں باب میں شیخ موصوف کے مواعظ حسنہ اور گیارہویں میں ان کے والدین کی خود نوشت بیاض سے منتخب باتیں انتخاب کر کے درج کر دی گئی ہیں۔ بارھویں باب کا عنوان "ذکر و قرب و فلاح" ہے اس میں اصطلاحات نقشبندیہ، اذکار نقشبندیہ لطائف ستہ کو خاصے سے بیان کر دیا گیا ہے آخری باب آپ کے خلفاء کی فہرست پر مشتمل ہے۔

مولانا منظور احمد شاہی کو زیارت نبی ﷺ

۱۹ جنوری ۱۹۷۰ء بروز پیر حضرت شیخ مدظلہ کے بیٹے مولانا منظور احمد شاہی نے دیکھا کہ حضرت ﷺ آپ کو فرماتے ہیں: "الحمد شریف صفائی کر کے زمین میں گڑھا کھود کر اس میں بیٹھ کر ایک ہزار بار ہر نماز کے بعد پڑھیں"۔ چنانچہ آپ نے تو آباد میں اپنی زمین کے اندر ایک حجرہ سات فٹ لمبا چھ فٹ چوڑا اور چھ فٹ گہرا زیر زمین تیار کروایا، اس میں اترنے کیلئے ایک چھوٹا سا راستہ رکھا گیا، سطح زمین کے برابر چھت بنا دی گئی۔ اس میں آپ نے الحمد شریف کا چلہ پڑھا، اس وقت نصف بیالی دودھ کے ساتھ ایک ملکی سی روٹی آپ کا کھانا ہوا کرتا تھا، یہ غلام شاہی صاحب باوضو تیار کرتے تھے۔

آپ فرماتے ہیں: "مجھے نبی کریم ﷺ نے ایک درود شریف عطا فرمایا ہے، اور فرمایا ہے

besturdubooks.wordpress.com

کہ "اس کو ہماری محبت کے لئے پڑھیں"۔ وہ مبارک درود شریف یہ ہے

اللھم صلی علی سیدنا محمد عبدک ونبیک ورسولک النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

یہ درود شریف سرکار دو عالم ﷺ کی محبت حاصل کرنے کے لئے اکسیر ہے۔

۲۔ مئی ۱۹۸۰ء میں فرمایا۔ مجھ پر منکشف ہوا ہے کہ یہ درود شریف چہار دہ سو مرتبہ روزانہ پڑھا جائے جان کنی کے وقت آنحضرت ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔

ایک بار آپ نے فرمایا۔ اگر درود شریف کے ذریعہ یہ فقیر زیارت والا معاملہ پیش ہوتا پانچ ہزار روزانہ بعد فرض پڑھنا چاہیے۔

۳۔ فرمایا ایک بار خواب میں "قسم خوبان" پڑھو کا تحفہ ملے۔ بندہ نے چند روز ہی پڑھا تو دیکھا وہ تمام پرزے جن کی طرف یہ تحفہ منسوب ہے اور بندہ آنحضرت ﷺ کے پاس گئے۔ آپ ﷺ ایک کمرے کے اندر تشریف فرما ہیں، ہم سب باہر حیران کھڑے ہو گئے میری طرف حضور ﷺ نے مسکرا کر دیکھا جب ہم واپس آنے لگے تو میرے ہاتھ میں چھوارے کی ڈلی تھی۔

۴۔ آپ نے فرمایا میں ۱۹۵۶ء میں کھوکھر پارتھا کھانے کا بیان تک تحریر کیا کہ بیٹی تھی اور دودھ تک چھوڑ دیا تھا۔ باوضو روٹی پانی سے کھاتا۔ اگر بھولے کی طلب ہوتی تو پانی دو گھونٹ اس کر پیتا۔ اس دوران ایک دفعہ مراقبہ میں زیارت ہوئی۔ دیکھا نبی کریم ﷺ تشریف لائے ہیں۔ اور سارا کمرہ نور سے منور ہو گیا اور خوشبو سے معطر۔

۵۔ اپنی اپنی حالت ہے ایک مسجد کے محراب کے اوپر اسم "محمد" ﷺ جلی حروف میں لکھا ہوا تھا، میں جب وضو کیا کرتا تو پیٹھ ہوتی، اس پر ایک روز نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اس نام کی طرف پیٹھ کرکے نہ جایا کرو، بلکہ پیچھے ہٹ کر پھر پیٹھ جدا کیا کرو"۔

۶۔ میں ایک بار مسجد میں کرسی پر پاؤں لٹکا کر تلاوت قرآن پاک کیا کرتا تھا، اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا "پاؤں اوپر رکھ کر پڑھا کرو"۔

۷۔ ۱۹۷۷ء میں فرمایا "میں نے آج رات آنحضرت ﷺ کو مردہ دیکھا تو آپ ﷺ کو غسل و کفن دیا، پھر آپ زندہ ہو گئے۔ اس کا علم ہے تم بھی میرے ساتھ ہو، اس کی تعبیر یہ ہے کہ مجھ سے دین کی کچھ خدمت ہوئی۔

۸۔ میری ایک حالت تھی کہ میں قرآن پاک کی ایک منزل روزانہ پڑھتا تھا۔ اس دوران آنحضرت ﷺ کو دیکھا، بالکل دودھ کی طرح سفید تھے، فرمایا "ذکر کرو" پھر ایک حالت تھی کہ

besturdubooks.wordpress.com

تاکہ بیعت کرتا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ذکر تم یہ کرو"۔

۹ اپنے خلیفہ اسماعیل صاحب واپس بارہ مولہ پہنچے تو اعلیٰ حضرت نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہت زیادہ دے اب ہم سے ہاتھ اٹھا لیں تو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ آجاتے ہیں اور یہی دعا سن کر فرماتے ہیں "الٰہی اعلیٰ حضرت سے تیرے دین کی خدمت میں پیش رہتا ہوں"۔

چنانچہ وہ کام آشکارا ہی طرح ہو چکا ہے۔

ہر اپنا کار خویش کردہ است بہان ست ہر کس افزا بخشے کان بے نشان ست

ترجمہ: آپ نے جو علمی خدمات انجام دی ہیں وہ معلوم و عیاں ہے نشان کی طرح آسان نہیں۔

۱۰ ایک بزرگ نے خواب میں مجھ سے فرمایا "نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ "اعلیٰ حضرت سے میرا سلام کہہ دینا"۔

۱۱ ۲۷ جولائی کو آپ نے فرمایا "آج آدھی رات کے وقت میں نے کریم ﷺ کی زیارت کی "نور علیٰ نور" تھے اور میں بارہ مولہ میں پڑھتے سنے فرمایا۔

۱۲ فرمایا "ایک خواب میں نے اپنے بھائی کو سنایا تو انہوں نے کہا میرے بھائی صاحب! آپ کو کوئی دوسرا نہیں" تو آپ نے فرمایا "ہاں یہ بات تو ہے کہ ان کی نیت کا ثواب ان کے اخلاص سے بڑھ جاتا ہے" اس لئے "مقام محمود" جانے کیلئے میرے اللہ ہی سے دعا کرتے ہیں انہیں اس شرف کے سب سے بڑھ کر کوئی فضیلت اور عبادت نہیں ہو سکتی۔

۱۳ دسمبر ۱۹۹۰ء میں فرمایا آج صبح جب میں سویا تو خواب و مسجد نبوی میں پایا وہاں حضور اکرم ﷺ حضرت ابوبکر صدیق، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم آپ کے قریب ہی چارپائی پر تشریف فرما ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا حسین رضی اللہ عنہ سے فرمایا پانچ پانچ سو درود شریف پڑھنے والوں نے ایک درود شریف پڑھا جس میں ظلہ کا لفظ تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ہاتھ میرے اٹھائے اور دعا فرمائی۔ آپ ﷺ بڑے خوش تھے، مجھے معلوم ہوا کہ یہ دعا میرے لئے تھی اور دعا پر یہ معلوم ہوا کہ عرش تک سب دروازے کھل گئے، بیداری پر مجھے درود شریف کے اعمال افتتاح میں تذبذب ہو گیا دو تین دن کے بعد فرمایا آج رات جبرائیل میرے امام مجھ سے مل کر گئے ہیں۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا درود شریف ہے تھا "صلی اللہ علی طٰہٰ و یٰسٓ" وسلم" انہوں نے فرمایا ہاں یہی تھا اور وہ باب جبرائیل سے آسمانوں کی طرف چلے گئے۔

۱۴ آپ فرماتے ہیں سخت آزمائش کے دوران بندہ نے دعا کی تھی کہ اے اللہ پاک آزمائش ختم فرما دیجئے مگر کامل نعمتوں کے ساتھ" تو دیکھا بندہ اور ایک دوسرے بزرگ روضہ

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] ہو گئے ہیں۔ [illegible] نے کہا کہ [illegible] کی [illegible] ہو گئے ہیں۔ [illegible] نے [illegible] کرنا [illegible] کی تشریف [illegible] [illegible] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

فقیر صوفی حضرت نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

روضہ پاک سے خانقاہ سراجیہ کی حاضری کا اشارہ

حاجی عبدالرشید صاحب مدظلہ نے سنایا کہ چلی پر سیداں (ضلع سیالکوٹ) کے جو بزرگ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے گزرے ہیں ان کے ایک خلیفہ مرید فقیر صوفی حضرت نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑی طویل عمر پا کر واصل الی اللہ ہوئے۔ ان کی ملاقاتیں آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ شریف کے جد بزرگوار رانا احمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ ساکن لاہور سے رہتی تھیں۔ حضرت صوفی نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ حرمین شریفین حاضر ہوئے۔ روضہ اطہر پر دوران حاضری حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) میرے اکابر بزرگ تو وصال فرما چکے ہیں اس سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں آپ ﷺ رہنمائی فرماویں۔ ارشاد فرمایا "وہ دیکھو خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ میں میرے بیٹے محمد عبداللہ موجود ہیں ان سے ملو" حرمین شریفین سے واپسی پر صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ شریف حاضر ہوئے اور سیدی حضرت جانی مولانا محمد عبداللہ صاحب نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں تمام واقعہ بیان کیا۔ بقول احمد حسن صاحب حضرت اقدس جانی مولانا محمد عبداللہ صاحب نور اللہ مرقدہ نے فرط محبت تحیت و تحفہ اب کس کیا احمد حسن ترسوصوفی نور محمد صاحب کو عالی توجہات سے سرفراز فرمایا۔

شیخ المشائخ حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کو زیارت نبی ﷺ

حضور نبی کریم ﷺ اور سند اجازت

یہی روایت بقول حکیم سلطان محمود مدظلہ حضرت حاجی عبدالرشید مدظلہ خلیفہ مجاز حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی سے بھی مروی ہے، میں نے شیخ القراء حضرت قاری عبدالرحمن مدظلہ ساکن میانوالی سے سنا فرمایا ایک مرتبہ میرے مسکین خانہ "حضرو" میں وہ شیوخ وقت جلوہ افروز تھے تنہائی میں راز و نیاز کی باتیں ہونے لگیں۔ شیخ الشیوخ حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی نے حضرت شیخ مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر محدث اعظم پاکستان سے دریافت فرمایا حضرت! آپ نے سلوک کہاں تک طے کیا؟ فرمایا میں نے دائرہ تعین تک پھر عالم روحانی میں شواریوں کا ذکر آیا تو حضرت خواجہ صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا مجھے بھی سند اجازت میں

besturdubooks.wordpress.com

مشکل پیش آئی تھی۔ میں نے حضرت مولانا بہاء الدین صاحب کو مدینہ منورہ حضرت شیخ عبدالحق صاحب دہلوی کی خانقاہ معین الدین اجمیری رحمہم اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے سند اجازت نہ ملنے کی شکایت کی۔ یہ سنے عرض کرنے پر حضرات نے سوال کیا ہے جیسے ہمیں اجازت نامہ ملنے میں دیر ہوئی چلی جاری تھی۔ میری بے چینی میں کمی نہ ہوئی بار بار حاضر ہوتا۔ آخر میں نے حضور شیخؒ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ شیخؒ نے حضرات (اصحاب) کو کہلا بھیجا کہ اجازت نامہ دیتے وقت خوشی کا اظہار نہیں فرمایا۔ میں نے دوبارہ شیخ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کی ناخوشی معلوم ہی پر شیخؒ نے ملال کا سبب پوچھا۔ میں نے جواب پر حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے خوشی کا اظہار فرمایا اور دعا بھی کی۔

پھر کہاں ایام کی فرصت جو ہو ہم کو میسر ساقیٔ اذکار دے تو مے بیاریوں سے

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو

بیداری میں اور خواب میں زیارت نبی ﷺ

مدینہ منورہ میں جنت البقیع کی جانب ہے مسجد خضرا مشرقی کونے میں واقع ہے۔ مغرب کی جانب باب الرحمۃ کے متصل دالان میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ درس دے رہے تھے۔ کتاب خضرا کی جالیوں سے لگائی جاتی تھی۔ سامنے میں نے ایک کو آیت الکرسی کے متعلق کوئی مسئلہ پوچھتے سنا۔ دوران درس انہوں نے ایک بار جو نظر اٹھائی تو پھر اٹھی رہ گئیں، یعنی سید الانبیاء حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے۔ انہوں نے بتانا چاہا (شاید دوسرے طلباء کو متوجہ کرنا چاہتے ہوں) کہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اشارے سے انہیں منع فرما دیا۔ اب جو دیکھتے ہیں تو کچھ تمام چیزیں اپنی پہلی حالت پر موجود تھیں۔ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ (صفحہ ۲۰ پر) احمد حسین صاحب امروہوی نے حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ پر جو مضمون لکھا ہے اس میں یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ شیخ الاسلام کی زندگی کے حیرت انگیز واقعات (صفحہ ۳۱)

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز دوران قیام مدینہ طیبہ (زادھا اللہ شرفاً) میں الشفا قاضی عیاض کتاب دیکھ رہا تھا۔ اس میں ایسے حسن خط سے

ہاں اے نصیب شیخؒ سے بڑھ کر نقاب کو

مجھے یہ اس وقت معلوم ہوا۔ میں مسجد نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور مواجہ شریف میں بعد آداب و تسلیمات مشروعہ دائمی غائبانہ پڑھا اور شوق دیدار میں رونا شروع کر دیا۔ یہ تک

besturdubooks.wordpress.com

یہی حالت رہی جس پر یہ محسوس ہونے لگا کہ مجھ میں اور جناب رسالت مآب ﷺ میں کچھ حجاب دیواروں اور جالیوں وغیرہ کا نہیں اور آپ ﷺ کرسی پر سامنے جلوہ افروز ہیں آپ ﷺ کا چہرہ انوار سامنے ہے اور بہت چمک رہا ہے۔ (نقش حیات حصہ اول صفحہ ۹۲)

☆ شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت رسول اللہ ﷺ کے روضۂ اطہر (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) پر حاضر ہوئے اور درود وسلام کے بعد سلام عرض کیا تو فوراً جواب آیا "وعلیکم السلام یا ولدی" جسے وہاں موجود سینکڑوں لوگوں نے سنا۔ (سلاسل طیبہ صفحہ ۷۷)

مولانا مشتاق احمد مرحوم مفتی ریاست مالیر کوٹلہ (بھارت) نے فرمایا کہ میں جب مدینہ منورہ گیا تو وہاں کے مشائخ سے سنا کہ امسال روضۂ اطہر سے عجیب کرامت کا ظہور ہوا۔ ایک نوجوان نے جب درگاہ رسالت مآب ﷺ پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھا تو فوراً جواب آیا "وعلیکم السلام یا ولدی" (وعلیکم السلام اے میرے بیٹے) جسے وہاں موجود سینکڑوں لوگوں نے سنا۔ بعد میں آپ ہی تو دارالعلوم دیوبند (اب اسلامک یونیورسٹی دیوبند، یوپی، بھارت) کے مشہور و معروف مدرس اول شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہ کے نام سے مشہور ہوئے اور ۱۳۷۷ھ میں بعمر ۸۱ سال وہیں وصال فرمایا۔ (سلاسل طیبہ، صفحہ ۷۷، الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر)

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے جسم کا دایاں حصہ ۲ مارچ ۱۹۵۲ء کو سن ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے تشخیص کی کہ فالج کا اثر ہے۔ آپ کو بڑا صدمہ اور تکلیف ہوئی، دوسرے دن آپ نے فرمایا کہ رات مجھے نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے داہنے ہاتھ پر دعا پڑھی اور دم کیا اور فرمایا "حسین احمد تشویش کی کوئی بات نہیں، ہم صرف تمہاری عیادت کو آئے ہیں"۔ چنانچہ حضرت بفضلہ تعالیٰ بالکل تندرست ہو گئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام)

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کھلی ہوئی ہے۔ لاش مبارک سفید کفن میں قبر مبارک کے پاس باہر رکھی ہے۔ کفن کھلا ہوا ہے، چہرہ مبارک تر و تازہ گورا گورا اور تمام جسم مبارک تر و تازہ ہے اور حضرت رسول اللہ ﷺ چت سو رہے ہیں۔ مگر آپ ﷺ کی لمبیں اور ناخن بڑھے ہوئے ہیں۔ میں نے قینچی سے آپ ﷺ کی لمبیں اور ناخن کتر دیئے، قیام دوران مدینہ شریف یہ خواب دیکھا تھا۔

(نقش حیات جلد اول صفحہ ۹۱)

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے فرمایا کہ جب میں کراچی سے گنگوہ شریف کے لئے سفر کر رہا تھا اور گاڑی ملتان کے قریب سے گزر رہی تھی تو خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ علیہ تشریف لائے ہیں اور ہر دو صاحبان کے ہاتھ ایک

besturdubooks.wordpress.com

دوسرے سے مشابہ" یعنی ایک کا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ میں اس طرح ہے کہ ایک کی انگلیاں دوسرے کی انگلیوں میں جالی کی طرح پھنسی ہوئی ہیں۔ جیسے کہ بے تکلفی اور انتہائی دوستی میں ساتھ چلتے وقت دو دوست تخلیہ میں بیٹھتے اور انگلیوں میں انگلیاں ڈال لیتے ہیں" لکھے ہوئے ہیں۔

(نقش حیات حصہ اول صفحہ ۹۲ تا ۹۳)

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی خودنوشت سوانح حیات "نقش حیات" جلد اول میں فرمایا کہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اکابر نے ارشاد فرمایا کہ قریب سو برس سے ہندوستان میں برکات ذکر و نفل اٹھ گئی ہیں یا اٹھتی جارہی ہیں۔ وہ فیض جو زمانہ قدیم میں حاصل ہوتا تھا اب نہیں ہوتا۔ حرمین شریفین میں یہ فیض اب بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہ نے فرمایا کہ مکہ معظمہ سے روانہ ہونے کے بعد جدہ سے روز جبکہ قشیمہ سے رابغ کا قافلہ جارہا تھا میں نے اونٹ پر سوتے ہوئے خواب دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں۔ میں قدموں پر گر گیا۔ آپ ﷺ نے میرا سر اٹھا کر فرمایا کیا مانگتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ جو کتابیں پڑھ چکا ہوں دوبارہ ہو جائیں اور جو نہیں پڑھی ہیں ان کو سمجھنے کی قوت حاصل ہو جائے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تجھ کو دیا۔

(نقش حیات حصہ اول صفحہ ۸۰)

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ مسجد نبوی (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاما) میں چار زانو بیٹھا ہوا ہوں اور حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بائیں جانب تشریف فرما ہیں اور حضرت رسول اللہ ﷺ ان جانب سے تشریف لائے اور آپ ﷺ کے دست مبارک میں کوئی کتاب ہے۔ (نقش حیات حصہ اول صفحہ ۹۵)

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے ایک مرتبہ دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاما) کے شمالی دروازہ باب مجیدی کے باہر بجانب شمال منہ کئے ہوئے (قبلہ مدینہ منورہ اور مسجد نبوی سے جنوب کی جانب ہے) مسجد سے نکل کر کھڑے ہیں اور آپ ﷺ کے لب (دونوں ہاتھوں کا مجموعہ) میں میٹھے کدو کی بیج بھرے ہیں۔ میں سامنے حاضر ہوا جب قریب پہنچا تو آپ ﷺ نے لب کو نیچے سے کھول دیا۔ کچھ بیج گرے جو میں نے اپنے دامن میں لے لئے۔ ان کی مقدار قریب تیس عدد کے تھی (مدینہ منورہ میں میٹھے کدو کے بیج بکثرت ہوتے ہیں۔ لوگ ان کو بھاڑ میں بھنوا کر دکانوں پر فروخت کرتے ہیں اور ان کا مغز کھاتے ہیں) دوران قیام مدینہ شریف یہ خواب دیکھا تھا۔ (نقش حیات حصہ اول صفحہ ۹۰)

☆... اپنی خودنوشت سوانح حیات "نقش حیات" جلد اول صفحہ ۹۲ پر حضرت مولانا حسین احمد مدنی

besturdubooks.wordpress.com

رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ مدینہ شریف کے قیام کے دوران میں نے خواب کی شکل میں دیکھا کہ باب السلام (مسجد نبوی (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کا سب سے بڑا دروازہ جو کہ بجانب مغرب واقع ہے) سے مسجد میں داخل ہوا ہوں اور حجرۂ مطہرہ (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاما) کی جانب جا رہا ہوں اور حضرت رسول اللہ ﷺ قبر مبارک پر ایک کرسی پر رونق افروز ہیں، قبلہ کی جانب آپ ﷺ کا چہرہ مبارک ہے۔ میں داہنی جانب سے حاضر ہوا، جب قریب پہنچا تو آپ ﷺ نے مجھ کو چار چیزیں عطا فرمائیں، ان میں سے ایک "علم" ہے۔ باقی تین اشیاء یاد نہ رہیں کہ کیا تھیں۔ اس کی بعد میں کرسی کے پیچھے سے ہوتا ہوا ایک باغ میں (جو کہ بجانب قبلہ آپ ﷺ کے آگے تقریباً دس بارہ گز دور واقع ہے) داخل ہوا۔ اس میں میوہ دار درخت ہیں جن کی اونچائی قد آدم سے کچھ تھوڑی ہی زیادہ ہے، ان درختوں کے پتے سیب کے پتوں جیسے ہیں اور ان میں پھل کالے کالے لگے ہوئے ہیں اور کچھ لوگ ان درختوں میں سے پھل چن چن کر کھا رہے ہیں، میں نے بھی سیاہ پھلوں کو توڑ کر کھایا۔ مقدار میں یہ پھل چھوٹے انجیر کے برابر تھے مگر ان کا مزہ تمام پھلوں سے جدا اور اس قدر لذیذ تھا کہ ایسے پھل میں نے پہلے کبھی نہ کھائے تھے، اس کے بعد میں نے ایک درخت اسی باغ میں بڑے شہتوت کا دیکھا جس میں شہتوت لگے تھے جن کے پکے ہوئے پھل زرد رنگ کے تھے، میں نے اس میں سے پکے ہوئے شہتوت توڑے اور میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی طبیعت کسی قدر ناساز ہے اور یہ شہتوت آپ ﷺ کے واسطے لے جا رہا ہوں (میں نے یہ خواب شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن قدس سرہ کی خدمت میں عرض کیا کہ معلوم نہیں تین کون سی چیزیں عطا فرمائیں تو آپ نے فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ بھی ملے وہ خیر ہی ہے۔

"نقش حیات" دو جلدوں میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی خودنوشت سوانح حیات ہے۔ ساتھ ہی نہایت بیش قیمت پر از معلومات، تاریخی دستاویز بھی ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے آخر ایام تک باجماعت کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی اور دار العلوم دیوبند کے صدر مدرس اور ناظم تعلیمات کی حیثیت سے ۳۲ سال خدمت کر کے عمر ۸۰ سال بعد نصف النہار قریب دیڑھ بجے ۵ شنبہ ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء مطابق ۱۳ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ وصال فرمایا۔ دار العلوم دیوبند کے قبرستان میں دفن کیے گئے، غسل دینے والے بزرگوں کو یہ دیکھ کر سخت حیرانی تھی کہ جسم مبارک اس طرح نرم تھا جیسے کہ کسی زندہ کا، یہاں تک کہ ہاتھ ہوئے تو انگلیوں کے چٹخنے کی آواز سنی گئی۔ نزع روح کے وقت آنکھیں نیم باز اور دہن نیم وا ہو جاتا ہے، ناک اور بانسے اور چہرہ کی تازگی میں فرق آ جاتا ہے لیکن ہر ایک کو حیرت تھی کہ آنکھیں بند، ہونٹ اس طرح ملے ہوئے جیسے سونے

besturdubooks.wordpress.com

کے وقت عادتاً تھی اور رونے انور پر وہ تازگی اور تازگی میں ایک لطیف تبسم کی وہ شگفتگی کہ آنکھ پھٹے سے یقین نہ ہوتا اس شہید ناز کو مردہ تصور کرنا ناممکن تھا (سید محمد میاں، ناظم جمعیۃ انصار، بندر، بلی) چہرہ انور کا ایک ایک بال سنت کے مطابق سجا ہوا تھا، گویا مشاطۂ قدرت نے خاص اپنے ہاتھ سے ریش مبارک میں شانہ کردی ہے اور بالوں کو درست کردیا ہے۔ آپ کے چہرہ مبارک پر جو طمانیت اور سکون تھا۔ بشاشت وشادمانی کی جو فراوانی کیفیت، قصاں تھی۔

والدہ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی سید احمد مرحوم کی اہلیہ میری والدہ مرحومہ کی حقیقی بھتیجی تھیں اور باقی دو بہوئیں غیر خاندانوں کی تھیں۔ دوران قیام مدینہ طیبہ وہ چاہتی تھیں کہ تمام طعام خانہ داری ہر ایک کا علیحدہ کردیا جائے مگر سرمایہ کی کمی اجازت نہ دیتی تھی، ناگوار صورت پیدا کرنا اور کرانا ضروری سمجھا جاتا تھا۔ ایک روز والدہ ماجدہ نے خواب دیکھا کہ حجرہ مطہرہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) میں قبر شریف پر چار پائی بچھی ہوئے اور اس پر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آرام فرما رہے ہیں اور والدہ ماجدہ پیچھے بیٹھی ہوئی آپ ﷺ کی کمر دبا رہی ہیں۔ بیچ ایک سامنے سے بڑے بھائی مرحوم کی اہلیہ آئیں تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے والدہ ماجدہ کو مخاطب کرکے فرمایا "تم ان کو جدا کیوں نہیں کردیتی ہو" یہ خواب صبح والدہ ماجدہ نے والد ماجد سے ذکر کیا جس پر والد صاحب نے اسی روز سب کو جدا کردیا۔ (نقش حیات جلد اول صفحہ ۷)

مولانا محمد علی قاسمی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ مولانا محمد علی قاسمی حسینی فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے چھ سات روز قبل میں نے ایک خواب دیکھا کہ ایک مختصر سا مجمعہ ہے اس میں حضرت رسول اللہ ﷺ ایک چوکی پر جلوہ افروز ہیں۔ اتنے میں ایک صاحب مسئلہ دریافت کرنے آئے، میں یہ کہہ کر ان کو ٹال رہا تھا کہ اس نے میں نے جواب دیا کہ اس وقت تو حضرت رسول اللہ ﷺ آرام فرما رہے ہیں۔ کسی وقت آئیے۔ انہوں نے پوچھا کہ کون سے آرام فرما رہے ہیں۔ میں نے ان سے کہا آپ بھی عجیب آدمی ہیں مسئلہ پوچھنے آئے ہیں اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے آرام کا خیال نہیں فرماتے۔ اسی اثنا میں ایک اور صاحب آگئے۔ میں ان سے باتیں کرنے لگا تو یہ صاحب پیچھے سے کھسک کر حضرت رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچ گئے۔ میری نظر جوں ہی ان پر پڑی تو میں نے ان کو پکڑ لیا کہ آپ ہیں تو حضرت رسول اللہ ﷺ کی جگہ حضرت (مولانا) مدنی رحمۃ اللہ علیہ وہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور

besturdubooks.wordpress.com

چہرہ پر مردنی کے آثار ہویدا ہیں۔ اس خواب کی تعبیر کیلئے میں نے حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھا، جواب آیا وظیفہ پر مداومت کریں۔ میں دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے، آمین، اس خط کے بعد ہی حضرت والا شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اس دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ (شیخ الاسلام نمبر صفحہ ۱۵۲)

ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ طیبہ کے احترام کے سلسلہ میں ایک مرتبہ فرمایا۔ مدینہ طیبہ میں ایک بزرگ تھے۔ رات کے وقت کھانا کھا رہے تھے، کھانے میں دہی بھی تھا جو قدرے ترش تھا۔ ان بزرگ کی زبان سے کہیں یہ نکل گیا کہ مدینہ منورہ کا دہی کھٹا ہے۔ اسی شب آپ کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ کا دہی کھٹا ہے تو جہاں کا دہی میٹھا ہو وہاں تشریف لے جایئے۔ یہ خواب دیکھ کر وہ بزرگ سخت پریشان ہوئے، ایک دوست بزرگ کو خواب سنایا۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے روضہ پر تشریف لے جایئے اور آپ کے توسل سے دعا کیجئے۔ ان بزرگ نے ایسا ہی کیا۔ سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی رات کو زیارت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر ایمان کی سلامتی چاہتے ہو تو فوراً مدینہ شریف چھوڑ دو۔ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واقعہ سنا کر فرمایا کہ جو لوگ مدینہ طیبہ کی چیزوں پر تنقید کرتے ہیں اور کچھ خیال نہیں کرتے انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ اس مقدس دیار کی ہر چیز کی تعریف کرنی چاہئے۔ ہر چیز کو قبول کرنا چاہئے اور دل سے پسند کرنا چاہئے۔ (شیخ الاسلام نمبر صفحہ ۱۵۹)

ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ

☆ جناب شیدا اسرائیلی (حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے نام اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں "میں یہ سلسلہ تقریر موضع بڑارہی باغ کیا، وہاں رات کو خواب میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ دیکھا کہ آپ ﷺ کچھ لوگوں کے ہمراہ تشریف فرما ہیں اور یہ چیز بھی حاضر ہے۔ آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا "ابھی تک مولانا حسین احمد مدنی تشریف نہیں لائے؟" میں نے جواباً یہ سارا عرض کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما انہیں بلانے کے لئے تشریف لے گئے ہیں ابھی آتے ہوں گے۔ پھر میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو بلوانے کی کیا وجہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "مجھے ان سے اپنی امت کا حال دریافت کرنا ہے"۔ اتنے میں جناب تشریف لے آئے اور السلام علیکم کہہ کر حضرت محمد

besturdubooks.wordpress.com

رسول اللہ ﷺ کے بالکل سامنے بیٹھ گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک صاحب نے یا ابن عمر کہہ کر اپنے پاس بٹھالیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ ساڑھے تین بجنے میں دو منٹ تھے۔ وضو کیا، دو رکعت نفل نماز شکرانہ ادا کی اور نہایت فرحت افزا حالت میں مصلے پر ہی فجر کا انتظار کرتا رہا (مکتوبات شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ نعیم الدین اصلاحی مکتوب نمبر صفحہ ۲۰۲ تا ۲۰۳)

مولوی حافظ محمد سلیمان صاحب انبالوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆..... مولوی حافظ محمد سلیمان صاحب انبالوی نابینا ہونے کے باوجود دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل اور ساتوں قراتوں میں قرآن مجید کے حافظ اور قاری ہیں۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص الخاص شاگردوں میں سے ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد موضع لالو پور متصل منڈی کاموں کے میں سکونت اختیار کی۔ حافظ صاحب کا بیان ہے کہ مجھے "ہمہ اوست یا ہمہ از اوست" "امکان کذب باری تعالیٰ" "عصمت انبیاء علیہ السلام اور تقدیر۔ ان چار مسائل میں کچھ الجھن تھی۔ ان کو سمجھنے کے لئے پورے ہندوستان کے بڑے بڑے علماء سے گفتگو کی لیکن اطمینان نہ ہوا۔ بالآخر کیلیانوالہ شریف میں حضرت سید نور الحسن شاہ صاحب سے ملا۔ آپ دو روز تک ان مسائل پر گفتگو فرماتے رہے حتیٰ کہ میرا اطمینان ہو گیا اور جب میں اپنے گاؤں واپس پہنچا تو رات کو خواب میں دیکھا کہ مسجد نبوی (علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ والف الف سلام) میں حضرت رسول اللہ ﷺ مع صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تشریف فرما ہیں۔ بعد وہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت شاہ صاحب کو ایک چغہ دیا اور فرمایا کہ حافظ صاحب کو پہنا دو۔ چنانچہ شاہ صاحب نے اٹھ کر وہ مجھے پہنا دیا۔ اس واقعہ کے بعد ایک لخت میری طبیعت نے پلٹا کھایا اور ایک انقلاب شروع ہو گیا۔ (انشراح الصدور یعنی سوانح حیات حضرت سید نور الحسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ از سید منیر حسین شاہ جوکالوی، خادم آستانہ عالیہ، کیلیانوالہ۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆..... قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ایک خواب بیان فرمایا، جسے حضرت ہی کے الفاظ میں درج کرتا ہوں۔ فرمایا: مجھے سید الکونین حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نور اللہ مرقدہ حضور ﷺ کے پاس

besturdubooks.wordpress.com

بیٹھے تھے۔ انہوں نے حضور ﷺ سے شکایت کی کہ زکریا کو حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری کا بہت اشتیاق ہو رہا ہے، لیکن میرا جی چاہتا ہے کہ کچھ اور اس سے کام لیا جائے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! اس کو یہاں آنے کا اشتیاق تو بہت ہے، مگر میرا بھی یوں ہی جی چاہتا ہے کہ اس سے کچھ اور کام لیا جائے'' اس خواب کے بعد میں بہت حیرت میں پڑ گیا کہ میں کسی کام کا نہیں، ساری عمریوں ہی ضائع کی، اب کیا کام کرلوں گا اور یہ کہ میں کیا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری کا اشتیاق کروں؟ میرا حاضری کا منہ ہی نہیں، مگر کچھ دنوں بعد چچا جان (حضرت مولانا محمد الیاس صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) کا واقعہ یاد آیا کہ جب چچا جان (حضرت دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) مدینہ منورہ آئے تو ان کا یہاں ٹھہر جانے کا ارادہ ہوا، روضۂ اقدس سے اشارہ ہوا کہ ''ہندوستان جاؤ، تم سے کام لینا ہے''۔ چچا جان نے فرمایا کہ میں بہت دنوں تک پریشان رہا کہ بولنا مجھے نہیں آتا، تقریر مجھے نہیں آتی، میں ضعیف کیا کروں گا؟ کچھ دنوں کے بعد شیخ الاسلام حضرت سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی مولانا سید احمد صاحب نے جب انہیں پریشان دیکھا تو کہا اس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟ یہ تو نہیں کہا گیا کہ تم کام کرو، بلکہ کہا گیا کہ تم سے کام لیا جائے گا، لینے والا خود لے لے گا۔ اس کے بعد چچا جان کو اطمینان ہوا اور ہندوستان واپس آ کر تبلیغی کام شروع ہوا، جو ماشاء اللہ خوب چلا (آپ مجدد تبلیغ اور امام تبلیغ کہلائے۔ ۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۹۲۱ء سے لے کر آج تک پوری دنیا میں تبلیغی جماعتیں خوب کام کر رہی ہیں) میں نے سوچا کہ یوں نہیں کہا کہ تو کر، بلکہ یوں کہا کہ کام لیا جائے، میں سوچتا رہا کچھ دنوں بعد خیال ہوا کہ ذکر شغل کی ائن نوٹ گئی ہے، ہندوستان اور پاکستان کی اکثر خانقاہیں برباد ہو گئی ہیں، اس لئے شاید حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی منشا ہو کہ ذکر شغل ان کی خانقاہ کا اہم مشغلہ تھا اور جب حضرت آنکھوں سے معذور ہو گئے تو تعلیم کی جگہ بھی ذکر شغل نے لے لی تھی، لہٰذا مجھے ذکر شغل کا اہتمام ہو گیا اور اسی بنا پر اپنے معمولات اور معذوری کے باوجود لندن، پاکستان (اور اب افریقہ) جہاں جہاں بھی خانقاہ قائم کرنے کا وعدہ ہو تو جس حال میں بھی ہوں، پہنچنے کی کوشش کرتا ہوں، اللہ کرے یہ کام اس کے فضل سے کچھ چل جائے اور یہی مراد حضرت کی بھی ہو تو کچھ سرخروئی ہو جائے۔ (''ذکر و اعتکاف کی اہمیت'' مرتبہ جناب صوفی محمد اقبال صاحب مدنی، صفحہ ۷ تا ۸)

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے روزنامچے سے یہ خواب نقل کیا جاتا ہے۔ زکریا نے خواب دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ کے ہاں ولی اللہ نامی ایک شخص کو بلایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ زکریا (شیخ الحدیث) سے کہہ دو کہ تجھے قطب الاقطاب بنا دیا گیا، یہی اپنے آپ کو سمجھے اور لوگوں سے کہہ دے، چنانچہ مجھ سے کہہ دیا گیا۔ خواب ہی میں میں نے سوچا کہ ولی

besturdubooks.wordpress.com

اللہ سے مراد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ ہیں اور ان کو زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ ان کی تحقیق ہے۔ یہ میں کبھی کبھی حضرت شاہ صاحب کے متعلق یہ خیال آتا رہا کہ شاہ صاحب نے اپنے متعلق یہ الفاظ کیوں تحریر فرمائے؟ پھر جواب ہی میں مجھے خیال ہوا کہ یہ تو میرے خیال کی اصلاح ہے تو میرے ان خیال کی اصلاح مقصود ہے۔ شاہ صاحب نے اس قسم کے الفاظ کہیں کہیں لکھے ہیں۔ (سوانح قاسمی، محمد میاں صاحب، ۱/۱۸۱)

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ ضلع مظفر نگر (یوپی، بھارت) کے مشہور قصبہ کاندھلہ میں ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۲ فروری ۱۸۹۸ء بروز جمعرات پیدا ہوئے ۱۳۸۸ھ سے مستقل مدینہ منورہ میں مقیم ہو گئے تھے اور وہیں وفات حاصل ہوئی تھی۔ ۲۳ جمادی ۱۹۸۲ء مطابق ۱۰ مئی ۱۹۸۲ء بروز پیر نماز ظہر ادا فرما کر جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ (مدینہ، ۱۱ مئی ۱۹۸۲ء) آپ کی تصانیف کی تعداد ایک سو سے زیادہ ہے۔ قرآن مجید کے بعد کوئی کتاب جو سب سے زیادہ اشاعت میں شیخ اللہ یہ کی اشاعت کی تعداد کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ایک کتب خانہ کے ساتھ نہیں بلکہ کئی ادارے کئی زبانوں میں ان کتابوں کی اشاعت کا کام کر رہے ہیں جن کے نام پہلے میں نے لکھے ہیں جو شائع ہو رہے ہیں۔ ذکر جہری مجالس کا۔ شاہ صاحب نے کئی آیات پیش فرمائے تھے۔ فرمایا کہ تم تسبیح کی کوشش کے ساتھ ساتھ ذکر بھی کرو۔ ذکر کے متعلق فرمایا کہ ذکر بہت غریب و سہل ہے۔ جو چاہے کرے اللہ تعالیٰ راضی کرنے کے لئے کرو۔ اللہ کا نام تو ہی نعمت ہے نہ جانے کتنے لوگ جنہوں نے ہمیشہ ذکر کیا تو مرتے وقت ان کے سامنے کلمہ پڑھا گیا۔ ہم تو ساری عمر ذکر کرتے رہے ہیں ہمارے سامنے کلمہ پڑھا جائے گا۔ فرماتے تھے کہ اسی وقت ہے جو ہم آخرت کے ویزے میں لگ رہے ہیں۔

یہ ہے خلاصہ سوانح حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے جو انہیں آپ نے حضرت مولانا یوسف متالا رحمۃ اللہ علیہ سے سن کر بیان کیا۔

"روداد اجتماعات" ۱۹۸۵ء میں مولانا یوسف متالا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد کی وفات پر اپنے والد صاحب کے حالات زندگی تحریر فرمائے ہیں۔ ۵ جون ۱۹۷۵ء بمطابق ۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۵ھ بروز جمعرات آپ نے وصال فرمایا۔ آپ نے جوانی میں جب ریاضت شروع کی تو ۱۲ گھنٹے روزانہ رکھے تھے جس سے صحت پر برا اثر پڑا۔ پھر ۸ گھنٹے روزانہ میں آخر تک رہے۔ ۱۹۲۷ء سے ۱۹۳۲ء تک ۵ سال آپ کی صحت بہت خراب رہی۔ ۱۹۳۲ء سے ۱۹۳۷ء تک ۵ سال آپ کی صحت بہت اچھی رہی۔ ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۲ء تک ۵ سال پھر صحت خراب رہی۔ ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۷ء تک ۵ سال پھر صحت اچھی رہی۔ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۲ء تک ۵ سال پھر صحت خراب رہی۔ ۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۷ء تک ۵ سال پھر صحت اچھی رہی۔ ۱۹۵۷ء سے ۱۹۶۲ء تک ۵ سال پھر صحت خراب رہی۔ ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۷ء تک ۵ سال پھر صحت اچھی رہی۔

besturdubooks.wordpress.com

تھا کہ ازدواجی زندگی اختیار کریں اور ایک رویائے صالحہ کے نتیجے میں نکاح کر لیا۔

مرشد کامل کی تلاش و جستجو کے لئے جب استخارہ کیا تو خواب میں حضرت محسن انسانیت ﷺ دیکھا اور ۱۹۰۶ء میں تلاش کرتے ناسک (صوبہ بمبئی) کے جنگل میں شیروں اور چیتوں کے درمیان تکمیل ریاضت کی اور ایک مرتبہ ۸ ماہ اور دوبارہ ۹ ماہ کی گوشہ نشینی اختیار کر کے ٹانوں اور پتوں پر گزارا کیا۔ غرض آپ کے مجاہدات حیرت انگیز ہیں۔ جب علم کی طرف توجہ کی اور علم استحضار اور ارواح میں قدم رکھا تو روحانی قوت کے وہ کرشمے دیکھے اور عالم ارواح کے وہ عجائبات منکشف ہوئے کہ عقل حیرت میں ہے۔ جب سلب امراض کا ارادہ کیا تو اس میں کمال حاصل کر لیا۔ علم اسرار الحروف وعملیات وتعویذات کی وادی میں قدم رکھا تو انتہا کر دی۔ طب میں ایسے محیر العقول علاج کئے کہ جرمنی، فرانس اور لندن سے آئے ہوئے مایوس مریض شفایاب ہوئے۔ تجارت اور ٹھیکیداری کی تو ڈنکے بجا دیئے۔ غرض جس سمت قدم اٹھایا کمال کی انتہا کو پہنچ کر رکے۔ سب سے زیادہ کمال یہ کہ اپنی ہستی کو مٹا ڈالا اور کسی کو ان باتوں کی ہوا نہ لگنے دی۔ آخری تیس سال میں سب چیزیں بالکل ترک کر کے مسلسل یاد الٰہی میں گزارے جتنی کہ ذریعہ معاش سے بھی بے نیاز ہو گئے۔

جلالی مزاج ہونے کے باوجود ہر وقت خوش مزاج اور خوش طبع نظر آتے تھے۔ عربی، فارسی اور اردو تینوں زبانوں کے عمدہ مصنف تھے۔ اپنے خوابوں کو جمع کیا اور ''المبشرات'' نام رکھا اور ان کی تعبیرات ''غیر المبشرات'' کے نام سے لکھی۔ فرمایا: مجھے تین چیزوں سے محبت ہے ۱۔ اللہ تعالیٰ، ۲۔ حضرت رسول اللہ ﷺ ۳۔ اور اپنے خواب، فرمایا: اگر شرعاً جائز ہوتا تو اپنے ان خوابوں کی کتاب کو اپنے ساتھ قبر میں دفن کرنے کا حکم دیتا۔

☆ ایک مرتبہ افغانستان میں امیر نصر اللہ خان، نائب السلطنت کابل کا ترکہ فروخت ہوا۔ مولانا سید محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے سمور کی ایک پوستین ۱۴ ہزار افغانی روپیہ (برابر دس ہزار برطانوی روپے) میں خریدی۔ رات آپ کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ محبت آمیز لہجے میں عتاب فرمایا کہ ''جب تمہارے پاس دولت ہوتی ہے تو ایسا اسراف کرتے ہو کہ ہزاروں کی پوستین خریدتے ہو''۔

☆ ایک مرتبہ ایک بلی پالی، اس نے جگہ ناپاک کر دی تو اسے مار کر گھر سے باہر نکال دیا۔ رات حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے عتاب فرمایا کہ ''تم نے بلی کو کیوں مارا؟ کیا وہ عقل وشعور رکھتی ہے؟ خبردار دوبارہ ایسا نہ کرنا''۔ مولانا سید محمد (زکریا رحمۃ اللہ علیہ صبح بلی کو تلاش کر کے گھر لائے۔

☆ ایک مرتبہ ایک پڑوسی نے مولانا سید محمد زکریا سے پانچ روپے قرض مانگا۔ اتفاق سے قرض

besturdubooks.wordpress.com

دینے سے انکار کر دیا۔ شب کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے عتاب فرمایا کہ "سائل کو کیوں روپیہ نہ دیا؟ اس کے گھر جا کر دو"۔ غرض اس اولیت کی روحانی تربیت اور عظیم ترین تعلق کا سلسلہ قائم تھا۔

☆..... کتنے ہی بشرات ایسے ہیں جن میں حضرت رسول اللہ ﷺ اپنی محبت اور مولانا سید محمد زکریا سے ایسے تعلق کا اظہار فرما رہے ہیں کہ جس کی نظیر عالم میں نہ ملے گی۔ بیمار ہوئے تو خواب دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "زکریا جب تم بیمار ہوتے ہو تو میں بھی بیمار ہوتا ہوں، جب تمہارے سر میں درد ہوتا ہے تو میرے سر میں بھی درد ہوتا ہے۔ غرض اس قسم کے حیرت انگیز مشاہدات و بشارات کتنے ہی ہیں۔

☆..... دسویں سال میں آیا کہ سکرات موت میں کیا حالت ہوگی؟ شیطان بہت پریشان کرے گا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جہاں میں ہوں، وہاں شیطان کا کیا کام"۔ چند دن حیات کے باقی تھے، مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد ماجد مولانا سید محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حسب معمول اذان فجر سے قبل یا وقت اذان، رات کی حالت معلوم کرنے پہنچے تو فرمایا: آ گئے، میں نے عرض کیا: جی ہاں! آج حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔

☆..... مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے ان ہی ایام میں خواب دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ سے کہہ رہے ہیں "یا رسول اللہ (ﷺ)! میں نے خواب میں دیکھا کہ حق تعالیٰ کرسی پر جلوہ گر ہیں اور میں ان کا طواف کر رہا ہوں۔ جب یہ بیان شروع کیا وہی حالت و صورت سامنے ہے اور حضرت رسول اللہ ﷺ خواب کی تعبیر دے رہے ہیں۔

بچپن سے مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی دادی اور پھوپی مریم سے سنا کرتے تھے کہ تمہارے والد کی عمر ایک سو سال ہوگی اور یہی ہوا کہ ٹھیک سو سال کی عمر پا کر مولانا سید محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے وصال فرمایا اور مسکراتے ہوئے نور کے شعلوں میں واصل بحق ہوئے۔

☆..... مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی چھوٹی پھوپی مریم صاحبہ خوارق و کرامات تھیں۔ واردات و احوال غریبہ طاری ہوتے تھے۔ اس حال میں جو بات کہتی تھیں ہو جاتی تھی۔ بچپن سے دونوں بھائی، بہن (زکریا و مریم) میں خونی رابطہ سے زیادہ روحانی رابطہ تھا۔ مکاشفات اور واردات میں جب حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوتی تو ایک دوسرے کے لئے سفارش کرتے تھے۔ ان کا معاملہ فطری تھا، بغیر سابقہ ریاضات کے حالات طاری ہوتے تھے جب کہ مولانا سید محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کا معاملہ ریاضات کے بعد شروع ہوا۔

(ماہنامہ البینات، کراچی ماہ اگست ۱۹۷۵ء)

besturdubooks.wordpress.com

پھولپی شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ اپنی "آپ بیتی" حصہ اول کے صفحہ ۱۸ پر بیان کرتے ہیں کہ ۱۳۴۲ھ میں میری حقیقی پھوپی (بانی تبلیغی جماعت مولانا محمد الیاس قدس سرہ کی حقیقی ہمشیرہ) سخت علالت کے بعد انتقال فرما گئیں۔ ان کے انتقال کا واقعہ بڑا عجیب ہے۔ بہت سخت بیمار تھیں، اشارہ سے نماز پڑھتی تھیں۔ اسہال کبدی کئی دن سے تھے کہ بوقت صبح صادق دوشنبہ ۲۴ شعبان ۱۳۴۲ھ کو انہوں نے یکدم مجھے آواز دی۔ میں جاگ ہی رہا تھا۔ فرمایا کہ مجھے جلدی بٹھا، تو پیچھے سہارا لگا دے، مجھے خیال ہوا کہ اذان کا وقت ہو گیا، مبادا اس میں دیر ہو جائے۔ میں نے ایک دوسرے عزیز کو اشارہ کیا۔ وہ جلدی سے بیٹھ گئے۔ انہوں نے جلدی میں فرمایا کہ تو بیٹھ، حضور (ﷺ) تشریف لے آئے اور اپنے ہاتھ سے کوٹھے کے دروازے کی طرف اشارہ کیا کہ حضور (ﷺ) تشریف لے آئے اور یہ کہتے ہی گردن پیچھے کو ڈھلک گئی۔ رحمہا اللہ رحمۃ واسعۃ (آپ بیتی، مکتبہ رشیدیہ)

شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی دادی صاحبہ حافظہ تھیں۔ قرآن بہت اچھا یاد تھا۔ ایک منزل روز کا معمول تھا۔ رمضان شریف میں ۴۰ پارے روز کا عمل تھا۔ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے دادا حضرت مولانا محمد اسماعیل نے بعمر ۶۰ سال ۴ شوال ۱۳۱۵ھ/ ۱۸۹۸ء میں وصال فرمایا۔ مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ جنازے پر اتنا ہجوم تھا کہ کاندھے کی سہولت کے لئے بانس باندھے گئے۔ اس کے باوجود دہلی سے نظام الدین تک (تقریباً ساڑھے تین میل) بہت سوں کو کاندھے کا موقع ہی نہ ملا۔ مختلف العقیدہ اور مختلف الخیال لوگ جنازے میں شریک تھے، جو آپ کی مقبولیت کی علامت تھی۔ لوگوں کی کثرت کی وجہ سے بار بار نماز جنازہ پڑھائی گئی جس کی وجہ سے دفن میں تاخیر ہو گئی۔ اس عرصہ میں ایک صاحب اور اک بزرگ نے دیکھا کہ مولانا محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے ہیں کہ مجھے جلدی رخصت کر دو، میں بہت شرمندہ ہوں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ مع صحابہ رضی اللہ عنہم میرے منتظر ہیں۔ مسجد بنگلہ والی، واقع بستی حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ دہلی کے گوشہ میں آپ کی آخری آرام گاہ ہے۔

(حالات مشائخ کاندھلہ صفحہ ۲۱۴ تا ۲۱۵، سیرت مولانا محمد الیاس صفحہ ۳۸ تا ۴۰)

beautifulbooks.wordpress.com

بھیجے القلوب

فی

مبشرات النبی المحبوب صلی اللہ علیہ وسلم

جس میں بذریعہ مکاشفہ، قطب العالم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد

زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق حضور اقدس ﷺ کی

طرف سے چالیس بشارتیں

مرتبہ: حضرت شیخ صوفی اقبال صاحب نور اللہ مرقدہٗ

خلیفہ مجاز شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ

مکاشفات کی شرعی حیثیت

منامات اور مکاشفات کے بارے میں عام طور پر افراط و تفریط پائی جاتی ہے اس لئے مناسب ہے کہ اس بارے میں اکابر کے ارشادات نقل کر دیئے جائیں۔

☆ لہٰذا حضرت تھانوی قدس سرہٗ اپنی کتاب امداد السلوک میں تحریر فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انہوں نے (یعنی حضرت یوسف علیہ السلام نے نبوت سے پہلے) اپنے والد یعقوب علیہ السلام سے کہا اے میرے باپ میں نے گیارہ ستاروں اور آفتاب اور چاند کو خواب میں دیکھا کہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں اور حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اچھی خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے پس معلوم ہوا کہ جب سالک ریاضت اور مجاہدہ شروع کرتا ہے اور نفس و قلب کی تزکیہ و تصفیہ اور مراقبہ میں کوشش کرتا ہے تو اس کا عالم ملکوت پر گزر ہوتا ہے اور اس لئے ہر مقام پر اس کی حالت کے مناسب واقعات کا کشف ہونے لگتا ہے کبھی بطریق مکاشفہ اور کبھی صالح کی خواب میں اور کبھی بطریق واقعہ پس ذکر اور استغراق کی حالت میں کہ سارے محسوسات اس سے غائب ہو جاتے ہیں جب بھی معاملات کے حقائق میں کسی مضمون کے منکشف ہونے کا اتفاق ہوتا ہے تو

besturdubooks.wordpress.com

اس وقت آنکھ سے سونے اور جاگنے کے درمیان کی حالت میں ہوتا ہے تو صوفیہ کرام کی اصطلاح میں اس کشف کو واقعہ کہتے ہیں اور جس بیداری اور حضور میں ہوتا ہے تو مکاشفہ کہتے ہیں اور اگر سویا ہوا ہوتا ہے تو رویا یا حلم کہتے ہیں اور خواب کبھی تو سچی اور واقعہ کے مطابق ہوتی ہے اور کبھی جھوٹی، مگر مکاشفہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے اس لئے کہ حق تعالیٰ روح کے جوابی پردوں سے مجرد ہونے کی حالت میں دکھاتا ہے اور اکثر مقامات میں نفس روح کے ساتھ شریک ہو جاتا ہے اور سچ جھوٹ کے ساتھ مخلوط ہو جاتا ہے پس جو کچھ سچ ہو وہ روح کا معلوم کیا ہوا ہے اور جو جھوٹ ہے وہ نفس کا معلوم کیا ہوا ہے کیونکہ سچ روح کی صفت اور جھوٹ نفس کی صفت ہے اور سچی خواب نبوت کا جزو ہے، چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ثابت ہو چکا ہے کہ آنحضرت کی وحی کا ابتدائی حصہ سچی خوابیں تھیں، بعض مکاشفے ایسے ہوتے ہیں کہ دنیا ہی کی مسافت بعیدہ والی چیزوں کو دیکھ لیتے ہیں چنانچہ مرورِ دو عالم ﷺ پر مسجد اقصیٰ منکشف ہو گئی تھی اور آپ ﷺ نے اس کے ستون شمار کر کے بتا دیئے تھے اور اسی قسم میں یہ مکاشفہ داخل ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا "مجھے یوں نظر آتا ہے کہ بنت خارجہ (زوجہ خود) کے شکم میں لڑکی ہے، چنانچہ لڑکی ہی ہوئی اور ایسا ہی مکاشفہ فاروق رضی اللہ عنہ کا بہت مشہور ہے کہ "ساریہ" کی جنگ کا نقشہ منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ظاہر ہو گیا تھا جس سے حضرت ساریہ رضی اللہ عنہا کو ہدایت دی اور ساریہ کو بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنائی دی گئی اسی قسم کے مکاشفات مشائخ کرام کے واقعات میں بکثرت اور اکثر مشہور ہیں کہ وہ سب اس جزو نبوت کے ظہور ہیں۔

نمبر ۲: رویا صالحہ کے نبوت کا جزو ہونے کے مطالب اور تشریح میں علماء کا طریق کلام ہے اور یہ کہ رویا صالحہ میں کونسی چیز زیادہ معتبر اور افضل ہے اس میں بھی نبوت کے مختلفات بیان ہوئے ہیں جو اس فن کی کتب میں درج ہیں یہاں تو صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ قرآن و حدیث میں اس فن کا ثبوت ہے اور جو بعض لوگ ان باتوں کا انکار کر دیتے ہیں یا ان چیزوں میں جاہل صوفیوں کا غلو اور ان کے مکاشفات سے احکام شرعیہ نکالنے کی غلط کاری سے متاثر ہو کر صلحی رکھے ہوئے مکاشفات کو بھی خرافات اور اوہام قرار دیتے ہیں یہ ان کی بے انصافی اور زیادتی ہے۔

نمبر ۳: حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ اظہار معجزات مشروع کا دروازہ بند ہو چکا ہے لیکن ان علوم کی حقیقت و معارف و دقائق و رموز کا دروازہ بند نہیں ہوا، یہ حقائق و دقائق کامل عارفوں کے دلوں پر نازل ہوتے رہتے ہیں اور یہ دروازہ قیامت کھلا رہے گا تاکہ ہر زمانے میں ان کے ذریعہ سے صاحب استعدادوں کو فائدہ پہنچتا رہے۔

(کواکب الدریہ)

☆ نمبر ۴: رسالہ "عربی زبان کی فضیلت" میں حضرت القدس سرہٗ نے بعد اپنے متعلق بشارات

besturdubooks.wordpress.com

نے بارے میں فرماتے ہیں کہ مالک کے اپنی انعامات (اولیاء اللہ کی تجلیات) میں اپنے اور اپنے پاک رسول اللہ ﷺ کے دربار کی بار بار حاضری اور انہیں اور عمل کے بشرات جو اس کا کارو نے تو کیا دیکھے مگر میرے دوستوں نے بہت دیکھے و حجاز مقدس کے اسفار میں بہت بڑھ گئے جس نے تحقیق میں دوستوں کو منع کرتا رہتا ہوں کہ اس کا تذکرہ بھی نہ کریں اور کہیں چھپیں بھی نہیں اس لئے کہ یہ ساری چیزیں حسن خاتمہ پر موقوف ہیں۔ اگر مالک اپنے ناقدر انعامات میں حسن خاتمہ کی دولت سے بھی نوازیں فرمائیں تو یہ سب کچھ موجب مسرت ہے اور خدانہ کرے کہ میری بداعمالیاں غالب آجائیں تو یہ ساری مسرت غم حسرت ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مشہور ارشاد ہے کہ "ان المرء لا تزال عفیفۃ" کہ زندہ پر فتنہ سے کسی وقت بھی اطمینان نہیں ہو سکتا اور حضرت شیخ الاسلام مدنی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے بہترین خواہوں پر امیدیں باندھی اور جناب باری جل مجدہ کی رحمتوں پر نظر رکھنا ہر بندے کا فریضہ ہے۔

نمبر ۵ مکاشفات اور مکاشفات کی اہمیت اور حیثیت میں صاحب مکاشفہ کی شخصیت کو بڑا دخل ہے۔ مکاشفہ میں اس کے باطنی سلامت یعنی باطنی صفائی اور کدورت کا بڑا دخل ہوتا ہے اس لئے بندہ نے مکاشفات کے بیان میں اس کا التزام کیا ہے کہ بیشتر ان مکاشفات میں سے صرف چھ نیں مکاشفات درج کئے ہیں جو کہ یا تو خود حضرت اقدس نے ہیں یا حضرت کے خاص خلفاء صاحب نسبت اعلم اور باطنی ادراک رکھنے والے ذاکر شاغل حضرات نے بیان کئے اور ان کو حضرت اقدس نے اپنے روزنامچے میں درج کرنے کے قابل قرار دیا۔ جن مکاشفات والے حضرات میں صفائی قلب اور فہم و فراست کے علاوہ کچھ علمی خصوصیات مثلاً یہ استعداد کہ مراقبہ کے وقت دوسرے حواس سے غائب ہو کر طریقت کو ایک طرف ہٹا کر تن متوجہ کر لینے کی صلاحیت ہو اس یکسوئی و اپنی خصوصیت کے لئے بزرگی بھی لازم نہیں ہے کہ غیر مسلموں میں بھی پائی جاسکتی ہے جس کی وجہ سے کشف الٰہی تو نہیں کشف کونی ان کو بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا صاحب مکاشفہ کی شخصیت کو سمجھنا بہت مشکل ہے اور اس بیان میں بہت تفصیل ہے، اس لئے ناظرین کے پیش نظر اصحاب مکاشفہ کے اسماء مبارکہ اور ان کے حالات درج نہیں کرتا کہ وہ عام سمجھ سے بالا ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی صاحب کا کوئی پہلو دیگر اوصاف حمیدہ ضرور ہے کے ساتھ ناقص ہو۔

تنبیہ: جن رویاء صالحہ اور مکاشفات میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت اور حضور ﷺ کے ارشادات ہوئے ہوں ان کی اہمیت و صداقت ظاہر ہے۔ بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے مجھ کو

besturdubooks.wordpress.com

ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہوسکتا۔

ف: فضائل درود شریف میں حضرت شیخ زید مجدہم فرماتے ہیں" کہ جس شخص نے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی، روایات صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے اور محقق ہے کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت نہیں عطا فرمائی کہ وہ خواب میں آ کر کسی طرح اپنے کو نبی کریم ﷺ ہونا ظاہر کرے مثلاً یہ کہ میں نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کو نعوذ باللہ نبی کریم ﷺ سمجھ بیٹھے۔ اگلے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ یہ اس لئے نہیں ہوسکتا کہ نبی کریم ﷺ اسم مبارک ہادی کے مظہر اتم ہیں۔ شیطان کی دخل اندازی سے ہادیت کی اس شان کا کمال نہ رہتا اور یہ وجہ مکاشفہ کی زیارت ہونے میں بھی پائی جاتی ہے گو حدیث شریف میں اس امر کی صراحت تو خواب ہی سے متعلق ہے لیکن چونکہ خواب مکاشفہ اور واقعہ تینوں صورتیں مغیبات کے کشف کی ہیں اور ان سب میں استغراق اور محسوسات سے غائب ہونا امر مشترک ہے اور پھر بعض کے نزدیک مکاشفہ خواب سے بڑھ کر بھی ہے جیسا کہ لمعات السلوک کی عبارت میں اوپر گزر چکا اسی صورت میں مکاشفہ کی زیارت بدرجہ اولیٰ حق ہوگی۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

اب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق چالیس مکاشفات درج کرتا ہوں۔

کتب فضائل کی قبولیت بارگاہِ رسالت میں اور حضرت علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی حالت

☆ ۱/۸/۱۳۹۷ھ ۱۱/۴/۱۹۷۷ء اس شب میں ایک بزرگ نے دیکھا کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہیں اور ساکت بیٹھے ہیں۔ نبی کریم ﷺ ذرا اونچی جگہ پر تشریف فرما ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس متعدد کتب ایسی خوشنما جلد کہ نگاہ بھی نہیں جمتی۔ ان میں سب سے اوپر حضرت شیخ کی فضائل حج پھر فضائل درود شریف پھر حکایات صحابہ اور اس کے نیچے دوسری کتب ہیں۔ اسی میں تھوڑی دیر میں حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ صاحب نہایت خوش پوش آتے ہوئے آئے۔ ان کے سر پر پشاوری عمامہ گول سا بندھا ہوا ہے۔ ان کے آنے پر حضرت شیخ اٹھے اور معانقہ کیا۔ مولانا نہایت خوش ہیں، حضرت نے پوچھا کہ کیا گزری؟ تو انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ان کی برکت سے بہت اچھی گزری، حضرت نے کہا کہ ان کی برکتیں تو سب پر ہیں۔ حضور اکرم ﷺ دونوں حضرات کی گفتگو سن رہے ہیں اور تبسم فرما رہے ہیں۔ (یہ مکاشفہ حضرت مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے فوراً بعد کا ہے)

besturdubooks.wordpress.com

رسالہ شریعت وطریقت کا تلازم کی تعریف کا حکم

☆ یکم جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ بمطابق ۸ مئی ۱۹۷۸ء بروز پیر آج ایک بزرگ نے رسالہ دارجی کا وجوب کی تعریف شروع کی (یعنی عربی میں ترجمہ شروع کیا)۔ آج عشاء کے بعد روضۂ اقدس پر حاضری پر حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک میں کچھ کاغذات دیکھے، موصوف نے سمجھا کہ میری تعریب کے کاغذات ہیں۔ حضرت اکرم ﷺ نے اس کی تعریف پر اظہار مسرت فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ شیخ الحدیث کے رسالہ شریعت وطریقت کی بھی تعریب کرو (الحمدللہ کہ عربی ترجمہ ہوکر چھپ گئی)

حضرت اقدس شیخ زید مجدہ کا مبارک خواب

☆ آج صبح جمعۃ المبارک ۱۱ رجب ۱۴۰۱ھ احقر محمد اقبال حضرت شیخ زید مجدہم کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ حضرت بہت خوش تشریف فرما ہیں۔ فرمایا آج بہت اچھا خواب آیا پھر مندرجہ ذیل خواب سنایا جس کو یہاں حضرت کے روزنامچے سے نقل کرتا ہوں۔

''رات کو نیند تو کئی دن سے نہیں آرہی ہے مگر کسی وقت اونگھ سی آجاتی ہے۔ شب میں ذکر یا نے خواب دیکھا کہ میری اوجز (اوجز سے مراد حضرت شیخ کی تالیف اوجز المسالک شرح موطا امام مالک ہے) کا مسودہ پورا ہوگیا میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کرنے کو چلا، داہنی طرف علامہ زرقانی اور بائیں طرف علامہ باجی میرے ساتھ ساتھ ہیں، میں جب حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو حضور کے ہاتھ میں اوجز کے مطبوعہ فارم تھے اور وہی تھے جن کا مسودہ میں لے کر گیا تھا۔ حضور ﷺ بہت مسرت فرما رہے تھے اور بہت دعائیں دیں جو مجھے یاد نہیں اس خواب سے بہت مسرت ہوئی اوجز کے بارے میں مقبول ہونے کی امید ہوئی۔

اوجز اور بذل میری ہی کتابیں ہیں

☆ ۱۹ رجب ۱۴۰۰ھ بروز جمعہ مولانا عبدالحفیظ صاحب نے اپنے پریس کے واسطے ذکر کیا (عراقیہ میں) کہ پریس لگ رہا ہے اس کے لئے دعا فرمائیں کہ آپ کی کتابوں کی اس میں قبولیت اور افادیت عامہ کے ساتھ اشاعت ہو، حضور ﷺ نے فرمایا کہ بذل، اوجز، لامع (حضرت شیخ کی شرح حدیث) میری ہی کتابیں ہیں۔ پریس کے لئے دعا کی درخواست پر فرمایا "مقبولة مبارکة انشاء اللہ"

ف: حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس بندہ پر اللہ رب العزت کے جو بہت سی عظیم الشان انعامات اور بے شمار احسانات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس بندہ نے جس قدر فضائل

besturdubooks.wordpress.com

کے رسائل تالیف کئے ہیں مثلاً فضائل قرآن اور فضائل حج وغیرہ اور ان کے علاوہ جو کتابیں تالیف کی ہیں، ان سب رسائل اور کتب کے بارے میں اس بندہ کو یا اس کے بعض مخلص اصحاب کو رویاء صالحہ اور مبشرات سے نوازا گیا، اس میں سے دو تین یہاں درج کرتا ہوں۔

فضائل حج کے متعلق رویاء صالحہ

☆ ..... رائے پور شریف کی خانقاہ میں ایک ذاکر شاغل بزرگ مولانا خدا بخش صاحب مقیم تھے۔ انہوں نے ایک روز خواب دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت شیخ بیت اللہ شریف کی تعمیر کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنا خواب حضرت رائے پوری قدس سرہ کی خدمت میں عرض کیا۔ حضرت اقدس نے اپنی عادت شریفہ کے مطابق فرمایا کہ اس کی تعبیر حضرت شیخ سے پوچھنا۔ حضرت شیخ رائے پور جب تشریف لے گئے تو یہ خواب بیان ہوا اور تعبیر پوچھی گئی۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ میں آج کل رسالہ فضائل حج تالیف کر رہا ہوں۔ انشاء اللہ رسالہ بیت اللہ شریف کی تعمیر روحانی میں معین ہوگا۔ چنانچہ ہزاروں خطوط اس نوع کے پہنچے کہ اس رسالہ سے حج وزیارت میں بہت لطف آیا۔

عمرات النبی ﷺ کا سبب تالیف

☆ ..... حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں رسالہ حجۃ الوداع کے سننے سے فارغ ہوا تو میں نے جمادی الاولیٰ کی پہلی بدھ کو دوپہر کے قیلولہ میں یہ خواب دیکھا کہ ایک شخص مجھے حکم دیتا ہے کہ میں جزء حجۃ الوداع کی تکمیل آنحضرت ﷺ کے عمروں کے بیان سے کروں اور اس نے کہا کہ جزء حجۃ الوداع کی تکمیل کے لئے آپ کی عمروں کی تفصیل ضروری ہے۔ پس خواب ہی میں میں نے اس حکم کی تعمیل کی اور کاغذ قلم لے کر اپنے قلم سے لکھنے لگا۔ اس وقت گویا مجھے نہ آنکھ کی تکلیف ہے نہ کوئی اور عارضہ ہے اور میں نے خواب ہی میں "حدیث جعرانہ" کے دو جملوں کی شرح لکھ دی، پہلا جملہ جامع الطریق المدینہ اور دوسرا جملہ فاصبح بمکۃ کہا تھا اس کے بعد خواب ہی میں ایک تبلیغی جماعت کے لئے گیا۔

رسالہ حجۃ الوداع کا حضور ﷺ کا سماع فرمانا

☆ ..... حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسالہ "جزء عمرات" جب اختتام کے قریب پہنچا تو ہمارے ایک مخلص دوست جناب الحاج سلمان افریقی نے (جو مدت تک مدینہ منورہ میں اس بندہ

besturdubooks.wordpress.com

کے پاس رہ کر اوراد واشغال میں مشغول رہے اور سعادت حج سے بہرہ ور ہونے کے بعد سہارنپور آئے اور سفر وحضر میں ہمیشہ میرے ساتھ رہتے ہیں) ایک خواب دیکھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ حضرت سید المرسلین ﷺ کی بارگاہ عالی میں شرف قبول سے سرفراز ہوا۔ الحاج سلمان کے الفاظ میں خواب کا متن درج ذیل ہے۔

"میں نے خواب دیکھا کہ میرے دل میں زیارت نبوی ﷺ کا داعیہ پیدا ہوا اور میں مدینہ منورہ کی طرف پیدل چل کھڑا ہوا۔ ابھی تھوڑی دور چلا تھا کہ مجھے دور سے حرم نبوی نظر آنے لگا۔ دریں اثنا کہ میں حرم شریف کی طرف چلا جا رہا تھا اچانک میں اپنے تئیں آپ کے (یعنی حضرت شیخ کے) حجرے کے سامنے کھڑا پاتا ہوں۔ بہت سے لوگ حجرے کے باہر کھڑے ہیں اور مولانا محمد یونس صاحب استاذ حدیث مظاہر علوم سہارنپور حجرہ سے باہر آ رہے ہیں اور مجھ سے کسی نے کہا کہ آنحضرت ﷺ حجرہ کے اندر رونق افروز ہیں۔ یہ کہتے ہوئے اس نے مجھے داخل ہونے کا اشارہ کیا۔ میں اندر گیا تو فرحت و مسرت کو ضبط نہ کر سکا اور میرے جسم میں گویا بجلی کی لہر دوڑ گئی۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ آپ کی چارپائی کے سرہانے کی جانب تکیہ لگائے تشریف فرما ہیں۔ سفید دستار زیب سر ہے۔ ریش مبارک سفید ہے اور آنکھوں پر چشمہ لگا رکھے ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تو آنحضرت ﷺ نے سلام کا جواب مرحمت فرمایا اور مصافحہ کے لئے اپنا دست مبارک بڑھایا پھر آپ کی جانب متوجہ ہوئے۔ آپ آنحضرت ﷺ کی داہنی جانب زمین پر بیٹھے ہیں اور یہ رسالہ جزء "تحفۃ الوداع" سنا رہے تھے پس آنحضرت ﷺ اس کے سننے میں مصروف ہو گئے اور میں چارپائی سے نیچے اقدام عالیہ کی جانب بیٹھ گیا"۔

اس رویاء میں جو واقعہ ذکر کیا گیا ہے یعنی آنحضرت ﷺ کا اس جثلائے سیئات کی طرف سماع کے لئے متوجہ ہونا اور اس بندہ کا رسالہ کی قرأت میں مصروف ہونا یہ اس بندۂ ضعیف کے لئے شرف وابتہاج کا کافی سرمایہ ہے، فللہ الحمد و المنۃ۔

عربی زبان کی فضیلت کا سبب تالیف

☆ ۲۹ شوال ۱۳۹۵ھ بمطابق ۴ نومبر ۱۹۷۵ء کی شب میں حضرت شیخ زید مجدہ کو سید الکونین ﷺ کی زیارت ہوئی۔ ارشاد فرمایا وہ لاؤ اور سناؤ رسالہ کا نام تو یاد نہیں رہا لیکن وہ عربی زبان کی فوقیت وفضیلت پر تھا اسی وقت خواب میں رسالہ لکھنے کا ارادہ بلکہ افتتاح بھی کر دیا اس وقت بہت روایات اور مضامین ذہن میں آئے اور بڑی اچھی ترتیب ذہن میں آئی مگر صبح کو تفصیل تو بھول

besturdubooks.wordpress.com

گئی۔ حضرت شیخ نے ارادہ کرلیا کہ انشاء اللہ مدینہ پہنچ کر تکمیل کروں گا۔
(تکمیل ہوگئی یعنی طبع بھی ہوگئی)

فضائل درود شریف کے متعلق بشارت

☆ فضائل میں سب سے پہلا رسالہ فضائل قرآن حضرت شاہ یاسین نگینوی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت گنگوہی قدسرہ کی فرمائش پر تالیف ہوا اسی طرح عرصہ کے بعد موصوف ہی کی فرمائش پر فضائل درود شریف لکھا گیا، علی گڑھ میں ماجد علی نے خواب دیکھا، حضور ﷺ کی زیارت ہوئی فرمایا کہ زکریا فضائل درود شریف کی وجہ سے اپنے معاصرین پر سبقت لے گیا۔
(ماجد علی کا مفصل خط اور اس کا جواب آپ بیتی صفحہ ۲۱۰ پر درج ہے)

حضرت شیخ کا مبارک خواب

☆ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک خواب ہے جس رویا صالحہ میں خود حضرت نے حضور اکرم ﷺ کے یہ الفاظ مبارک سنے تھے کہ مجھے ان کی یہ ادا بہت پسند ہے کہ یہ وقت ضائع نہیں کرتے۔

ف: جب حضرت تشریف لائے تھے تو حرم تک گاڑی میں آتا ہوتا تھا پھر باب جبرئیل کی طرف حضور سرور دو عالم ﷺ کے قدموں مبارک میں دیوار کے ساتھ جہاں اکثر فقراء بیٹھتے ہیں بیٹھا کرتے تھے۔ مواجہ شریفہ پر جانے کے لئے جب عرض کیا تو فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ ہو آؤ میں سامنے جانے کی ہمت نہیں کرتا۔ اس کے بعد کے سفروں میں وہاں سے بھی پیچھے حجرۂ اخوات کے پاس بیٹھنا شروع فرمادیا۔ اس کے بعد اب عرصے سے وہاں بیٹھنے کی بھی ہمت نہیں پڑتی تو بہت دور باب عمر پر مستقل بیٹھنا مقرر ہوگیا ہے۔ اقدام عالیہ کی طرف بیٹھنے کے متعلق واعظ شیخ میں حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں۔

عاشقانہ می نشیند، سمت اقدام حبیب مشفقانہ می نوازد، سرور پیغمبراں

ترجمہ: (حضرت رحمۃ اللہ علیہ) عاشقانہ انداز میں (تواضع اور عاجزی وتذلل کے ساتھ) حبیب پاک ﷺ کے قدموں کی جانب بیٹھتے ہیں اور سرور پیغمبراں (حبیب پاک ﷺ، حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے قرب خاص اور دیگر مقامات عالیہ سے) مشفقانہ طور پر نوازتے اور سرفراز فرماتے ہیں۔

حضرت کا ہمہ وقت مشغول رہنا اور کوئی لمحہ ضائع نہ کرنا بچپن ہی سے طبیعت ثانیہ بن گئی ہے۔ حضرت نے فرمایا تھا کہ بچپن میں میرے والد صاحب نور اللہ مرقدہ مجھے سنا کر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

ترا ہر سانس نخل موسوی ہے یہ جزر و مد جواہر کی لڑی ہے

besturdubooks.wordpress.com

حضرت کی مبارک زندگی اس مشغولی کی شاہد عدل ہے۔

اب حضرت کے خواب کے مطابق ایک بزرگ کا مکاشفہ بھی درج کیا جاتا ہے۔

مجھے ان کی یہ ادا بہت پسند ہے کہ وقت ضائع نہیں کرتے

☆ ایک شب میں ایک بزرگ کو بہت طویل مکاشفہ ہوا جس کا ایک حصہ کہ ناظرین کے لئے بھی نصیحت آموز ہے درج کرتا ہوں۔

"مراقب ہوتے ہی یہ محسوس ہوا جیسے دسترخوان لگا ہوا ہے اور سات آٹھ اکابر جلوہ افروز ہیں جن کی شکلیں نہیں دکھائی دے رہیں۔ اس حلقہ میں قبر شریف کی جگہ پر قبلہ رخ چار زانوں حضور اکرم ﷺ بھی تشریف فرما ہیں۔ موصوف ان کے دائیں طرف کے درمیان ذرا پیچھے کو حضور ﷺ کی طرف جھک کر بیٹھ گیا (پھر آگے طویل حالات میں ان کو چھوڑ کر مقصدی ارشادات نقل کرتا ہوں۔ پھر موصوف نے محسوس کیا کہ جیسے حضور ﷺ اس حلقہ سے اٹھ کر چل دیئے اور یہ دیکھا کہ ہم باب الرحمۃ باب عبدالعزیز کے درمیان سے باب عمر کی طرف جا رہے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ آگے آگے، میں پیچھے پیچھے خادمانہ جا رہا ہوں، حتیٰ کہ حضرت شیخ کے پاس پہنچ گئے جہاں حضرت شیخ مولوی محمد اسماعیل صاحب کو قرآن شریف سنا رہے تھے (اس وقت تقریباً عربی ایک بجا تھا اور حضرت شیخ کا اس وقت معمول بھی یہی تھا) وہاں پہنچ کر حضور ﷺ کے ہاتھ چوم لئے اور معانقہ کرتے وقت حضرت پر گریہ طاری ہو گیا، معانقہ کے بعد فوراً حضور ﷺ نے اپنے دونوں دست مبارک حضرت شیخ کی داڑھی پر پھیرے، ہاتھ پھیرے جاتے اور بہت ہی ناز سے یہ فرمایا:

"هذا امام عصره وبركة دهره وابنى البار"

یہ اپنے دور کے امام اور زمانے کے برکت ہیں اور میرے نیک بخت بیٹے ہیں۔

اور یہ فرما کر کھڑے ہو گئے اور واپس جانے کیلئے مڑ گئے اور میں گویا ساتھ ساتھ چار پانچ قدم چلنے کے بعد مسکراتے ہوئے حضرت کی طرف مڑ کر دیکھا، میں نے بھی دیکھا حضرت نفلوں کی نیت باندھ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضور ﷺ نے مجھے فرمایا کہ بس ان کی یہی ادا مجھے پسند ہے کہ وقت ضائع نہیں کرتے، مطلب یہ ہے کہ وقت ضائع نہیں کیا بلکہ فوراً میرے مڑتے ہی نماز میں مشغول ہو گئے۔ پھر قبر پر واپس چلے گئے وہی حلقہ، وہی دسترخوان، وہی کھانا پینا، ایک بزرگ کے مکاشفہ میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرے قریب ہیں میں ان کے قریب ہوں۔

besturdubooks.wordpress.com

حضور اکرم ﷺ کی حضرت اقدس کے حجرہ میں تشریف آوری

☆ ۴/ رجب ۱۳۹۸ھ بمطابق ۹ جولائی ۱۹۷۸ء بروز جمعہ حضور اکرم ﷺ نے مولانا عبدالحفیظ صاحب سے (مکاشفہ میں) فرمایا کہ زکریا کی خدمت کرتے رہو اس کی خدمت میری ہی خدمت ہے، یہ بھی فرمایا کہ میں اکثر اس کے حجرہ میں جاتا رہتا ہوں۔

رحمت کے خزانہ کی چابی

☆ ۱۶/ رجب ۱۳۹۸ھ بمطابق ۲۵ جون ۱۹۷۸ء بروز اتوار مغرب کے بعد ایک بزرگ نے روضۂ اقدس پر مراقبہ میں دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ نے کنجی کا گچھا دیا جس میں چابیاں تھیں۔ فرمایا یہ رحمت کے خزانہ کی چابی ہے۔ شیخ کو پیش کردو۔

روحانیت کی گاڑی تو یہی چلا رہے ہیں

☆ ۲۶/ صفر ۱۳۹۹ھ بمطابق ۲۴ جنوری ۱۹۷۹ء اس شب میں بعد عشاء ایک بزرگ نے اقدام عالیہ میں بیٹھے ہوئے مراقبہ میں دیکھا جیسا کہ حضرت کیلئے حضور اکرم ﷺ سے بار بار دعا کے لئے عرض کررہے تھے اور یہ عرض کررہے تھے کہ بالکل بے ہوشی ہے، کمزوری ہے تو دیکھا کہ بائیں طرف ایک گھوڑا گاڑی عالی شان کھڑی ہے اور حضرت شیخ بہت تندرستی کی حالت میں گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہیں جیسے کھلی چلا رہے ہیں اور حضرت کے سر پر بہت ہی چمکدار سنہری تاج ہے اور چہرے اور تاج سے دور دور تک سنہری شعاعیں پھیل رہی ہیں۔ حضور اکرم ﷺ مسکرا کر موصوف سے فرمارہے ہیں "دیکھو روحانیت کی گاڑی تو یہی چلا رہے ہیں اور تم بتلاتے ہو کہ.....

حضرت شیخ کا مکاشفہ

☆ ۱۰/ صفر ۱۴۰۰ھ آج دوپہر کو حضور اقدس ﷺ مدرسہ علوم شرعیہ کے کمرے میں تشریف لائے (قیام گاہ حضرت شیخ) اور فرمایا کہ انہیں (شیخ کو) ظہر کی نماز پڑھانے آیا ہوں۔

ہمارے خزانہ کے وارث

☆ ۲۰/ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ بمطابق ۲۴ فروری ۱۹۸۱ء اس شب میں ایک بزرگ نے اپنا صلوٰۃ

besturdubooks.wordpress.com

وسلام عرض کرنے کے بعد حضرت شیخ کی طرف سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا پھر آپ کے لئے دعا کی درخواست کی۔ دیکھا کہ ایک بڑا سا صندوق ہے جس میں سونے کی بڑی بڑی سلیں رکھی ہیں جو بہت روشن اور چمکدار ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کا خزانہ اعمال ماشاء اللہ تعالیٰ بھرا ہوا ہے۔ پھر تھوڑی دیر میں دیکھا کہ حضور ﷺ کھڑے ہیں اور ان کے ارد گرد مختلف قسم کے پیکٹ رکھے ہوئے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان میں تمہارا سارا سرمایہ ہے اور پھر وہ سارا ڈھیر کا ڈھیر حضرت کی طرف بڑھا دیا۔ فرمایا اس وقت یہ ہمارے ہر قسم کے خزانہ کے وارث ہیں اور پھر جیسے دعا میں مشغول ہو گئے اور بہت دیر اسی میں مشغول رہے۔

هذا شيخ المشائخ المحبين

☆ ۲۸/ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ بمطابق ۱۷ نومبر ۱۹۷۹ء شب کی شب میں صلوٰۃ وسلام کے بعد مصلی جائے میں ایک بزرگ نے دیکھا کہ حضرت شیخ زید مجدہ حضور اقدس ﷺ کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں اور حضور بہت محبت سے ان کی طرف دیکھ کر فرما رہے ہیں۔ هذا شيخ المشائخ المحبون۔

آج کل اللہ کی مدد و نصرت و قبولیت ان کے ساتھ ہے

☆ ۲۹/ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ بمطابق ۵ مارچ ۱۹۸۱ء اس شب میں ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کی طرف سے صلوٰۃ وسلام اور دعا کے لئے عرض کیا دیکھا جیسے ایک کشتی ہی چل رہی ہے سمندر میں تھوم رہی ہے اور پھر جیسے تھوڑی دیر میں وہ کشتی جزیرہ سا ہو گئی۔ بہت وسیع حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کی مثال ایسی ہی ہے اور جیسے انبیاء کرام علیہم السلام کے زمانہ میں ہر نبی علیہ السلام کے ساتھ اس کے وقت میں اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت ہوتی تھی اسی طرح آج کل اللہ کی مدد و نصرت و قبولیت ان کے ساتھ ہے۔

حضرت شیخ ہمارے حبیب ہیں!

☆ ۲/ رجب ۱۳۹۸ھ بمطابق ۱۴ جون ۱۹۷۸ء روز بدھ اس شب میں ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ حضرت (حضرت شیخ) بہت فکرمند ہیں کہ کس منہ سے سامنا ہوگا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "انه حبيبنا من حزب المفلحين الفرحين"۔ پھر تھوڑی دیر بعد دیکھا جیسے حضور ﷺ کے سامنے خوبصورت صندوقچی ہے اس کے

besturdubooks.wordpress.com

اوپر تہہ کیا ہوا بہت خوبصورت سفید عمامہ ہے جس پر سفید رنگ کی کڑھائی ہوئی ہے جو بہت پھبتا ہے۔ حضور ﷺ بہت پیار سے اس کی تہہ کو کھولتے ہیں اور اوپر ہاتھ پھیرتے جاتے ہیں۔ پھر اس طرح تہہ فرما کر رکھ دیتے ہیں اور مسکرا کر مجھے فرمایا کہ (یہ) ان کے لئے ہم نے تیار کر رکھا ہے۔

ایمان کا نور حکمت کا بار

☆ ۱۶/ شعبان ۱۳۹۸ھ بمطابق جولائی ۱۹۷۸ء بروز چہار شنبہ اس شب میں ایک بزرگ نے روضۂ اقدس پر حاضری پر صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت شیخ کی طرف سے بھی صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد کچھ خوف وغیرہ کا ذکر کیا تو حضور اکرم ﷺ نے ایک بہت ہی خوبصورت بارا اپنے دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر حضرت شیخ کے گلے میں ڈالا حضرت شیخ سامنے بیٹھے تھے، پھر مسکرا کر فرمایا: "ھذا عقد الایمان والنور والحکمۃ" اور مسکراتے رہے عشاء کے بعد دو تین درجے بعد کھولے اور کسی صندوقچی سے ایک مثلث سا (چونہ) گہرے بادامی رنگ کا نکالا جس کے بازو بھی ہیں اور حضرت شیخ کو پہنایا اور فرمایا وھذا ستر العافیہ۔

معاون خادم اور محبوب

☆ ۲۸/ جمادی الاولیٰ ۱۳ اپریل اس شب میں ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد دیکھا کہ جیسے روضہ شریف کی جگہ ایک لمبی قطار میں بہت سے لوگ بیٹھے ہیں ان کو ایک دو خادم کھانا کھلا رہے ہیں، بعد میں معلوم ہوا یہ درویشوں کی جماعت ہے۔ تھوڑی دیر اس جگہ جیسے کوئی حجرہ ہے اس میں حضور ﷺ کسی کام میں مشغول ہیں اور حضرت ان کی کچھ مدد کر رہے ہیں اور بالکل خادمانہ انداز سے حالانکہ حضرت کی داڑھی اس طرح سفید ہے اور حضور ﷺ کی کالی مگر لگ بھی حضرت خادم رہے ہیں اور حضور ﷺ مخدوم، پھر جیسے اس کام سے فراغت ہو گئی اور کھانے کیلئے کچھ آنے لگا تو حضرت نے جلدی سے کچھ پکڑ کر حضور اکرم ﷺ کی طرف بڑھایا پھر حضرت کو حضور اکرم ﷺ نے اپنے پاس بٹھالیا اور بہت محبت سے حضرت کی طرف دیکھ کر فرمایا یہ میرا معاون بھی ہے خادم بھی اور محبوب بھی۔

حضور ﷺ کی بھائی ابوالحسن صدیق کو دعا (خادم خاص حضرت شیخ)

☆ حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ عزیز عبدالحفیظ جدہ میرے ساتھ آیا تھا دو تین دن کے بعد بیروت چلا گیا۔ بیروت سے واپسی پر چند روز کے لئے آیا، روزانہ بہت تفصیلی واقعات سناتا رہا جن

besturdubooks.wordpress.com

کو بے کار و اپنی نالائقیت کی وجہ سے قتل سے بھی ڈرتا ہے۔ چنانچہ ان کے یہ کہنے (حضرت شیخ) بیٹھا ہوا ہے اور حضور اکرم ﷺ کی طرف سے کچھ عطا ہو رہا ہے اور تو کھا رہا ہے۔ اسی دوران میں ابوالحسن تجھے کوئی دوا پلانے کے لئے آیا اور تجھے وہ دوا دی تو نے پی لی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کی طرف (ابوالحسن کی طرف) اشارہ کر کے فرمایا: اکرم مک اللہ کما اکرم منی بکر مک ھذا ھذا میری طرف اشارہ تھا۔ اللہ جل شانہ، عبدالحفیظ کو بہت بلند درجے عطا فرمائے کہ اس کی برکت سے بشارات بہت سننے میں آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس روسیاہ کو اس قابل بنائے۔

یہ تو کریم ابن کریم ہے

۱۷ اس شب میں عزیز عبدالحفیظ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد دعائے صحت و عافیت کے لئے عرض کیا تو دیکھا جیسے حضور ﷺ کے سامنے ایک بڑا طباق ہے اس میں کوئی میٹھی چیز ہے۔ سونی کے چمچے کی طرف مختلف لوگوں کو ایک ایک چمچہ دے رہے ہیں تھوڑی دیر میں حضرت بھی سامنے آ گئے۔ حضور ﷺ نے پہلے تو چمچہ سارا دیا پھر خادم سے فرمایا کہ سارا طباق انہیں دے دو اور جب خادم نے انکار کیا تو پھر فرمایا کہ سارا دے دو یہ تو کریم ابن کریم ہیں۔

ہمارے گلدستے کے سب سے بڑا اور سب سے خوشبودار پھول

۱۸ ۲۳/صفر ۱۴۰۱ھ ۲۹ دسمبر ۱۹۸۰ء اس شب میں مغرب کے بعد صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد حضرت کی طرف سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور صحت کے لئے درخواست کی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کے لئے تو ہم خود دعا کرتے ہیں ان کو یاد دلانے کی ضرورت نہیں، پھر جیسے دعا وغیرہ میں مشغول ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد دیکھا جیسے حضور اکرم ﷺ کے دائیں طرف ایک گلدستہ ہے جس میں دس بارہ پھول مختلف قسم کے ہیں ایک پھول ان میں سے ذرا بڑا اور اچھا ہوا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس بڑے پھول کی طرف گویا اشارہ کر کے فرمایا یہ تو (حضرت شیخ) ہمارے گلدستے کے سب سے بڑے اور سب سے زیادہ خوشبودار پھول ہیں۔

اصل رسوخ علم مطلوب ہے

۱۹ ۲۲ جمادی الاول ۱۴۰۱ھ بمطابق ۷ اپریل ۱۹۸۱ء اس شب میں مولانا عبدالحفیظ صاحب نے مدرسہ مظاہر علوم کے اساتذہ (بسلسلہ چندہ مدرسہ) کی کامیابی و قبولیت و برکت کے لئے دعا کی۔

besturdubooks.wordpress.com

دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ کسی دروازے کے اوپر لکھے ہوئے پر راست مبارک پھیر رہے ہیں اور اس پر دباؤ ڈال کر مضبوط بھی کر رہے ہیں۔ بعد میں واضح ہوا کہ کچھ اور الفاظ کے علاوہ مقابر علوم بھی لکھا ہے جیسے تحقیق ہوا اور وہ مسجد و مدرسہ قدیم کا بیرونی دروازہ ہے پھر حضور ﷺ جیسے مدرسہ قدیم کی عمارت میں تشریف لے گئے اس طرح پھر وہاں بھی قدیم و جدید تشریف لے گئے بعض علماء کو دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار فرمایا پھر فرمایا کہ سرپرستان محترم مظاہر کو چاہئے کہ خوب دعا کریں حفاظت و ترقی کے لئے اصل روح علم مطلوب ہے۔ اساتذہ و طلبہ کو چاہئے کہ اخلاص اور انہماک فی العلم کا اہتمام کریں۔ (مظاہر کے لئے دورے کے بعد معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی توجہ عالیہ سے غیر معمولی کامیابی ہوئی)۔

بشارات نمبر ۳:

حضرت شیخ زید مجدہٗ کا ایک اہم خواب

☆ حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھے زیارت ہوئی اور حضرت گنگوہی نور اللہ مرقدہٗ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ "زکریا" حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عاضری کا اشتیاق بہت ہو رہا ہے لیکن میرا جی نہیں چاہتا کہ کچھ اور اس سے کام لے لیا جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بس اس کو یہاں آنے کا اشتیاق تو بہت ہے مگر میرا بھی یونہی جی چاہتا ہے کہ اس سے کچھ اور کام لیا جائے۔

اس خواب کے بعد میں بہت حیرت میں پڑ گیا کہ میں کسی کام کا نہیں۔ ساری عمر یونہی بیکار رہا کچھ کی اب کیا کام کروں گا اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عاضری کا اشتیاق میں کیا کروں میرا منہ عاضری کے بھی نہیں مگر کچھ دنوں کے بعد چچا جان کا واقعہ یاد آیا وہ یہ کہ جب چچا جان (حضرت مولانا محمد الیاس صاحب دھلوی رحمۃ اللہ علیہ) مدینہ رہ آئے تو ان کا ارادہ یہاں ٹھہر جانے کا ہو۔ روضہ اقدس سے اشارہ ہوا کہ ہندوستان جاؤ تم سے کام لینا ہے۔ چچا جان نے فرمایا کہ میں بہت دن تک پریشان رہا کہ بولنا مجھے نہیں آتا تقریر مجھے نہیں آتی میں ضعیف یہ کام کر دں گا کچھ دنوں کے بعد حضرت شیخ الاسلام مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی ہوا تا سید احمد صاحب نے جب انھیں پریشان دیکھا تو کہا کہ اس میں پریشانی کی کیا بات ہے یہ تو نہیں کہا گیا کہ تم کام کرو بلکہ کہا گیا کہ تم سے کام لیا جائے گا۔ یعنے داتا خود لے گا اس کے بعد چچا جان کو اطمینان ہو ا۔ ہندوستان واپس آکر تبلیغی کام شروع ہوا اور ماشاء اللہ خوب چلا میں نے بھی سوچا کہ یوں نہیں کہا کہ تو کر بلکہ یوں کہا کہ کام لیا جائے میں سوچتا ہی رہا کچھ دنوں کے بعد خیال ہوا کہ ذکر و شغل کی

besturdubooks.wordpress.com

الائن بالکل نوٹ کی ہے۔ ہندوستان یا پاکستان کی اکثر خانقاہیں برباد ہوگئی ہیں۔ اسی واسطے شاید حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی منشا ہو کہ ذکر و شغل ان کی خانقاہ کا اہم مشغلہ تھا اور جب حضرت کی آنکھیں جاتی رہیں تو تعلیم کے لیے بھی ذکر و شغل نے لے لی تھی، اس لیے مجھے ذکر و شغل کا اہتمام ہوگیا اور اسی بنا پر اپنے معمولات اور معذوری کے باوجود الدین، پاکستان جہاں جہاں بھی خانقاہ قائم کرنے کا اعادہ ہو جس جس جاں میں بھی ہوں پہنچنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اللہ کرے کہ یہ کام اللہ کے فضل سے چل جائے۔ اور یہی مراد حضرت کی بھی ہو تو کچھ سرخروئی ہو جائے۔" انتہی مترجم کرتا ہے کہ اس کام کے لیے حضرت شیخ مدظلہ کی نقل و حرکت کسی کے اصرار یا اپنی مرضی سے نہیں ہوتی بلکہ استخاروں کے بعد روضۂ اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اجازت کے اشارہ پر مدار ہوتا ہے جو کہ آئندہ اوراق میں اسفار سے متعلق مکاشفات کے مطالعہ سے ظاہر ہوگا اس بارے میں حضرت اقدس مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ چند اشعار ان کی تصنیف "الشیخ" سے نقل کرتا ہوں۔

کمال اطاعت اوفنافی الرسول ﷺ ہونا

☆ کروا وقات عزیز ش بر اشارت منعم (گاہ او طیبہ آید گاہ در ہندوستان)

ترجمہ: حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اوقات عزیز کو اشارۂ محبوب ﷺ پر تقسیم فرمادیا، کبھی (شوق زیارت میں) طیبہ (مدینہ طیبہ زادھا اللہ شرفا و کرامۃ) پہنچتے ہیں اور کبھی طالبین و سائلین اور عام بندگان خدا کے افادہ اور رہبری و رہنمائی کی خاطر ہندوستان تشریف لاتے ہیں۔

بے اجازت نقل و حرکت وصل ہجرت نیست شد فنا قصدش بہ قصد سید پیغمبراں

ترجمہ: محبوب رب العالمین ﷺ کی اجازت کے بغیر نقل و حرکت وصل و ہجرت کچھ نہیں۔

تشریح: یعنی حضرت زید مجدہ آنحضرت ﷺ کی اجازت کے بغیر کوئی کام نہیں فرماتے حتی کہ کوئی نقل و حرکت خود مدینہ طیبہ (زادھا اللہ شرفا کرامۃ) کی حاضری اور وہاں سے واپسی کچھ بھی بلا اجازت نہیں فرماتے اس کی جید دوسرے مصرعہ میں بیان فرماتے ہیں: ع

شد فنا قصدش بہ قصد سید پیغمبراں

ترجمہ: حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ کا قصد (ارادہ) سید پیغمبراں ﷺ کے قصد میں فنا ہوگیا۔

تشریح: جب اپنا ارادہ فنا ہوگیا تو جو کچھ بھی فرماتے ہیں، آنحضرت ﷺ کے ارادہ کے مطابق ہی ہوتا ہے بقول شاعر

besturdubooks.wordpress.com

خواہش قربان کردے سب رضائے دوست پر پھر میں دیکھوں دل کا جی چاہا کیوں نہ ہو

شیخ نوراللہ مرقدہ کا فیض عام

خانقاہ و مدرسہ قائم نمودہ جابجا تربیت کردہ فرستد کارواں درکارواں

ترجمہ: جگہ جگہ خانقاہ و مدرسہ قائم فرمائے اور تربیت فرما کر قافلے کے قافلے بھیجتے ہیں۔

مکہ، طیبہ، پاک، افریقہ رسیدہ فیض او ساخت مرکز مورسش، رنگون، لندن، انڈمان

ترجمہ: مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ (زادھا اللہ شرفاً وکرامۃً) پاکستان افریقہ (اور دوسرے ملکوں میں) حضرت کا فیض پہنچا ہے اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مورسش، رنگون، لندن، انڈمان (جیسے مقامات کو جو علم دین سے بالکل خالی تھے، دین دست کی اشاعت کے لئے) مرکز بنایا ہے۔

تشریح: کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء و خدام ان مقامات پر خدمت دین میں مشغول ہیں جن کی وجہ سے بڑے بڑے مدارس ان مقامات پر قائم ہو گئے اور بڑا فیض پہنچ رہا ہے، اب مندرجہ بالا کے متعلق مکاشفات درج کرتا ہوں۔

رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ کیلئے سفر ہند کی اجازت کا نہ ملنا

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب، رمضان المبارک مدینہ میں کرنا

☆ ۲۳/ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ ۱۱ مئی ۱۹۷۷ء بروز جمعرات حضرت نے خواب دیکھا کہ کوئی ڈرافٹ آیا اس پر انعام کریم لکھا ہوا تھا۔ حضرت نے اس کو اوپر (اوپر کے کمرے میں مولانا انعام کریم رہتے تھے) مولانا انعام کریم کے پاس بھیج دیا۔ مولوی انعام کریم نے اسے واپس کر دیا کہ یہ تمہارا (حضرت کا) ہی ہے نام اگرچہ میرا ہے مگر ہے آپ کا۔ میرے پاس براہ راست خط آچکا اور یہ پیام بھیجا جس کے بعینہ الفاظ تو یاد نہیں کہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان مدینہ میں کرنا۔

الہند بعید

☆ ۲۹/ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ مغرب کے بعد ایک بزرگ نے حضرت شیخ کے لئے ہند جانے کی اجازت مانگی۔ ہر دفعہ ارشاد ہوا "الھند بعید، الھند بعید" گویا اشارہ فرمایا کہ وہ مسجد تک تو آ نہیں سکتا ہندوستان کے لئے کیسے جائے گا۔ میں نے سفر ہند کے التوا کا مژدہ سنایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرے قریب ہیں میں اس کے قریب ہوں۔

besturdubooks.wordpress.com

سید الکونین ﷺ کی نیابت اور وراثت

☆ ۲۱/صفر ۱۴۰۱ھ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء اس شب میں عشاء کے بعد ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کی طرف سے صلوٰۃ وسلام اور یہ عرض کیا کہ جیسے آپ ﷺ نے یہاں بلا لیا ہے آخرت میں بھی شفاعت میں نہ بھولیے اس پر حضور ﷺ نے فرمایا وہ ان میں سے نہیں ہیں جس کو ان کے بارے میں کہہ پڑے اس کے لئے تو میں خود ہمیشہ ہر شر سے حفاظت کی دعا کرتا ہوں۔ پھر دیکھا جیسے ساری دنیا پر حضور ﷺ کی نورانیت پھیل گئی ہے۔ یہ مشاہدہ ہونے لگا کہ اس دنیا پر حضور ﷺ کی حکومت ہے اور وہ احادیث و مضامین ذہن میں آنے لگے جن میں یہ ہے کہ جو چیز حضور ﷺ کے طریقہ پر نہ ہوگی وہ مردود ہے۔ بہت دیر تک اس کا مشاہدہ ہوتا رہا پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہی تو ہمارے نائب و وارث اس حکومت کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ ماشاء اللہ تعالیٰ جس پاک اور صاف طریقہ سے یہ کام کر رہے ہیں اس سے دل خوش ہوتا ہے اور جیسا جیسا یہ ہوتے ہیں اس کے اثرات نوٹ کئے جاتے۔ بعد میں ظاہر ہوں گے۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے مردہ زمین پر فصل چلا دی جائے تو جو اس کی حقیقت کو نہیں جانتا وہ یہ نہیں سمجھ سکتا کہ اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ پھر دیکھا کہ روضہ شریف پر چادر چڑھ گئی۔ بائیں اور داہنی طرف حضور کریم ﷺ اور شیخ کے علاوہ اور لوگ بھی بیٹھے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس دعوت کا انتظام انہیں (حضرت کی) کی آمد کیلئے ہے۔

رمضان ہندوستان و سفر لندن کی تحریک اور حالات

☆ حضرت کے محب و محبوب اور خلیفہ فخر المحدثین مولانا محترم یوسف متالا نے حضرت کے علم سے لندن میں ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی۔ حضرت کی دعا و توجہ سے کامل سرعت سے اس کو ترقی ہوئی کہ آج دار العلوم بن گیا۔ آج کل مدرس تبلیغ اور دینی کاموں میں ذکر و شغل کا جوڑ اور خانقاہی تعلق جو کہ ان کا موں کی روح ہے اس پر حضرت دقت کی بہت توجہ ہے۔ مولانا متالا صاحب نے اس مقصد کیلئے حضرت شیخ کو لندن کی دعوت دی کہ حضرت کے وہاں تشریف لے جانے سے اس میں ترقی ہوگی۔ لندن کے طویل سفر کیلئے حضرت کے حالات بے حد نامساعد تھے اپنے گھر سے حرم شریف تک جانا مشکل تھا امراض اور شدید ضعف کا خصوصیت سے ان دنوں غلبہ تھا اسی حالت میں حضرت نے متالا صاحب سے فرمایا کہ روضۂ اقدس پر عرض کرو اور وہاں سے منظوری کا اشارہ ہو جائے تو میں چلوں گا۔ اس سفر کے خیال پر حضرت کے تمام خدام اور جن حضرات سے حضرت

besturdubooks.wordpress.com

سنت کے مطابق مشورہ بھی طلب کرلیا کرتے ہیں تقریباً سب ہی نے حضرت کی نازک بلکہ خطرناک حالت کے پیش نظر سفر کی شدید مخالفت کی مگر روضۂ اقدس سے اشارہ پاتے ہی حضرت نے عزم فرمالیا۔ ادھر صحت بھی اچھا ہونا شروع ہوگئی۔ چنانچہ سفر بہت ہی راحت و عافیت کے ساتھ پورا ہوا اور وہاں کی مدارس، خانقاہ ہیں اور مساجد کی بنیاد پڑنا شروع ہوگئی۔ ہزاروں بیعت ہوئے، سینکڑوں نے ذکر و اشغال شروع کیا اور دیگر خصوصی انعامات کا ظہور ہوا جس کی تفصیل لندن کے اخبارات اور ہندو پاک کے مجلات میں شائع بھی ہوئی یہاں صرف مکاشفات بسلسلۂ لندن کی تمہید کے طور پر مختصر لکھا گیا۔

سفر لندن کے مبشرات:

میں تو ساتھ ہی ہوں

☆ ۷ رجب ۱۳۹۹ھ ۲ جون ۱۹۷۹ء اس شب میں ایک بزرگ نے روضۂ اقدس پر صلوٰۃ و سلام کے بعد حضرت شیخ کی طرف سے سفر لندن و ہند کی اجازت اور دعا کے لئے عرض کیا تو دیکھا جیسے کسی بڑے ورق پر لکھا ہوا ہے: "لئن شکرتم لازیدنکم" پھر جیسے حضور ﷺ کے ہاتھ میں دو ورق ہیں جنہیں حضور ﷺ الٹ پلٹ کر دیکھ رہے ہیں اندازہ ہوا کہ مسافرین کی فہرست ہے پھر دیکھا جیسے حضور ﷺ اور سات آٹھ آدمی اور ہیں سب قرآن خوانی میں مشغول ہیں۔ پھر موصوف نے دعاء اور حضرت کے سفر کی صراحت کے ساتھ اجازت کے لئے عرض کیا تو یہ منظر ختم ہوگیا اور جیسے حضور ﷺ تنہا ہیں بہت خوبصورت کلیدار جبہ زیب تن اور سر پر سنہرا عمامہ ہے جو بہت خوبصورت ہے۔ حضور ﷺ کا قد بھی جیسے بہت بڑا ہوگیا اور گویا مدینہ منورہ سے لے کر مکہ مکرمہ تک ایک ایسا راستہ بن گیا پھر مکہ معظمہ سے لندن تک ہاتھ مارا اور پھر خود بھی وہاں تک چلے گئے اور وہاں تک راستہ سا بن گیا اور وہاں جاکر دارالعلوم میں کھڑے ہوکر اس کا معائنہ فرمانے لگے اور اس کی تصویر یا نقشہ ہاتھ میں ہے اور دعا فرمائی:

اللھم اجعلہ مرکز الخیر راعل بہ کلمتک واظھر بہ الحق.

غالباً مدرسہ کو یہ دعا فرمائی پھر وہیں کھڑے کھڑے وہاں سے لے کر سہارنپور تک نظر دوڑائی اور فرمایا کہ تو خیر ہی خیر ہے۔ سفر کے بارے میں دعا کے لئے بھی عرض کیا فرمایا "میں تو ساتھ ہی ہوں" اور پھر عشاء کے بعد دوبارہ عرض کیا تو اسی طرح اس ہیبت میں مکہ مکرمہ تک ہاتھ مارا اور راستہ صاف ہوگیا، پھر مکہ مکرمہ سے لندن تک حضور ﷺ خود تشریف لے گئے۔ راستے میں جیسے

besturdubooks.wordpress.com

دوشنبہ نے (جو موصوف پر ظاہر نہ ہو سکے کیا تھے) سر اٹھایا حضور ﷺ نے ایک کے سر پر پاؤں مارا اور دوسرے کے سر پر دوسرا پاؤں جس سے دونوں اسی لمحہ بالکل ختم ہو گئے۔ پھر جیسے انگیٹھ میں ہیں وہاں بہت بڑی چڑی گندگی کی نوبے کی بہت بڑی ٹہنی ملعون ہے حضور ﷺ نے بہت زور لگا کر اسے نکالنا چاہا مگر وہ بہت گہری تھی حضور ﷺ کے زور لگانے سے اس کے کئی ٹکڑے ہو گئے۔ حضور ﷺ نے ان ٹکڑوں کو اٹھا کر باہر دور پھینک دیا اور فرمایا کہ ایسی کئی گندگیاں دور کرنی ہیں، قوت و ہمت کی ضرورت ہے۔ پھر فرمایا یہ سفر انشاء اللہ فیصلہ کن ہوگا، پھر فرمایا یہاں بہت فتنے اور شرور سر اٹھا رہے ہیں انشاء اللہ علم و یقین کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوگا۔ جس میں قوت و ہمت کی ضرورت ہے (اسے بار بار فرمایا) موصوف کے ذہن میں اس وقت یہ بات آئی کہ حضرت کے ساتھیوں کو اس پر بہت اہتمام سے توجہ دینی چاہئے کہ لندن کے سفر سے کوئی دنیا یا سیر و تفریح وغیرہ ابتداء اور سفر کے دوران ذہن میں نہیں آنا چاہئے بلکہ خالص اللہ تعالیٰ کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے دین ہی کو پوری قوت اور ہمت کے ساتھ مقصد بنانا چاہئے۔

جہاد کی نیت سے سفر کریں اور ہزار بار روزانہ درود شریف کا اہتمام کریں

☆ رجب ۱۳۹۹ھ ۶ جون ۱۹۷۹ء کی شام کو بعد نماز عشاء ایک بزرگ نے صلوٰۃ و سلام عرض کیا ہی تھا کہ دیکھا حضور ﷺ بہت جوش میں ہیں اور جیسے قتال کا لباس پہنا ہوا ہے اور ہاتھ میں بھالے لئے ہوئے ہیں اور موصوف سے کہا کہ حضرت سے کہنا جہاد کی نیت سے سفر کریں پھر آہستہ سے کہا جہاد کے لئے قتال بالسیف ضروری نہیں ہے ویسے بھی ہوتا ہے پھر فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ غلبہ حق ہی کا ہوگا۔

☆ ۷/ جون کو بعد عشاء صلوٰۃ و سلام حضرت کی طرف سے عرض کرنے اور سفر و حضر کے لئے دعائے خیر کے لئے عرض کیا۔ حضور ﷺ کے سامنے بہت سی رکابیاں بڑی بڑی اوپر تلے پڑی ہوئی تھیں، کچھ جاری تھیں اور کچھ جاری نہیں۔ حضور اکرم ﷺ پر سکون انداز سے تشریف فرما تھے بار بار موصوف کی دعا کے لئے درخواست پر اہتمام سے فرما رہے تھے کہ گویا اس کی کیا ضرورت ہے میں تو ہوں ہی ساتھ۔ پھر فرمایا کہ ایک ہزار بار روزانہ درود شریف کا اہتمام کیا کرو۔

☆ ۸/ جون کو بعد نماز عشاء صلوٰۃ و سلام کے بعد دعاء کے لئے عرض کیا تو حضور ﷺ کے سامنے جیسے آگ بجھانے والی مشینیں ہیں حضور ﷺ نے فرمایا یہ سفر ایسا ہی ہے آگ بجھانے جا رہے ہیں راستہ میں کہیں کچھ بھی آئے گا تو اصل مقصد یاد رکھنا اور وہاں بھی اسی کے لئے خوب دعا کرنا حضرت سے کہیں۔

☆ ۱۰/ جون کو فجر عشاء بسوۃ و سلام کے بعد دعاء کیلئے عرض کیا تو جیسے قبر شریف سے نے کر دور

besturdubooks.wordpress.com

تک دو گز چوڑی تہ در تہ سڑک سی بنی ہوئی ہے حد نظر تک جس سے میں سمجھا کہ اوپر کی تہہ کھیر کی ہے سفید رنگ کی۔ اس کے نیچے بادامی رنگ کی کوئی اور غذا ہے اس کے نیچے پھر سفید رنگ کی تھوڑی دیر میں یہ منظر ختم ہو گیا۔ پھر دیکھا جیسے حضور ﷺ تنہائی میں اپنے خاص کمرہ میں ہیں اور ایک دو خاص خدام کچھ سامان کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ بھی تیار کر رہے ہو ہم بھی تیاریاں کر رہے ہیں پھر عشاء کے بعد دیکھا کہ جیسے حضور ﷺ کی جگہ سے جیسے شعاعیں نکل رہی ہیں جو مغرب، مشرق، شمال، جنوب مختلف سمتوں میں یہاں سے پھوٹ کر جا رہی ہیں۔ اس میں یہ بھی دیکھا ایک شعاع کی لڑی ایک ہی سمت میں لگاتار مسلسل مغرب کی طرف جا رہی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم دعا کہتے ہو میں تو مستقل ادھر ہی متوجہ ہوں۔

☆ ۱۴/ جون کو بعد عشاء صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کے سفر کے لئے دعا کو عرض کیا تو تھوڑی دیر میں دیکھا جیسے حضور ﷺ اپنی جگہ پر تشریف فرما ہیں اور سامنے ایک گیٹ سنہرا اور بلند بن گیا اور اس کے بعد لگاتار گیٹ بنتے چلے گئے جو سنہری بہت خوبصورت اور اس کے نیچے سفید رنگ کی سڑک ہے، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بظاہر تو اس سفر میں تم لوگ مدینہ سے باہر جا رہے ہو گویا تم جنت میں جا رہے ہو یا جنت کا راستہ ہے ہو اور فرمایا کہ توجہ الی اللہ اصل ہے اس کا اہتمام خوب ہونا چاہئے پھر تھوڑی دیر میں یہ منظر ختم ہو گیا اور حضور ﷺ نے فرمایا کثرت سے درود پڑھو میں نے کثرت سے درود پڑھنا شروع کیا جس پر دیکھا کوئی راستہ ہے وہ درود شریف پڑھنے سے کشادہ ہوتا جاتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا درود سے راستے کشادہ ہوتے ہیں۔

☆ ۱۵/ جون کو قبل عشاء صلوٰۃ وسلام کے بعد پورے سفر کی خیریت اور قبولیت اور خیر و عافیت واپسی کے لئے دعا کی درخواست کی کہ اب تو کل روانگی ہے تو حضور ﷺ تھوڑی دیر چپ رہے پھر جیسے حجابات اٹھے اور مختلف جگہوں پر مکہ معظمہ، انگلینڈ، ہندوستان وغیرہ پر پُر انوار نظر پڑے اور اوپر آسمان پر بھی جیسے ہنگامہ سا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس سفر کا تو آسمانوں پر بھی شور ہے۔ بس مخلوق پہ رحمت کی نظر اور رحم کھا کر ہدایت کی کوشش و دعاء ہونی چاہئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

besturdubooks.wordpress.com

مبشرات فیصل آباد پاکستان دل میں

(حضرت کے دل میں) تو اللہ تعالیٰ ہی کیطرف سے آیا ہے

☆ ۱۰/ جمادی الاول ۱۴۰۱ھ ۲۷ مارچ ۱۹۸۰ء آج بعد عشاء ایک بزرگ نے روضۂ اقدس پر صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کی صحت اور رمضان شریف کے بارے میں جہاں خیر ہو وہاں کے لئے دعا اور توجہ کے لئے عرض کیا۔ حضور ﷺ نے سکوت فرمایا تھوڑی دیر میں موصوف نے پھر عرض کیا اور یہ بھی کہ ان کے (حضرت شیخ) دل میں پاکستان آرہا ہے تو حضور پر نور ﷺ نے فرمایا کہ دل میں تو اللہ ہی کی طرف سے آرہا ہے، موصوف نے عرض کیا کہ حضرت آپ کی طرف سے بھی کچھ چاہئے تو حضور ﷺ نے جیسی دعا فرمانی شروع کردی کافی دیر تک متوجہ رہے اور پھر فرمایا: رحلة الخير الكثير الى باكستان انشاء الله اس عبارت کو دو تین بار بہت سنجیدگی سے فرمایا۔ پھر جیسے فیصل آباد کا دارالعلوم سامنے نظر آیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ ٹکڑا تو رمضان میں انشاء اللہ ریاض الجنۃ بن ہی جائے گا گویا ذکر کثیر کی طرف اشارہ فرمایا اللہ تعالیٰ مفتی کو (مفتی زین العابدین صاحب) کو جزائے خیر دے کر بہت اہتمام فرمارہے ہیں حضرت کی صحت کے لئے عرض کرنے پر فرمایا" انه ابنی و حبیبی و انا به حبی "اور پھر بہت دیر تک دعا فرماتے رہے۔

ماشاء اللہ یہ تو نور کا بہت بڑا خزانہ ہے

☆ ۱۴/ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ بروز بدھ ۵ مارچ ۱۹۸۰ء شب میں بعد عشاء ایک بزرگ نے روضۂ اطہر پر صلوٰۃ وسلام کے بعد صحت وعافیت کی دعا کے لئے عرض کیا اور خاص طور پر رمضان المبارک کے لئے دعا کی درخواست کی کہ جہاں خیر ہو وہاں کے لئے فیصل آباد کی (آسمانی کی) دعا فرمائیں اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کیا کہ حضرت یوں فرماتے ہیں ان کا دل فیصل آباد میں کرنے کو چاہ رہا ہے۔ اس پر حضور ﷺ نے تھوڑی دیر کے لئے سکوت فرمایا جیسے کچھ دیکھ رہے ہیں۔ پھر اچانک دیکھا جیسے سامنے مفتی زین العابدین صاحب کے مدرسے و مسجد کا احاطہ ہے۔ مگر ایک چیز یہ نوٹ کی کہ دیواروں کے ساتھ ساتھ یکے بعد دیگرے چھوٹے چھوٹے درختوں کے پودے لگے ہوئے ہیں۔ حضور ﷺ تھوڑی دیر کے لئے اس منظر کا معائنہ فرماتے رہے۔ تھوڑی دیر میں ایک دوسرا منظر سامنے آیا جیسے ایک بہت بڑی مکعب صورت میں نورانی شکل کی بیکی سی ہے۔ موصوف کی ذہن میں آیا کہ گویا یہ حضرت کی شبیہ ہے۔ حضور ﷺ اس نورانی شکل کی طرف بہت خوشی سے

besturdubooks.wordpress.com

سنجیدگی سے دیکھ کر بار بار فرما رہے ہیں کہ ماشاءاللہ یہ تو نور کا بہت بڑا خزانہ ہے اگر فیصل آباد میں رمضان ہو جائے تو سارے علاقہ کے لئے بہت خیر کا ذریعہ بنے یا سبب بنے ان الفاظ کو وہ تین بار فرمایا اور یہ منظر کافی دیر تک سامنے رہا اور حضور ﷺ بغور و سنجیدگی سے اس کو دیکھتے رہے۔

مبشرات نمبر ۳۔

ان کی طرف تو میں بذات خود متوجہ رہتا ہوں

☆..... ۱۷/ جمادی الثانی ۲ مئی ۱۹۸۰ء اس شب میں ایک بزرگ نے روضۂ اقدس پر صلوٰۃ و سلام کے بعد دعا کے لئے اور حضرت کی صحت و عافیت اور سفر میں قبولیت و سہولت کے لئے دعا کو عرض کیا تو حضور ﷺ تھوڑی دیر ایسے ہی چپ رہے پھر تھوڑی دیر بعد دیکھا جیسے حضور ﷺ کے سامنے روشن موم بتیاں تقریباً دس پندرہ مدور شکل میں ہیں۔ حضور ﷺ نے توجہ سے انہیں گھمایا جس سے ان کے انوارات پوری مسجد میں گویا پھیل گئے اور اس پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اب جو قلوب اس طرف متوجہ ہوں گے وہ مستفید ہوں گے پھر فرمایا کہ ایک استفادہ تو ہر آنے والے کو ہوتا ہے اور ایک خصوصی فیض جو خاص طور سے متوجہ ہونے والوں کو ہوتا ہے جو یہ تھا۔ موصوف نے باادب عرض کیا حضرت کے بارے میں تو فرمایا (ذرا مسکرا کر) کہ ان کی طرف تو میں بذات خود متوجہ رہتا ہوں (گویا وہ متوجہ ہو یا نہ ہو)

انشاءاللہ میں بھی اپنے عصا کے ساتھ وہاں موجود رہوں گا

☆..... ۲۳/ رجب ۱۴۰۰ھ ۵ جون ۱۹۸۰ء بعد عشاء عزیز عبدالحفیظ نے صلوٰۃ و سلام کے بعد میری (حضرت شیخ) طرف سے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ یہاں حرمین کا رمضان چھوڑ کر پاکستان (فیصل آباد) اس لئے جا رہا ہوں کہ وہاں لوگوں کو اللہ اور اس کے حبیب کا نام لینا آ جائے اور اس کے لئے دعا فرمائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس سے بڑھ کر کونسا کام ہو سکتا ہے پھر فرمایا کہ حرمین کا ثواب انشاءاللہ کہیں گیا نہیں، پھر بہت دیر تک دعا فرماتے رہے اس کے بعد بہت وقار سے فرمایا کہ ہمیں تو فیصل آباد کا خود بھی اہتمام ہے انشاءاللہ میں بھی اپنے عصا کے ساتھ وہاں موجود رہوں گا۔

میں تو ساتھ ہی ہوں انشاءاللہ تعالیٰ

☆..... ۱۷/ شعبان المعظم ۱۴۰۰ھ ۳۰ جون ۱۹۸۰ء بعد ظہر ایک بزرگ نے روضۂ اقدس پر صلوٰۃ و

besturdubooks.wordpress.com

سلام عرض کیا اور حضرت کی طرف سے اس سفر کے بارے میں عرض کیا کہ بہت اہم سفر ہے جس کے لئے خیریت کی دعا فرمائیں تو دیکھا جیسے ایک بڑی سی کوٹھڑی ہے جس میں مختلف قسم کا سامان ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہم تو اپنا سامان سفر باندھ چکے پھر دعا کے لئے عرض کیا تو فرمایا کہ میں تو ساتھ ہی ہوں انشاء اللہ تعالیٰ۔

سفر افریقہ کی تحریک

۱۹۸۰ء لندن اور پاکستان کے سفروں کے بعد جنوبی افریقہ کے سفر کا تقاضا بھی ہوا کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک رمضان وہاں گزرے یہ بھی حسب دستور اجازت ملنے پر ملے ہو گئے۔ انشاء اللہ حسب بشارت یہ سفر بھی کامیاب ہو گا۔

مبشرات متعلقہ سفر افریقہ

ان کی مثال بادل کی سی ہے

۱۹۸۱ء ۔۔۔ ۲۷ صفر ۱۴۰۱ھ ۳ جنوری ۱۹۸۱ء اس شب میں بعد عشاء ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد حضرت کی طرف سے بھی صلوٰۃ وسلام کے بعد اور حضر و سفر میں صحت و عافیت اور رمضان شریف بخیر و عافیت گزرنے کے لئے دعا کی گزارش کی۔ حضور ﷺ پہلے تو ذرا مسکرائے پھر دعا فرمائی۔ تھوڑی دیر بعد اب لگا جیسی دنیا کا نقشہ سامنے ہے مدینہ منورہ سے لے کر افریقہ تک نگاہ دوڑائی جیسے محسوس فرمایا کہ بیچ میں کہیں کوئی اٹک سی ہے اس جگہ ہاتھ سے ٹٹولا تو ایک بہت بڑا چٹان کا پاٹ سا تھا جو لاکھوں کا وزنی اور زمین کے اندر کافی گہرائی میں دھنسا ہوا تھا۔ حضور ﷺ نے زور لگا کر کھانڑا جس سے وہ اکھڑ گیا اور باہر آ گیا۔ پھر حضور ﷺ نے زور لگا کر اس کو رکھیلا اور سمندر میں پھینک دیا اور پھر جس جگہ سے نکالا تھا وہاں سے چونکہ گڑھا سا بن گیا تھا اس لئے اس کو اپنے دست مبارک سے ادھر ادھر کی مٹی سے پر کیا اور وہ ٹور اتنی پر ہو گیا۔ پھر اس پر ہاتھ پھیر کر زمین کی سطح کی اتنی پر برابر کر دیا۔ اس سے فارغ ہو کر فرمایا ان کی (حضرت شیخ) مثال بادل کی سی ہے کہ یہ انبیاء کے وارث ہیں اس میں سے جو پانی برستا ہے وہ خیر و رحمت ہی ہوتا ہے مگر اس سے وہ کھیتی زمین اٹھاتی ہے جو نرم ہو اور اچھی محنت زمین کو اس سے فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر افریقہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہاں کی زمین تو ماشاء اللہ بہت اچھی اور نرم ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

کام کا اچھا میدان ہے

☆ ۴/ربیع الاول ۱۴۰۱ھ ۱۰ جنوری ۱۹۸۱ء اس شب میں ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کی طرف سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور عرض کیا کہ رمضان شریف کے بارے میں حضرت کو پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ مگر قوانین اور پابندیوں کی وجہ سے دعا بھی فرمائیں اور حکم بھی فرمائیں، دیکھا جیسے حضور ﷺ کسی بانجھ میں مشغول ہیں فرمایا کیا ابھی ملے نہیں کیا؟ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے ملے تو کر ہی لیں پھر دیکھا جیسے کسی اور علاقہ میں کھڑے ہیں اور ہاتھ میں ایک کارتون ہے جس میں بہت سی ٹافیاں ہیں اور انہیں اس علاقہ میں بانٹیں جا رہے ہیں۔ اسی طرح مختلف علاقوں میں گھومتے اور بانٹتے جا رہے ہیں، اس دوران فرمایا بہت اچھے لوگ ہیں اور کام کا بہت اچھا میدان ہے۔ اگر اصول سے کام کیا جائے، اور مجھے ایسا لگا کہ وہ سارا علاقہ گویا افریقہ کا علاقہ ہے اس کے بعد حضور ﷺ تھوڑی دیر اور ان علاقوں میں رہے اس کے بعد فرمایا کہ ملے کر ہی لو اور یہ آیت تلاوت فرمائی" فاذا عزمت فتوکل علی اللہ" اللہ برکت فرمائے۔

سفر افریقہ کا کوٹہ

☆ ۳/ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ ۷ فروری ۱۹۸۱ء اس شب میں ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کیلئے دعا کی گزارش کی خاص طور سے افریقہ کیلئے، دعا کے لئے، چونکہ صوفی اقبال صاحب نے بھی کہا تھا اس لئے ان کے لئے بھی دعا کی درخواست کی، دیکھا جیسے حضور سرور عالم ﷺ کے دائیں جانب کسی چیز کو ڈھیر لگی ہوئی ہے اس میں سے حضور اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے صوفی جی کو دینا شروع کیا کہ صوفی صاحب کے ہاتھ میں ایک تھیلا ہے۔ حضور ﷺ نے کئی دو تھیلے اس میں ڈالے اس کے بعد حکیم عبدالقدوس صاحب کے لئے بھی دعا کیلئے عرض کیا وہ بھی جیسے پیچھے کھڑے تھے ان کے تھیلے میں بھی حضور ﷺ نے کئی دو تھیلے ڈالے اس کے بعد دیکھا کہ وہ چیز جو ان کے تھیلوں میں ڈالی بہت پھیلی ہوئی اور نیچے تک بھری ہوئی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس سفر کے لئے تو ہم نے یہ مستقل کوٹہ کر دیا ہے۔ اس کے بعد دیکھا کہ سامنے دور کئی باغ اور باغیچے قائم ہیں۔ حضور ﷺ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ اس سفر میں انشاء اللہ کئی باغ اور کئی باغیچے لگیں گے۔ پھر تھوڑی دیر میں دیکھا جیسے حضور ﷺ کے پاس کچھ آدمی بیٹھے ہیں اور حضور اکرم ﷺ ان سے کچھ مشورہ اور حساب کتاب کی باتیں کر رہے ہیں۔ موصوف نے دعا کے وقت یہ بھی عرض کیا تھا کہ حضرت پر افریقہ کے سفر کا بہت بوجھ ہے کہ اس کا زور شور بہت ہو گیا۔ حضور سرور دو

besturdubooks.wordpress.com

عالم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے ہاں بھی زور شور ہے اور ہمارا تو سارا العلما اسی کی فکر میں لگا ہوا ہے پھر فرمایا کہ انہیں (حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) زیادہ بوجھ اپنے اوپر نہیں لینا چاہئے البتہ دعا ضرور کرتے رہیں"۔

(از مرتب: چنانچہ اسعد اللہ قاسم و للہ بعطی کا ظہور اسی طرح ہوا کہ راقم الحروف کا انتظام سفر بہت سہولت سے اسی ہفتہ سے ہو گیا جہاں گمان بھی نہ تھا)

یہ (حضرت شیخ) دین کے ستون اور حق کی علامت ہیں

☆ ۲۸ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ بمطابق ۱۹۸۱ء شب شنبہ میں صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کے بعد حضرت کے سینہ دعا کے لئے عرض کیا دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ تشریف فرما ہیں۔ سامنے ایک دیگ ہے اور اس میں سفید رنگ کا حلوا ہے۔ حضور سرکار دو عالم ﷺ نے ایک رکابی اس سے بھری اور جیسے کسی کو کہیں لے جانے کے لئے دی پھر موصوف کی طرف دیکھ کر مسکرا کر فرمایا یہ رکابی حسب معمول انہیں ہی بھجوا رہا ہوں اس کے بعد صوفی اقبال صاحب کے لئے دعا کا عرض کیا دیکھا جیسے حضور ﷺ کے ہاتھ میں خوبصورت نورانی بوٹ ہے اوپر سے پھٹا گیا ہے اور اس میں ایک مارو جیسے دو اژدہوں کی زردی سفیدی ملا کر ڈال رہے ہیں اور اپنی انگلیوں کو اس پر مل رہے ہیں اور ساتھ ساتھ مسکرا کر فرما رہے ہیں کہ پختگی اور پائیداری تو ہے ہی عمدہ چیز مگر نرمی کے ساتھ ہونی چاہئے اور بوٹ کو مروڑ کر دکھایا کہ جو کبھی پائیدار و مگر سخت ہو تو پاؤں پر اچھا نہیں لگتا کہ انسان اور صوفی بھی، پختگی اور مضبوطی تو ہونی ہی چاہئے اور جتنی بھی ہو اچھا ہے مگر نرمی کے ساتھ پھر صوفی صاحب کو وہ بوٹ پہنائے تو وہ نیچے سے خود بخود اونچے ہونے لگے اور بڑی زمین پر ہی حضور ﷺ نے مسکرا کر فرمایا کہ اس سے انشاء اللہ ترقی ہو گی۔ عرض کیا صوفی صاحب نے افریقہ میں رمضان کی نیت تو کرنی ہے۔ بقیہ انتظام وغیرہ کی سہولت کے لئے دعا کرائی ہے دیکھا جیسے سامنے آیت ان تنصروا اللہ ینصرکم نقش ہے اور حضور ﷺ نے گویا توجہ سے یہ فرمایا کہ اس کی فکر سے یہ بالا تر ہیں اس کا تو اللہ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے پھر موصوف نے ڈاکٹر اسماعیل صاحب کی طرف سے عرض کیا کہ وہ اور ان کے حاجز ادے دونوں ہی حضرت کے ساتھ افریقہ لندن جا رہے ہیں اور پیچھے کوئی زمہ دار نہیں دکان وغیرہ کے مسائل ہیں اس کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں پہلے تو وہی آیت ان تنصروا اللہ ینصرکم سامنے آئی مع سابقہ تفہیم سامنے آئی پھر حضور ﷺ نے سنجیدگی و وقار سے فرمایا کہ یہ (حضرت) دین کے ستون ہیں اور حق کی علامت ہیں۔ ان کی ہر قسم کی خدمت دین کی خدمت ہے اور ان کا قرب و معیت حق کی قرب و معیت ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

یہ اس وقت میرا لاڈلا بیٹا ہے

☆ شب جمعرات ۲۶ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ ۳۰ اپریل ۱۹۸۱ء شب ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد دعا کیلئے عرض کیا تو دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ ایک پیالے کا معائنہ فرما رہے ہیں اور بہت اہتمام سے اس میں جو انگور جیسا پھل ہے اس پر دست مبارک پھیر رہے ہیں پھر فرمایا کہ ہم نے رات ان کیلئے ٹائید بھیجا تھا اور اس وقت یہ پھوٹ رہے ہیں۔ پھر مہمانوں نے افریقہ کے مدّ کیلئے دعا کا عرض کیا تو فرمایا کہ تعلق رہا تو پھر زور سے ہوں گی انشی ہی برکت انشاء اللہ زیادہ ہوگی اور فرمایا کہ اس سفر سے پورے افریقہ کی زیارت کریں۔ تھوڑی دیر بعد محسوس ہوا جیسے حضور ﷺ حضرت کی طرف بہت محبت سے دیکھ رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ میرا اس وقت لاڈلا بیٹا ہے اور لاڈلا بیٹا جب کچھ ادھی ہو اور بالغ بھی ہو تو پھر مشاورت ہوتا ہے بہت دیر تک محبت بھری نظروں سے دیکھتے رہے۔

وجوده برکة و مثیبه أو ذهابه رحمة

☆ شب جمعہ ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کے لئے دعا کا عرض کیا۔ خصوصاً افریقہ کے مہمان کے لئے۔ دیکھا جیسے آنحضرت کی مسجد کے اوپر سے بہت بڑا تیزی سے بہت نورانی شعلہ آگ کی طرح نکلا اور یکایک دور دور تک اس کے اثرات پھیل گئے ہیں اور اس کا اثر جیسے ہر چیز میں محسوس ہو رہا ہے۔ تھوڑی دیر بعد حضور ﷺ نے فرمایا (حضرت کے بارے میں) "وجوده برکة و مثیبه أو ذهابه رحمة" پھر دیکھا جیسے حضور ﷺ تشریف فرما ہیں اور آس پاس اور اصحاب بھی ہیں حضور ﷺ نے ایک گلاس کسی شربت کا موصوف کو عنایت فرمایا اور ایک بہت خوبصورت جگ پاس پڑا ہے حضور ﷺ کچھ پڑھ کر اس پر دم بھی فرماتے جاتے ہیں شاید یہ جگ حضرت کو ارسال کرنا ہے۔

قطب الاقطاب

☆ ایک بزرگ نے اپنا طویل مکاشفہ بیان کیا جس میں حضرت شیخ پر خصوصی انعام اکرام کے بعد دل میں خیال گزرا کہ حضرت شیخ قطب زمان ہیں اس خیال کے آتے ہی حضور ﷺ نے فرمایا قطب کیا چیز ہے وہ قطب الاقطاب ہیں۔ فقط (اسی کو اصطلاح صوفیہ میں غوث اور قطب مدار بھی کہا جاتا ہے)

ایک بزرگ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

☆ ایک بزرگ نے مکاشفہ (نیم بیداری) میں دیکھا کہ سید الانبیاء ﷺ فرما رہے ہیں کہ

besturdubooks.wordpress.com

"مجھے ان (حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ) کی یہ ادا بہت پسند ہے کہ کوئی وقت ضائع نہیں کرتے"۔ (مختبیں حصہ اول صفحہ ۵)

عبدالقادر کو زیارت نبی ﷺ

☆ ۔۔ رمضان ۱۳۹۳ھ مطابق اکتوبر ۱۹۷۳ء میں بیماری نے ایسا زور باندھا کہ حج کو جانے کی ہمت نہ ہوئی۔ ادھر مدنی احباب کا اصرار تھا کہ میں حج کو جاؤں۔ اس دوران شب ۱۲ ذیقعدہ میں زکریا نے خواب دیکھا کہ ایک شخص کہہ رہا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے قاضی عبدالقادر صاحب کو پیام بھیجا ہے کہ زکریا کو حج پر لے جانے پر اصرار نہ کریں۔ خود قاضی صاحب نے بھی بین النوم والیقظہ دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ احرام تقسیم فرما رہے ہیں اور تو (زکریا) پاس کھڑا ہے مگر تجھے احرام نہیں دیا اور میں (قاضی صاحب) دل میں سوچ رہا ہوں کہ اس کو احرام کیوں نہیں دیا؟ زکریا نے قاضی صاحب سے کہا اب تو آپ نے بھی خود ملاحظہ فرمالیا کہ اس ناکارہ کو حج کے لئے نہیں جانا مگر احباب کا اصرار ہوتا ہی رہا مگر یہ ناکارہ نہ گیا۔ (قطب عالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی آپ بیتی نمبر ۲ کا صفحہ ۳۱۰ مکتبہ مدنیہ اردو بازار لاہور)

ایک بزرگ کو زیارت نبی ﷺ

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ کا سفر حجاز کا سلسلہ ۱۳۸۳ھ سے شروع ہوا۔ یہ خیال بھی ہوا کہ جب علمی کام نہیں ہے تو دارالکفر میں خالی پڑے رہنے کے بجائے دیار حبیب اللہ میں ہی وقت گزار آئے۔ میرے امراض اور عوارض کا تقاضا بھی یہی تھا کہ سفر نہ کروں مگر جب بھی یہاں یا ساتھ ہی ہندوستان کے اکابر و احباب کا داعیہ کا تقاضا مسلط ہوا۔ اس سال میرا جانے کو دل نہ چاہتا تھا۔ ایک بزرگ نے جنہوں نے اپنا نام ظاہر کرنے کو منع کر دیا تھا، استفتاء کیا۔ ۱۲ ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ کو خواب میں انہیں حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی اور میرے ہند کے سفر کے بارے میں استفسار کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا وہ یہاں بیکار ہے؟ عرض کیا: بیکار تو نہیں کام میں لگا رہتا ہے۔ تو ارشاد فرمایا کہ جب تمہارا مدینہ منورہ میں بھی کام میں لگے ہوئے ہیں تو پھر باہر جانے کی کیا ضرورت ہے؟ عرض کیا کیا آپ کا منشا یہ ہے کہ حضرت شیخ مدینہ منورہ میں رہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ ہاں منشا یہی ہے۔ عرض کیا بالکل یہی بات ہے جا کر کہہ دوں؟ تو ارشاد فرمایا کہ ہاں ہمارا منشا تو یہی ہے۔ تو اس پر زکریا نے نہ جانا بالکل طے کر لیا مگر تعجب ہے دو سال کی مدنی احباب اور باقی احباب کا بھی بہت شدید اصرار رمضان ہند میں گزارنے پر ہوا۔ میں نے فیصلہ مولانا انعام الحسن صاحب پر رکھا۔ انہوں نے برملا یہی کہا کہ

besturdubooks.wordpress.com

وہاں کی مختلف ضرورتوں کا تذکرہ ہوتا جائے گا ہے مگر اس کی بیماری کی وجہ سے دیکھ کر میری ہمت نہ ہوئی کہ لکھنے کی نہیں پڑتی۔ اس دوران عزیز عبدالحفیظ نے کہا بعد دیگرے استخارہ میں پے در پے خواب مسلسل دیکھے۔ دوسرے خواب میں جانے کی تائید حضور اقدس ﷺ نے فرمائی۔ خواب دانوں طرح میں اس نے ارادہ کر لیا۔ ہندوستان سے بھی بعض دوستوں کے خواب اسی تائید میں پہنچے۔ مجھ ناکارہ کا قریب پچاس سال سے یہ معمول ہے کہ اہم کام میں استخارہ کا اہتمام کرتا ہے (آپ بیتی نمبر ۷ صفحہ ۱۰۵ تا ۱۰۷ سے ماخوذ)

رمضان ۱۳۹۵ھ میں سوا انعام الحسن صاحب کی معیت میں ۳۹ ملکوں نے ۱۰۰ سے زیادہ حضرات معتکف رہے۔ حضور اقدس ﷺ کا تشریف لانا اور مشغولیت سے مصافحہ کرنا وغیرہ واقعات کی تفصیل روزنامچہ میں ہے۔ (صفحہ ۱۰۶ تا ۱۰۷)

ایک صالح شخص کو زیارت نبی ﷺ

۱۹۷۲ء ذکریا کا معمول بیعت ہے یہ ہے کہ ہندوستان سے واپسی پر پہلے حج سے آتے ہوئے رمضان کے لئے اعتکاف شروع کر دیتا ہے۔ ۱۳۹۷ھ میں اولاً علالت آئی تھی ۲۲ جمادی الثانی کو ایک صالح شخص کے ساتھ میں جو کئی دن سے دو بار خواب میں حضور اقدس ﷺ کے پیغام (ترجمہ) "سفر جدید ہے موافق ہے۔ مبارک ہے مقبول ہے" اللہ اللہ کر کے یہ پیغام تین بار پہنچا چھ مرتبہ یہ الفاظ فرمائے جن میں ایک دو مرتبہ "مقبول" فرمایا اور یقین اس کے بعد سفر بحر کا ارادہ کر لیا اور ۲۴ جمادی الثانی کو مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ روانگی ہوئی۔ (آپ بیتی نمبر ۷ صفحہ ۲۰۹)

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی دامت برکاتہم کو زیارت نبی ﷺ

۱۹۷۲ء ۶ نومبر ۱۹۷۲ء کی نیم شب کا واقعہ ہے مولانا عبدالحفیظ نے سنایا کہ تو (سوا ذکریا) مجلس میں حاضر ہوا اور حضور اقدس ﷺ زیارت کی تلقین فرمائیں۔ آپ ﷺ کے سامنے متعدد کتب ایسی خوشخط جلدوں کی رکھی ہیں کہ نگاہ نہ جمے۔ ان میں سب سے اوپر فضائل حج، پھر فضائل درود، پھر حکایات صحابہ رضی اللہ عنہم درمیان کے لیے دوسری کتب۔ تھوڑی ہی دیر میں مولانا یوسف متوری نہایت خوش پوشاک پہنے ہوئے تشریف لائے سر پر پیشاوری عمامہ گول باندھا ہے۔ ان کے آنے پر تو (سوا ذکریا) اٹھا اور معانقہ کیا۔ مولانا نہایت خوش ہوئے تو نے پوچھا کیا گذری؟ انہوں نے حضور اقدس ﷺ کی جانب اشارہ کر کے کہا کہ آپ ﷺ کی برکت سے بہت اچھی گذر

besturdubooks.wordpress.com

ری رقم (سوانح قاسمی) ہے کہا کہ آپ ﷺ کی برکت تو سب ہی پر ہیں، حضور اقدس ﷺ کی نظر تو سب ہی پر ہے اور تم لوگ ہو رہے ہیں (آپ بیتی نمبر ۲ ص ۲۳۳)۔

۲۰۲ ۔ حاجی محمد عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ بیان کیا کرتے (سوانح زکریا) حضور اقدس ﷺ کی آنکھ میں بیماری ہوئی ہے۔ آپ ﷺ کی طرف سے کچھ عطا ہو رہا ہے۔ اس دوران یہ آئے تو کچھ روئی دانوں کے پیلے آئے اور مجھے وہ روئی دانے دے دی۔ آپ ﷺ نے میری طرف شوق کرکے فرمایا (ترجمہ) "تو بھی اس دعوت کے لئے ہی ہے جیسے تو نے یہ روئی دانے اللہ تعالیٰ تیری دعوت کرے" لہٰذا مجھ میں تیری طرف اشارہ تھا۔ اللہ تعالیٰ شاید (مولانا) حاجی صاحب کو بہت بلند درجات عطا فرمائے ان کی برکات سے بہت بہرات ملتے ہیں آتے ہیں۔

(آپ بیتی نمبر ۲ ص ۲۳۲)

۲۰۳ ۔ [illegible] نے حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی [illegible] حضور اقدس ﷺ نے [illegible] پر [illegible] آپ ﷺ نے [illegible] پر [illegible] یا [illegible] تک [illegible] میاں [illegible] ہے [illegible] حضور اقدس ﷺ نے [illegible] ہے [illegible] حضور اقدس ﷺ [illegible] ہے [illegible] حضور اقدس ﷺ [illegible] ہے [illegible] حضور اقدس ﷺ

besturdubooks.wordpress.com

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ کی کو بیماری میں زیارت الرسول ﷺ کی بلا لفظ فرمائیں

۲۳ صفر ۱۳۷۰ھ ۲۹ دسمبر ۱۹۸۰ء مغرب کے بعد صلوۃ و سلام عرض کرنے کے بعد مولانا عبدالحفیظ نے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے صلوۃ و سلام عرض کیا اور صحت کے لئے درخواست کی بمقام مواجہ شریف (سعید بابی ﷺ) تو حضرت اقدس واکرم و افضل محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "ان کے لئے تو ہم خود دعا کرتے ہیں ان کو دعا کی ضرورت نہیں" پھر جیسے وہ خوشی میں مشغول ہو گئے تھوڑی دیر بعد دیکھا کہ حضور انور ﷺ کی دائیں جانب ایک طشت ہے جس میں انار یا پھول قسم قسم کے ہیں ایک پھول ان میں سے ذرا بڑا اور نکھرا ہوا ہے حضور اکرم ﷺ نے اس پھول کی طرف اشارہ کرتے فرمایا "یہ (حضرت شیخ) کے لئے کلمہ حق کے سب سے بڑے داعی سب سے زیادہ خوشبودار پھول ہیں"

(بیت القلوب صفحہ ۳۶۷ از محمد اقبال)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم مہاجر مدنی ابن حضرت مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی قدس سرہ کی ولادت باسعادت شب ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ بعد تراویح بمقام کاندھلہ ہوئی۔ ۱۳۳۵ھ اجری کو جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور میں مدرس ہوئے اور ۱۳۴۵ھ میں شیخ الحدیث مولانا خلیل احمد سہارنپوری ثم مہاجر مدنی قدس سرہ کی طرف سے چاروں سلسلوں میں بیعت اور ارشاد کی اجازت ملی۔ آپ کی تصانیف اور تالیفات کی تعداد ایک سو کے قریب ہے جن میں بیشتر کے ترجمے غیر ملکی زبانوں میں ہو چکے ہیں اور ان کی تعداد لاکھوں سے متجاوز ہے۔ ان کتابوں کو کوئی بھی شائع کر سکتا ہے۔ ان رات کے ۳ گھنٹوں میں کوئی ایسا لمحہ نہیں گزرتا کہ جب دنیا میں کہیں نہ کہیں آپ کی تصانیف بالخصوص تبلیغی نصاب اور کتب فضائل نہ پڑھی جاتی ہوں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کے اشارے پر سعودی حکومت نے آپ کو مدینہ طیبہ میں اقامت کی خصوصی اجازت مرحمت فرمائی۔ ۲۳ مئی ۱۹۸۲ء بمطابق ۱۵ شعبان ۱۴۰۲ھ کو وہیں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔

صاحب کشف بزرگ کو زیارت نبی ﷺ

ایک صاحب کشف بزرگ نے سید الانبیاء ﷺ کو قصبہ الہ آباد حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا قدس سرہ کے متعلق "امام عصر و مرکنہ دھر" کا خطاب دیتے سنا جس کا ذکر محدث شہیر علامہ محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ پر اس طرح ہوا کہ انہوں نے نام نامی کے ساتھ برکۃ اللہ عرض کیا

besturdubooks.wordpress.com

شروع کر دیا تھا (تحیتی حصہ اول یعنی مجیب الدعوات حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی نور اللہ مرقدہ سے اللہ نے مجھ دس کتابیں صفحہ ۳۹ مرتبہ محمد اقبال، ناشر مکتبہ اسلامیہ ۱۹۸۰ء لاہور)

ایک بزرگ کو زیارت نبی ﷺ

۲۲ ۔ ایک بزرگ نے مکاشفہ میں دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ فرما رہے ہیں کہ مجھے ان (شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ) کی یہ ادا بہت پسند ہے کہ کوئی وقت ضائع نہیں کرتے (تحیتی حصہ اول صفحہ ۵۱)

۲۳ ۔ محمد ہماری الثانی ۱۳۹۸ھ بمطابق ۱۹۷۸ء بروز پیر ایک بزرگ نے رسالہ "واڑھی کا وجوب" کی تعریف کی (یعنی عربی میں ترجمہ شروع کیا) آج عشاء کے بعد روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک میں کچھ کاغذات دیکھے۔ موصوف نے سمجھا کہ میری تعریف کے کاغذات ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے اس کی تعریف پر اظہار مسرت فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ "شیخ الحدیث کے رسالہ "شریعت و طریقت" کی بھی تعریف کرو"۔ (الحمد للہ کہ عربی ترجمہ ہو کر چھپ گیا تھا۔ حصہ دوم از محمد اقبال، مدینہ منورہ صفحہ ۱۲۱، ناشر اسلامیات، لاہور۔ اس کا اصل نام "نهضة المحبوب في مسنونات النبي المحبوب ﷺ" ہے جس میں نقب الحاج شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور ساتھیوں کے درجنوں مکاشفات و خواب درج ہیں)۔

ایک ہمہ وقت کارکن کو زیارت نبی ﷺ

۲۴ (تبلیغی جماعت کے ایک مخلص و صالح ہمہ وقت کارکن کا روپا، صافہ) ایک زاہد و صالح عالم دین حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا خواب تحریر فرماتے ہیں، جسے اختصار سے بیان کیا جاتا ہے: "مواجہہ شریف کے سامنے حضور ﷺ کو سلام پیش کر رہا ہوں کہ ایسا محسوس ہوا کہ اندر سے ارشاد فرما رہے ہیں کہ "یہ کام تو کرتے نہیں ہو"۔ دل میں یہ محسوس ہوا کہ شاید دعوت تبلیغ کی طرف ہے، اس پر محسوس کر کے بہت رونے لگا، آنسو بہہ رہے ہیں اور عرض کرتا جا رہا ہوں، اب کیا کروں گا، اب کیا کروں گا، پھر سورۂ نساء کی آیت نمبر ۶۴ (ولو انهم (حیثما)

(ترجمہ اور یہ لوگ جس وقت انہوں نے اپنا برا کیا تھا، آ کر تیرے پاس اور اللہ سے بخشش مانگتے اور اللہ کے رسول بھی ان کیلئے بخشش طلب کرتے تو اللہ کو معاف کرنے والا اور مہربان پاتے) پڑھ کر کہتا جا رہا ہوں "ربی تب علی"۔ فارغ ہو کر حضرت صدیق اکبر رضی

besturdubooks.wordpress.com

اللہ عنہ کو سلام عرض کرتا ہوں، پردے ہٹ جاتے ہیں اور دیکھتا ہوں کہ حضور اقدس ﷺ جلوہ افروز ہیں، آپ ﷺ کی بائیں جانب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور دائیں جانب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ قبلہ رخ دوزانو بیٹھے ہاتھ میں تسبیح لئے ذکر فرما رہے ہیں، محسوس ہوا کہ وہ بھی مجھ سے اعراض فرما رہے ہیں کیونکہ رخ دوسری جانب فرمایا ہوا ہے، پھر اچانک حضور انور ﷺ کھڑے ہو گئے اور رخ مبارک میری جانب فرما کر ارشاد فرمایا: ''تم یہ کام تو کرتے نہیں ہو''۔ بندے نے جلدی سے ادھر حاضر ہو کر گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر دست مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کرنے لگا: ''کیا کروں گا حضور ﷺ، اب کیا کروں گا''۔ پھر حضور اقدس ﷺ نے مجھے ایک تسبیح عنایت فرما کر ارشاد فرمایا: ''لو اس پر پڑھا کرو''۔ بندے نے نہایت مسرت سے وہ لے لی، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہم تم سے کام لیں گے''۔ بندے نے خوشی سے عرض کیا: ضرور! ضرور! حضور (ﷺ) سے دعا کی درخواست ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے تبسم فرماتے ہوئے سر مبارک کو اثبات میں ہلایا اور پھر ارشاد فرمایا: ہاں اور تم کو چھوڑیں گے تھوڑے ہی'' بندہ نے شاید پھر یہی عرض کیا ''ضرور ضرور'' پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وہ تسبیح فرماتے ہوئے مجھ سے لے کر اپنی تسبیح کے ساتھ ملا کر دونوں مبارک تسبیحیں اس سیاہ کار کو تبسم فرماتے ہوئے عنایت کیں تو بندہ ان عطایا کو پا کر خوشی سے جھومنے لگا۔ حضرت والا (حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ) کے مبارک فیض کی برکت سے میں نے یہ خواب دیکھا ہے (ذکر و اعتکاف کی اہمیت۔ صفحہ ۱۷۱ تا ۱۷۲)

ذکر بہت اہم ہے، اس کی طرف ضرور توجہ کرنی چاہئے، میرے چچا جان (حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ) اس کی بار بار تاکید فرماتے تھے اور مبلغین کو بھی اس کی تاکید کرتے کہ ذکر ہمارے کام کی روح ہے، بالخصوص تبلیغی احباب کو اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ (صفحہ ۱۷۳)

ذکر مقدم ہے یا تبلیغ؟ میرا (حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کا) جواب ہوتا تھا کھانا مقدم ہے یا پینا؟ تبلیغ بمنزلہ غذا کے ہے اور ذکر بمنزلہ پانی، اگر غذا نہ ہو تو زندہ رہنا مشکل اور پانی نہ پیئے تو غذا کا ہضم ہونا مشکل۔ خود چچا جان (حضرت دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) کے یہاں ذکر کی تاکید کی جاتی تھی، خاص طور پر تبلیغی احباب کو ذکر کی طرف توجہ کی بہت زیادہ ضرورت ہے، اس لئے کہ ذکر صفائی قلب کے لئے بہت ضروری ہے۔ (''ذکر و اعتکاف کی اہمیت'' صفحہ ۷۵، ادارہ اسلامیات ۱۹۰، انارکلی لاہور)

علامہ یوسف نبہانی کے دوست کو زیارت نبی ﷺ

☆ علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فلسطین کے رہنے والے تھے۔ ۱۳۵۲ھ میں وصال فرمایا۔

besturdubooks.wordpress.com

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ۱۳۵۶ھ میں فلسطین گیا تو وہاں ایک عالم دین سے ملاقات ہوئی جو علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کے احباب اور رفقاء میں سے تھے۔ فرمانے لگے کہ نبہانی کے انتقال کے کچھ روز بعد مجھے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! نبہانی ہمارا ساتھی تھا، اس نے آپ ﷺ کی مدح، تعریف اور فضائل میں بہت سی کتابیں لکھیں۔ اس کے انتقال کے بعد اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: "نبہانی تو ہمارا حسان تھا"۔ آپ ﷺ نے صرف اتنا فرمایا۔ (تذکرہ شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ از محمد میاں صدیقی، ۱۷۱، ۱۷۲) علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے قریباً چھ سو کتابیں حضور اقدس ﷺ کے بارے میں تالیف فرمائیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مقبول بندوں میں سے تھے۔

حضرت کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۱۷ھ کو بھوپال (بھارت) میں پیدا ہوئے، ریسے وطن آپ کا کاندھلہ (یوپی۔ بھارت) تھا، ۱۹۵۱ء میں دارالعلوم دیوبند (یوپی۔ بھارت) سے جہاں آپ شیخ التفسیر تھے، پاکستان تشریف لے آئے اور پھر پورے ۲۳ سال زندگی کے آخری دن ۱۹۷۴ء تک جامعہ اشرفیہ لاہور سے متعلق رہے، اپنے دور کے جید عالم تھے اور ایک سو کے قریب کتابیں تصنیف و تالیف فرمائیں۔ آپ کو لاہور سے خاص انس تھا اور وہیں دفن ہیں۔

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم دیوبند کو زیارت نبی ﷺ

☆ ... حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا یہ خواب خود سنایا جبکہ ۱۹۷۱ء کو وہ بھارت سے دورۂ پاکستان تشریف لائے تھے۔

فرمایا کہ میں مذبذب تھا اور سوچتا تھا کہ قادیانیوں کی لاہوری پارٹی کی تکفیر نہیں کرنی چاہئے البتہ ان کو فاسق سمجھنا چاہئے کیونکہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی نہیں صرف مجدد مانتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی خود مدعی نبوت تھا، اس عقیدے کا فر تھا پس وہ مجدد کیونکر ہو سکتا ہے۔

اسی زمانہ میں میں نے خواب دیکھا کہ ایک لمبی چوڑی گلی ہے جس کے آخر میں اندھرا ہے۔ وہیں گلی کے دونوں جانب دو دروازے ہیں جہاں چاندنی چٹکی ہوئی ہے، گلی کی انتہا پر ایک تخت بچھا ہوا ہے اور اندھیرے میں اس تخت پر حکیم نورالدین (خلیفہ اول مرزا غلام احمد قادیانی) بیٹھا ہوا

besturdubooks.wordpress.com

ہے اور ایک نوجوان برابر کلمہ اتحاد دیانیوں کی تعریف کر رہا ہے کہ ہی وقت ایک دروازے میں سے حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے رخ انور پر غصہ کے آثار ہویدا ہیں۔ آپ ﷺ نے پورے جلال اور نبوت شان کے ساتھ فرمایا "میری سنی ان دیوانوں پر اس نے پانی پھیر دیا ہے، بری تو قعات ختم کر دیں، اس کی قبر نجاستوں" (مرزا غلام احمد کا پاخانی قبر ہے) آخری فقرہ آپ ﷺ نے اس قدر غصہ سے فرمایا کہ وہاں کی ہر چیز لرزنے لگی، تخت ربانی، نور الدین نوجوان۔

(کاذبانیوں کو ہوش میں آنا چاہئے اور صدق دل سے مسلمان ہو کر اپنی عاقبت سنوارنے کی فکر کرنا چاہئے)

ایک خاتون کو زیارت نبی ﷺ

۲۴۔ ایک دین دار خاتون نے خواب دیکھا کہ حضرت مولانا عبدالرحمن کامل پوری رحمۃ اللہ علیہ آگے آگے جا رہے ہیں اور حضرت رسول اللہ ﷺ پیچھے پیچھے (اپنے گھر کے سامنے سے گزر رہے ہیں)۔ جب اس کی تعبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین غرخشتی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اس میں حضرت رسول ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ مولانا کامل پوری کا طریقہ مجھے پسند ہے، پھر حضرت شیخ الحدیث نے بطور مثال فرمایا کہ جیسے مولانا صاحب کی طبیعت میں خاموشی تھی تو یہ چیز اور ایسی تھی آپ کی دوسری عادات حضرت رسول اللہ ﷺ کو پسند تھیں۔ یہ خواب حضرت مولانا کامل پوری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد دیکھا گیا تھا۔ (تجلیات رحمانی یعنی سوانح حیات حضرت مولانا عبدالرحمن کامل پوری رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ قاری سعید الرحمن، جامعہ اسلامیہ، راولپنڈی صفحہ ۳۴۳)

حضرت مولانا عبدالرحمن کامل پوری رحمۃ اللہ علیہ ۲۷ اگست ۱۸۸۲ء کو بمقام بہبودی (ضلع گجرات پور) میں پیدا ہوئے اور علم و تقویٰ کے باعث کامل پوری کی وجہ سے کامل پوری مشہور ہوئے۔ آپ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور سابق صدر المدرسین مظاہر العلوم (دیوبند ثانی) سہارنپور (یوپی انڈیا) کی حیثیت سے خصوصی طور پر مشہور ہوئے۔ تمام عمر درس و تدریس میں گذری۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۶۵ء کو وصال فرمایا اور قبرستان بہبودی میں اونچی ڈھیری پر سڑک کے قریب دفن کر دیے گئے۔ اس علاقہ میں اس سے پہلے اتنا بڑا جنازہ نہیں دیکھا گیا تھا۔ حضرت مولانا نصیر الدین (غلام غوث) رحمۃ اللہ علیہ نے نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

besturdubooks.wordpress.com

حافظ فردوس کو زیارت نبی ﷺ

☆ ایک صاحب اور بیدار مغز حافظ فردوس نے خواب میں دیکھا کہ ہندوستان کے غربی محلّہ کی کسی جگہ پر ہوں کہ اچانک اصحاب رضی اللہ عنہم کے ہمراہ آتے ہوئے آگئے۔ میں وہاں سے ہٹا تو ہوا نکل گیا۔ اسی خواب میں سمجھتا ہوں کہ دوسرا دن ہے کہ میں پھر اسی جگہ ہوں اور پھر یہی سلسلہ شروع ہوا تو میں وہاں سے بھاگنے کا راستہ میں دیکھتا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ چند بزرگوں کے ہمراہ ہیں۔ ان بزرگوں نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یہ یہاں سے بھاگنے جانے کی وجہ سے بھاگتا ہے۔ آگے گیا تو حضرت مولانا عبدالرحمن پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کو منتظر ہو چکے اپنی مجلس میں لے گئے۔

(تجلیات ربانی صفحہ ۳۳۵)

مولانا قاری عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ پانی پت (یوپی، بھارت) کے مشہور انصاری خاندان میں ۱۲۷۲ھ میں حضرت مولانا قاری عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے۔ ۳ برس کے تھے کہ والد نے رحمت فرمائی اور والدہ کے ماموں نے تربیت کرنے لگے۔ ۵ برس کے ہوئے تو مکتب میں بٹھا کر تعلیم سے مشرف کیا گیا۔ ذکاء کا شوق بچپن میں سے پھوٹنے لگا۔ اپنی دادی اماں سے سنا تھا کہ رمضان شریف میں تراویح کے بعد قرآن مجید بھی سنایا۔ واللہ یہ حالات دیکھ کر سمجھا تھا کہ بڑے ہوں گے تو حافظ ہوں گے اور جب کوئی حریص کار نہ ہوتا تو رو دیتے تھے۔ آخر ایک رات آپ کو خواب میں (اندیشہ) گنبد خضرا کی زیارت ہوئی۔ انہوں نے ماتھا چوما اور فرمایا میرے ساتھ آؤ، پھر وہ آپ کو حضرت رسول مقبول ﷺ کی خدمت اقدس میں لے گئے اور عرض کیا "ھذا ابنی وھبتہ یا رسول اللہ" (ﷺ) یہ عبدالرحمن حاضر ہے۔ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک بڑھا کر عبدالرحمن کو آغوش میں لے کر سینہ فیض گنجینہ سے چمٹا لیا۔ قاری عبدالرحمن قدس سرہ بیدار ہوئے تو اتنا شرح صدر ہو گیا کہ مشکل سے مشکل کتاب کے معرکۃ الآراء مسائل پانی معلوم ہونے لگے۔ دقیق سے دقیق کتابیں معمولی مطالعہ کے بعد آسانی سے حل ہو جاتیں۔ عجیب بات یہ ہوئی کہ اب جس استاد کے پاس جاتے وہ خصوصی توجہ فرماتا۔ ۱۲۹۳ھ میں حضرت شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ درس میں داخل ہوئے اور دیکھتے دیکھتے ان کے عزیز اور محبوب ترین شاگرد بن گئے۔ استاذ العلماء مولانا مملوک علی نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اپنے فقہ، اصول اور معقولات کی کتب پڑھیں۔ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور و معروف تلامذہ کی فہرست طویل ہے ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: خواجہ الطاف حسین

besturdubooks.wordpress.com

حالی، سید یمن جماعت علی شاہ علی پوری، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی اول، حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی، مولانا حبیب الرحمٰن خان شیروانی صدر یار جنگ رحمہم اللہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۴۶ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۲۷ء قاری صاحب نے بمقام پانی پت (وہی جس کو ہیضہ کہو) ۷۱ سال جان کے بڑے بیٹے خواجہ اخلاق حسین نے قرآن مجید کی آیت "لکم اجر عظیم" سے آپ کا سن وفات برآمد کیا۔ اس الہامی تاریخ کو حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بلند اخروی درجہ کی طرف بھی اشارہ سمجھنا چاہئے۔ (تذکرہ رحمانیہ از عبد الحکیم انصاری)

حکیم حنیف اللہ کو زیارت نبی ﷺ

۲۲ حکیم حنیف اللہ فرماتے ہیں کہ شاہ جی (امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کی بیماری اس قدر بڑھ چکی تھی اور اس کے لئے اتنی قیمتی ادویات کی ضرورت تھی، جن کا میں متحمل نہیں ہو سکتا تھا اور شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ سے پیسے مانگنے میں بھی عار تھا، اس فکر میں ایک رات خواب میں حضور سرور کائنات ﷺ کی زیارت ہوئی تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے ایک جانب شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور دوسری جانب ایک باحجاب پوش خاتون بیٹھی ہے۔ پریشانی تھی کہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کے دربار میں عورت کون ہو سکتی ہے؟ آخر تعبیر سے پتہ چلا کہ وہ برقعہ پوش خاتون شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی تھیں۔ اس سے میں نے اندازہ لگایا کہ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان (میاں بیوی) عالی نسب سید ہیں اور مجھے علاج کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اس کے بعد میں نے بلا جھجک شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کا علاج کیا اور قیمتی سے قیمتی دوائیں استعمال کرائیں۔

(حیات امیر شریعت از چراغ مرزا۔ صفحہ ۳۴۵)

حکیم عطاء اللہ کو زیارت نبی ﷺ

۲۳ ۱۹۶۰ء میں شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کے معالج حکیم حنیف اللہ نے حج بیت اللہ کا ارادہ کیا۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کو علم ہوا تو حکیم صاحب سے فرمایا: جب آپ حضور سرور کائنات ﷺ کے روضہ اطہر پر حاضر ہوں تو میرا سلام عرض کریں اور میری صحت کے لئے دعا کی درخواست کریں۔ یہ سن کر حکیم صاحب خاموش رہے۔ انہی دنوں شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے حکیم صاحب کے بھائی حکیم عطاء اللہ

besturdubooks.wordpress.com

خان صاحب سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا، شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کو تو میں نے آپ کی یہ درخواست سفارش نہیں کرتا، البتہ بطور ان کی خدمت میں پیش کر دوں گا، دعا یہ کریں کہ مجھے حضور قدس سرہٗ کی زیارت باسعادت کا شرف حاصل ہو۔ آپ بیٹھے کے دو ایک ملاقاتی ہیں اور میں بھی اس میں شامل ہوں۔ میں نے مشورہ دیا، بیٹھک کی خدمت میں عرض کیا جائے، اللہ شاہ بخاری کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ بیٹھے نے دعا کے لئے ہاتھ نہیں اٹھائے، بلکہ ایک کاغذ کی طرف اشارہ کیا جس پر لکھا تھا "صحت" لکھی تھی۔ یہ دیکھ کر شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے اور حکیم حنیف اللہ سے کہا کہ آپ نے تو حاضری نہیں لگوائی، ہر روز حکیم صاحب نے یہ کام کر دیا۔

اس خواب کی یہ تعبیر نہیں ہوئی کہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ مجھے میں ملا دیئے گئے۔ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کو روحانی صحت ہو گئی لیکن ان کے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے، لیکن حکیم شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ تعبیر بتائی نہیں گئی۔ (حیات اور خدمات رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۳۳ تا ۲۳۴) پیدائش ہوا اور ۱۴ اگست ۱۹۶۱ء شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ پاکستان میں آپ ۱۴ سال رہے۔ (اللہ والے از اللہ والے حصہ دوم)

حکیم صوفی محمد طفیل کو زیارت نبی ﷺ

حکیم صوفی محمد طفیل صاحب مسلمان پبلشرز اینڈ پرنٹرز، نیو سبزی منڈی، لاہور کے مالک ہیں۔ تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں آپ کی بھی رفاقت رہی ہے۔

۲۷ اپریل ۱۹۵۳ء کو جب آپ منٹگمری (ساہیوال) جیل میں تھے، خواب میں دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے جو پکے ہوئے راستوں سے گھرا ہوا ہے اور وہ پختہ راستے ایک چوک میں آ کر ملتے ہیں۔ ایک تخت ظاہر ہوا جس کے دائیں بائیں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جلوہ افروز تھے اور چاروں طرف لوگ بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ کے چاروں طرف اللہ تعالیٰ کے مقرب مسند نشین تھے۔ تخت میدان میں ایک اونچی جگہ پر آ کر ٹھہر گیا۔ سامنے بے شمار مخلوق موجود تھی۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے وہیں کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اور ختم نبوت میں حصہ لینے والوں کی بہت تعریف فرمائی اور خوش ہو کر حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی جانب اشارہ کر کے ان کا تعارف فرمایا۔ یوں ہی آپ ﷺ کی تقریر ختم ہوئی۔ غیب سے ایک نعرہ ظاہر ہوا جس سے آواز آئی کہ ہم نے ان تمام لوگوں کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جنہوں نے صدق دل سے ختم نبوت میں حصہ لیا اور قربانیاں دیں۔ تھوڑی دیر بعد غیب اور پردہ غائب ہوا جس میں سے ایک انسانی ہاتھ برآمد ہوا جس پر ایک کتاب رکھی تھی اور اس میں ایک دستخط تھی۔ آواز آئی کہ دستخط آپ ﷺ اپنے دست مبارک سے عطا فرما

besturdubooks.wordpress.com

شاہ بخاری (شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ) کے سر پر پہنائیں۔ حضرت محدث رسول اللہ ﷺ نے شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر اپنے دست مبارک سے دستار پہنائی۔ مجلس پر عجیب ہوتا ہی تھی کہ کسی نے درخواست کی کہ ہماری تمنا ہے کہ ہم کو مصافحہ کا شرف بخشا جائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دو رویہ سب کھڑے ہو جائیں۔ سب کھڑے ہو گئے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ درمیان سے ہر شخص سے مصافحہ کرتے ہوئے گزرے پھر ایک دم میری آنکھ کھل گئی۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ ان دنوں کچھر کے نیل خانہ میں تھے۔ تو میں نے تمام تفصیلات کے بیداری کیفیت سے صوفی صاحب نے شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات پر جب یہ خواب سنایا تو شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ دو تین بار مکرر سنے اور ہنکی بھر آپ کی طرح تڑپنے لگے اور صوفی صاحب کو سینے سے چمٹا لیا۔ یہ خواب غیر مطبوعہ ہے۔

غازی سلطان محمود کو زیارت نبی ﷺ

☆ خواب فرماتے ہیں ایک زمانہ ہوا میں نے ایک رات طویل خواب دیکھا جس میں آنحضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔ بعد الاوہ خواب یوں تھا جیسے ایک وسیع جگہ پر آنحضور ﷺ دائیں کروٹ پر لیٹے ہوئے ہیں۔ چہرۂ اقدس قبلہ کی طرف ہے۔ آپ ﷺ کے سامنے اس زمانہ کے کئی سو علماء کھڑے ہیں کچھ صف بنائے درمیان سے حضرت مدنی مایہ الرحمۃ نکل کر حضور ﷺ کے قریب جا کر دوزانو بیٹھ جاتے ہیں باقی سب علماء اپنی اپنی جگہ ادب سے کھڑے ہیں اور حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ حضور ﷺ سے کچھ عرض کر رہے ہیں اور حضور ﷺ کے پائے مبارک کی طرف ایک صاحب قوی ہیکل وردی پہنے لیٹ کر حضور ﷺ کا تلوا سے زبان سے چوٹ رہے ہیں اور حضور ﷺ نے دو مرتبہ اس شخص کے سر پر لکھا ہوا ہے۔ وہ ایک کیف و مستی کے عالم میں حضور ﷺ کے قدم مبارک چوٹ رہا ہے اور حضور ﷺ مسکرا دیتے ہیں۔ میں غور سے دیکھتا ہوں تاکہ پہچانوں کہ یہ خوش قسمت کون ہے تو پہرہ دیکھنے پر معلوم ہوا کہ وہ حضرت (مولانا سید حسام اللہ شاہ بخاری) شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

مختصر یہ کہ غازی صاحب کہتے ہیں۔ صبح میں نے یہ خواب من عن لکھ کر شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کو امرتسر بھیج دیا اور میں خواب کے اس کیف و سرور میں کچھ ایسا کھویا ہوا تھا کہ شاہ جی کا خواب میں جو منظر دیکھا تھا اس کو یوں لکھا گیا کہ آنحضور ﷺ کا ایک پاؤں آپ کے سر پر تھا اور دوسرا پاؤں آپ کتے کی طرح چاٹ رہے تھے۔ کافی دن گزر گئے تو ایک جلسہ میں تقریر کے بعد شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی۔ کچھ اور لوگ بھی شاہ جی کے پاس بیٹھے تھے۔ جب مجھے دیکھا تو حسب دستور بڑی محبت سے ملے۔ پھر فرمایا وہی خواب اب زبانی سناؤ۔ میں نے سنایا تو جب آپ کے ذکر

besturdubooks.wordpress.com

تک آیا تو میں نے کہا کہ آپ آنحضور ﷺ کا پاؤں مبارک چاٹ رہے تھے۔ میری طرف دیکھ کر پوچھا کس طرح؟ میں نے کہا "زبان سے" "فرمایا نہیں جیسا خط میں لکھا تھا، ویسے بتاؤ! تو مجھے یاد آ گیا کہ خط میں تو میں نے تشبیہ کسی اور طرح لکھ تھا لیکن اب منہ پر مجھے شرم آئی تھی؟ لیکن شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے باصرار مجھ سے کہلوایا کہ آپ حضور ﷺ کے پاؤں مبارک کتے کی طرح چاٹ رہے تھے۔ یہ سن کر آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور خود ہی یہ فقرہ بار بار دہراتے رہے۔

(حدیث خواب ص ۸۵ از شاعر اسلام حضرت سید امین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے (یعنی سید امین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ) یہ واقعہ بیان فرمایا کہ جب حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ بہت علالت پر تھے ان دنوں "تبلیغی جماعت" کے حضرت کی ایک جماعت کویت گئی ہوئی تھی جب وہ جماعت پاکستان واپس آئی تو ان کے امیر صاحب نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا۔

امیر صاحب نے بتایا کہ کویت میں ہمارا مرکز کویت کی جامع مسجد میں تھا ایک روز صبح کے وقت ایک نہایت بزرگ شخص نورانی چہرہ والے جن کا نورانی چہرہ ان کی بزرگی کی شہادت دے رہا تھا مجھ سے پوچھنے لگے آپ لوگ پاکستان سے آئے ہیں میں نے اثبات میں جواب دیا تو پھر پوچھا کہ پاکستان میں کوئی سید عطاء اللہ شاہ بخاری نام کے بزرگ ہیں میں نے کہا کہ وہ میرے والد ہیں، پھر انہوں نے کہا ان کے متعلق کچھ وضاحت سے بتائیں میں نے مختصراً ان کی شخصیت کا تعارف کرایا اور تعجب سے پوچھا آپ ان کے نام سے کیسے واقف ہوئے اس پر انہوں نے فرمایا رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے وہ سن لیں۔

خواب: فرمایا رات میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ ایک وسیع میدان میں کھڑے ہیں اور ایک طرف یوں دیکھ رہے ہیں جیسے کسی کا انتظار ہو، پھر میں نے دیکھا ایک بہت بڑا گروہ نبی اکرم ﷺ کی طرف آ رہا ہے۔ ہر شخص کا چہرہ نورانی اور داڑھی ہے وہ گروہ آنحضور ﷺ کے پاس آ کر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا نصف دائیں جانب اور نصف بائیں جانب ان کے بعد ایک دیہاتی گروہ نمودار ہوا وہ بھی نہایت خوبصورت اور تابناک چہروں والے لوگ ہیں قریب پہنچ کر وہ بھی پہلے گروہ کی طرح دائیں بائیں دو حصوں میں بٹ گئے۔ مگر حضور ﷺ اب بھی اسی طرح کھڑے اسی جانب دیکھ رہے تھے جیسے اب بھی کسی کا انتظار ہے اور حضور ﷺ کے اتباع میں اب تمام حضرات اسی جانب دیکھ رہے ہیں۔ تھوڑے وقفہ کے بعد صرف ایک شخص اس طرف سے آتا

besturdubooks.wordpress.com

دکھائی دیے جو نہایت وجیہہ اور حسین و جمیل تھے جب وہ بزرگ قریب آ کر سلام پیش کرتے ہوئے آگے تشریف لے گئے۔ جناب صدیق اکبر اور جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہما بھی دائیں و بائیں تھے۔ حضور ﷺ نے اس آنے والے شخص سے مصافحہ فرمایا پھر پیٹھ سے لگا کر شفقت سے ان کی پشت پر دست مبارک پھیرتے رہے۔ میرے ساتھی نے بتایا کہ وہ بزرگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تھا دوسرا بزرگ صحابہ کرام کا تھا۔ مگر یہ بزرگ کون ہیں جن کا حضور ﷺ اتنا احترام فرما رہے ہیں اب اس قدر پیار فرمایا جا رہا ہے تو یک آواز بلند ہوئی "یہ خدائے ختم نبوت سید عطاء اللہ شاہ بخاری پاکستانی ہے" یہ خواب سنا کر اس بزرگ نے کہا آپ سے معلوم ہوا کہ وہ بیمار تھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ وفات پا چکے ہیں۔ میر جماعت نے کہا جب شاہ صاحب کی وفات کا علم ہوا تو میں نے تاریخ دیکھی وہی دن شاہ صاحب کی وفات کا تھا جس کی رات کو شیخ کویت نے خواب دیکھا تھا۔ (حدیث خواب ۲۵)

نابینا حافظ قرآن محمد عبداللہ صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ملتان ایک جلسہ میں شرکت کے لئے میں (مفتی سید امین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ) گیا تھا دوست احباب بیٹھے تھے رشاہ صاحب کی باتیں چھڑیں۔ ایک نابینا حافظ قرآن محمد عبداللہ بھی شریک مجلس تھے۔ انہوں نے اپنا یہ خواب سنایا۔

خواب: میں بازار سے گزر رہا ہوں اور محسوس کرتا ہوں کہ لوگ جوق در جوق کہیں جا رہے ہیں، میں نے ایک صاحب کو روک کر پوچھا لوگ کدھر جا رہے ہیں۔ اس نے کہا حافظ جی آپ کو خبر نہیں؟ جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہوئے ہیں اس لئے لوگ شرف زیارت کے لئے ادھر جا رہے ہیں یہ سن کر میں نے سوچا کہ میں ان کی زیارت سے محروم نہ رہ جاؤں۔ اس شخص نے مجھے بتایا ہوں مجھے ساتھ لے چلو۔ کہا کہ میں ان کی زیارت سے محروم نہ رہ جاؤں۔ اس شخص نے مجھے ساتھ لے لیا ان کی قیام گاہ آئی تو اس نے مجھے ساتھ ہی ٹھہرنے کو کہا۔ آپ بھی میرے ساتھ ٹھہریں میں نے کہا نہیں۔ چنانچہ ہم دونوں قطار میں شامل ہو گئے۔ رفتہ رفتہ لوگ آگے بڑھتے گئے ہم دونوں بھی ان کے ساتھ آگے بڑھتے رہے۔ بالآخر وہاں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے وہاں پہنچ گئے۔ اس شخص نے مجھے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سامنے پہنچایا تو میں نے سلام عرض کیا پھر میں نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تو حضرت نے مصافحہ کیا پھر فرمایا میرے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ہیں۔ میں بہت خوش ہوا کہ ایک وقت دو جلیل القدر اصحاب رضی اللہ عنہم سے شرف ملاقات حاصل ہو گیا۔ حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی سلام کے بعد مصافحہ کیا۔

besturdubooks.wordpress.com

پھر میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا امیر المومنین آپ حضرات میلسی میں کیسے تشریف لائے۔ انہوں نے فرمایا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر سننے آئے ہیں۔ میں نے عرض کیا شاہ صاحب اپنے دور کے باکمال ہیں مگر آپ حضرات اصحاب رسول ﷺ ہیں آپ ان کی تقریر کیوں سننے تشریف لائے۔ انہوں نے فرمایا "یہ ہماری ڈیوٹی ہے"۔

میں بیدار ہو گیا تو سوچنے لگا اس خواب کی کیا تعبیر ہو سکتی ہے اس احساس سے خوشی ہوئی تو ہوئی کہ شاہ صاحب مقبول بارگاہ ہیں مگر پوری تعبیر سمجھنے سے قاصر رہا۔ کچھ دن گزرے ہوں گے کہ چنک منادی سنی آج رات حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ میلسی میں تقریر فرمائیں گے۔ رات میں بھی گلشاں کشاں جلسہ گاہ میں پہنچا حضرت شاہ صاحب کی تقریر شروع ہو گئی۔ لوگ ہمہ تن گوش تھے۔ اچانک جلسہ گاہ کے ایک کنارے سے کسی شخص نے آواز بلند کچھ شور مچایا۔ سامعین میں کچھ ہلچل مچی کچھ لوگ پکڑنے کے۔ لئے ادھر بھاگے۔ شاہ صاحب فوراً جلالی انداز میں للکارے خبردار سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہو۔ میں جانتا ہوں اسے کس نے بھیجا ہے اتنے میں کچھ نوجوانوں نے اسے پکڑ لیا اور پٹائی کرنے لگے۔ شاہ صاحب نے انہیں ڈانٹ کر کہا اوپر میرے عزیزو! اسے کچھ نہ کہو پھر اس شخص سے مخاطب ہو کر فرمایا تمہیں جنہوں نے جعلی خواب سنانے کے لئے بھیجا ہے ان سے کہہ دینا میں وارث نہیں ہوں خدا کی قسم مجھ پر زندوں اور مردوں کا پہرہ ہے ان کا جملہ سننا تھا کہ خواب کی تعبیر میرے سامنے آ گئی۔

(حدیث خواب ۳۳)

عارف باللہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی وفات کے بعد ایک جلسہ عام میں ختم نبوت کے متعلق حضرت شاہ صاحب کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے شاہ صاحب کو اس خدمت کے بدلے اعلیٰ ترین مقام عطا فرمایا ہے۔ کہنے لگے مجھ سے ایک بہت بڑے عارف باللہ نے اپنا خواب بیان کیا میں ان کا نام عام لوگوں میں نہیں بتاؤں گا ان کوئی خاص شخصیت پوچھنا چاہے تو وہ مجھ سے کسی وقت تنہائی میں پوچھ لے پھر خواب بیان کیا۔

خواب: وہ بزرگ فرماتے ہیں۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور دو عالم ﷺ ایک جگہ تشریف فرما ہیں۔ ان کے دائیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور بائیں طرف حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں اور سامنے ایک تو سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے حضرت عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ

besturdubooks.wordpress.com

بیٹھے ہیں۔ حضرت رسالت مآب ﷺ کے پاس دو عمامے رکھے ہیں۔ رسالت مآب ﷺ نے ایک عمامہ کو اٹھا کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دیا اور بخاری کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اس نے ہماری ختم نبوت کی حفاظت کے لئے بہت ہمت کی یہ عمامہ اس کے سر پر رکھ دو۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب عمامہ بخاری کے سر پر رکھنے لگے تو بخاری صاحب نے ادب سے عرض کیا کہ حضور ﷺ میں نے جو کچھ لیا ان حضرت سے لیا یعنی حضرت رائے پوری سے، اگر مناسب خیال فرمائیں تو عمامہ پہلے ان کے سر پر رکھا جائے۔ یہ سن کر حضور پاک ﷺ نے اجازت دے دی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت رائے پوری کا عمامہ لے کر پہلے ان کے سر پر رکھا اور پھر بخاری صاحب کے سر پر۔

(حدیث خواب ص ۴۸)

مولانا عرض محمد کو زیارت نبی ﷺ

☆..... مولانا عرض محمد ۱۹۳۸ء میں حجاز مقدس تشریف لے گئے اور تین سال وہیں مقیم رہ کر دو حج کئے۔ اسی زمانہ میں آپ کو حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی، مولانا نے سلام کیا تو آپ ﷺ نے سلام کے جواب کے ساتھ دامن بھر کر یا جرہ یا جوار کے دانے بھی عطا فرمائے اور فرمایا: "جاؤ، انہیں بلوچستان میں تقسیم کرو"۔

مولانا نے خواب کی یہ تعبیر نکالی کہ حضور ﷺ نے مجھے بلوچستان کے لوگوں میں توحید و سنت اور اسلامی علوم کی ترویج و فروغ کا حکم فرمایا ہے، چنانچہ واپس آ کر ۱۹۴۲ء میں کوئٹہ میں پیر روڈ پر مدرسہ عربیہ مطلع العلوم کی بنیاد رکھی۔ آگے چل کر یہ صرف بلوچستان ہی میں نہیں بلکہ پاکستان میں دینی تعلیم کا ایک عظیم مرکز بن گیا۔ بلوچستان کے مدارس میں اساتذہ کی اکثریت یہیں کی فیض یافتہ ہوتی ہے۔ مولانا بلوچستان میں دینی مدارس کی ابتداء کرنے کے باعث مشہور ہوئے۔

مولانا عرض محمد کوئٹہ سے ۲۶ میل دور ایک سرسبز و شاداب گاؤں بوزنگ آباد میں ۱۹۰۴ء میں پیدا ہوئے۔ چار سال دہلی میں علم حاصل کرنے کے بعد تکمیل علم کے لئے دارالعلوم دیوبند (یوپی، بھارت) پہنچے۔ پانچ سال وہاں رہے اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید بن گئے۔ سابقہ ریاست قلات (بلوچستان) میں جابرانہ سرداری نظام مسلط تھا۔ کاشتکار کو مالیہ کے علاوہ کل پیداوار کا چھٹا حصہ بھی ریاست کو دینا پڑتا تھا۔ مولانا کی کوشش سے اس ناانصافی کا قلع قمع ہوا۔ قتل ہو جانے کی صورت میں جاموت قبیلے کے فرد کا خون بہا صرف تین سو روپے اور دوسرے قبائل سے تعلق رکھنے والے فرد کا خون بہا دس ہزار روپے مقرر تھا۔ اسلام میں رنگ و نسل کی بنیاد پر کسی کو فضیلت حاصل نہیں۔ مولانا نے اس کھلی ناانصافی اور زیادتی کے خلاف

besturdubooks.wordpress.com

آواز بلند کی اور اس امتیازی اور غیر منصفانہ قانون کا خاتمہ ہوا۔ ریاست قلات کے سردار آپ کے خلاف ہو گئے اور خان آف قلات نے بادل ناخواستہ آپ کو تین سال کے لئے ریاست بدر کر دیا۔ یہ تین سال آپ نے حجاز مقدس میں گزارے۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے آپ خلیفہ مجاز تھے۔ ۳۰ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو نماز فجر کے بعد حسب معمول سبی (بلوچستان) میں شہر کے باہر سیر کو جا رہے تھے کہ ریلوے لائن عبور کرتے وقت اچانک ریلوے انجن حرکت میں آ گئی اور آپ ایک انجن کے نیچے آ کر بعمر ۶۶ سال خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (روزنامہ جسارت، کراچی مورخہ ۷ جون ۱۹۸۱ء بمطابق ۴ شعبان ۱۴۰۱ھ بروز اتوار کے مضمون "مولانا عرض محمد مرحوم" سے ماخوذ)

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس زمانہ میں نحو میر شرح مائۃ عامل پڑھتا تھا (غالباً ۱۳۲۳ھ) اس زمانہ میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت خواب میں ہوئی۔ خانقاہ امدادیہ (تھانہ بھون، ضلع مظفر نگر، یوپی، بھارت) کے سامنے ایک نالہ بہتا ہے اس سے آگے میدان میں ایک ٹیلہ ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہیں خوب صورت نورانی چہرہ ہے۔ لوگ جوق در جوق زیارت کو آ رہے ہیں اور پوچھتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ ہمارا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ آپ ﷺ نے سب کو یہی جواب دیا "فی الجنۃ فی الجنۃ" (جنت میں جاؤ گے) پھر آپ ﷺ ٹیلے سے اتر کر خانقاہ امدادیہ کی طرف چلے اور وہاں سے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر پہنچے میں نے دوڑ کر اطلاع دی۔ مولانا فوراً باہر آئے اور حضور ﷺ سے سلام کے بعد معانقہ فرمایا پھر ایک خادم کو حکم دیا کہ پلنگ پر بستر بچھا دے اور تکیہ رکھ دے تاکہ حضور ﷺ آرام فرمائیں۔ حکم کی تعمیل کی گئی اور حضور ﷺ بستر پر آرام فرمانے لگے۔ اس وقت مجمع نہ تھا۔ حضور ﷺ کی خدمت میں صرف یہ عاجز تنہا تھا۔ میں نے موقع غنیمت پا کر عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ این انا؟" (میرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟) فرمایا "فی الجنۃ" (جنت میں ہوگا) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا پڑھتے ہو؟ میں نے اپنے اسباق گنوائے۔ فرمایا پڑھتے رہو اور پڑھ کر ہمارے پاس بھی آؤ گے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اشتیاق تو بہت ہے آپ ﷺ دعا فرمائیں فرمایا ہم دعا کریں گے۔

بندہ نے صبح یہ خواب حضرت حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا۔ بہت خوش ہوئے اور فرمایا انشاء اللہ اب اس بستی سے طاعون ختم ہو جائے گا (اس وقت بستی میں طاعون کا بہت زور تھا چنانچہ بحمد اللہ اس خواب کے بعد کسی کے طاعون سے مرنے کی خبر نہ آئی۔

besturdubooks.wordpress.com

پھر یہ بھی ہوا کہ ۱۳۳۹ھ میں ہدایات اور رسیات سے فارغ ہوا تو اسی سال مجھے حج اور زیارت قبر رسول اللہ ﷺ نصیب ہوگئی، میں تو اس خواب کو بھول ہی گیا تھا مگر میرے استاد مولانا لطیف اللہ صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو یاد تھا۔ جب جہاز میں بمبئی سے روانہ ہوگیا تو استاد نے پوچھا کہ تم کو اپنا خواب بھی یاد ہے جس میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی تھی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یاد آ گیا۔ فرمایا وہ لکھوا آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ پڑھ کر تمہارے یہاں بھی آؤ گے تو اسی سال پڑھ کر تم فارغ ہوئے اور تم کو حج زیارت کا سامان بھی نصیب ہوگیا۔ میں نے عرض کیا واقعی حضرت رسول اللہ ﷺ ہی کی کوشش تھی کہ حج و زیارت کے لئے جہاز ہوں، مدینہ میرے پاس نہ اس کا سامان تھا نہ کچھ امید بے گمان انتظام ہوگیا (انوار النظر فی آثار المظفر یعنی حضرت مولانا مظفر احمد عثمانی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خودنوشت سوانح حیات صفحہ ۱۴ تا ۱۵ پیش کردہ مرزا مجلس حیات المسلمین، ۲۹۰ شارع قائد اعظم یادگار مسجد شہداء جب ۱۳۸۸ھ مطابق اکتوبر ۱۹۶۸ء میں شائع ہوئی)

حضرت مولانا مظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ حکیم الامت کے بھی بچے تھے۔ ۱۳ ربیع الاول ۱۳۱۰ھ بمقام دیوبند محلہ دیوان (اپنے جدی گھر) میں پیدا ہوئے۔ ۱۳۲۸ھ میں فارغ التحصیل ہوکر آخر عمر تک شغل درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے۔ کئی اجوبہ کتابوں کے مصنف ہیں۔ اکتوبر ۱۹۵۴ء سے دارالعلوم نئی دہلی یاد (ضلع حیدرآباد، سندھ، پاکستان) میں عہدہ شیخ الحدیث پر فائز کئے گئے۔ ۱۹۴۷ء کے بعد (مشرقی پاکستان اب بنگلہ دیش) کے ریفرنڈم میں مولانا عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے بستی بستی اور قریہ قریہ کا دورہ کیا۔ کانگریس کا ظلم تو رہا اور قائد اعظم کی ہدایت کے مطابق رات دن کی محنت کا نتیجہ پاکستان کے حق میں نکلا۔ ۱۹۷۱ء میں جب مشرقی پاکستان بنگلہ دیش کی صورت میں الگ ہوگیا تو مولانا عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کو سخت صدمہ پہنچا اور وہ بیمار رہے اور تین سال بیمار رہ کر وصال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حافظ حبیب اللہ مہاجر مکی و مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

حافظ حبیب اللہ مہاجر مکی و مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ میرے دائیں اور بائیں جانب دور دور تک خیمے لگے ہوئے ہیں۔ ان خیموں میں انسان [illegible] ان میں کہ اچانک سید کونین ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا "حبیب اللہ تمہیں معلوم ہے کہ ان خیموں میں کون لوگ ہیں؟" میں نے عرض کیا حضور (ﷺ) مجھے معلوم نہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا "دائیں جانب رہنے والے لوگ وہ ہیں جنہوں نے آپ کے والد صاحب

besturdubooks.wordpress.com

سے قرآن سیکھا ہے اور بائیں جانب والے وہ ہیں جنہوں نے آپ کے اللہ صاحب سے اللہ تعالیٰ کا نام سیکھا ہے"۔ (کتاب کمالات یعنی سوانح حیات سید العارفین شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی (مولانا لاہوری) نور اللہ مرقدہ، از ڈاکٹر لال دین اخگر ایم اے، پی ایچ ڈی، مکتبہ خدام الدین، شیرانوالہ دروازہ لاہور، صفحہ ۵۱۶)

حافظ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے جو ۱۹۱۴ء میں حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے اور پھر واپس نہ آئے۔ تقریباً ۲۶ سال مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کی قدسی فضاؤں میں رہ کر مدینہ منورہ میں وصال فرمایا۔ مولانا لاہوری رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۰۳ھ تا ۱۳۹۱ھ) کی مذکورہ بالا سوانح حیات پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ مسلکاً دیوبندی تھے مگر ہر مسلک کے لوگ آپ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ اپنے دور کے جید ترین عالم اور بے نظیر مفسر قرآن تھے جن کے شاگرد چاروں دنیا میں دینی کام کر رہے ہیں۔ آپ کے پوتے میاں محمد اجمل قادری شیرانوالہ گیٹ لاہور میں آپ کے جانشین ہیں۔

ایک سادہ لباس آدمی کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

☆ ایک دن بعد نماز مغرب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے ماسٹر لال دین اخگر سے فرمایا "ایک روز درس قرآن کے بعد ایک سادہ لباس آدمی ایک حرف مدعا تھا میں نے اس کے پاس جا کر دریافت کیا کہ آپ کو مجھ سے کوئی کام ہے؟ اس نے میرا بازو پکڑ لیا اور مجھ کو پرے لے گیا اور پھر کہا حضرت مولانا آج آپ کے درس میں سارا وقت بیٹھ رہا ہوں، اس سے پہلے اور مساجد میں بھی درس سن چکا ہوں مگر آپ کے درس میں ایک عجیب منظر دیکھا ہے۔ آپ جتنا عرصہ درس قرآن مجید میں مشغول رہے آپ کے دائیں بائیں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت حضرت رسول اللہ ﷺ کی معیت میں کھڑے رہی ہے۔ آپ جب کوئی فقرہ ختم کرتے تھے تو حضرت رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے تھے "صدقت، صدقت" جب آپ نے درس قرآن ختم کیا تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے (مقامات ولایت یعنی انوار ولایت حصہ دوم، سوانح شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی از ماسٹر لال دین اخگر، ناشر انجمن خدام الدین، دروازہ شیرانوالہ، لاہور، صفحہ ۲۱۱ تا ۲۱۲)

ایک مولوی صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆ مظفر گڑھ کے ایک مولوی صاحب کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت باسعادت حاصل

besturdubooks.wordpress.com

ہوئی۔ وہ اس طرح کہ ایک جلسہ گاہ کے صدر مقام پر حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں آپ ﷺ نے مولوی صاحب کو بلا کر فرمایا احمد علی (مولانا لاہوری رحمۃ اللہ علیہ) کو میرا اسلام کہنا اور کہنا کہ ختم نبوت کا کام خوب جم کر کرے" (خدام الدین بیادگار شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ شیرانوالہ دروازہ لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۲ء صفحہ ۱۶)

راج عبدالقادر کو زیارت نبی ﷺ

☆..... فیض باغ لاہور کا ایک راج عبدالقادر ایک دن رمضان المبارک میں جامع مسجد شیرانوالہ دروازہ لاہور میں سویا ہوا تھا۔ وہ خواب میں دیکھتا ہے کہ دفتر "خدام الدین" کے پاس اوپر والے حجرہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ دوزانو بالکل سامنے بیٹھے ہیں اور آپ کے زانو حضرت رسول اللہ ﷺ کے زانوئے مبارک سے ملے ہوئے ہیں۔

عبدالقادر کہتے ہیں کہ میں اپنے دوست کو جو اکثر مجھ سے جھگڑتا تھا لے گیا۔ ہم دونوں بھی اس مبارک مجلس میں بیٹھ گئے۔ میرا دوست مجھ سے کان میں سرگوشی کے انداز میں کہتا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لو۔ چنانچہ آپ ﷺ دریافت فرماتے ہیں کہ اے عبدالقادر کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ امت کے موجودہ فرقوں میں سے کون حق پر ہے؟ اس پر حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ جو کچھ کہتے ہیں حق ہے۔ (خدام الدین ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء صفحہ ۲۶)

حکیم محمد رمضان کو زیارت نبی ﷺ

☆..... سکھر کے حکیم محمد رمضان صاحب ایک مرتبہ حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مجلس ذکر کے بعد حضرت کے گھر جاتے ہوئے یہ درخواست کی کہ حضرت مجھے خواب میں تمام اولیاء اللہ کی زیارت کا شرف حاصل ہو چکا ہے مگر حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی زیارت سے تاحال محروم ہوں۔ میں سکھر سے صرف اسی لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے یہ سعادت بھی عطا فرمادے۔ حضرت مسکرائے اور گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ گھر کے بیرونی دروازے پر پہنچ کر اپنے خادم مولوی محمد صابر صاحب سے ارشاد فرمایا کہ حکیم صاحب کو میرے حجرے میں بستر پر سلادو۔ چنانچہ صابر صاحب نے تعمیل ارشاد کی مگر حکیم صاحب بجائے حضرت کی چارپائی پر سونے کے حضرت کی رضائی میں فرش پر سو گئے۔ حکیم

besturdubooks.wordpress.com

صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ سیدالانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں اور آپ ﷺ کے ہمراہ حضرات شیخین کریمین حسنین شہیدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ہمارے حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ ایک چارپائی پر براجمان فرما ہو گئے اور آپ ﷺ کے پاس حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تشریف فرما ہو گئے۔ حضرت مولانا لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے حکیم صاحب سے فرمایا کہ یہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اس خواب سے بیدار ہو کر حکیم صاحب نے حضرت مولانا احمد علی لاہوری نور اللہ مرقدہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا (''مرد مومن'' یعنی شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری نور اللہ مرقدہ کی سوانح حیات از عبدالحمید خاں صاحب، فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، ستمبر ۱۹۶۳ء ایڈیشن صفحہ ۱۷۵)

ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ

☆ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ ارشاد فرماتے تھے کہ ایک دن درس قرآن مجید کے بعد ایک شخص ملنے آئی میں ملا اور کہنے لگا کہ مجھے امام الانبیاء ﷺ نے خواب میں فرمایا ہے کہ اپنے مکانوں میں سے ایک مکان آپ کو دے دوں۔ آپ تشریف لا کر ایک مکان پسند فرما لیں۔ پھر اس کے تقریباً دو یا دو سال بعد تک وہ شخص نہ آیا۔ پھر دوبارہ آیا اور کہنے لگا کہ مجھ کو خواب میں حضور سرور کونین ﷺ نے حکم دیا ہے کہ میں مکانوں میں سے ایک مکان آپ کو دے دوں۔ چند روز بعد پھر وہی شخص تیسری مرتبہ آیا اور کہنے لگا کہ حضور اقدس ﷺ نے پھر وہی حکم دیا ہے۔ اس مرتبہ آپ ﷺ رنجیدہ خاطر تھے فرمانے لگا مجھ سے تعمیل ارشاد نہیں ہو گئی ہے۔ لہٰذا آپ ابھی میرے غریب خانہ پر تشریف لے چلیں اور جو نسا مکان پسند فرمائیں لے لیں تاکہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی نارانگی سے بچ سکوں۔ چنانچہ وہ مجھ کو ہمراہ لے گیا اور وہاں جا کر میں نے ایک مکان اپنی ضرورت کے مطابق لے لیا۔ اب رہائش وہاں اختیار کر لی اور میں اپنی عادت کے مطابق جماعت سے چند منٹ پہلے مسجد کی طرف روانہ ہوتا تھا راستے میں مصافحے وغیرہ کرتے کرتے دیر ہو جاتی یہ بھی دو نفل اور بھی تیسری رکعت میں شامل ہوتا۔ مجھ کو اب بڑی پریشانی لاحق ہوئی۔ میں نے اس شخص سے کہا کہ آپ نے تو یہ مکان بتا دیا ہے تو واپس لے لیں میں جماعت میں تکبیر اولیٰ سے رہ جاتا ہوں۔ اس نے کہا جناب یہ مکان اب آپ کی ملکیت ہے آپ جیسا چاہیں کریں۔ بس میں نے وہ مکان فروخت کر کے یہ موجودہ مکان (محلہ خضری والا) بنوا لیا

(مقامات ولایت یعنی انوار ولایت حصہ دوم سوانح شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی نور اللہ

besturdubooks.wordpress.com

مرتبہ، مصنف ماسٹر لال دین اختر، صفحہ ۱۷۸ تا ۱۹۷، دفتر محسن خدام الدین، شیرانوالہ دروازہ لاہور) یہ مولوی امام الدین صاحب پرائمری اسکول کے مدرس تھے جن کے اکبری منڈی کے پاس تین مکان تھے..... آپ یا تو مجھے بیچ کر لاہن بھاٹی خان میں دوسرا مکان خریدنے کی اجازت دیں یا اپنا مکان واپس لے لیں۔ مولوی صاحب نے خوشی سے اجازت دے دی اور اس مکان کو بیچ کر میں نے اپنے موجودہ مکان کا ایک حصہ بنالیا۔ (مرد مومن از عبدالحمید خان، فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور، صفحہ ۳۶۲-۳۶۳)

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ ۲ رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۷ء کو اپنے آبائی وطن قصبہ جلال (ضلع گوجرانوالہ) میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد شیخ حبیب اللہ ایک دیندار بزرگ اور نسبت چشتیہ میں بلند مقام رکھتے تھے۔ انہی نور بصر کے تھے کہ والد ماجد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ اس کے بعد آپ کے رشتہ کے چچا سوتیلے والد اور خسر حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی تعلیم و تربیت اپنے ذمہ لی اور اس دور کے عظیم بزرگ سلطان العارفین حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوری قدس سرہ سے سلسلہ قادریہ میں بیعت ہوئے اور بعد کو خرقہ خلافت سے نوازے گئے۔ شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ اور محدث اعظم حضرت سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ (دین پور سندھ میں ایک مقام کا نام ہے) کے چہرے پر صرف نظر ڈالنے سے کئی مقامات طے ہو جاتے ہیں۔ لاہور میں آپ نے ۴۶ برس درس قرآن مجید دیا۔ آپ کے خطبات جمعہ کئی جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ ہفت روزہ "خدام الدین" آپ کی یادگار ہے۔ ۲۳ فروری بروز جمعہ ۱۹۶۲ء کو مغرب تک تمام نمازیں باہوش ادا کیں۔ اسی رات ساڑھے ۹ بجے نماز عشاء کی نیت باندھی اور بحالت سجدہ وصال فرمایا۔ کئی لاکھ افراد نے آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ لاتعداد لوگوں نے زندگی میں آپ سے فیض حاصل کیا۔ آپ نے بہت سی مساجد تعمیر کرائیں اور کئی بار حج کیا۔ آپ ہی مولانا لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کہلاتے ہیں۔

حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ ... مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے دیوبند میں دو تین ماہ تک مولانا حافظ سید احمد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ صدر مدرس سے کچھ پڑھا اور ۱۳۰۷ھ میں امتیازی نمبروں سے کامیاب ہوئے۔ مولانا سید احمد رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے جوابات کی بہت تعریف کی اور فرمایا کہ فراست کو تمہیں ملیں تو شاہ عبدالعزیز بن جاؤ گے۔ چند دوستوں نے بیشتر خواب دیکھے۔ خود حضرت عبید اللہ سندھی نے خواب میں

besturdubooks.wordpress.com

حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا (ذاتی ڈائری مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ) (علماء حق اور ان کے مجاہدانہ کارنامے صفحہ ۲۲۶)

☆ حضرت مولانا راشداللہ صاحب العلم الرابع نے ۱۳۱۹ھ میں حضرت مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی تجویز کے مطابق مدرسہ بنانے کا ارادہ کیا اور اس میں سات سال علمی اور انتظامی اختیارات سے کام کرتے رہے۔ اس مدرسہ میں حضرت مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کی اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا (ذاتی ڈائری مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ) (علماء حق اور ان کے مجاہدانہ کارنامے صفحہ ۲۳۰)

حضرت مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ذاتی ڈائری کے صفحہ ۱ تا ۶ پر لکھتے ہیں کہ میں ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں چیانوالی میں پیدا ہوا۔ خاندان کا اصل پیشہ زرگری تھا۔ میرے باپ دادا کا پورا نام رام سنگھ ولد جیسہ رائے ولد گلاب رائے تھا۔ میں شب جمعہ قبل صبح ۱۲ محرم الحرام ۱۲۸۹ھ مطابق ۱۰ مارچ ۱۸۷۲ء میں پیدا ہوا۔ میرا باپ چار ماہ پہلے فوت ہو چکا تھا۔ دو سال بعد دادا بھی مر گیا اور میری والدہ مجھے ننھیال لے آئی۔ یہ ایک خالص سکھ خاندان تھا۔ میرے نانا کی ترغیب پر ہی میرا والد سکھ بن گیا تھا۔ میری تعلیم ۱۸۷۸ء سے جام پور کے اردو مڈل اسکول میں شروع ہوئی۔ شروع سے ممتاز طالب علم مانا جاتا تھا۔ اسی دن اظہار اسلام کے لئے گھر چھوڑ دیا۔ اس وقت میں تیسری جماعت میں پڑھتا تھا۔ ۱۸۸۴ء میں مجھے اسکول کی ایک آریہ سماج لڑکے سے "تحفۃ الہند" ملی۔ اس کتاب کے مطالعہ میں مصروف رہا اور بتدریج اسلام کی صداقت پر یقین بڑھتا گیا۔

اسی زمانہ میں چند ہندو دوستوں کے توسط سے مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "تقویۃ الایمان" ملی۔ اس کے مطالعہ سے اسلامی توحید اور شرک اچھی طرح سمجھ میں آ گیا۔ اس کے بعد میں مولوی محمد صاحب لکھوی کی کتاب "احوال الآخرۃ" پنجابی میں ایک مولوی صاحب سے ملی۔ اب میں نے نماز سیکھ لی اور اپنا نام "تحفۃ الہند" کے مصنف کے نام پر عبیداللہ خود تجویز کیا۔ احوال الآخرۃ کا بار بار مطالعہ کیا اور "تحفۃ الہند" کا وہ حصہ جس میں نومسلموں کے حالات لکھے ہیں۔ یہی وہ چیزیں جلدی اظہار اسلام کا باعث بنیں۔ ۱۵ اگست ۱۸۸۷ء تو کالا علی اللہ نکل کھڑا ہوا۔ میرے ساتھ کوٹلہ مغلاں کا ایک رفیق عبدالغفار تھا۔ ہم دونوں عربی مدرسہ کے ایک طالب علم کے ساتھ کوٹلہ رحم شاہ (ضلع مظفر گڑھ) پہنچے۔ ۹ ذی الحجہ ۱۳۰۴ھ کو میری سنت ختنہ ادا ہوئی۔ اس کے چند روز بعد جب میرے اعزہ تعاقب کرنے لگے تو میں سندھ کی طرف روانہ ہو گیا۔ راستہ میں عربی کی کتابیں اسی طالب علم سے پڑھنا شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے جس طرح ابتدائی عمر میں اسلام کی سمجھ آسان ہو گئی اسی طرح خاص رحمت سے سندھ میں حضرت حافظ محمد صدیق صاحب

besturdubooks.wordpress.com

(بھر چونڈی والے رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمت میں پہنچ گیا جو اپنے وقت کے جنید رحمۃ اللہ علیہ اور سید العارفین تھے۔ چند ماہ ان کی صحبت میں رہا جس کا فائدہ یہ ہوا کہ اسلامی معاشرت میرے لئے اس طرح طبیعت ثانیہ بن گئی جس طرح پیدائشی مسلمان کی ہوتی ہے۔ حضرت نے ایک روز میرے سامنے اپنے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ عبید اللہ نے اللہ کے لئے ہم کو اپنا ماں باپ بنالیا ہے۔ اس کلمہ کی تاثیر خاص طور پر میرے دل میں محفوظ ہے۔ میں انہیں اپنا دینی باپ سمجھتا ہوں اور محض اسی لئے سندھ کو مستقل وطن بنایا گیا ہے۔

میں نے قادری راشدی طریقہ میں حضرت سے بیعت کی تھی اس کا نتیجہ یوں محسوس ہوا کہ بڑے سے بڑے انسان سے مرعوب نہیں ہوتا تھا۔ تین چار ماہ بعد حصول علم کے لئے رخصت ہوا۔ مجھے بتایا گیا کہ حضرت نے میرے لئے خاص دعا فرمائی "یا اللہ عبید اللہ کا کسی راسخ عالم سے پالا پڑے" میرے خیال میں اللہ نے یہ دعا قبول فرمالی اور مجھے شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا دیا۔ ماہ صفر ۱۳۰۶ھ کو میں دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوا۔ فاضل اساتذہ کی مہربانی سے مطالعہ کا طریقہ سیکھ لیا اور تیزی سے ترقی کا راستہ کھل گیا۔ جامع ترمذی حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی۔ ابوداؤد کے لئے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گنگوہ پہنچا۔ حدیث شریف کی باقی کتابیں مولوی عبدالکریم صاحب پنجابی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ سے جلدی جلدی ختم کرلیں۔ سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ چار چار دن میں اور سراجی دو گھنٹہ میں ختم کیں۔ مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے غیر معروف شاگرد تھے۔ اثناء قیام دہلی میں دو مرتبہ حضرت مولانا نذیر حسین دہلوی کی خدمت میں گیا۔ صحیح بخاری اور جامع ترمذی میں دو سبق بھی سنے۔ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۰۸ھ کو دہلی سے بھر چونڈی (ضلع سکھر) پہنچا۔ میرے مرشد میرے آنے سے دس دن پہلے وفات پا چکے تھے۔ شوال ۱۳۰۸ھ کو سید العارفین حافظ محمد صدیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے خلیفہ مولانا ابوالحسن تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کے پاس امروٹ (ضلع سکھر) پہنچا۔ انہوں نے اپنے مرشد کا وعدہ پورا کر دکھایا۔ میرے لئے بمنزلہ باپ کے تھے۔ میرا نکاح سکھر کے اسلامیہ اسکول کے ماسٹر مولوی محمد عظیم خان یوسف زئی کی لڑکی سے کرایا۔ میری والدہ کو بلالیا اور جو میرے پاس آخر وقت تک میرے طرز پر رہیں۔ میرے مطالعہ کے لئے بہت بڑا کتب خانہ جمع کیا۔ میں ان کے ظل عاطفت میں ۱۳۱۵ھ تک بااطمینان مطالعہ کرتا رہا۔

حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے خاص فدائی نومسلم شاگرد تھے۔ عرصہ دراز تک آپ کی خدمت میں رہے اور حضرت کی تحریک انقلاب (ریشمی رومال) کے آپ ہی ہیرو تھے۔ اندرون ہند و بیرون ہند جدوجہد آزادی میں آپ نے نمایاں کام

besturdubooks.wordpress.com

سوانح عمریہ آزادی ہند کے صف اول کے مجاہدین میں آپ کا شمار ہے۔ سات سال، سکھوں قید میں گزارے، (ترکی) ۱۱ اور قریب بارہ سال مکہ مکرمہ میں نظر بند ۲۵ سال پردیس میں گزار کر ۱۹۳۹ء میں ہندوستان واپس آئے اور ۱۹ اگست ۱۹۴۳ء کو بمقام دین پور (سندھ) میں وصال فرمایا۔

مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن ابی داؤد کی عظیم اور بے مثال شرح عربی میں "بذل المجهود في حل سنن ابي داؤد" کے نام سے پانچ جلدوں میں تحریر فرمائی۔ ۱۲ رجب الرجب ۱۳۲۵ھ کو شروع کی اور ۲۱ شعبان ۱۳۴۵ھ میں پورے بیس سال پانچ ماہ اور دس دن میں بڑی تقطیع کے تقریباً دو ہزار صفحات پر مکمل کی۔ ۱۳۴۵ھ میں آپ کو حضرت نبی الامی ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "آپ میرے پاس مدینہ تشریف لے آئیے"۔ حضرت ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۴۵ھ کو ہی دن مدینہ حبیب کے لئے روانہ ہو گئے۔ شرح کا باقی حصہ وہاں جا کر پورا کیا اور اس موقع پر علماء مدینہ طیبہ کو شاندار ضیافت دی اور اس کے چند ماہ بعد ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ بروز چہار شنبہ بعد نماز عصر وصال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ (تذکرۃ الخلیل از حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ)

آپ نے سات شیخ کئے۔ نسباً حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے متعلق ہیں۔ دسویں پشت پر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کا سلسلہ ملتا ہے۔ وافر صفر ۱۳۶۹ھ ۱۸۵۲ء میں آپ اپنی ننھیال نانوتہ میں پیدا ہوئے اور پانچ برس کی عمر میں آپ کے نانا جان حضرت مولانا مملوک علی رحمۃ اللہ علیہ نے خود آپ کی رسم اللہ کرائی۔ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے ماموں اور مدرس اول حضرت مولانا محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ آپ کے والد تھے۔ آپ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے جو حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ فرمایا میں نے تین دعائیں کی تھیں ایک دعا یہ تھی کہ عرب میں حکومت اسلامیہ قائم کیجئے۔ دوسرے شرح ابی داؤد زندگی میں پایہ تکمیل کو پہنچ جائے۔ تیسرے جنت البقیع ہو اور رسول اللہ ﷺ میں دفن ہونا نصیب ہو۔ الحمد للہ دعاؤں کی قبولیت تو اپنی آنکھوں۔ دیکھ لی تیسری کا انتظار ہے (وہ بھی انشاء اللہ پوری ہوگی) شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا محدث سہارنپوری ثم مدنی نور اللہ مرقدہ کے حواشی کے ساتھ یہ شرح سنن ابی داؤد دو بارہ تین جلدوں کی ٹائپ میں مصر سے نہایت آب و تاب کے ساتھ شائع ہوئی

besturdubooks.wordpress.com

ہے اور خود ان کے ملنے جلنے والوں سے بھی۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ آپ کے خلیفہ ہیں۔

(۲) مولوی احمد الدین صاحب تاج محمد ثین حضرت مولانا خلیل احمد محدث مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک پرانے شاگرد تھے۔ وہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حدیث کا سبق ہو رہا تھا کہ ہمارے استاد حضرت مولانا خلیل احمد پر غنودگی طاری ہوگئی ہو برابر تک رہی۔ طلبہ کی خاصی تعداد تھی اور سب کو بے وقت نیند پر تعجب ہوا۔ نیند سے بیدار ہو کر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا الحمد للہ اس وقت رسول اللہ ﷺ میں حاضر تھا۔ دریافت کیا تھیں یا تیس ہوئیں اور مسائل حدیث شریف پیش تھے (تذکرہ خلیل و مولانا محمد ہاشم نبی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ۔ (صفحہ ۱۱۹) مکتبہ قاسمیہ سیالکوٹ)

(۳) تاج المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد محدث مدنی رحمۃ اللہ علیہ بڑا طالب علمی ایک مرتبہ اتنے بیمار ہوئے کہ کسی کو زندگی کی امید نہ رہی۔ والد نے بھروسائے پر لیا اور آپ کو سہارنپور (یوپی، بھارت) لے گئے ایک حاذق حکیم کے پاس رہے چار پانچ دن رات تاج المحدثین رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ حضور ﷺ مع چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تشریف لائے ہیں اور یہ مریض حاضر ہوا ہے۔ حضور ﷺ نے اس کی طرف توجہ فرمائی اور اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ ہم درود ہمارا ہدیہ پہنچتا ہے۔ اس کی یہ تشریف لے گئے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد حضور اقدس ﷺ ایک تخت پر تشریف لائے اس پر جانب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور بائیں جانب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے حضرت رسالت مآب ﷺ کو دیکھتے ہی پڑھا "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" یہ سنتے ہی آپ ﷺ نے میری جانب توجہ فرمائی پھر کیا ہے "میں نے عرض کیا کہ بیماری کی وجہ سے پڑھا نہیں جاتا ہے" آپ ﷺ نے مسکرا کر دعا فرمائی کہ صحت ہو جائے فرمایا تو اچھا ہے یا اچھا تو یا الحمد للہ پڑھا کرو (یا اس کے بعد آنکھ کھل گئی) اٹھا تو تمام جسم بالکل صحت پر تھا۔ بچھی دادھ صاحب تھے ان کے پاس گئے حکیم نے پوچھا کہ کیا سہارنپور سے آگئے؟ خیر صاحب نے نبض دیکھ کر کہا کہ دادھ صاحب نے کہا کہ بیٹا صاحب تمہارا مکان تو بالکل اچھے ہو گئے تم بہت کمزور ہو گئے ہو۔ تمہارے کھانے کے لئے کیا بنوا دوں اس نے کہا کہ میں بھی یہ کھاؤں گا (تذکرہ خلیل صفحہ ۲۲۳)

مولانا انوار احمد کو زیارت پر

(۱) تاج المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد محدث مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے کئی مرتبہ فرمایا اور اکثر فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ جیا پور (یوپی) میں شدت کی گرمی پڑی میری طبیعت بے چین ہوئی سید آل احمد کی طرف سے دیوبند کی ہوئی اور میں شہر دیوبند گیا۔ میں نے خواب دیکھا کہ کسی باغ جیسی جگہ ہے

besturdubooks.wordpress.com

نہ زمین ہے نہ آسمان اور ایک خوش نما بنگلہ تعمیر ہو رہا ہے، جس کے معمار مسلمان ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا یہ بنگلہ کس کا ہے؟ بتایا گیا کہ آپ کے بھائی مولوی صدیق احمد کا۔ باہر دیکھا تو ایک نہر، ایک چھوٹی سی خوبصورت مسجد اور صدہا چھوٹے بڑے بنگلے تیار نظر آئے مگر مکین کسی میں نہیں، دوبارہ نظر اٹھائی تو ایک عالی شان عمارت نظر آئی، میں اس کے اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ سرور دو عالم ﷺ مع خلفاء اربعہ ؓ تشریف فرما ہیں، فرط شوق سے کئی منٹ قدم چومتا رہا، غلبہ سرور سے میری آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، دفعتاً آنکھ کھل گئی تو دیکھا کہ آنسو جاری تھے، پھر آنکھ لگ گئی اور یہی خواب دیکھا، حتیٰ کہ تین بار یہی پیارا منظر نظر آیا، اس خواب کی وجہ سے بھائی کے ساتھ بدظنی جاتی رہی اور پھر ہم بھائیوں میں کبھی رنجش نہیں ہوئی (تذکرۃ الخلیل، صفحہ ۲۲۲ تا ۲۲۳)

حافظ مختار احمد صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆ — چوہدری حافظ مختار احمد صاحب نے خواب دیکھا کہ وہ چت لیٹے ہیں، سر کے برابر سیدھی جانب ایک مونڈھ پر حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں، قلب بائیں جانب کے بجائے دائیں جانب ہے، کھلا ہوا ہے نہ اس پر کپڑا ہے نہ گوشت، کھال کو چیر کر اس کے اوپر سے ہٹا دیا گیا ہے اور قلب کے مقابل حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ مجھ پر آپ کی طرف سے فیضان کا ترشح ہو رہا ہے، جس کی لذت ۲۲ سال گزر جانے کے بعد اب بھی محسوس ہوتی ہے۔ خواب ہی میں خیال آیا کہ نور بھرا جا رہا ہے۔ چند علماء سے ذکر کیا مگر تعبیر دل کو نہ لگی، جبکہ تاج المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب سن کر فرمایا: بارک اللہ، بہت اچھا خواب ہے، آپ کو نسبت یوسفی حاصل ہے۔ چوہدری صاحب نے وضاحت چاہی تو فرمایا: جس طرح دنیا میں انعام و اکرام عطا ہوتا ہے وہ حقیقتاً بادشاہ کی جانب سے ہوتا ہے مگر اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ شاہی خزانے سے وزراء کو دیا جاتا ہے، وہ اپنے محکمے کے سردار کو دیتے ہیں، سردار اپنے ماتحت افسر اور مستحق فرد کو دیتا ہے، اسی طرح حق تعالیٰ کی طرف سے جو روحانی فیوض و برکات بندوں کو عطا ہوتے ہیں وہ سردار دو جہاں ﷺ کے واسطے سے سیدنا یوسف، سیدنا موسیٰ، سیدنا عیسیٰ غرض جملہ انبیاء علیہم السلام تک پہنچتے ہیں، یہ حضرات اپنی صفات اور کمالات خصوصی کی بنا پر جس جس محکمے کے سردار اور امیر قافلہ قرار پائے ہیں اسی خصوصی انعام سے بہرہ یاب ہونے والوں کو وہ فیوض و انعامات الٰہیہ پہنچاتے ہیں، وہی صفات خصوصی نسبت کہلاتے ہیں کہ کوئی نسبت ابراہیمی ہے تو کوئی نسبت یوسفی، کوئی موسوی اور کوئی عیسوی، اس وقت چوہدری صاحب کو انشراح صدر ہوا اور سمجھے کہ سر کی جانب سردار دو عالم ﷺ کا تشریف فرما ہونا اور قلب کے محاذ میں سیدنا یوسف علیہ

besturdubooks.wordpress.com

السلام کا قلب پر انوار و برکات کا ذاتی یہ حقیقت رکھتا ہے (تذکرۃ الخلیل، صفحہ ۲۵۹ تا ۲۶۰)

شیخ سعید تکروٹی مدنی کو زیارت نبی ﷺ

☆ شیخ سعید تکروٹی مدنی فرماتے ہیں کہ مجھے ہمیشہ سے حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا بہت شوق تھا، بہت دعائیں، تمنائیں، مگر کامیاب نہ ہوا جس زمانے میں حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس سے قبل کہ مولانا سے میری شناسائی ہو، میں نے خواب میں دیکھا کہ سرور دو عالم ﷺ تشریف فرما ہیں۔ مجھ سے کسی نے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں، ایک ہندی عالم خلیل احمد نامی انتقال کر گیا ہے انہیں ان کے جنازہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہیں۔ میں نے اپنا خواب جس زمانہ میں مولانا شیخ الحفاظ سے بیان کیا، جب مولانا ذکریا صاحب وغیرہ ہندوستان واپس آئے تو مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ واپس نہ ہوئے۔ مولانا شیخ الحفاظ نے مجھ سے کہا کہ تمہارے خواب کی صداقت کے بعض قرائن ظاہر ہو رہے ہیں کہ مولانا نے مدینہ منورہ میں اقامت کی نیت کر لی ہے۔ مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ پر تمرد نے میں بہت بات پر گریہ طاری ہو جاتا تھا اور سوز و گداز بہت بڑھ گیا تھا۔ ایک مرتبہ کسی نے عرض کیا۔ حضرت ہندوستان کا کب تک ارادہ ہے؟ تو چشم پر آب ہو گئے اور فرمایا اب تو قبیح کا ارادہ ہے اور چھ ماہ بعد ۷۶ سال جنت البقیع میں جا سوئے (تذکرۃ الخلیل، صفحہ ۴۶۹ تا ۴۷۰)

حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ رمضان المبارک ۱۲۲۲ھ کی ۲۱ تاریخ کو حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ نیت قدر کب آئے گی؟ رات بھر عبادت گزاری معمول تھا۔ استفسار سے مقصود غالباً یہ تھا کہ اس خاص رات جاگنے کا خاص انتظام کیا جائے۔ شاہ صاحب رحمۃ نے فرمایا "فرزند عزیز! شب بیداری کا معمول جاری رکھو، یہ بھی واضح رہے کہ محض جاگتے رہنے سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ پاسبان ساری رات آنکھوں میں گزار دیتے ہیں مگر انہیں فیض آسمانی کب نصیب ہوتا ہے۔ خدائے برتر کا فیض شامل حال ہونا چاہئے، نصیب یاوری کرے تو زمان کو سوتے سے جگا کر دامن طلب برکات کے موتیوں سے بھر دیا جاتا ہے۔

سید صاحب قیام گاہ پر چلے گئے۔ ۲۷ رمضان المبارک ۱۲۲۲ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۸۰۷ء کو عشاء کے بعد بے اختیار غنودگی آ گئی۔ رات کا ایک حصہ باقی تھا کہ اچانک کسی نے جگایا۔ اٹھے تو دیکھا کہ

besturdubooks.wordpress.com

دائیں ہاتھ میں حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں اور زبان مبارک پر یہ بشارت جاری ہے "الحمد للہ اور تمہیں کرتا ہوں آج شب قدر ہے۔ خدا تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہو اور قاضی حاجت کی برکات میں سے ہے کہ اس کے بعد یہ دونوں بزرگ تشریف لے گئے۔ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قیام آگرہ آبادی مسجد دہلی میں تھا۔ دونوں مسجد کے بیرونی طرف گئے اور باوجود یکہ سردی سے پانی برف ہو رہا تھا اس سے غسل کیا اور کپڑے بدل کر عبادت میں مشغول ہو گئے۔ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بارہا فرمایا کہ اس رات مجھ پر افضال الٰہی کی عجیب بارش ہوئی اور حیرت انگیز برکات رونما ہوئے۔ بصیرت باطنی اس طرح روشن ہو گئی کہ تمام رات پتھر اور دیوار کی ہر چیز مجھ میں تسبیح و تحمید میں مشغول نظر آتی تھی۔ میں اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھتا تھا۔ اپنے آپ کو عالم غیب کا مشاہدہ پایا عالم شہادت کا تمام عالم روحانی میں مشاہدہ ہوتا تھا۔ اس رات میں نے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ حال بیان کیا۔ آپ بہت مسرور ہوئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر ہمیشہ ایسا ہی کرم کی رات تم پر نازل فرماتا رہے۔ اس وقت سے ترقیات و فتوحات کے آثار ظاہر ہونے لگے (سیرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ از شکر اللہ صاحب، حضرت مولانا سید ابوالحسن ندوی ص ۲۰ سے ۲۳ تک)

(سوانح حیات سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ از مولانا غلام رسول مہر صاحب ص ۹ سے ۷۹)

۱۰ راجپوتانہ (بھارت) میں ایک مسلمان ریاست کا نام "ٹونک" تھا جو ۱۹۴۷ء میں ختم کر دی گئی۔ اس کے بانی "محمد امیر خان" (ٹونک۔ بھارت) تھے۔ ان کے ایک افغان شریف زادے اور سپاہی نواب امیر خان (رحمۃ اللہ علیہ) تھے۔ ان کے بیٹے نواب زین العابدین ۱۲۳۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۵۱ھ میں مسند نشین ہوئے اور ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۸۶۴ء میں انتقال پایا۔ ان کی سوانح حیات کو ایک نواب امیر الدولہ نے "وصیۃ" میں لکھا ہے کہ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ جب دہلی تشریف لائے تو میرے والد ماجد (حضرت نواب امیر خان صاحب) کے پاس روضۂ مقدس (حضرت صاحب) پر حاضر ہوئے۔ میرے والد ماجد نے ان کی بہت تعظیم کی۔ تین روز اپنے پاس ٹھہرایا۔ روزانہ صحبت رہتی۔ پھر وہ چلے گئے۔ اس کے بعد میرے والد ماجد نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے سید صاحب کو خواب میں دیکھا کہ وہ میرے مکان کے دروازے پر کھڑے ہیں اور میرے والد ماجد سے فرماتے ہیں کہ میں تمہارے گھر آیا ہوں۔ میرے والد ماجد نے عرض کیا کہ میرا گھر کیا ہے۔ میرا گھر تو آپ ہی کا گھر ہے۔ آپ تشریف لائیے۔ آپ گھر کے اندر تشریف لے گئے۔ میرے والد ماجد نے آپ کی بہت خاطر کی۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے پاس

besturdubooks.wordpress.com

حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ یکم محرم ۱۲۰۱ھ مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۷۸۶ء کو بمقام تکیہ متصل رائے بریلی (اودھ، بھارت) میں سادات کے ایک معزز خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ نے پہلی مرتبہ مسلمانان ہند کو دوسری قوموں کے مقابلہ میں من حیث الجماعت جمع کیا اور اس کے ایک طبقہ کو مذہبی آزادی دلانے کے لئے جان تک قربان کر دی۔ پس ماننا پڑے گا کہ مسلمانان ہند کی جداگانہ قومیت کا اظہار سب سے پہلے آپ نے کیا۔ ۲۲ برس کی عمر میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے۔ سکھوں کے مظالم کی وجہ سے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود ان کے خلاف جہاد کے متمنی تھے مگر ضعف پیری کی وجہ سے مجبور تھے چنانچہ جب سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ دہلی سے بیعت کے لئے دورہ پر نکلے تو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا سیاہ عمامہ اور سفید قبا دست مبارک سے سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پہنا کر رخصت کیا۔ آپ چھ سال متواتر جہاد کرتے رہے اور کامیابیاں حاصل کیں مگر بعد میں اپنوں ہی کی غداریوں اور انگریزوں و سکھوں کی مسلسل سازشوں کی بنا پر کامیابیاں ست پڑ گئیں اور اپنوں کی غداریوں کی بنا پر ۲۴ ذیقعدہ ۱۲۴۶ھ مطابق ۶ مئی ۱۸۳۱ء بروز جمعہ کے وقت بمقام بالاکوٹ (ضلع ہزارہ) معہ مولانا محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ و دیگر رفقاء شہید ہو گئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا مظفر حسین کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت مولانا محمد مظفر حسین کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ کسی گاؤں کی ویران مسجد میں ٹھہرے۔ مغرب سے تھوڑی دیر بعد ایک غریب آدمی آیا اور جلدی جلدی نماز مغرب پڑھ کر گھر چلا گیا اور تین روٹیاں بغیر سالن یا دال کے، لا کر مولانا کو دیں۔ مولانا انہیں تناول فرما کر سو گئے۔ رات کو انہیں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی اور عجیب و غریب انوارات و برکات ظاہر ہوئیں، لہٰذا اگلے دن پھر وہیں ٹھہر گئے۔ دن بھر کوئی نہ آیا البتہ مغرب کے بعد وہی شخص آیا اور آپ کو بیٹھا دیکھ کر دو سوکھی روٹیاں لا کر دے دیں۔ اس رات بھی مولانا حضرت رسالت مآب ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور اگلے دن پھر ٹھہر رہے کہ مغرب کے بعد وہی شخص آیا اور آپ کو دیکھ کر گھر سے ایک روٹی لایا اور کہا: بھائی مسافر! اب جاؤ، کل تک یہاں نہ ٹھہرنا۔ حضرت مولانا نے فرمایا: میرے یہاں ٹھہرنے کی وجہ یہ ہے کہ میں تمہاری روٹی میں عجیب لذت و حلاوت محسوس کرتا ہوں اور عجیب و غریب انوارات و برکات کا مشاہدہ کر رہا ہوں، تم حقیقت حال بتاؤ تب جاؤں گا۔

یہ سن کر اس شخص نے کہا کہ میں بہت غریب آدمی ہوں، دن بھر محنت کر کے جو پیسے ملتے ہیں ان سے تھوڑا آٹا لے آتا ہوں، جس سے تین روٹیاں پکتی ہیں، ایک میری، دوسری بیوی کی اور تیسری بچے کی، پہلے دن تو ہم تینوں نے فاقہ کیا اور تینوں روٹیاں تمہیں لا دیں، آج بھوک کی وجہ سے حالت

besturdubooks.wordpress.com

نہ دیتی تھی (میں نے ایک روٹی اسے دے دی اور دو تمہیں لا دیں۔ آج بھوک کی وجہ سے بری بے تاب تھی لہٰذا اس کی روٹی اسے دے دی اور اپنا حصہ لے آیا، اب کل مجھ میں بھی فاقہ کرنے کی طاقت نہیں اس لئے مجبوراً تمہیں لینا پڑا۔ یہ ان کے حضرت مولانا نے فرمایا سچ ہے یہ اس اکل حلال اور پکوے کے اثرات اثرات اور برکات ہیں۔

(حالات مشائخ کاندھلہ از مولانا محمد احتشام الحسن کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۸ تا ۳۹)۔

حضرت مولانا محمد مظفر حسین کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۳۰ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حضرت مفتی الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ جبکہ ظاہری و باطنی تعلیم دہلی میں شاہ محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے پوری فرمائی، جو حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے اور شاگرد رشید تھے۔ شاہ محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اپنے چچوٹے بھائی شاہ محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی سے پہلے ہی مکہ مکرمہ جا کر آباد ہو گئے تھے۔ حضرت مولانا محمد مظفر حسین کا شاہ محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی گہرا تعلق تھا اور آپ ان ہی کے مرید تھے۔ علم طریقت، انوار معرفت اور اسرار حکمت اپنے عم بزرگوار حضرت مفتی الٰہی بخش اور حضرت مولانا شاہ کمال الدین رحمہما اللہ سے بھی حاصل کئے۔ ملازمت کی آپ ان ہی دونوں بزرگوں کے خلیفہ اور جانشین سمجھے جاتے تھے۔ آپ طبعاً نہایت سادہ اور بے تکلف تھے۔ ایک کاز رکھنے کا کرتہ، ایک چوغہ اور ایک ٹوپی آپ کا لباس اور کل اثاثہ تھی، نہایت منکسر المزاج تھے، ہر کام خود کیا کرتے تھے، اشراق پڑھ کر مسجد سے نکلتے، عزیز و اقارب کے جو جو گھر تھے وہاں تشریف لے جاتے اور اگر بازار سے کسی کو کچھ منگوانا ہوتا تو لا دیتے تھے، کبھی مشتبہ مال نہ کھاتے تھے اور اگر غلطی سے کھا لیتے تو فوراً قے ہو جاتی تھی، دعوت عام میں تشریف نہ لے جاتے تھے، البتہ غریبوں کی دعوت شوق سے قبول فرماتے۔ یہ آپ کی خاص کرامت اور برکت تھی کہ جونہی آپ کا مرید ہو گیا پھر اس کی نماز تہجد کبھی قضا نہ ہوئی۔ اس دور میں بیوہ کا نکاح بہت معیوب سمجھا جاتا تھا۔ آپ کو فکر ہوئی کہ اس رسم کو ختم کرنا چاہئے لہٰذا ایک بیوہ سے خود نکاح کر کے اس رسم بد پر کاری ضرب لگائی اور پھر بیواؤں کا نکاح ہونے لگا۔ آپ نے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ میرا جی چاہتا تھا کہ مدینہ منورہ میں موت آئے لیکن ظاہر میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے۔ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبے کے بعد فرمایا کہ آپ مدینہ منورہ پہنچ جائیں گے اور واقعی کچھ دن بعد تندرست ہو کر مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ ابھی ایک منزل باقی تھی کہ بیمار ہو گئے اور ۲۰ محرم ۱۳۱۳ھ بمطابق ۲۵ مئی ۱۸۹۶ء بروز جمعہ انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں زوجہ محترمہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مدفون ہوئے۔ کرتہ، پاجامہ، انگی، لونگی اور مشکیزہ یہ کل سامان چھوڑا (حالات مشائخ کاندھلہ، صفحہ ۱۲۷ تا ۱۳۵ سے ماخوذ)

besturdubooks.wordpress.com

مولانا محمد الیاس کو زیارت نبی ﷺ

شوال ۱۳۴۳ھ میں دوسری بار حج کے لئے حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی ہم راہی میں مدینہ منورہ پہنچے۔ مدینہ منورہ میں قیام کا زمانہ ختم ہوا اور رفقاء روانگی کی تیاری کرنے لگے تو مولانا محمد الیاس (بانی تبلیغی جماعت) کو عجیب بے چینی و اضطراب میں پایا۔ کسی صورت رخصت کے لئے تیار نہ تھے۔ مولانا سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان کے جانے پر اصرار نہ کرو۔ ان پر ایک حالت طاری ہے، انتظار کرو کہ از خود واپس چلنے کے لئے تیار ہو جائیں یا خود چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ چنانچہ رفقاء چلے گئے۔ مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں قیام مدینہ میں سمجھے اس کام کیلئے امر ہوا اور ارشاد ہوا کہ تم سے کام لیں گے۔ یہ دونوں سبب بے چینی میں تھے۔ میں نے عرض کیا کہ مکہ میں کام کا کس طرح سے شروع کروں؟ فرمایا کہ پریشانی کی کیا بات ہے، یہ تو نہیں بتایا کہ کیا کرو گے، یہ بتایا ہے کہ ہم سے کام لیں گے۔ ہم کام لیں گے پس کام ہمارے لئے ہے۔ اس بات سے مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کو بڑی تسکین ہوئی اور آپ نے مدینہ طیبہ سے مراجعت فرمائی۔ حرمین شریفین میں پانچ ماہ قیام فرمایا۔ ۱۳ ذی الحج ۱۳۴۵ھ کو گھر واپس ہوئی۔ (حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی دینی دعوت از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مجلس نشریات اسلام، کراچی نمبر ۱۹، ص ۸۳)

ایک عرب کو زیارت نبی ﷺ

حضرت مولانا الیاس (دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ) کی تبلیغی جماعت کا یہ حصہ ہے کہ کسی پارٹی یا حکومت سے کسی قسم کا رابطہ، تعلق، یا مالی امداد نہ لیا جائے۔ کسی سے ذاتی تعاون کا طلب گار نہ ہوا جائے۔ جب بھی کوئی رکاوٹ آئے تو صلوٰۃ الحاجۃ پڑھ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مانگا جائے جس کے کام کے لئے ملکوں ملکوں کی خاک چھاننے کے بعد یہ جماعت بنتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قدم قدم پر ان کے لئے نئی نئی راہیں کھول دیتے ہے۔ بیشمار واقعات ہیں جن میں نصرت رسول اللہ ﷺ کی جانب سے خواب میں اس جماعت کی خبر گیری کا حکم فرمایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "میری جماعت آرہی ہے اس کی مدد کرنی ہے" یہ بھی ایک واقعہ درج ذیل ہے۔

حماۃ (شام) میں ایک جماعت گئی ہوئی تھی، وہاں ایک عرب نے رات کو حضرت شیخ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ بہت ہی بیقراری کے ساتھ عربوں سے فرما رہے ہیں کہ "یہ لوگ میرا کام کر رہے ہیں، تم ان کے ساتھ لگو"۔ اس خواب کے بعد مقامی

besturdubooks.wordpress.com

لوگ اس کام میں بدستور مشغول رہے (نقوش از محمود وراز صاحب بحوالہ مولانا عیسیٰ گجرات پوری صاحب) (سوانح حضرت مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ از گھرتانی ص ۱۴۳)

ایک بڑے میاں کو زیارت نبی ﷺ

☆ "مسلمانوں کے لئے ایک اہم انتباہ" (از افادات معروف باللہ حضرت مولانا الحاج محمد عبدالحی عارفی قدس سرہ (مجلس روزہ جمعہ بعد نماز عصر مورخہ ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۶۰ھ) آج چوتھا روز ہے کہ شاہ کوٹ ضلع سے پشاور کی طرف کے کچھ لوگ مجھ سے ملنے آئے۔ بتکلم نے اشارہ کرنے کو کہا کہ یہ جو بڑے میاں بیٹھے ہیں انہوں نے کچھ خواب دیکھے ہیں جن کی تعبیر پوچھنے آئے ہیں۔ بیٹھے تھے میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ کے پاس نشیب پڑھنے جا رہا ہوں۔ انہوں نے فرمایا۔ بھائی! تم پشتو میں تو پڑھا کیں گے نہیں تلمیذ پڑھ رہے ہیں گے اور تمہاری سمجھ میں آجائے گی۔ اتنے میں پیچھے سے ایک آواز آئی "دیکھو مسلمانوں سے کہہ دو کہ بیدار ہو جائیں۔ اللہ کا قہر نازل ہونے والا ہے جس سے کوئی نہ بچے گا۔ اللہ کا قہر نازل ہونے والا ہے مسلمانوں سے کہہ دو سنبھل جائیں۔ کہہ دو مسلمانوں سے اعلان کر دو کہ گناہوں کو ترک کریں اور توبہ و استغفار کریں"۔

جنہوں نے خواب دیکھا تھا سیدھے سادے آدمی تھے۔ وہ ایک آدمیوں سے اس خواب کا ذکر کر دیا۔ دوسری رات پھر حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم نے میرا اعلان لوگوں سے کیوں نہیں کیا؟ تم نے لوگوں تک میرا پیغام کیوں نہیں پہنچایا کہ لوگوں میں عقیدان اور عصیان بڑھ گیا ہے۔ اللہ کا قہر متوجہ ہونے والا ہے۔ بیدار ہو جاؤ۔ عہد توبہ کرو، استغفار کرو، گناہوں کو ترک کر دو۔ سب مسلمان توبہ و استغفار کریں اور گناہوں کو ترک کر دیں"۔

بیدار ہو کر کچھ لوگوں سے انہوں نے اپنے اس خواب کا ذکر کیا۔ اس کے بعد تیسری رات پھر انہیں حضور سرور کائنات ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا "تم نے لوگوں سے کیوں نہیں کہا؟ لوگوں سے جا کر کہو کہ قہر الٰہی متوجہ ہونے والا ہے لوٹ تائب ہو جائیں، اپنے اپنے گناہوں کو چھوڑ دیں، توبہ و استغفار کریں ورنہ اللہ کا قہر متوجہ ہو جائے گا"۔

صاحب خواب نے مسلسل تین راتیں یہ خواب دیکھے اور مجھ سے کہا کہ ان کی تعبیر بتائیے۔ اس پر میں نے ان سے کہا میں ان کی کیا تعبیر بتاؤں؟ تعبیر تو صاف ظاہر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم اور شان کرم ہے کہ اپنے نبی الرحمۃ ﷺ کے ذریعے یہ اعلان کروا رہا ہے۔ اسی طرح کے خواب اور چند مقربات نے بھی دیکھے جن سے ان خوابوں کی تائید ہوتی ہے۔ یہ معمولی بات نہیں بلکہ نہایت

besturdubooks.wordpress.com

ضروری ہے۔ اہم اعلان ہے گناہوں کی کثرت پر قیامت کا تعجب ہوتا ہے اس سے پناہ مانگو (اختیاط خصوصی ناشر، بیگم عائشہ اولاد والدہ، پوسٹ بکس ۷۸، ۱۴، کراچی نمبر ۴)

مولوی محمد قاسم کو زیارت نبی ﷺ

☆ "اختیاط قصص" یعنی حضور اکرم ﷺ کے ایک فرمان گرامی کا ترجمہ اور تشریح جو خواب میں ارشاد فرمایا گیا، ارشادات عارف اللہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحی عارفی خلیفہ خاص حضرت حکیم الامت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ العزیز مؤلف کتاب ہذا اس مضمون کا خلاصہ پیش کرتا ہے:

کوٹ جانی، پروانہ تحصیل خان نے مولوی محمد قاسم صاحب عالم اور حافظ تھے، جن کا حال ہی میں انتقال ہوگیا۔ بہت عرصہ تک کوٹ جانی کی ایک مسجد میں پنج وقتہ امام تھے۔ انہیں اکثر حضور اقدس ﷺ کی زیارت مبارکہ خواب میں نصیب ہوتی تھی اور کبھی کبھی طویل خواب ہوتا اس کی ایک ایک جزو کو بغیر کسی سہو و نسیان کے حافظہ کا لیا کرتے تھے۔ آپ اکثر مولانا ڈاکٹر عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ کے مخلص احباب میں سے تھے، اپنے خواب سے ڈاکٹر صاحب کو ایک طویل خواب لکھ کر بھیجا، جو مختصر الفاظ میں کچھ اس طرح ہے:

خواب میں دیکھا کہ بہت سے علماء و صلحاء اور اپنے سلسلے کے اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ ڈاکٹر مولانا عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر تشریف فرما ہیں، پھر دیکھا جناب امام الانبیاء سید المرسلین مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ مع خلفائے اربعہ و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تشریف لے آئے اور مکان کے احاطہ پر مکان کے میدان میں اس جگہ تشریف فرما ہوئے جہاں جمعہ کے دن جمعہ و عصر ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس ہوتی ہے، کوئی اسّی یا نوّے نفوس قدسیہ پر انوار حضور پر نور ﷺ کے دیدار پر انوار سے مشرف ہو رہا ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے پہلے عربی میں خطاب ارشاد فرمایا اور پھر قرآن مجید کی آیات تلاوت فرمائیں، ہر آیت کے بعد عربی میں تشریح فرمائی، جس کا اردو میں حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ کرتے جاتے تھے اور حضور انور ﷺ کے حسب الحکم ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کو قلمبند کرتے جاتے تھے تاآنکہ وہ ایک کتابچہ بن گیا۔ جو آیات حضور اقدس ﷺ نے تلاوت فرمائیں وہ مندرجہ ذیل ہیں

(۱) سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۸۵ (ترجمہ) اور جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کو طلب کرے گا تو وہ اس سے مقبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں تباہ کاروں میں سے ہوگا۔

(۲) سورۂ آل عمران آیت نمبر ۸۳ (ترجمہ) کیا یہ (کافر) اللہ کے دین کے سوا کسی اور دین

besturdubooks.wordpress.com

کے طالب ہیں۔ حالانکہ سب اہل آسمان و زمین خوشی یا ناخوشی اللہ کے فرماں بردار ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

(۳) سورۂ آل عمران آیت نمبر ۱۹ (ترجمہ) بلاشبہ دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے اور اہل کتاب نے جو اختلاف کیا تو اسی حالت کے بعد کہ ان کو علم پہنچ چکا تھا، آپس کی ضد سے یا اور جو شخص اللہ کے احکام کا انکار کرے تو بلاشبہ اللہ بہت جلد اس کا حساب لینے والا ہے۔

(۴) سورۃ النساء آیت نمبر ۵۹ (ترجمہ) اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور تم میں جو صاحب حکومت ہیں ان کی پھر اگر کسی امر میں باہم اختلاف کرو تو اس امر میں اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ اور یوم قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ امر سب سے بہتر ہے اور ان کا انجام خوش تر ہے۔

اس کے بعد حضور انور ﷺ نے ارشاد بیان فرمایا ہے

(۱) (ترجمہ) بہترین بات اس کتاب اللہ کی ہے اور بہترین طریقہ (راستہ) طریقہ محمد (ﷺ) کا طریقہ اور طریقہ عمل بہترین چیز دین میں نئی ایجاد ہے۔ (مسلم شریف)

(۲) (ترجمہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلے کہ تم میں سے کوئی شخص ایمان دار نہ ہوگا اس بات پر جو میں لایا ہوں۔ (مسلم شریف)

اس کے بعد صاحب مرتب لکھتے ہیں کہ جو کچھ آپ (حضرت مولانا الحاج محمد عبدالحی عارفی رحمۃ اللہ علیہ) نے تحریر کیا تھا وہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے اسے ملاحظہ فرمانے کے بعد حضرت صدیق کو دیتے ہوئے فرمایا انہوں نے باقی خلفاء اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو دکھایا۔ حضرت مولانا قاضی فضل احمد صاحب نے بیان کیا جنہوں نے مجھ کو خط لکھنے کو فرمایا کہ یہ مضمون حضور انور ﷺ کے فرمانے کے موافق ہے اس میں کوئی شائبہ نفسی ہوی کا نہیں ہے۔ محمد عبدالحی صاحب ہی تحریر کریں گے۔ حضرت مولانا الحاج محمد عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ نے استعمال فرما کر اس مضمون کو بصورت کتابچہ بازار حسن اسپارک ۱۹۳۲ء کے بعد پیش کرنے کا فرض ادا کر دیا۔ آمین

(از مقدمہ تذکرہ چاندنی چوک، اشاعت مارچ ۱۹۸۱ء کراچی)

ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ

۲۲ عارف باللہ حضرت الحاج محمد عبدالحی عارفی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شخص مدینہ منورہ سے تحریر فرماتے ہیں: فریضہ حج کی ادائیگی کے دوران خواب میں بشارت ہوئی کہ جناب رسول مقبول

besturdubooks.wordpress.com

سرورِ کائنات ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں کہ "ڈاکٹر عبدالحی میرے متبعین میں سے ہیں"۔ بھلا ڈاکٹر صاحب ایک کاغذ پیش کر کے کہتے ہیں میں نے یہ عنوانات تحریر کئے ہیں۔ نکل نکلے کاغذ پر خوب تحریر کئے ہوئے ہیں۔ میں ڈاکٹر صاحب کی تحریر پہچان رہا ہوں اور دل میں خیال کرتا ہوں کہ حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظ کا انتخاب ہے۔ (مرتبہ شکیم اختر صاحب مع افادات عارفہ سرحد: مسعود احسن علوی ایم اے صفحہ ۱۰۰۔ ناشر ایم سعید کمپنی ۔ دب منزل۔ پاکستان چوک۔ کراچی)

مؤرخ اسلام حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆☆ حضرت مولانا سید سلیمان ندوی قدس سرہ ۱۳۶۹ھ میں حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ مدینہ شریف پہنچ کر روضۂ پاک (علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ و الف الف سلام) کے سامنے کھڑے ہو کر فی البدیہہ حسب ذیل نعت کہی۔

آدم کے لئے فخر یہ عالی نسبی ہے — کی مدنی، ہاشمی و مطلبی ہے
پاکیزہ قرار عرش و جنت فردوس — آرام گہ پاک رسول عربی ہے
آہستہ قدم، چپکی کہو، پست صدا ہو — خوابیدہ یہاں خسرو رسول عربی ہے
اے زائر بیت نبوی یاد رہے یہ — ہے قاعدہ یہاں جنبش لب بے ادبی ہے
کیا شان ہے اللہ رے محبوب نبی کی — محبوب خدا ہے وہ جو محبوب نبی ہے
دیکھ جائے ترے چھینٹوں سے اے ابر کرم آج — جو آگ میرے سینے میں مدت سے دبی ہے

نعت اور استدعائے شرف قبولیت پائی۔ رات کو آئی تو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے مطلع فرمایا اور شرف معانقہ سے کرامت ہوئے تھے کہ خواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ فرطِ شوق سے بڑھ کر آپ کے قدم مبارک پر مل لیا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنے شیدائی کو شفقت سے اٹھایا۔ پھر ایک طویل دعا پڑھ کر سینہ پر پھیرا۔ یہ گویا فتح مکہ تھا۔ سالک کی تکمیل کا سامان پایا۔ کیا عرض عاشق صادق کو منہ مانگی مراد عطا کی گئی۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھ کھلی تو ظلمات و حالات میں تازہ اور محفوظ تھے۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اہلیہ کو یہ خواب سنایا کہ رونق دکان پر ہوگی۔ اس کے بعد وہ حالات نہ رہے جو ہوگی۔ مقصود یہ تھا کہ جو برکت حضرت رسول اللہ ﷺ سے براہِ راست حضرت سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہوئی تھی حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ سے واسطے سے آپ کی رفیقہ حیات کو بھی اس سے بہرہ یاب ہو جائیں۔

یہ عدل و انصاف کا برتاؤ تھا جو حضرت رسول اللہ ﷺ کے فدائی کے ساتھ ظہور میں آیا۔ اس واقعہ کے بعد حضرت والا کو تسکین کامل اور عبدیت معلق حاصل ہوگئی۔ (تذکرہ سلیمان ص ۲۷، ۲۸)

besturdubooks.wordpress.com

ایک خادم کو زیارت نبی ﷺ

☆ سید الملۃ رحمۃ اللہ علیہ وقت حضرت علامہ سید سلیمان ندوی قدس سرہ کے ایک خادم نے چار پانچ مرتبہ حضور انور ﷺ کو خواب میں دیکھا اور اپنے خوابوں سے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کو مطلع فرمایا۔ حضرت الشیخ قدس سرہ نے جواباً تحریر فرمایا: بشارت ہو اے نبی ﷺ موہب خیر و برکت اور باعث بشارت ہیں۔ کثرت درود شریف اور اخلاص سے یہ نعمت حاصل ہوتی ہے لیکن اس کا شکریہ بھی اتباع نبوی ﷺ و اس کا حق تحقق نبوی ﷺ (عظمت و محبت، اتباع و نصرت نبوی ﷺ) کے ذریعے ادا کرنا مزید مسعود اور ضروری ہو جاتا ہے۔ یہ مواہب نعمت کا خوف و خطرہ رہتا ہے

(سلوک سلیمانی یا شاہراہ معرفت، حصہ دوم صفحہ ۶۸ مرتبہ حضرت مولانا پروفیسر محمد شریف خان سلیمان، صدر شعبہ عربی، پشاور یونیورسٹی)

ایک مرشد خاص کو زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت علامہ سید سلیمان ندوی نور اللہ مرقدہ نے ایک مرشد خاص حضور انور ﷺ کی زیارت مدینی سے مشرف ہوئے اور خواب میں حضور اقدس ﷺ کے موئے مبارک سے لپٹ گئے اور دہن مبارک کو چوما۔ انہوں نے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے اس خواب کی اطلاع دی تو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے اس رؤیا کے متعلق تحریر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک بڑی نعمت سے سرفراز فرمایا ہے۔ ہر نعمت کی قدر واجب ہے تاکہ مزید نعمت عطا ہو۔ روحانی مرتبہ عند اللہ شکر ہوتا ہے صرف سلب نعمت کا خوف ہے بلکہ استدراج کا بھی۔ اس نعمت کی قدر یہ ہے کہ معمولات میں اوراد و درود شریف کی ایک تعداد بھی شامل کر لیں جس کو یہ آسمانی چوراہا کہیں۔ اگر ہر روز نہ ہو سکے تو جمعہ کو تو ضرور اہتمام کیجئے، خواہ دیگر معمولات میں کمی ہو جائے۔ دوسرا اہتمام یہ ہے کہ اب اس جیتے جاگتے پاک اور اس منہ کو ہر خلاف شرع قول، غیبت، کذب وغیرہ سے محفوظ رکھئے۔ میری دعا ہے کہ آپ کو اتباع سنت کی مزید توفیق ہو۔

(سلوک سلیمانی یا شاہراہ معرفت حصہ دوم صفحہ ۶۷ تا ۶۸)

حضرت مولانا محمد ادریس ندوی گنگرامی کو زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت مولانا محمد ادریس ندوی گنگرامی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ میں کسی نے نوے جیسی

besturdubooks.wordpress.com

ایک موڑ ہے۔ اگلی سیٹ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف فرما ہیں مگر پائے مبارک پر چوٹ ہے اور پچھلی سیٹ پر حضرت نبی کریم ﷺ کا جسد مبارک ہے۔ حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ ﷺ کے جسد مبارک سے قلب اطہر لے کر انہیں دیا، جسے انہوں نے بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا اور سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پھر اس کو جسد اقدس میں رکھ دیا۔ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو انہوں نے اپنے خواب سے مطلع کیا تو سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی کسی قدر عجیب تعبیر دی۔ ارقام فرماتے ہیں: ''حضرت موسیٰ علیہ السلام جو اگلی سیٹ پر ہیں وہ تورات سے عبارت ہے اور پائے مبارک کو صدمہ تورات کی تحریف کی طرف اشارہ ہے، حضور اقدس ﷺ کا جسد مبارک اسلام سے عبارت ہے، ان کا قلب اقدس قرآن پاک ہے جو میرے واسطے سے آپ تک پہنچا، خود سیرت نبوی (ﷺ) کی تالیف میں شرکت بھی میری ہی ذات کے واسطے سے ہے، بہر حال اللہ تعالیٰ کی نوازش اور لطف و کرم خاص ہے جو اپنی غفاری و ستاری سے ایسے رویائے بشارت سے سرفراز فرماتے ہیں'' (سلوک سلیمانی یا شاہراہ معرفت حصہ دوم صفحہ ۶۸)

سلوک سلیمانی ثانوی نام شاہراہ معرفت کے دونوں حصوں میں حضرت مولانا پروفیسر محمد اشرف خان صاحب سلیمانی نے اپنے پیر و مرشد حضرت علامہ سید سلیمان ندوی قدس سرہ، خلیفۂ مجاز حکیم الامت، مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ کی اسلامی سلوک کی پیش کردہ تعلیمات مع توضیحات و تعبیرات پیش کی ہیں۔

والد سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ ''سیرت النبی جلد پنجم'' میں رقم طراز ہیں کہ ''وہ ایک مقدس بزرگ جن کے ساتھ مجھے پوری عقیدت تھی اور جن کی زبان سے استحقاق کے باوجود کبھی مدعیانہ فقرہ نہیں نکلا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا'' یہ کتاب وہاں مقبول ہوگئی'' کہاں مقبول ہوگئی؟ یہ کس بزرگ کا مشاہدہ اور بیان ہے؟'' تذکرہ سلیمان'' کے مصنف غلام محمد صاحب نے خود حضرت سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی تفصیل دریافت کی فرمایا کہ یہ میرے والد ماجد تھے عالم رویا میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور دیکھا کہ ''سیرت النبی ﷺ'' بارگاہ رسالت میں پیش کی گئی۔ آپ ﷺ نے اس کو قبول فرمایا اور اس پر اظہار خوشنودی سے مزید سرفرازی ہوئی۔ حضرت مصنف کی محنت ٹھکانے لگی اور جیتے جی اس کی بشارت پائی۔ ع

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا

(تذکرہ سلیمان از غلام محمد صاحب بی اے عثمانیہ صفحہ ۷۳)

besturdubooks.wordpress.com

علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ قصبہ دیسنہ (ضلع پٹنہ، بہار، بھارت) میں ۱۳۰۳ھ مطابق ۱۸۸۵ء میں پیدا ہوئے۔ آپ علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید اور حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ عقیدت و ارادت سے تھے۔ علامہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ ان کی گدی پر بیٹھے اور جانشینی کا حق ادا کر دیا۔ سیرت النبی ﷺ جس کو علامہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے شروع کیا تھا اس کی تکمیل آپ کا زندہ جاوید کارنامہ ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی اور بھی کئی سیدری تصانیف ہیں۔ ۲۲ نومبر ۱۹۵۳ء مطابق ۱۳۷۳ھ میں کراچی میں وصال فرمایا۔ علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۸ نومبر ۱۹۱۴ء) کے بارے میں (بقیہ صفحہ ۳۵۹)

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ نے ایک مرتبہ حضور پرنور ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے آپ کے سر پر ہاتھ سے تھپکی دی اور فرمایا جس سے شفقت کے علاوہ تسلی بھی قطعی ہوتی (ماہنامہ بینات) (اپنی نگرانی میں شائع شدہ خصوصی اشاعت بیاد محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۷۹)

نوٹ: حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے خلیفہ حضرت سید آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے ہے، جن کی چوتھی پیڑھی ہوتی ہے۔ بنور سابق ریاست پٹیالہ (مشرقی پنجاب) میں سرہند کے قریب ایک قصبے کا نام ہے۔ (یہ نقطۂ خلیفہ تحریر کے لئے ہے)

☆ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے ابوداؤد شریف امام العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری قدس سرہ سے پڑھی ہے۔ اس سال حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہم حضور اقدس ﷺ سے ابوداؤد شریف پڑھ رہے ہیں اسے اتنا مسرت ہوئی اور وہ خوشی ابھی تک آنکھوں کے سامنے ہے۔ صبح میں نے حضرت شیخ قدس سرہ کی خدمت میں یہ خواب عرض کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کا پڑھنا قبول ہو گیا یہ مقبولیت کی بشارت ہے۔ (ماہنامہ بینات، کراچی، خصوصی اشاعت بیاد محدث العصر حضرت مولانا

besturdubooks.wordpress.com

سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۹۷ھ)

(یہ آپ جہاں پڑھ رہے ہیں یہ عبارت ہے وہاں پڑھائے جانے کے محدث کامل شیخ حدیث دارالعلوم دیوبند کے بارے میں)

۳۱ مارچ ۱۹۷۴ء کو وزیراعظم بھٹو نے قومی اسمبلی سے مشترکہ (ربوہ دینوں) میں سلطان کیا کہ قومی اسمبلی مسئلہ کو فیصلے کے لیے دو ہفتوں کے لیے کمیٹی کا اجلاس ۱۹۷۴ء حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور میں بڑے نامور عالم تھے۔ آپ نے حدیث ۱۹۱۳ء میں سید مظفر اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۹۱۰ء) سے ۱۹۲۰ء میں شرف تلمذ اور ان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور ان سے بہت سی احادیث کی روایت کی تھی۔ آپ شاہ رشید حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے والد تھے جو ۱۹۱۳ء میں محدث ختم نبوت کی مسند پر متمکن ہوئے تھے۔ بعد ازاں آپ نے ختم نبوت کے موضوع پر تحقیق کے لئے مجلس عمل کی تشکیل دی تھی جس کا صدر آپ کے صاحبزادے مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو بنایا گیا تھا۔ حضرت علامہ مظہر انور شاہ صاحب محمود رحمۃ اللہ علیہ نے جو مجلس عمل کے رکن تھے کی تشریف سے وزیراعظم سے مذاکرات کرنے تھے ان سے فرمایا "مجلس کے ہم ممبر آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کیسے مانتے اور مجلس کے لوگوں سے مل جاتے ہیں تو وہ کیسے مانتے ہیں" وزیراعظم نے اس انداز سے ہوں میں جواب دیا "ہاں کیسے مل جاتا مجلس عمل کون ہے، میں تو آپ لوگوں کو جانتا ہوں" یہ جملہ سنتے ہی مفتی اعظم علامہ انور شاہ صاحب محمود رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "کوئی صاحب کیسی عجیب منطق ہے کہ آپ ایک جماعت کے نمائندوں سے ملاقات کرنے سے انکار کر رہے ہیں" بلکہ ہے میں ان سے جو کہ رہے ہیں وہ وزیراعظم پاکستان سے بات کرنا مسلمانوں کی بات سننے کے مترادف تھا۔

یہ بات سن کر وزیراعظم نے "مجلس عمل" کے نمائندوں کو بلایا اور انہوں نے "مجلس عمل" کے نمائندوں کے مجوزہ فیصلہ پر دستخط کر دیئے اور اس طرح ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو ۳۵ سال پرانا یہ مسئلہ (جس کی دونوں شاخوں (ربوہ دینوں) کو خود مسلمان پارٹی) کو خود مسلم اقلیت قرار دے کر دائرہ اسلام سے خارج کر دیا گیا۔ بعد ازاں عملی طور پر پاکستان کا ہر شہری پارلیمنٹ نے ملت اسلامیہ کے جسد سے الگ کر دیا۔ اس نکتہ کو سمجھنا ہوگا کہ پاکستان میں کسی پارٹی یا کسی مسلمانوں میں سے کسی کی نمائندگی نہیں تھی۔ چونکہ مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ اس وقت اس تحریک کے رہنما تھے "مجلس عمل" کے صدر اور "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے بانی تھے اس لئے جس قدر بھی "کریڈٹ" ہے وہ مولانا بنوری کو ہی جاتا ہے اور دونوں کو ہی ملنا چاہیے۔ بالخصوص اس فیصلہ کو پوری صدی میں اسلام کا عظیم تر قرار دیا جا سکتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حضرت اقدس مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو اس فیصلہ کے بعد عجیب وغریب عشق سے نوازا تھا، اور تمام زمانہ سے تنفیذ و مبارک باد کے پیغامات آئے۔ مبارکباد پیغامات ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ مطابق دسمبر ۱۹۷۳ء میں تحریر فرماتے ہیں مسلمات و مبشرات کے ذریعہ عالم رؤیا میں اکابر امت اور خود آنحضرت ﷺ کی مسرت بھی محسوس ہوئی مگر آپ ﷺ کے مبشرات کا ذکر کرنے کی ہمت نہیں۔ تاہم بل ایمان کی خوشخبری کے لئے اپنے دو بزرگوں سے متعلق بشارت منامیہ تلخیص کے اسرار پڑھ کر کرتا ہوں۔

جمعہ ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ نماز فجر کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ حضرت امام العصر مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیری علیہ الرحمۃ تولیہ سر سے شریف لا رہے ہیں نوجوان ہے۔ لانگ صافی کمر پر ہے ہیں۔ جب ہجوم ختم ہو گیا اور حضرت شیخ تنہا رہ گئے تو دیکھتا ہوں کہ بہت وسیع چبوترہ ہے اس پر فرش ہے اور اوپر جیسے شامیانہ ہو۔ بالکل درمیان میں حضرت شیخ تنہا تشریف فرما ہیں۔ دو تین نیچے جہاں چڑھ کر اوقات کے لئے پہنچا۔ حضرت شیخ اٹھے اور گلے لگا لیا۔ میں نے ان کی ریش مبارک اور چہرہ مبارک کو بوسے دیئے ہیں اور حضرت میری داڑھی اور چہرے کو بوسے دے رہے ہیں۔ دیر تک یہ ہوتا رہا۔ پھر دوبارہ فی الجملہ اسی زندگی کے آخری ایام سے بہت زیادہ بشاش بشاش خوش اور مسرور ہیں۔

شوال ۱۳۹۳ھ مطابق ۱۹۷۳ء میں رمضان کے دوران تیسرا خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑا میدان ہے گویا تمام نبوت کا دفتر ہے۔ بہت سے لوگ جمع ہیں۔ میں ایک طرف ہوں۔ حضرت شیخ اور بہت سے علماء ہوں جیسے آخر مکی پر ہوں۔ جن کا اپنی حصہ رہتا ہے۔ اسی میں امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اسی ہیئت میں کہ امرتسر کی شاہی مسجد چبوترہ کی لمبی چوڑی بنی ہوئی ہے اور اوپر کا جذبہ مبارک بھیگا ہوا ہے کہ ہمیشہ سے اپنے نہلے پر دہلا ہی پڑتا ہے۔ آتے ہی مزاح سے چوٹ کرتے ہوئے بیساختہ جملہ یہ ارشاد فرمایا "لاؤ میں سے پھول" پھر دیر تک مزاحاً فرماتے رہے۔ میں خواب ہی کی حالت میں خوش ہوتا ہوں کہ مبارک ہو گئے نے تشریف لائے ہیں۔

قادیانی نامور کے ممات سے دو صرف زندہ بزرگوں کو مسرت ہوئی بلکہ وہ حضرات دنیا سے تشریف لے گئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ انہیں بھی اس سے بے حد و بے پایاں خوشی ہوئی۔ فالحمد للہ۔

۱۹ مئی ۱۹۷۴ء بعد نماز ظہر حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی نور اللہ مرقدہ و بانی دارالعلوم دیوبند (بھارت) نے "تحذیر الناس" میں قرآن مجید، حدیث شریف، وتواتر و اجماع وغیرہ مختلف و متعدد دلائل سے حضرت خاتم النبیین ﷺ کی ختم نبوت زمانی کو بارت فرما کر اس کے منکر کو کافر قرار دیا

besturdubooks.wordpress.com

ہے (تحذیر الناس صفحہ ۱۸) نیز "مناظر عجیبہ" اور "توضیح تحذیر الناس" میں ارشاد فرمایا "اپنا دین و ایمان ہے۔ بعد حضرت رسول اللہ ﷺ کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں"۔ (صفحہ ۱۴۴)

والد حضرت شیخ بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ مولانا سید محمد زکریا بنوری رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۹۵ھ کے لگ بھگ پشاور میں مولانا سید مرتضیٰ شاہ بنوری کے گھر پیدا ہوئے، ذریعہ معاش تجارت تھا، عمر کے آخری ۳۰ سال یاد خدا میں گزارے، آپ علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار تھے۔ سو سال کی عمر پا کر ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۵ھ بمطابق ۵ جون ۱۹۷۵ء بروز جمعرات کراچی میں وصال فرمایا اور تدفین وہیں عمل میں آئی۔ فرماتے تھے: مجھے تین چیزوں سے محبت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے، حضرت رسول اللہ ﷺ اور اپنے خوابوں سے ۱۶ برس کی عمر سے ۴۰ برس کی عمر تک ایک سو سے زیادہ مرتبہ حضرت رسول پاک ﷺ کی خواب میں زیارت بابرکت سے شرف یابی ہوئی اور آخر تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ آپ نے اپنے تمام خوابوں کو جمع کر کے "المبشرات" نام رکھا اور ان کی تعبیرات "عبیر المسرات" کے نام سے لکھی۔ (کاش یہ خواب اردو زبان میں ترجمہ کر کے شائع کر دیئے جائیں تو کس قدر مفید ثابت ہوں) آپ باقاعدہ عالم تھے۔ عربی، فارسی اور اردو زبان میں آپ کی کئی تصانیف بھی ہیں۔
(ماہنامہ "الرشید" لاہور کا دارالعلوم دیوبند نمبر، صفحہ ۴۳۷)

ایک متمول اور دیندار شخص کو زیارت نبی ﷺ

☆ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی کے بانی امام العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ ایک متمول اور دیندار شخص کو خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت بابرکت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے اس مدرسے کے لئے فرمایا کہ "تم اتنی رقم اس کے لئے مقرر کر دو"۔ اس قسم کے منامات صالحہ اور بھی ہیں۔
(ہفت روزہ خدام الدین کا علامہ بنوری نمبر (صفحہ ۹۹) شیرانوالہ گیٹ لاہور)

حضرت مولانا محمد یٰسین قدس سرہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

☆ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع قدس سرہ کے والد ماجد حضرت مولانا محمد یٰسین قدس سرہ مرض وفات میں دو ماہ تک ورم جگر اور کثرت اسہال کی شدید تکلیف اور بخار میں مبتلا

besturdubooks.wordpress.com

رہے مگر لاٹھی کے سہارے مسجد میں پہنچتے رہے۔ جب اس کی بھی سکت نہ رہی تو مسجد کے اندر ہی کی نمازیں گھر پر ہی ادا کرلی پڑیں۔ ایک روز مفتی صاحب سے فرمانے لگے کہ آج میرا ۱۵۰ روزہ ہوگیا ہے کہ یوں ہی دستوں میں ختم ہو جاؤں گا۔ اللہ پاک ختم نہیں کرتا کہ حد بیٹھ میں اس کو بھی شہادت فرمایا گیا ہے۔ شب جمعہ مغرب کے وقت حالت نازک ہو گئی۔ مفتی صاحب کی والدہ ماجدہ نے مفتی صاحب سے کہا کہ تم اس وقت مسجد نہ جاؤ۔ مغرب میں ان کو بہت زیادہ تکلیف ہوئی۔ مفتی صاحب نے عرض کیا والدہ صاحبہ نے فرمایا "نہیں مجید" اور مفتی صاحب نے حکم کی تعمیل کی۔ جمعہ کو صبح صادق کے وقت مفتی صاحب کو اطلاع ملی کہ والد صاحب کا پیشاب اور پاخانہ بند ہو گیا ہے۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ معلوم ہوا کہ اعضاء کی جان ختم ہو چکی ہے۔ اٹھتے ہی آنکھیں پھر گئیں، حالت بدل گئی۔ پھر کچھ گھوں گھوں ہوا اور آدھ گھنٹہ استغراق کے بعد مفتی صاحب کی والدہ ماجدہ نے فرمایا "رسول مقبول ﷺ" اتنے الفاظ فرمائے تھے کہ اس کے بعد کوئی کلمہ نہ فرمایا کہ تشریف لے گئے۔ یہاں کے ہم معنی کچھ میں نہیں آیا۔ نزع شروع ہو چکا تھا۔ عمل علیہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ آواز ختم ہوگئی اور زبان کی حرکت باقی رہی۔ بالآخر چند منٹ میں ان سے کلمہ کے بھی نہ لے سکوں۔ تو میں اور آپ کی اس دعائی عشوولیت ظاہر ہوگئی جو اکثر پڑھا کرتے تھے:

اللھم ارحمنی بعد موتی ولا ترحمنی قبل موتی

آپ نے دیوبند میں ۹ صفر ۱۳۵۵ھ کی صبح کو بروز جمعہ ۳ بجے دن وصال فرمایا۔ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی، بھارت) کے مشہور مغل خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ۱۲۹۲ھ میں ولادت ہوئی۔ تاریخی نام "افتخار" سے ظاہر ہے کہ آپ دارالعلوم دیوبند کے ہم عصر تھے جس کا قیام ۱۲۸۳ھ میں وجود میں آیا تھا۔ دارالعلوم کے دور اول کے اساتذہ آپ کے استاد تھے۔ حکیم عبدالوہاب "حکیم دیبا" مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا حافظ محمد احمد رحمہم اللہ (فطرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم دیوبند کے صاحبزادے) بطور خاص آپ کے ہم درس تھے۔ چالیس برس سے زیادہ دارالعلوم دیوبند میں عربی و فارسی پڑھائی۔ ماہنامہ "البلاغ" کراچی کی خصوصی اشاعت بیاد مفتی محمد شفیع قدس سرہ صفحہ ۲۹۸ تا ۳۰۳ سے ماخوذ از "میرے والد، میرے استاد" مفتی محمد شفیع صفحہ ۱۴۱ تا ۱۴۵)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کو زیارت نبی ﷺ

☆ ذیقعدہ ۱۳۷۵ھ میں مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جب دارالعلوم میں قیام

besturdubooks.wordpress.com

کررہے تھے، خواب دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ کا روضۂ اقدس ہے، جس کا دریچہ کھلا ہوا ہے اور وہاں دو پٹھان چوکیدار ہاتھوں میں چھریاں لئے آپس میں لڑ رہے ہیں، میں نے زور سے انہیں ڈانٹا کہ بڑے بے ادب ہو، روضۂ اقدس میں بیٹھ کر لڑتے ہو۔ یہ سن کر تو چھریاں ان کے ہاتھ سے چھوٹ گئیں۔ خود میں نے محسوس کیا کہ روضۂ اقدس کا انتظام میرے سپرد ہے اور اس کام کے لئے میں نے ایک ناظم مقرر کیا ہوا ہے، میں نے ایک آدمی کو ناظم کے پاس بھیجا کہ فوراً ان پٹھانوں کو یہاں سے نکال دو، اور پھر دروازے سے روضۂ اقدس کی طرف گیا تو دیکھا کہ دونوں پٹھان وہاں موجود ہیں اور حضور اقدس ﷺ سامنے تشریف فرما ہیں، میں نے ان دونوں کو حضور اقدس ﷺ کے سامنے منبہ کی اور محسوس کیا کہ آپ ﷺ نے اسے پسند فرمایا، ان میں سے ایک نے تو معافی مانگ لی اور اسے معاف کر دیا گیا جبکہ دوسرا کہیں چلا گیا۔

اس کے بعد میں حضور پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور دل میں محسوس کر رہا ہوں کہ میں مسلمانوں کی کسی جماعت کا وکیل ہوں اور ان کی طرف سے آپ ﷺ کی خدمت میں کوئی درخواست کرنی ہے، میں نے درخواست پیش کی مگر درخواست کا مضمون یاد نہیں، حضور اقدس ﷺ درخواست سن کر کھڑے ہو گئے اور نماز کی نیت باندھ لی اور کچھ جواب نہ دیا، میں آپ ﷺ کی پشت مبارک کی طرف ذرا دور کھڑا ہوں، اس لئے قرأت پوری طرح سن نہیں پا رہا، اتنے میں عراقی والی جماعت کا ایک فرستادہ مجھے بلانے آیا تو میں اس کے ساتھ چل کر ایک مکان میں پہنچا، جہاں مسلمانوں کے کچھ ذمہ دار علماء وصلحاء ہیں، جنہوں نے درخواست کی بابت دریافت کیا، تو میں نے جواب دیا کہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی ہے، مگر آپ ﷺ کے رعب و جمال کا اثر میرے قلب پر ایسا ہے کہ اب تک دل نہیں ٹھہرا، میں کچھ بولنے پر قدرت نہیں رکھتا، صرف اتنا بتاتا ہوں کہ حضور اقدس ﷺ نے درخواست سن کر نماز شروع کر دی تھی اور اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اللھم صل علی محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

(اشاعت خصوصی "البلاغ" کراچی صفحہ ۵۳۲ تا ۵۳۳)

مولانا عبدالاحد کو زیارت نبی ﷺ

☆..... حضرت مولانا عبدالاحد صاحب مدرس دارالعلوم، کراچی نماز عشاء پڑھ کر قصص القرآن کا مطالعہ کرنے کے بعد باوضو سو گئے تو خواب دیکھا کہ حضرت اقدس مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے دفتر میں کام میں مصروف ہیں، دفتر کے باہر طلباء سے سنا کہ حضور سرور دو عالم ﷺ تشریف لائے ہیں، فوراً دفتر میں حاضر ہوا، چند آدمی اور بھی ہیں اور حضور ﷺ کے محاذات میں

besturdubooks.wordpress.com

بیٹھ گیا (مولانا موصوف نے اس کمرے میں مجھے وہ مقام بتایا، جہاں حضور اقدس ﷺ تشریف فرما تھے۔ یہ کمرہ آج کل دارالتصنیف اور مہمان خانے کے درمیان دفتری ضرورتوں میں استعمال ہوتا ہے۔ از شفیع) مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضور ﷺ سے فرمایا کہ کام میں بہت مصروفیت ہے، اس لئے حاضری میں کوتاہی یا تقصیر ہو رہی ہے۔ الفاظ مغفرت کے تھے، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: "خیر ہم ملنے کے لئے آتے رہیں گے"۔ رخصت ہوتے وقت فرمایا: "کراچی والے یہاں آ کر ملیں" یا یہ فرمایا کہ "کراچی والوں کو کہہ دو کہ مجھ (حضور ﷺ) سے ملنے کے لئے یہاں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کے دفتر میں آئیں"۔ (اشاعت خصوصی ماہنامہ "البلاغ" کراچی صفحہ ۵۳۳-۵۳۴)

مولانا مجد الدین رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ مولانا مجد الدین صاحب رئیس سلہٹ (بنگلہ دیش) نے خواب میں دیکھا کہ مولانا حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دائیں یا بائیں طرف ایک بزرگ کھڑے ہیں جنہیں میں پہلے نہ تھا، سرور کونین ﷺ کو دیکھا کہ بشاش بشاش ہیں اور چہرہ نور چمک رہا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے قم کو لوگوں کو درجہ صحبت عطا فرمایا ہے"۔ اس سے متاثر ہو کر آنکھ کھل گئی، خواب سے بیدار ہوا تو پورا مضمون ذہن میں تھا۔ حضور اقدس ﷺ کی جائے نشست اور ہیئت نشست اب تک ذہن میں ہے (اشاعت خصوصی ماہنامہ "البلاغ" کراچی صفحہ ۵۳۲)۔ مولانا کے متواتر اصرار پر بالآخر مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۸۱ھ میں پہلی بار سعادت حج سے مشرف ہوئے تھے۔

حافظ عبدالولی کو زیارت نبی ﷺ

☆ مولانا عبدالحی صاحب، ناظم کتب دارالعلوم کراچی کے والد صاحب نے مولوی محمد علی (طالب علم) سے یہ فرمایا کہ ایک آدمی نے مسجد میں بیٹھے بیٹھے یہ خواب دیکھا کہ: حضرت ﷺ، سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہم اللہ مسجد کی محراب سے نکل رہے ہیں۔ محمد علی نے پوچھا: دیکھنے والے کون صاحب ہیں؟ فرمایا: نام بتانے سے منع کیا ہے۔ ۲۶ محرم ۱۳۸۹ھ (اشاعت خصوصی مابنامہ "البلاغ" کراچی صفحہ ۵۳۳)

(یہ خواب حافظ عبدالولی صاحب مجاز صحبت حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا تھا)

besturdubooks.wordpress.com

ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ

☆..... ایک مسلمان کے لئے اس سے زیادہ عزت وعظمت اور کیا ہو سکتی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اس کے سلام کا جواب دیں۔ علاقہ کابل کے ایک بزرگ بناء پاکستان کی ابتداء میں کراچی تشریف لائے تو انہوں نے مجھ (مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ) سے ذکر کیا کہ ایک مرتبہ میں مسجد نبوی ﷺ میں معتکف تھا تو میں نے دیکھا کہ نصف شب کے بعد ایک شخص آیا اور روضۂ اقدس کے سامنے پہنچ کر سلام عرض کیا تو روضۂ اقدس کے اندر سے جواب سلام کی آواز آئی، جسے میں نے اپنے کانوں سے سنا اور برابر یہی سلسلہ جاری رہا۔ (اشاعت خصوصی ماہنامہ "البلاغ" کراچی صفحہ ۶۳۶)

حضرت اقدس محمد زکی کیفی کو زیارت نبی ﷺ

☆..... حضرت مولانا مفتی محمد شفیع مفتی اعظم پاکستان قدس سرہ کے سب سے بڑے صاحبزادے محمد زکی صاحب نے لاہور سے مفتی صاحب کو خط لکھا کہ میں نے خواب میں ایک بہت بڑی مسجد دیکھی، جس میں آپ اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں، نماز کا وقت آ گیا تو نماز کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ ایک مختصری چادر شال نما کتھئی یا کتھی رنگ کی اپنے سر پر ڈالے ہوئے ہیں، جس میں ایک طرف کیڑے کے زنگ کے اثرات ہیں اور چھوٹے چھوٹے کئی سوراخ ہیں اور دوسری طرف ایک بڑا سا پیوند کسی اور کپڑے کا لگا ہوا ہے، لیکن یہ یاد نہیں کہ مجھے کسی نے کہا یا خود حضرت سرور دو جہاں ﷺ کی زیارت ہوئی اور یہ کہا گیا کہ یہ شال محمد شفیع کے لئے آنحضرت ﷺ کا عطیہ ہے۔ (۱۳۸۰ھ) جناب محمد زکی سے ڈاکٹر عبدالحئی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ خواب سنا تو فرمایا اس میں میرا یہ شعر بھی شامل کر لو۔

اے زہے جذب محبت من فدائے خویشتن حسن افگندست بر عشقم ردائے خویشتن

(اشاعت خصوصی ماہنامہ "البلاغ" کراچی، بیاد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مفتی اعظم پاکستان، صفحہ ۵۳۲تا۵۳۱)

باباجی غلام رسول کو زیارت نبی ﷺ

☆..... ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے خواب میں حکم دیا کہ مدینہ منورہ کی بلیوں کو خوراک بھی مہیا کرو۔ اس حکم کی تعمیل میں باباجی خاکی کینوس کے تھیلے گلے میں ڈالے مدینہ طیبہ کی گلیوں میں گھوم کر ان تھیلیوں سے گوشت اور چھیچھڑے نکال نکال کر وہاں کی بلیوں کو ڈالتے، وہ بھی باباجی سے اس قدر مانوس ہو گئی تھیں کہ ان کی آمد سے پہلے ہی راستہ میں جمع ہو جاتی تھیں۔ باباجی کو کوئی

besturdubooks.wordpress.com

ہی بیمار نظر آتی تو وہ اٹھ کر اپنے مکان پر لے آتے۔ اس کا علاج کرتے اور صحت کے بعد اسے اس علاقے میں چھوڑ آتے جہاں سے اٹھا کر لائے تھے۔ ضعیفی نے آگھیرا تو چھوٹی سی ایک ریڑھی خریدنی اور سبزیوں کے بجائے اس پر گوشت اور کچھ چھڑے ڈال کر یہ خدمت سرانجام دیتے۔ ایک شب ایک تیز رفتار کار کی زد میں آ کر زخمی ہو گئے چنانچہ خود چل پھر نہ سکتے تھے۔ پس باباجی نے ایک شخص کو دو ریال یومیہ پر یہ کام سپرد کر دیا۔ وہ بلیوں کو چھڑے اور کبوتروں کو دانہ ڈالتا اور یہ بیماروں کا علاج کراتے۔ (۱۲ ماہنامہ رسول، فروری ۱۹۷۷ء)

باباجی غلام رسول عرف تھاں تھاں باباجی دیوں والے مشہور ہو گئے تھے۔ جالندھر (مشرقی پنجاب، بھارت) میں ۱۸۹۶ء میں پیدا ہوئے اور مدینہ طیبہ میں ایک سو سال کی عمر پا کر ۱۹۸۶ء میں وصال فرمایا۔ جنت البقیع میں دفن ہیں۔ والد گرامی ولی محمد المعروف بلہار برکی تھے۔ جناب سید محمد عبدالعزیز شرقی الدنی کے والد بزرگوار مولانا حکیم سید فضل محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے باباجی کی بسم اللہ شریف کرائی تھی۔

☆ ... حضرت سید بدر عالم میرٹھی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں بیماری کی وجہ سے صاحب فراش تھے۔ ایک روز اپنے ایک عزیز کے ذریعہ باباجی غلام رسول کو اپنے پاس بلایا اور ان سے فرمایا کہ شدید علالت کی وجہ سے میں خود تک منتقل جا کر حج ادا نہیں کر سکتا۔ آپ میرا حج بدل ادا کریں۔ باباجی نے فرمایا کہ میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کروں گا اور اجازت طلب کروں گا۔ چند دن بعد باباجی مولانا سید بدر عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس سے اجازت نہیں ملی۔ آپ کوئی اور بندوبست کر لیں۔ بعد میں مولانا سید بدر عالم رحمۃ اللہ علیہ نے مصاحبین سے کہا اندازہ لگاؤ کہ باباجی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ کا کیا مقام ہے۔ (۱۲ ماہنامہ رسول صفحہ ۷۹ تا ۸۰)

☆ ایک مدینہ منورہ میں ہی تھے کہ ایک شب باباجی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کر رہے ہیں کہ مجھے باباجی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ کو کچھ عرصے کے لئے بیت المقدس لے جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ میں انہیں اپنے ہمراہ رکھوں گا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اجازت مرحمت فرما دی باباجی کی آنکھ کھلی تو بے حد مسرور تھے کہ حضور ﷺ کی زیارت بابرکت کے ہمراہ انبیاء علیہم السلام کی سرزمین بیت المقدس جانے کی اجازت بھی مل گئی۔ بڑی سعادت ہے۔

یہ تین اجازت ملنے کے بعد باباجی مولانا محمد اسماعیل غزنوی کارلقہ لے کر شیخ المسنین عبدالرحمن کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے پاسپورٹ وغیرہ کی تمام پابندیاں ختم کرا دیں جس کے

besturdubooks.wordpress.com

تنگیہ میں پانی کے مٹکے بھرے ہوئے رکھے ہوئے تھے۔ تھیلے، توڑے اور سامان سے لدے ہوئے اونٹ المقدس پہنچ گئے۔ پھر وہاں معمول بن گیا دن بھر روزہ رکھتے اور رات کو بیت المقدس میں عبادت کرتے۔ دوقت کا کھانا قافلہ سے مل جاتا۔ اور سری ضروریات پوری کرنے کے لئے نہایت قلیل معاوضہ پر بیت الخلاء صاف کرتے۔ یوں پانچ برس دیار انبیاء کرام علیہ السلام میں گزر گئے۔ مقام الخلیل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کے مزارات پر حاضری دیتے۔ موقع ملتا تو حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مزارات پر بھی حاضری دیتے اور رو رو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعائیں کرتے۔

مفتی صدرالدین رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ حاجی امیر شاہ خاں صاحب خورجوی رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مولانا قاسم صدیقی نانوتوی قدس سرہ کے خاص لوگوں میں تھے فرماتے تھے کہ میں اپنے بچپن کے زمانہ میں نواب مصطفیٰ خان شیفتہ کے مکان پر اپنے چچا کے ساتھ موجود تھا وہاں مفتی صدرالدین خان اور مرزا غالب بھی موجود تھے۔ مفتی صاحب نے مولوی محمد عمر بن مولانا محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قصہ بیان فرمایا کہ یہ مشہور ہے کہ مولوی محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت بیداری میں ہوئی ہے۔ اس پر میں نے ان سے جب جامع مسجد اور چند دوسرے اشخاص نے اصرار کیا کہ ہم کو بھی زیارت کرا دیجئے۔ لیکن مولوی محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کی درخواست منظور نہ کی۔ ہم نے اپنا اصرار برابر جاری رکھا۔ ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ جامع مسجد دہلی کے منبر پر تشریف فرما ہیں اور مولوی محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ آپ ﷺ کو سر جھکائے جھل رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ صدرالدین آؤ حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرلو۔ یہی خواب امام صاحب نے دیکھا اور یہی میں خواب ان چند اشخاص نے دیکھا۔ جب صبح ہوئی تو میں امام صاحب کی طرف چلا تاکہ ان سے یہ خواب بیان کروں اور وہ اپنا خواب بیان کرنے میری طرف چلے اور وہ دوسرے اشخاص بھی ہماری طرف چلے۔ اتفاق سے راستہ میں ایک مقام پر ہم سب مل گئے اور میں نے کہا کہ میں تمہارے پاس جا رہا تھا۔ رات میں نے یہ خواب دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تمہارے پاس آ رہے تھے اس لئے کہ ہم نے بھی یہی خواب دیکھا ہے۔ پھر ہم سب مل کر مولوی محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر آئے اس وقت مولوی صاحب اپنے مکان کے سامنے ٹہل رہے تھے۔ ہم نے

besturdubooks.wordpress.com

ان سے یہ خواب بیان کیا تو انہوں نے کہا میں ایسا نہیں ہوں اور یہ کہتے ہوئے بھاگ گئے (ارواح ثلاثہ یا حکایات اولیاء از تحسیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی قدس سرہ صفحہ ۱۶۶ تا ۱۶۷)

مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆.....تذکرۃ الخلیل کے مصنف حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اہلیہ کے ہمراہ ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۲ء کو حج کیا۔ اس سال بدامنی اور شورش کچھ زیادہ ہی تھی۔ قافلہ مدینہ منورہ جاتے ہوئے منزل حنیف میں محبوس ہو گیا اور ۲۸ دن ہم پانچ سو انسانوں کے مسافر کھلے میدان میں قید رہے کہ جب تک سرکاری عمارت (مسافروں کے بیٹھنے کے لئے اونٹ کی پیٹھ پر رکھا ہوا ہودج) نہ دیں گے آگے نہ جا سکیں گے۔ قافلے میں چاروں طرف سے عورتوں کے نوحہ اور بین کی آوازیں آتیں اور ایسے معلوم دکھائی دیتے۔ بدوؤں کا اصرار کہ زاد راہ قافلہ کا نثار کر دیجیے پاس نہیں۔ وقتاً فوقتاً اعلان ہوا کہ حملہ ہو کر قتل عام ہوا چاہتا ہے۔ اس خبر نے چاروں طرف گریہ و بکا کا کہرام مچا دیا۔ اسی پریشانی کے عالم میں میری اہلیہ کی آنکھ لگ گئی اور اس نے خواب دیکھا کہ حضرت تاج المحدثین مولانا خلیل احمد سہارنپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ موجود ہیں اور اونٹ کی مہار قافلہ کے پیچھے کر کے اوپر چڑھ رہے ہیں۔ ادھر بندہ (مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ) نے خواب دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور غایت حزن میں گردن جھکائے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کوئی قصہ ہوا ہے، اس لئے میں اس سعی میں ہوں کہ صفائی کراؤں تاکہ حضرت ﷺ کا ملال رفع ہو۔ آنکھ کھلی تو رہائی کا سامان ہو چکا تھا۔ مجھے ٹھنڈا پڑا کہ بدوؤں اور اس قافلہ میں محصور ہونا تھا اور یوں دس محرم کا محبوس قافلہ اس سفر کو مدینہ منورہ میں داخل ہوا۔ (تذکرۃ الخلیل، ۲۸۲ تا ۲۸۵ سے ماخوذ)

حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆.....آپ فرماتے ہیں کہ "ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دارالحدیث میں صبح کے وقت ہر طرف (یعنی درس حدیث کی جماعت) اپنے معمول کے مطابق آ کر بیٹھ گئے ہیں اور انتظار کر رہے ہیں کہ حضرت تشریف لائیں تو سبق شروع ہو۔ اتنے میں دیکھا کہ ایک بزرگ تشریف لا رہے ہیں جو بالکل حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مشابہ ہیں۔ (حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہی کی طرح ان کی بھی داڑھی سفید ہے۔ دارالحدیث میں تشریف لا کر فرمایا کہ تم لوگ پسند کرو گے کہ آج

besturdubooks.wordpress.com

حدیث کا سبق میں تم کو پڑھاؤں۔ میں نے پوچھا کہ حضرت آپ کون ہیں، اپنا تعارف فرمائیے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں میرا نام محمد ﷺ ہے۔

ہم سب طلباء نے عرض کیا کہ حضرت ﷺ اس سے بڑھ کر ہماری خوش نصیبی کیا ہوگی کہ آپ ﷺ حدیث پڑھائیں، آپ ﷺ ہی کی تو حدیث ہے غرض کہ حضور علیہ السلام نے مسلم کی ایک حدیث پڑھائی اور تقریر فرمائی۔ مولوی عبدالحق نے کہا آپ ﷺ کی وہ پوری تقریر مجھے آج تک یاد ہے۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی اور صبح کو میں حسب معمول مدرسے پہنچا اور دارالحدیث میں دوسرے ساتھیوں کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا۔ اتنے میں حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے، اپنی مسند پر بیٹھ کر کتاب کھولی اور سبق شروع کرانے کا ارادہ فرمایا میں نے عرض کیا کہ حضرت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا کہو، میں نے رات کو جو خواب دیکھا تھا وہ سنایا، خواب سنتے ہی حضرت مسند پر کھڑے ہو گئے اور فرمایا قبلہ رخ کھڑے ہو کر خدا کو گواہ کر کے کہ واقعی تم نے اسی طرح خواب میں دیکھا، میں نے قسم بجالایا۔ آپ مسند سے ہٹ کر سامنے بیٹھ گئے اور فرمایا عبدالحق تمہارا خواب سچا ہے، وہ حضور پرنور ﷺ تھے جو اس دارالحدیث میں جلوہ افروز ہوئے تھے، مگر عبدالحق تم اپنے ایمان کی خبر لو تمہارا ایمان کمزور ہے تم نے حضور ﷺ کی داڑھی سفید دیکھی حالانکہ آپ ﷺ کی داڑھی سیاہ تھی۔

مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ یہ واقعہ ملا واحدی کی موجودگی میں سنایا اور کہا کہ حضرت مفتی اعظم مفتی کفایت اللہ تقریباً چالیس روز تک مسند پر نہیں بیٹھے، بلکہ مسند کے سامنے طلباء کے ساتھ بیٹھ کر درس دیتے رہے۔ (سراغ زندگی ص ۱۳۰ تا ۱۳۲ تالیف مولانا عبدالقیوم حقانی)

مولانا عتیق الرحمٰن مرحوم کو زیارت نبی ﷺ

☆ خواب: مولانا عتیق الرحمن چنیوٹی مرحوم سے بھی یہی بات دریافت کی کہ آپ کیسے مرزائیت کے دام سے نکلے تو انہوں نے خواب سنایا" میں نے دیکھا کہ میں قادیان میں مرزائی مرکز سے نکل کر بازار میں چوک کی طرف جا رہا ہوں چوک میں لوگ کھڑے ہیں جیسے مداری کا تماشہ دیکھ رہے ہوں۔ میں جب اس حلقہ میں پہنچا تو دیکھا لوگوں کے درمیان چند شخص کھڑے ہیں جن کے جسم انسانوں کے اور منہ کتوں جیسے ہیں وہ آسمان کی طرف منہ اٹھا رو نے کے انداز میں چیخ رہے ہیں میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کسی نے کہا یہ مرزا غلام احمد کے مرید ہیں فوراً ڈر کر جاگ گیا۔ پھر توبہ کی اور اعلانیہ مسلمان ہو گیا۔ (حدیث خواب ص ۲۷ از سید امین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ)

besturdubooks.wordpress.com

حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کی تڑپ

☆ ... ربیع الاول ۱۳۷۷ھ بمطابق نومبر ۱۹۵۷ء کو جناب مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ "رحمت کائنات ﷺ" ایبٹ آباد کے اپنے سکونتی مکان میں شام کا کھانا کھا کر قبل از نماز عشاء چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے کہ بحالت نیم خوابی رحمت دو عالم ﷺ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوئے۔ حضرت نبی الامی ﷺ نے فرمایا: "تمہارے مضمون کو میں نے ترتیب دے رہا ہوں تاکہ انبیاء علیہم السلام کی مجلس میں پیش کروں (معلوم ہوا کہ یہ بے نظیر کتاب "رحمت کائنات ﷺ" "بقبول بارگاہ نبوی ﷺ" ہے۔ اس وقت سے برابر یہ شائع ہو رہی ہے اور اس کے نا حال بہت سے ایڈیشن مارکیٹ میں آ چکے ہیں) (صفحہ ۷، ادارہ تحفظ حقوق نبوت، مدنی روزانہ اخبار)۔

☆ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ تحدیث بالنعمت کے طور پر فرماتے ہیں کہ یہ حقیر کل مرتبہ زیارت سید دو عالم ﷺ سے مشرف ہوا اور جو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا حرف بحرف صحیح نکلا۔ زیارت مدینہ منورہ کے وقت معمول یہ تھا کہ سید دو عالم ﷺ کے قدموں میں بیٹھتا ہوں، جب کبھی یہ شرف ملا نماز عصر کے بعد مراقبے میں جو ارشاد فرمایا حرف بحرف درست نکلا۔ (رحمت کائنات ﷺ صفحہ ۳۳۶)

۱۹۳۱ء زمانہ تعلیم میں دار العلوم دیوبند کی مسجد میں مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کا شرف حاصل ہوا اور حضرت سید دو عالم ﷺ کے خلیفہ مبارک اللہ نے کی سعادت ملی۔ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ سے بیعت بھی حضور انور ﷺ کی ہدایت پر کی۔ (رحمت کائنات ﷺ صفحہ ۳۳۶)

☆ ۱۹۳۲ء میں مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ عالیہ مظاہر علوم سہارنپور (یوپی، بھارت) میں تعلیم کے دوران مدرسے کے قریب مسجد محلہ تیلیانوالی میں تھے کہ ایک رات یہ خواب دیکھا:

سید دو عالم ﷺ ایک بڑی حویلی میں تشریف فرما ہیں اور لوگ جوق در جوق زیارت کے لئے جا رہے ہیں۔ میں بھی دروازے پر پہنچا تو اندر سے آواز آئی کہ "جب فاطمہ بلائے گی تب تم آنا"۔

طالب علمی کے زمانے کے اس خواب کو میں نے لکھ لیا۔ ۱۹۳۹ء میں میری محترمہ ہمشیرہ نے میرے بہنوئی کے ہمراہ حج کیا۔ واپسی کے کچھ دن بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بچی عطا فرمائی جس کا نام فاطمہ تجویز ہوا۔ ۱۹۳۹ء میں اعتکاف کے دوران مجھے سید دو عالم ﷺ کے مزار مبارک کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے اس کی تعبیر بتائی کہ تمہیں عجب حج اور زیارت کی دولت نصیب ہو جائے، چنانچہ ظاہری اسباب نہ ہوتے ہوئے بھی بفضلہ تعالیٰ پہلی مرتبہ حج و زیارت کی سعادت جنوری ۱۹۳۹ء میں حاصل ہو گئی یعنی ۱۹۳۲ء کے خواب کی عملی تعبیر و تفسیر سات سال بعد ظاہر ہوئی۔ الحمد للہ۔ (رحمت کائنات ﷺ صفحہ ۳۳۶ تا ۳۳۷)

besturdubooks.wordpress.com

ایک عقیدت مند کو زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مخلص عقیدت مند مدینہ طیبہ میں رہتا ہے۔ اسے کاسہ کے دوران شدید خطرا کا ایک چھوٹا سا مگرمچھ ملا، جو اس نے سنبھال کر رکھ لیا پھر اسے سرور کونین ﷺ کی زیارت ہوئی، آپ ﷺ نے فرمایا "شدید خطر کا یہ مگرمچھ قاضی صاحب کو دے دینا"۔ چنانچہ وہ اس مبارک تحفے کو لایا اور قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دے دیا، جسے حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ بڑی شوق اور عقیدت سے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے۔ (رحمت کائنات ج ۲ ص ۱۵۸)

ایک بزرگ کو زیارت نبی ﷺ

☆ مدرسہ دیوبند (اب سہارنپور یونیورسٹی، دیوبند، یوپی، بھارت) کی عظمت حق تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت ہے کہ ہزارہا لوگوں نے پڑھ کر تحریر اور خلق کثیر کو علم و ضلالت سے نکالا۔ ایک بزرگ نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کی اور آپ ﷺ کو دارالعلوم میں کچھ فرماتے دیکھ کر دریافت کیا کہ آپ ﷺ کو یہ زبان کیسے آئی۔ آپ ﷺ کی زبان مبارک سے جاری ہوا۔ "آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہے ہم کو یہ زبان آتی ہے" (الیواقیت الغالیۃ علی ظلام الانوار الساطعۃ) اللہ اللہ حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۷) (یہاں تعبیر بھی صاف ظاہر ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے محل میں مدرسہ دیوبند کے علماء و سادات کی تعریف فرمائی ہے ورنہ آپ ﷺ خود تو تعلیم القرآن ہیں اور دنیا کی ہر زبان بھی آپ ﷺ کی لونڈی اور خادم ہے)

ایک دیندار شخص کو زیارت نبی ﷺ

☆ ۔۔۔ کچھ ایسے موقع سد راہ ہوئے اور کچھ ایسے افکار پیش آئے کہ ادھر کے استفسارات کے باوجود مسودہ کو ہاتھ لگانے کا موقع نہ ملا۔ آخر جب حضرت الحاج مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری مدرس اول مظاہر العلوم سہارنپور کی مرتبہ بایں الفاظ مجھے تقاضے ہوئے کہ "سماج کے چھپنے میں کیا دیر ہے" تو شرم کے مارے ۲ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ مطابق ۵ فروری ۱۹۰۸ء بروز چہار شنبہ "تذکرۃ الرشید" کا مسودہ نکالا اور معمولی ترمیم و ترتیب اور نظر ثانی کے بعد کتابت شروع کرادی، اثنائے کتابت

besturdubooks.wordpress.com

میں ایک صاحب دل دیندار شخص کا حسن ظن کی صورت میں سنے کبھی کبھی دیکھنے میں آیا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا ہے کہ دنیا کے سچے رہبر و ہادی حضرت رسول اللہ ﷺ کی سوانح حیات کا اہتمام ہو رہا ہے۔ پس مبارک ہو کہ سنا ہی بشارت تیرے ہاتھوں پوری ہو رہی ہے۔ (تذکرۃ الرشید لیخ الاسلام حضرت مولانا الحاج خلیفہ رشید احمد محدث گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز کی سوانح حیات مولفہ مرتبہ محمد عاشق الٰہی غفرلہ و والدیہ و شیخی رشیدی مشربا میر تھی یادوں اسکیم۔

امام مسجد نبوی ﷺ کو زیارت نبی ﷺ

☆ ایک معتبر راوی نے بیان کیا کہ جن ایام میں علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ سابق کنگ کالج یا مت پٹیالہ (مشرقی پنجاب، بھارت) و مصنف "رحمۃ اللعالمین" مدینہ شریف میں قیام پذیر تھے۔ ایک دن قاضی صاحب مسجد نبوی سے نماز پڑھ کر نکل رہے تھے اور آپ کے ہمراہ امام مسجد نبوی نے امام بھی باتیں کرتے آ رہے تھے مگر مسجد کے دروازے پر پہنچے جہاں نمازیوں کے جوتے پڑے رہتے ہیں۔ امام محمد امام صاحب نے بڑھ کر قاضی نے جوتوں کو اپنے ہاتھ سے سیدھا کیا اور قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیا۔ قاضی صاحب نے تیزی سے امام صاحب کے ہاتھوں کو پکڑ لیا اور کہا کہ آپ یہ کیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت بلند مقام عطا فرمایا ہے، جواباً امام صاحب نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ آپ کو اس بات کا علم نہیں کہ میں کس کے حکم سے کر رہا ہوں۔ فرمایا "رات خواب میں حضرت سرور کائنات ﷺ ابد الآباد الی یوم القیامۃ کی خواب میں زیارت کی سعادت نصیب ہوئی اور عالم رویا میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "محمد سلیمان میرا مہمان ہے اس کی ہر طرح خدمت کرو" (معارف الامام شرح اسماء الحسنیٰ (اللہ تعالیٰ کے ۹۹ ناموں کی بے مثل شرح) از علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ۔ ناشر المکتبۃ الزکریہ۔

ایک ثقہ بزرگ کو زیارت نبی ﷺ

☆ معاصر اہل سنت حضرت مولانا محمد منظور نعمانی نور اللہ مرقدہ مدیر "الفرقان" لکھنؤ نے ایک نہایت ثقہ بزرگ سے بیان کیا تھا کہ جن دنوں کتاب "النبی الخاتم" (صلی اللہ علیہ وسلم) تصنیف ہو رہی تھی ایک صاحب دل بزرگ نے ایک رات عالم واقع میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ رونق افروز ہیں اور مصنف کتاب حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ قدموں میں تشریف رکھے ہیں اور ان سے نظر ثانی کرا رہی ہے۔ صاحب واقعہ بزرگ نے یہ دیکھ کر

besturdubooks.wordpress.com

سیدنا بلال ؓ سے جو موجود تھے عرض کیا کہ اس بے چارے کو ایک نظر کیوں نہیں دیکھ لیا جاتا؟ حضرت بلال ؓ نے ارشاد فرمایا "اگر اس کو دیکھ لیا گیا تو مر جائے گا"۔ مولانا نعمانی نے آگے تحریر فرمایا کہ میرے نزدیک یہ مقدس صحبت اور یہ ترتیب اس مبارک تالیف کی صورت مثالیہ اور اس کے مصنف کے پُر نور جذبات کی تصویر تھی۔ (تعارف از جناب مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کتاب "النبی الخاتم" از مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳ تا ۴، مکتبہ رشیدیہ، شاہ عالمی لاہور، ربیع الاول ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۹۶۸ء)

صوبہ بہار (بھارت) میں گیلان ایک چھوٹے سے قصبے کا نام ہے۔ مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا چونکہ یہ وطن ہے اس لئے گیلانی مشہور ہوئے۔ ۱۸۹۲ء میں گیلان میں پیدا ہوئے اور ۵ جون ۱۹۵۶ء مطابق ۱۳۷۵ھ میں وصال فرمایا۔ آپ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید تھے۔ قریب ۳۰ سال جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن میں شعبہ اسلامیات کے صدر رہے اور بہت سی کتابیں لکھیں جن میں "النبی الخاتم" کے صرف ۱۴۳ صفحات کے اندر گویا دریا کوزہ میں بند کر دیا۔ سیرت النبی ﷺ پر یہ اپنی قسم کی واحد کتاب ہے۔

مولانا سید حامد میاں رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ عالم ربانی، فاضل لاثانی الحاج حافظ مولانا سید حامد میاں رحمۃ اللہ علیہ مہتمم جامعہ مدینہ راوی روڈ لاہور نے ایک خواب دیکھا کہ جیسے آنحضرت ﷺ فرما رہے ہیں کہ مجھ پر "صلوٰۃ مفرع" بھیجا کرو۔ یہ خواب آپ نے اپنے مرشد گرامی شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو لکھ کر بھیجا۔ یہ ۴ محرم الحرام ۱۳۶۹ھ کی بات ہے۔ تو حضرت مدنی قدس سرہ نے جواباً تحریر فرمایا کہ درود شریف کی کثرت کیجئے۔ جس میں "کما تحب و ترضیٰ عدد ما تحب و ترضیٰ" ہے۔ جس کی طرف اشارہ فرمایا وہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز کا پسندیدہ ہے اور وہ یہ ہے "اللھم صلی علی سیدنا محمد و علی آلہ و اصحابہ کما تحب و ترضی عدد ما تحب و ترضی" لیکن نامعلوم کیوں اس درود شریف کی کثرت نہ کر سکے اور خود بخود حسب ذیل درود شریف کی طرف طبیعت مائل رہی اور رات کو سوتے وقت ایک ہزار مرتبہ اسی کو پڑھتے تھے "صلی اللہ علی النبی الامی" (ذکر جمیل از حضرت مولانا سید حامد میاں رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۷۳ تا ۷۴)۔ حضرت مولانا سید حامد میاں رحمۃ اللہ علیہ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز تھے۔ نہایت سادہ طبیعت، باعمل

besturdubooks.wordpress.com

بزرگ، جید عالم اور پرکشش شخصیت کے مالک تھے، مجھ پر بہت شفقت فرماتے تھے۔ کوئی پندرہ سال قبل لاہور میں وصال فرما گئے۔ حضرت کے سب سے بڑے صاحبزادے مولانا رشید میاں اب جامعہ مدنیہ کے مہتمم ہیں۔

اہلیہ حضرت مولانا عبدالماجد دریابادی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ ۱۹۳۱ء میں حضرت مولانا عبدالماجد دریابادی قدس سرہ کی اہلیہ نے ایک عجیب خواب دیکھا۔ دیکھا کہ مدینہ منورہ کی مسجد قبا میں حاضر ہیں۔ وہیں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی چھوٹی بیوی صاحبہ بھی ہیں۔ یہ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہیں۔ انہوں نے دریافت فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی تصویر دیکھو گی؟ انہوں نے بڑے اشتیاق سے کہا ضرور۔ اتنے میں کسی نے کہا کہ یہ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ اب تو یہ بڑے غور اور حیرت سے ان کی طرف دیکھ رہی ہیں کہ صورت، شکل، وضع و لباس چھوٹی بیوی صاحبہ کا ہے یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کیسی ہو گئیں۔ اتنے میں پھر کسی نے کہا کہ نہیں حضرت رسول اللہ ﷺ کی بیویوں میں اپنے ہاں میں اب یہ اور بھی سیرت کر رہی ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے تو کوئی صاحبزادے باقی نہ رہے تھے تو ہو گئیں؟ اتنے میں پھر آواز آئی۔ کلمہ گو حضرت رسول اللہ ﷺ کی اولاد ہے اور مولانا اشرف علی جیسے بزرگ تو خاص خاص اولاد حضرت رسول اللہ ﷺ کی ہیں۔ ان کی بیوی حضرت رسول اللہ ﷺ کی ہو کیا کیں گی۔ اس کے بعد حجرہ مسجد سے انہیں ہمراہ لے کر چھوٹی بیوی صاحبہ مسجد کے اندرونی درجہ میں داخل ہوئیں۔ وہاں ایک دروازہ سا کھلا اور اس کے اندر سے بجائے تصویر کے خود رسول اللہ ﷺ کا جلوہ مبارک نظر آیا۔ نورانیت اس غضب کی تھی کہ میں چہرہ مبارک پر نظر نہ جما سکی۔ آنکھوں کے بل پیچھے کر سر جھکا کر دست بستہ درود شریف با آواز بلند پڑھنے لگی۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک کی طرف انہیں اپنے حقیقی چچا بھی کھڑے ہوئے نظر آئے جو ان کے بچپن میں جمیر شریف کے تالاب میں ڈوب چکے تھے۔ ان کو دیکھ کر انہیں ہائے ہائے عادتاً ہوئی اور یہ ان کے ہاتھ سے لپٹ گئیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے تبسم کے ساتھ شفقت والدی کے لہجہ میں فرمایا "دل کی صاف ہے"

اس کے بعد یہ کہتی ہیں کہ مجھے اپنی ماں اور بہنیں یاد آئیں کہ انہیں بھی دیکھ کر بلا لوں اور زیارت کرا دوں۔ بس اسی میں آنکھ کھل گئی (''حکیم الامت'' النقوش و تاثرات از مولانا عبدالماجد دریابادی رحمۃ اللہ علیہ۔ دریابادز لکھنؤ (یوپی، بھارت) صفحہ ۵۶۲،۵۶۱)

(خواب کوئی حجت شرعیہ نہیں مگر رویائے صالحہ کا مبشرات میں سے ہونا۔ یہ بحث شرعیہ سے

besturdubooks.wordpress.com

نامت سے اس نے اس کو بشارت سمجھا اور اس پر مسرور ہوا۔ شیخ نامزد ان فرماتے ہیں۔ کسی کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنا شاید وہ روایت فی بعض الاوقات کی طرف ہے۔ اس کا ذکر ایک نئی عنوان سے "اصلاح مکتوب" میں بھی ہے۔ اس کے بعد جو کچھ بھی کہا گیا اس کی تائید خواب میں ظاہر کر دی گئی ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کی قبل تو پوری ہی دولت ہے۔ اس کا کیا پوچھنا اور مدفنی من کی بشارت مس درجہ فی فاں قیمت ہے ظاہر ہے۔ مبارک ہے۔ غرض اس خواب سے جس جس کا تعلق ہے سب قبل مبارک باد ہیں اور ساتھ ہی آپ بھی کہ ایسی نعمتوں بلندی کے مالک ہیں۔ نعمت کا مالک ہونا بھی کم نعمت نہیں۔ (مولانا تھانوی)

حضرت شیخ توکل شاہ مجددی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

عارفہ باللہ حضرت شیخ توکل شاہ صاحب مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے مؤلف "انوار العاشقین" سے فرمایا کہ میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف لے جا رہے ہیں اور حضرت مولانا شاہ فتوحی رحمۃ اللہ علیہ جہاں پاؤں مبارک آپ ﷺ رکھتا ہے وہیں اپنا پاؤں رکھتے ہیں اور میں نے اختیار کیا کہ جاتا ہوں کہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاؤں پہنچ جاؤں، پس میں آگے بڑھا۔ (انوار العاشقین صفحہ ۹۷)

محمد طاہر کو زیارت نبی ﷺ

محمد طاہر مولانا محمد عاشر صاحب مختصر بہ صدقہ فاروقیہ شیخوپورہ کے بھتیجے ہیں۔ مدرسہ میں شریف تعلیم ہیں۔ ان کا مبارک خواب ملاحظہ فرمائیں۔

خواب: آنحضور ﷺ تشریف فرما ہیں، مجھ سے فرمایا قرآن پاک پڑھ۔ میں نے ایک قرآن پاک لا کر پیش کیا تو پہلا صفحہ الحمد شریف کا سامنے تھا۔ اشارہ ہوا اور پڑھ۔ دوسرا صفحہ پیش کیا تو اس سے بھی الحمد شریف کا صفحہ سامنے تھا۔ سہ بار ارشاد ہوا تیسرا صفحہ پیش کر تو بھی سورت فاتحہ ہی نکلی۔ یہ صورت دیکھ کر حضور ﷺ نے خود مکمل سورۃ الحمد پڑھ کر سنائی تو میں یاد کر لیا۔

تعبیر: الحمد شریف روح قرآن ہے۔ تمام قرآن پاک کی سورت کی تشریح و تفسیر کے مضامین سے پر ہے۔ اکثر مدارس میں مخلوق روح موجود ہیں صرف پیکر ہی پیکر ہے۔ یعنی تعلیم قرآنی تو ہے تعلیم قرآن کی روح تربیت اور تزکیہ نہیں۔ اس لئے الحمد سامنے کر دی گئی اور آنحضور ﷺ نے خود الحمد

besturdubooks.wordpress.com

شریف کی تلاوت فرمائی اور سرکی تاکید فرمائی کہ اول کو اولیت لازمی ہے۔

(حدیث خواب صفحہ ۱۲۹ از میں میلادی رحمۃ اللہ علیہ)

ایک مفتی صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور (یوپی، بھارت) کے ایک مفتی صاحب نے ایک شرعی مسئلہ پر اپنا ایک عجیب و غریب خواب لکھا ہے کہ ایک روز مجھے حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت حالت بے خودی میں نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تمہیں "ذراری" یعنی اطفال مشرکین کے جنتی ہونے میں شک ہے۔ ارشاد ایسے طریقے سے تھا کہ جس سے ان کا جنتی ہونا معلوم ہوتا تھا۔

(ملفوظات شیخ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۰)

مولانا محمد انوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ حجۃ العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری قدس سرہ العزیز کے تلمیذ رشید اور حضرت مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ و مرشد حضرت مولانا محمد انوری نے "رحمت کائنات" کے مطالعہ سے جو برکت محسوس کی، لکھتے ہیں: عجب اتفاق ہے کہ آپ مستطاب "رحمت کائنات" دیکھ رہا تھا، غالباً ۳ رمضان المبارک ۱۳۷۸ھ تھا کہ دوپہر کو قیلولہ میں حضرت سرور کائنات ﷺ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوا، چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی ہمراہ تھے، حضرت ابوہریرہ، حضرت انس، حضرت ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کا نام یاد رہ گیا۔ حیات النبی ﷺ کے مسئلہ کی تحقیق پر خوشی کا اظہار فرمایا اور بشارات سنائیں۔ (رحمت کائنات ﷺ صفحہ ۳۱)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا:

یہ کہنا چاہتے کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی کیونکہ حضور ﷺ زندہ ہیں۔ دنیا میں ایسے بھی خشک مزاج موجود ہیں جنہیں زیارت قبر مبارک کا خواہ تو کیا شوق ہوتا، اس کو حرام کہتے دوسروں کو بھی روکنا چاہتے ہیں مگر جو زیارت کر چکے ہیں ان سے تو پوچھو۔

(تبلیغ دعوۃ نمبر ۳ شکر النعمۃ بذکر الرحمۃ ۲۷ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ)

حکیم نعمت اللہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ جناب مولانا حکیم نعمت اللہ متوطن خانقاہ مالک پور ضلع پیلی بھیت گونڈہ (یوپی، بھارت) نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف لئے جا رہے ہیں اور فخر اکرم تین حضرات مولانا

besturdubooks.wordpress.com

رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے قدم بقدم چل رہے ہیں۔
(حکایات اولیاء از حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی صفحہ ۳۶۷)

امیر قطب الدین محمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆..... امیر قطب الدین محمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر اولیاء اللہ میں سے تھے۔ آپ نے ابتداً میں اپنے ماموں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے استفادہ کیا، ان کی وفات کے بعد حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اور ان کے بڑے خلفاء میں سے ہوئے۔

آپ کو رویائے صادقہ میں بارگاہ نبوی ﷺ سے حکم ملا کہ ہندوستان جا کر ظلمت کفر مٹائیں، چنانچہ آپ چھٹی صدی ہجری کی ابتداء میں اپنے ہزار ہا مریدین کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے اور کڑہ مانک پور (یو۔پی، بھارت) کے نواح میں جہاد کر کے اس ظلمت کدہ کو نور اسلام سے منور کیا۔ آپ کا مزار کڑہ میں ہے۔ آپ کی اولاد میں اتنے اولیاء، علماء اور مشائخ پیدا ہوئے کہ کم خاندانوں میں ہوئے ہوں گے۔ مجاہد جلیل و مصلح کبیر حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کا اسی خاندان سے تعلق تھا۔ ہندوستان میں شرک و بدعت کی جو تاریکی پھیل چکی تھی اور جس سے یہاں کا کوئی خانوادہ اور کوئی شہر و قریہ مشکل سے بچا تھا، وہ آپ نے دور فرمائی۔ جہاد اور احیائے خلافت کی نسبت مردہ کو زندہ کیا۔ آپ کے صدہا خلفاء میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرت مولانا محمد اسماعیل شہید دہلوی، جناب مولانا سید اولاد حسن قنوجی (والد نواب سید صدیق حسن خان قنوجی)، نواب وزیر الدولہ فرمانروائے سابق ریاست ٹونک، جناب مولانا عبدالحئی بڈھانوی، جناب مولانا ولایت علی عظیم آبادی، جناب مولانا سید محمد علی رام پوری، جناب میاں جی نور محمد جھنجھانوی جن کے خلیفہ تھے شیخ المشائخ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی پھر حاجی صاحب کے خلفاء میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہم اللہ وغیرہم تھے، جن کی ذات بابرکات سے لاکھوں مسلمانوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ حضرت مولانا حکیم سید عبدالحئی رحمۃ اللہ علیہ سابق ناظم ندوۃ العلماء، لکھنؤ (عالم اسلام کے مشہور انشاء کالر جناب مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار) کا سلسلہ نسب بھی امیر قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ پر منتہی ہوتا ہے۔
(حیات عبدالحئی تالیف مولانا سید ابوالحسن علی ندوی۔ صفحہ ۲۲ تا ۲۵ سے ماخوذ، مجلس نشریات اسلام، کراچی نمبر ۱۸)

besturdubooks.wordpress.com

مولانا محمد اشرف صاحب کو زیارت نبی ﷺ

۲۱ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کا قیام لکھنؤ میں ایک ماہ رہا۔ ایک روز مولانا محمد اشرف نے کہا اس وقت لکھنؤ میں علم معقول و منقول میں یکتائے زمانہ سمجھے جاتے تھے اپنے یہاں لے گئے۔ سید صاحب سے زیادہ تر گفتگو مولانا ولایت علی عظیم آبادی سے رہی۔ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحقیق حال کے بعد مجلس میں فرمایا کہ میں تمہیں آپ سے دو باتیں چاہتا ہوں۔ مقصد یہ تھا کہ تنہائی میں سید صاحب سے علم لو تو میں۔ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے درخواست منظور کر لی۔ ملاقات کے وقت آپ نے سید صاحب سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو رحمۃ للعالمین فرمایا ہے "وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین" میں آپ کی زبان مبارک سے اس کی تفسیر سننا چاہتا ہوں۔

سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دو گھنٹہ اس پر بیان فرمایا۔ اس وقت مولانا محمد اشرف اور مولوی ولایت علی کی روتے روتے آنسوؤں سے داڑھی تر ہو گئی اور فوراً بیعت کر لی۔ مولانا محمد اشرف صاحب فرماتے تھے کہ اسی روز میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت بیداری سے مشرف ہوا اور اس کے علاوہ دیکھتے ہیں کہ فیض و برکات حاصل ہوئے۔ (۱۴۰ بیعت کی صاحب۔ سے چھوڑ چھاڑ کر سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہو گئے اور اپنے کو شیخ کے خدمت میں فنا کر دیا۔ (احوال و مناقب حضرت سید احمد شہید صفحہ ۹۲، ۹۵) (سیرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ از مولانا سید ابوالحسن ندوی صفحہ ۳۱۲، ۳۱۵)

ایک مشہور بزرگ کو زیارت نبی ﷺ

۲۲ عارف کامل کے ایک مشہور بزرگ جو پاکستان کی ابتدا میں کراچی تشریف لائے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں مسجد نبوی (علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ و الف الف سلام) میں معتکف تھا۔ میں نے دیکھا کہ معتکف ہونے کے بعد ایک شخص بکروں کی آواز اور روضۂ اقدس (علی صاحبہا صلوٰۃ و سلاما) کے سامنے پہنچ کر سلام عرض کیا تو روضۂ اطہر کے اندر سے جواب سلام کی آواز آئی جس کو میں نے اپنے کانوں سے سنا اور برابر اسی سلسلہ میں دیکھتا رہا۔

(فوز عظیم اور اولیاء کے فضائل و مسائل از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم پاکستان صفحہ ۵۰)

besturdubooks.wordpress.com

مولانا یحییٰ علی عظیم آبادی کو زیارت نبی ﷺ

☆ مولانا یحییٰ علی عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی پھانسی کی سزا دائم الحبس بعبور دریائے شور (انڈمان) میں بدل گئی اور آپ کو پھانسی گھر سے نکال کر دوسرے قیدیوں کے ساتھ بارکس میں پہنچا دیا گیا۔ جیل خانہ کے قانون کے موافق مقراض سے داڑھی، مونچھ اور سر کے بال مونڈھ دیئے گئے۔ آپ اپنی داڑھی کے کترے ہوئے بالوں کو اٹھا اٹھا کر کہتے کہ افسوس نہ کرتو خدا تعالیٰ کی راہ میں پکڑی گئی اور کتری گئی ہے۔ تمام جائیداد ضبط کر کے نیلام کر دی گئی۔ خاندانی قبرستان کھدوا دیا گیا۔ عورتوں اور بچوں کو گھر سے نکال دیا گیا اور تمام سامان و کتب و مسودہ جات ضبط کر لئے گئے۔ ان تمام حوادث کے سننے کے بعد اس شہید وفا نے انڈمان سے اپنی اہلیہ کو خط لکھا جس کے چند فقرے ملاحظہ فرمایئے: ''نور چشم محمد حسن کے خط سے حال انہدام دونوں مکانوں کا معلوم ہوا۔ دل کو قلق اور صدمہ بہت ہوا کیونکہ مکان سکونت قدیم سے خصوصاً وہ مکان جس میں ذکر اللہ ہوا ہو اور کاروبار فریضہ بہت اجراء پائے ہوں، مومنین کو اس سے انس و محبت بطور اہل و عیال کے ہوتی ہے۔

اسی شب تاجدار دو جہاں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ تبسم کناں فرمانے لگے کہ انہدام مکانوں سے مالکان مکان خصوصاً عورتوں کو رنج و الم بہت ہوا ہے اور ہونے کی بات ہے اور ان آیات کریم کو زبان مبارک سے ارشاد فرمایا **وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبتہ قالو انا للہ وانا الیہ راجعون ھم المھتدون** (اور جو لوگ ایسے ہیں کہ صبر کرنے والے ہیں انہیں کامیابی کی بشارت دے دو۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب کبھی ان پر مصیبت آن پڑتی ہے تو ان کی زبان حال کی صدا یہ ہوتی ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ سو یقیناً ایسے ہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کے الطاف و کرم ہیں اور جو اس رحمت کا مورد ہوتے ہیں اور یہی ہیں جو اپنے مقصد میں کامیاب ہیں۔

ربنا افرغ علینا صبراً و توفنا مسلمین (اے ہمارے پروردگار ہمیں صبر کی نعمت سے شاد کام فرما اور ہمیں اسلام کی حالت میں دنیا سے اٹھا)

عسیٰ ربنا ان یبدلنا خیراً منہ انا الیٰ ربنا راغبون (شاید ہمارا پروردگار ہمیں اس کا اچھا بدلہ دے، ہم اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرنے والے ہیں)

اور فرمایا ان آیات کریمہ کا ورد زبان پر رکھو۔ عبادت خانے اور مسجد اقصیٰ اور مکانات انبیاء علیہم السلام بخت نصر اور جالوت کے ہاتھوں مسمار کر دیئے گئے تھے۔ آخر منہدم کرنے والے نسیاً منسیاً ہو گئے اور یہ اماکن متبرکہ از سر نو بنائے گئے اور پہلے سے زیادہ آباد ہوئے۔ تم بھی اپنے لئے فضل الٰہی سے ایسی ہی

besturdubooks.wordpress.com

امید رکھو۔ اللہ تعالیٰ کا بہت شکر کرو کہ تم ایسے امتحان کے لائق ٹھہرے" بعد اس مکاشفہ کے مولانا یحییٰ علی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت اشراق و تسکین پائی اور اپنے بڑے بھائی مولانا احمد اللہ صاحب کو مطلع کیا۔

دریائے عشق خالق ہر دو جہاں میں ہم ۔۔۔ نام و نشاں وار فنا کو ڈبو چکے
کفنی گلے میں ڈال کے تسمہ کمر کے بیچ ۔۔۔ جوگی ہوئے محرم اسرار کے لئے
اے خدائے من عنایت جان من ۔۔۔ جملہ فرزندان و خان و امان من

(اقتباس از مکتوب مورخہ ۲۱ جمادی اول روز یک شنبہ ۱۲۸۳ھ مطابق ۱۸۶۶ء (علماء ہند کا شاندار ماضی جلد ۳ ملہ وصادق پور اور ان کے پرسر مجاہدانہ کارنامے از مولانا سید محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ شائع کردہ ایچ برادرس دہلی صفحہ ۷ تا ۱۰۹) (ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک صفحہ ۱۸۳ تا ۱۸۵) (سرگزشت مجاہدین از غلام رسول مہر صفحہ ۴۳۵) حضرت مولانا یحییٰ علی رحمۃ اللہ علیہ پٹنہ (عظیم آباد) میں ہندوستان کی جماعت مجاہدین کے امیر تھے اور حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے رنگ میں سرتاپا غرق اور آپ کی محبت میں سرشار تھے۔ آپ کا جسم قید تھا مگر دل و زبان آزاد تھے۔ ذکر اللہ سے رطب اللسان رہتے تھے۔ ۲۰ فروری ۱۸۶۸ء کو بمقام پورٹ بلیئر (انڈمان) وصال فرمایا۔

استاذ الحدیث مولانا ممتاز احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ کشمیری مجاہدین کی سرگرمیاں کشمیر میں شروع ہو چکی تھیں۔ نماز فجر میں آئمہ مساجد نے قنوت نازلہ کو پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ ۴ ستمبر ۱۹۶۵ء رات ایک بجے پوری کالونی جاگ گئی۔ کھلبلی مچ گئی۔ میں نے سب سے کہا اللہ تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہو جاؤ۔ میں قریب تین بجے لیٹا تو ذرا غنودگی طاری ہو گئی اور اپنے آپ کو لاہور کے ایک چوک میں کھڑا پایا۔ دیکھا کہ ایک بندہ عورت جیسے گلابی رنگ کی ساڑھی باندھے تیز تیز مگر دبے پاؤں چلی آ رہی ہے۔ اس کا رخ انارکلی کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں اگر اس طرف آئی تو اس کے سر پر جوتا ماروں گا۔ اتنے میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی طرف سے ایک جماعت آتی نظر آئی۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چاروں خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں اور پیچھے پیچھے ایک جماعت ہے جس کی تعداد بارہ ہے۔ اسی جماعت کے پیچھے قدرے فاصلہ پر میرے مرشد حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کے ہمراہ بعض ایسے بزرگ ہیں جن کو میں نہ پہچان سکا اور کچھ وہ حضرات بھی ہیں جو خانقاہ اشرفیہ میں مستقل طور پر قیام پذیر تھے۔ تعداد میں یہ

besturdubooks.wordpress.com

بھی رہ ہیں۔ ۔ ۔

besturdubooks.wordpress.com

کے سپرد ہے۔ دعا پاکستان کے والہا ہیں۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ دعا پڑھو "اللھم اھزم الاحزاب وحدہ" یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ" آپ بھی یہ دعا یاد کر لیجئے اور وقت ضرورت اس کو کثرت سے پڑھئے۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔

مولانا ممتاز احمد تھانوی استاذ الحدیث جامعہ طبیہ، لاہور کو حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت ہی نہیں شرف تلمذ بھی حاصل ہے۔

حضرت مولانا مفتی نیاز محمد خٹکی ترکستانی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت مولانا مفتی نیاز محمد خٹکی ترکستانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث، مہتمم مدرسہ جامع العلوم عیدگاہ، بھاول نگر نے بروز پیر ۳۰ بجے دن ۱۱ صفر ۱۴۱۲ھ مطابق ۲ جنوری ۱۹۹۲ء کو بعمر ۹۵ سال وصال فرمایا۔ مولانا محمد الیاس صاحب ہوتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور رین پور شریف کے قبرستان کے متولی حضرت مولانا اللہ یار صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں انہوں نے مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے ایک رات قبل جبکہ شب دوشنبہ کو خواب میں دیکھا کہ حضرت مولانا مفتی نیاز محمد رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ قبرستان لایا گیا ہے۔ میں نے دیکھا تو بہت زیادہ روشن ہو رہے ہیں اور آپ کے اعضاء بالکل زندوں کی طرح تر و تازہ ہیں۔ ہاتھ پاؤں مڑ جاتے ہیں۔ ذرا بھی سختی یا اکڑ پیدا نہیں ہوتی۔ تو میں سوچتا ہوں کہ اگر یہ وفات شدہ ہیں تو پھر جسم زندوں کی طرح کیوں ہے؟ اور اگر زندہ ہیں تو یہ لوگ جنازہ کیوں لائے ہیں؟ اتنے میں سامنے سے حضرت نبی کریم ﷺ بڑی شان و شوکت اور وقار و سکینہ سے تشریف لاتے اور فرماتے ہیں کہ ہم اپنے آدمی کا استقبال کرنے آئے ہیں۔ ہم اس کی تدفین کرنے آئے ہیں۔ پھر میری آنکھ کھل گئی اور صبح قبرستان جا کر سب سے بہتر جگہ قبر کے لئے پسند کر لی۔ چنانچہ ظہر بعد اطلاع آئی کہ حضرت مولانا نیاز محمد رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ جب حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید اور برادرم سراج احمد قبر کی جگہ لینے آئے تو میں نے کہا کہ میں تو آپ حضرات کا انتظار کر رہا ہوں۔ (مقامات یوسفی "شخصیت، تاثرات" از رشید الحق خلف مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۹۰ تا ۳۹۲، مکتبہ لدھیانوی، جامع مسجد فلاح، فیڈرل بی ایریا، کراچی نمبر ۲۹)

حضرت مولانا مفتی نیاز محمد رحمۃ اللہ علیہ کا اصل وطن مشرقی ترکستان کا مشہور شہر ختن ہے جو مشک ختن کے حوالے سے شہرہ آفاق ہے اور اب جمہوریہ چین کے صوبہ سنکیانگ میں واقع ہے۔ آباء تارک تھے۔ بے حد غیور اور خدا کو قبیلہ "اوئی غور" سے تعلق رکھنے کے باوجود ایک علمی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ جب آپ کے استاد محترم مولانا ثبوت اللہ (رحمۃ اللہ علیہ) جو امام العصر حضرت

besturdubooks.wordpress.com

مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ رشید تھے نے کیسوئیوں سے جام و دت نوش فرمایا تو آپ بھر ۱۸ سال اپنے چند ہم عمر نوجوانوں کے ساتھ کوہ ہمالیہ کے دشوار گزار، پرخطر اور برفانی راستوں کو پاپیادہ طے کرتے ہوئے دریاہ میں دیوبند پہنچے۔ دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا۔ فارغ التحصیل ہوئے اور پھر وہیں کے ہو رہے۔ حضرت الاستاذ مولانا بدر عالم میرٹھی ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ دو چھپر زنانے کچے کمروں کی شکل میں مدرسہ ۱۳۶۶ھ میں مدینہ منورہ ہجرت کرتے وقت اپنے اس شاگرد رشید کے سپرد کر گئے تھے۔ مولانا مفتی نیاز محمد رحمۃ اللہ علیہ غریب الوطن اور اجنبی تھے۔ یہاں کی زبان پر بھی عبور نہ تھا۔ بار بار ناقوں کی نوبت آئی لیکن پائے استقامت میں لغزش نہ آئی۔ قدم قدم پر حق تعالیٰ شانہ نے نصرت فرمائی اور آج وہی مدرسہ اس مہاجر فی سبیل اللہ کی کوششوں سے ایک وسیع و عریض دارالعلوم بن چکا ہے۔ حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خدام خاص میں سے تھے۔ قاری ابوالحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے اپنا سب سے چھوٹی صاحبزادی مولانا مفتی نیاز محمد رحمۃ اللہ علیہ کو بیاہ دی تھی غریب سے غریب گھر میں بھی کچھ نہ کچھ ہوگا مگر اس درویش خدامت کے پاس واقعتاً کچھ نہ تھا مگر اہلیہ محترمہ کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائیں۔ مولانا اپنے بچوں سے سچ ہی فرمایا کرتے تھے "تمہاری ماں ولیہ ہے اس کی قدر کیا کرو۔ میں اپنا وطن قبیلہ، دارخاندان چھوڑ کر یہاں تن تنہا آیا تھا اس عورت نے تجھے پورے کنبہ قبیلہ کا سہارا دیا"۔

حاجی عبدالرحمٰن اٹاور کو زیارت نبی ﷺ

☆ حاجی عبدالرحمن اٹاور (میوات) کے ایک غیر مسلم بنئے کے گھر پیدا ہوئے۔ بچپن میں خواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر اسلام لائے۔ نظام الدین (دہلی) کے مدرسہ میں مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی۔ حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔ مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ان کے دست راست اور خاص معتمد رہے۔ ان کے بعد مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کے تمام دینی کاموں میں ان کے قدیم ترین رفیق و معاون رہے۔ مولانا ان کی بابت نہایت بلند کلمات فرماتے تھے اور اپنی تحریک کا روح رواں سمجھتے تھے۔ آپ میوات کے حکیم و عارف تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی جڑی بوٹیوں عطا فرمائی تھیں۔ آپ کا اصلی ذوق غیر مسلمین میں تبلیغ تھا جس میں آپ کو ملکہ حاصل تھا۔ ایک ہزار سے زیادہ غیر مسلم آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ سنگار میں نومسلمین کے لئے ایک مدرسہ قائم کیا

besturdubooks.wordpress.com

جس سے اولاد کی طرح محبت کرتے تھے۔ میوات کی رسوم کی اصلاح آپ کا کارنامہ ہے۔ آپ نے ۱۳۶۴ھ میں انتقال کیا (مولانا محمد الیاس اور ان کی دینی دعوت صفحہ ۵۹-۶۰) (سوانح حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۳)

میوات دہلی کے جنوب میں وہ علاقہ ہے جس میں زمانہ قدیم سے میو قوم آباد ہے جو اکثر مورخین کے خیال میں ہندوستان کی قدیم ترین قوموں سے تعلق رکھتے ہیں۔ راجپوت ہیں۔ "آئینہ اکبری" سے معلوم ہوتا ہے کہ چاہڑ راجپوت مسلمان ہونے کے بعد میواتی کہلائے لیکن یہ پتہ نہیں چلتا کہ یہ قوم کب اور کس کے ہاتھ پر مسلمان ہوئی۔ مسلمان ہونے کے باوجود ان کا اسلام سے رشتہ کبھی واجبی قسم کا تھا۔ ان میں "منگنی" کا رواج تھا۔ ہندو اور دوسری قوموں کے تہوار میں اس طرح منائے جاتے تھے جیسے عید، بقرعید وغیرہ۔ یہ لوگ مسلم آبادی کا ایک جزو تھے اور اخلاقی زبوں حالی میں بری طرح مبتلا تھے۔

مولانا محمد الیاس نے شیخ عبدالرحیم کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی بیوی سے مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تولد ہوئے اور دوسری بیوی سے باقی تین اولاد ہوئیں۔ مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ جن کے صاحبزادے مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

شیخ تقی الدین الہلالی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

شیخ تقی الدین الہلالی رحمۃ اللہ علیہ مراکش کے سادات حسنی سے تھے۔ والد کا نام عبدالقادر تھا۔ مامد (مراکش) میں قدیم طریقہ تعلیم میں پڑھتی تھی اور کتابیں سمجھ میں نہ آتی تھیں۔ جوانی میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے تعلیم حاصل کرنے کی تلقین فرمائی۔ دریافت کیا علم ظاہر حاصل کروں یا علم باطن۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا علم ظاہر۔ اس وقت سے طبیعت میں انقلاب آگیا اور رجحت تھوڑے عرصہ میں درسیات کی تعلیم حاصل کرلی۔ پھر مصر وفاس ہوتے ہندوستان آئے۔ ہندوستان میں مولانا عبدالرحمن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث پڑھی۔ مجاز میں عرصہ تک تدریس کی خدمت انجام دی۔ پھر حالات سے اختلاف ہوجانے کی بنا پر دوبارہ ہندوستان آگئے۔ یہ غالباً ۱۳۳۰ھ یا ۱۳۳۱ھ کا آغاز تھا۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء میں ڈھائی تین سال رہ کر دب عربی کی اعلیٰ کتابیں پڑھائیں۔ آپ کے تلامذہ میں مولانا مسعود عالم ندوی مولانا محمد ناظم ندوی، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی وغیرہ ہیں۔ پھر یونیورسٹی (برلن) سے پی ایچ ڈی کیا۔ دوسری جنگ عظیم میں برلن ریڈیو اسٹیشن سے عربی میں اتحادیوں کے خلاف تقریر کرتے رہے۔ جرمنی کی شکست کے بعد عراق گئے۔ عرصہ تک وہاں دارالمستنصرین میں استاد

besturdubooks.wordpress.com

رہے۔ پھر اپنے وطن مراکش چلے گئے۔ اب وہاں (مراکش) میں مقیم و مشغول درس و افادہ ہیں۔ عربی کے بلند پایہ ادیب، محدث اور امام کا درجہ رکھتے ہیں۔ نہایت باصحت، صحیح الفکر، محققی اور مجتہد ہیں۔ کچھ عرصہ سے بینائی زائل ہو چکی ہے۔ عمر ۸۰ سال سے زیادہ ہے۔

(سوانح حضرت مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ از محمد ہاشم صفحہ ۲۳ تا ۲۴)

مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ مجھ سے (یعنی سید امین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ) سے مدینہ میں خواب بیان فرمایا کہ میں نے دیکھا روضۂ اقدس پر حاضر ہوں اور صلوٰۃ وسلام پڑھ رہا ہوں۔ آنحضور ﷺ اپنے روضۂ مبارکہ کے اندر آرام فرماتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ میں بڑے شوق سے درود پاک پڑھتا ہوں کہ اچانک آپ کے لب مبارک ہلتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں محمود لوگوں کو تقلید سے بچاؤ میں بڑا حیران ہوتا ہوں کہ میں تو خود امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہوں اور حضور ﷺ منع فرما رہے ہیں، میں اسی سوچ میں روضۂ اطہر سے دور ہٹا ہوں تو آپ میرے سامنے تشریف لے آتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ تو میری آنکھ تو مین تصویر ہے۔

میری آنکھ کھلتی ہے تو طبیعت فرحت اور روحانیت محسوس کرتی ہے۔ اب میں سوچتا ہوں کہ جب تین الگ الگ حضور ﷺ نے مجھے اس تقلید سے لوگوں کو بچانے کی تلقین فرمائی ہے۔ میں غور کرتا ہوں تو یہ بات سمجھ میں یوں آتی ہے کہ آج کل کے مسلمان اہل مغرب کی تقلید کر رہے ہیں تو مجھے اسی تقلید سے لوگوں کو بچانے کے لئے حکم ملا ہے، چنانچہ میں خود بھی اور لوگوں کو بھی ہمیشہ اہل مغرب کی پیروی سے بچانے کی فکر میں رہتا ہوں، حتیٰ کہ آنکھ کا آپریشن بھی بند کر دیا جائے، کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ بھی مغرب سے دیا آئی ہے۔ (حدیث خواب ص ۲۳)

☆ حضرت مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے دوسرا خواب یوں فرمایا کہ میں نے دیکھا آنحضور ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان مسجد میں تشریف فرما ہیں، میں تاب جمال نہ لاتے ہوئے نظریں جھکائے بیٹھا ہوں اور خود کو بڑا خوش نصیب خیال کر رہا ہوں کہ میں حضور ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی زیارت سے مشرف ہو رہا ہوں۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی نظر مجھ پر پڑتی ہے تو حضور اکرم رضی اللہ عنہم سے پوچھتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ بھی صوفی ہے تو حضور ﷺ اپنی نظر مبارک اٹھاتے ہیں اور مجھے دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں ہاں یہ بھی صوفی ہے پھر آپ ایک مشکیزہ ہاتھوں میں اٹھا کر مجھے فرماتے ہیں کہ پو میں پانی پیتا ہوں اور اتنا پیتا ہوں کہ وہ پانی میرے ناک

besturdubooks.wordpress.com

اور کانوں سے باہر نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

تعبیر صاف ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کا پانی پلانا اور پانی کا قطرہ پانا کہ ناک اور کانوں سے باہر نکلنے لگے۔ اس سے مراد علم دین ہے۔ (حدیث خواب ص ۲۳ سید امین گیلانی)

مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مولانا عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ سے مجھے بعض علمی معاملات میں اختلاف پیدا ہوا تھا اور اشتراک صدر رہتا تھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ میرے سمجھنے میں غلطی تھی۔ خواب دیکھا کہ مولانا عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کی میت تابوت میں پڑی ہوئی ہے۔ میں جنازہ پڑھنے کے لئے وہاں حاضر ہوں کہ اعلان ہوتا ہے کہ مولانا عبدالحی صاحب کا جو مفتی محمود کو پیغام دیا جائے۔ اپنے تمام معاصرین کی موجودگی میں مجھے ان کا وہ پیغام دیا جاتا ہے۔

میری آنکھ کھلتی ہے تو تمام ۱۴۵ عبارت دماغ پر لکھے ہوتے ہیں اور مولانا کا مفہوم تمام مجھ پر خوب خوب واضح ہو چکا ہوتا ہے۔

تعبیر: کہ یہ التباس کی تعبیر بھی صحیح دین الفقہ ہوتی ہے۔ (حدیث خواب ص ۳۳ سید امین گیلانی)

☆ مولانا عبید اللہ انور (جو شیخ الہند حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ) کو مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا خواب سنایا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ کا روضہ مبارک میرے سامنے کھلا اور اس طرح کہ آپ ﷺ اس میں موجود ہیں۔ میرے اور آپ ﷺ کے درمیان کوئی حجاب نہیں اور آپ ﷺ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ مفتی صاحب نے پھر خود ہی اس کی یہ تعبیر بیان کی کہ حضور اقدس ﷺ کا مجھے بلانا اس دنیا سے واپسی ہونے کا اشارہ ہے اور آپ ﷺ کے اور میرے درمیان حجاب کا نہ ہونا بھی دوسری دنیا کا نقشہ ہے۔ جہاں آپ ﷺ کے غلام آپ ﷺ سے بلا کسی حجاب کے ملتے ہیں۔ مفتی صاحب کو اس سال اپنی موت کا یقین تھا مگر یہ خیال تھا کہ قدرت نہیں فریضہ حج کا ضرور موقع دے گی۔ جہاں افروزی زندگی کی بہتری کے لئے اس کے تمام بار دعا رہتے ہیں کہ یہ وظیفہ وہاں پر دعا قبول ہوتی ہے مگر موت کے بارے میں ان کی پیش گوئی حج سے پہلے ہی پوری ہوئی۔ وہاں کا کام بھی ختم ہو چکا تھا۔ انہیں اللہ پاک نے پھر ہمیشہ کے لئے اپنے پاس بلا لیا۔ وہ بھی جانے کے لئے بے قرار تھے۔ عمر بھر کی بیقراری کو قرار آ ہی گیا انا للہ و انا الیہ راجعون)

دارالعلوم دیوبند (بھارت) سے تکمیل علوم کے بعد اپنے گھر عبقہ خلیل اور بعد میں مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۴۶ء میں اس کا سنگ بنیاد رکھا تھا اور مفتی صاحب نے ۱۹۵۱ء سے یہاں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ ۱۹۶۲ء تک بلاانقطاع اور ۱۹۷۵ء تک کسی قدر وقفے سے یہ سلسلہ

besturdubooks.wordpress.com

جاری رہا۔ ۲ رجب المرجب ۱۳۳۷ھ بمطابق جنوری ۱۹۱۹ء پیر کی رات پنیالہ میں آپ پیدا ہوئے۔ والد کا نام مظفر محمد صدیق تھا۔ پنیالہ میں آپ کے آبا و اجداد غزنی سے آکر آباد ہوئے تھے۔ زیدہ اسماعیل خان سے پنیالہ قریب ۲۵ میل دور ہے۔ اس سے سات میل دور ایک چھوٹا سا گاؤں عبدالخیل ہے۔ یہاں سے ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو حج کی نیت کر کے کراچی پہنچے تھے۔ ۱۲ اکتوبر بمطابق ۲۴ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ بروز دوشنبہ قریب ایک بجے دن جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ سید محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی میں وصال فرمایا۔ علماء سے باتیں کرتے کرتے یکایک باتیں پسند صاحبزادہ مولوی محمد بنوری کی گود میں گر گئے۔ ۱۵ اکتوبر کو بذریعہ ہوائی جہاز حج کے لئے روانہ ہونے والے تھے۔ "حج تک کی کوائی" سانی سے مرتے نہیں دیکھا۔ (قومی ڈائجسٹ، مفتی محمود نمبر ستمبر ۱۹۸۰ء)

بقول جناب عجیب الرحمٰن شامی "وزیراعلیٰ عمر چغتائی سے سرحد کے وزیراعلیٰ تھے۔ وزارت عالیہ کے دوران بھی آپ کے رہن سہن، طرز ملاقات اور اسلوب میں ذرہ برابر فرق نہ آیا۔ اپنی سرکاری مصروفیات کے باوجود روزانہ سینکڑوں افراد سے ملاقات کر کے ان کے مسائل حل کرتے تھے۔ مہمان نوازی کا بھی وہی انداز برقرار رہا جو پٹھانوں کی روایت میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لیڈر کو مفتی صاحب کی سی شاندار زندگی اور شاندار موت عطا فرمائے۔" آپ نے جو اصلاحی قدم اٹھائے ان میں سے چند یہ ہیں:

۱۔ شراب کے استعمال پر مکمل پابندی۔
۲۔ اردو کو سرحد کی سرکاری زبان قرار دیا۔
۳۔ جہیز پر پابندی۔
۴۔ سرکاری لباس قمیص اور شلوار۔
۵۔ جمعہ کو جنت دار تعطیل۔
۶۔ قمار بازی پر سختی سے پابندی۔
۷۔ احترام رمضان پر سختی سے عمل۔
۸۔ قرآنی تعلیمات عام کرنے کے لئے مدرسوں میں خصوصی انتظامات۔
۹۔ غریب طلباء کے لئے وظائف۔
۱۰۔ عربی مدارس کے فارغ التحصیل طلباء کے لئے یونیورسٹیوں میں داخلے کی اجازت۔
۱۱۔ غریب زمینداروں کو تقاوی قرضوں پر سود کے لین دین پر پابندی وغیرہ۔

besturdubooks.wordpress.com

ایک صاحب نسبت بزرگ کو زیارت نبی ﷺ

[illegible] مدینہ منورہ میں ایک صاحب نسبت بزرگ نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ کی طرف سے حضرت مولانا شیخ محمود صاحب کرمان خاکہ کو پیغام بشارت دیا گیا۔ (تو فی کے اس پیغام کا ۱۰۱۰ھ) "میری طرف سے آپ کو سلام کہیں، ہم سے ملنے میں اللہ سے قوت و طاقت کے طلب گار ہوں، جو شخص حق بات کہیں اللہ تعالیٰ اس کو حق پہنچا دے اور وہ حق راستے کی راہنمائی کرتا ہے۔" (مولانا عبدالرحمن (راولپنڈی) نے جب شیخ صاحب سے عرض کیا کہ حضرت سے میں اس کو شائع کر دوں تو پہلے تو شیخ صاحب نے روشن ہونے کے لئے مدینہ منورہ کی طرف اشارہ کیا پھر فرمایا اس خواب کو مت لکھو، اس سے خودستائی کا پہلو نکل آتا ہے۔ (تو فی ۱۰۱۰ھ، ۱۰۱۰ھ، ۱۰۱۰ھ)

مولانا ماجدی کو زیارت نبی ﷺ

[illegible] مولانا ماجدی صاحب کو حالت اعتکاف میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے خواب ﷺ سے ارشاد فرمایا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی (حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ) رسالہ فضائل درود شریف کل بہت اچھا لکھا ہے۔ ان سے جا کر کہو کہ اس کو چھپوا دیں۔ ماجدی صاحب نے ۱۰۱۰ھ ماجدی صاحب کے روایت کرنے پر حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ۱۰۱۰ھ میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا انتقال ہوا ہے اور ان سے ۱۰۱۰ھ میں ملاقات ہوئی تھی۔ (اللھم صلی علی سیدنا محمد النبی الامی و علی الہ وسلم تسلیما) (آپ ہی بعد [illegible] شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم المہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش ہوا تھا عمری ہے۔)

حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی بتایا کہ فرمایا کہ جو شخص رحمۃ اللہ علیہ ان عمری کو پڑھنے کے بعد اپنی نیند سے اٹھتے سے پہلے ۱۰۱۰ھ مرتبہ درود شریف پڑھے ان نے ۱۰۱۰ سال کے گناہ معاف ہوں گے اور ۱۰۱۰ سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائے گا۔

حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے کہ مجھ پر تمہارا درود بھیجنا تمہاری دعاؤں کو محفوظ کرنے کا ذریعہ ہے اور تمہارے درود شریف پڑھنا گناہوں سے اس طرح پاک کرنے کا ذریعہ ہے۔ (یعنی ان کو بڑھانے والا اور پاک کرنے والا ہے۔)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میرے اوپر روشن رات

besturdubooks.wordpress.com

(یعنی شب جمعہ) اور روشن دن (یعنی یوم جمعہ) کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے تو میں تمہارے لئے دعا اور استغفار کرتا ہوں۔

مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ نے مجھے بغل میں لے لیا اور پل صراط پر چل دیئے، میں نے دیکھا کہ حضور انور ﷺ نے میرے لئے صفات نار لکھا اور اپنے دست مبارک سے اس پر مہر لگائی۔ اس وقت آپ ﷺ کے ہمراہ بہت سے اکابر تھے۔ میں نے بیت اللہ شریف کے قریب دعا مانگی اور پھر حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوکر سلام عرض کیا۔ تو آپ ﷺ نے مجھ سے معانقہ فرمایا اور مجھے لطائف و اذکار سکھائے۔ میں نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت نبی آخر الزماں ﷺ تک تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی زیارت کی۔ آپ سب نہایت بلند آواز سے فرما رہے تھے کہ جو شخص غیر اللہ کو اس عقیدے کے ساتھ پکارے کہ وہ سنتا اور جانتا ہے وہ کافر ہے۔ (ملفوظ الحسینی ص ۹)

حضرت مولانا مفتی زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ میں بعد اتمام روضہ رسول (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاما) پر پہنچا تو دیکھا کہ قبر مبارک کے باہر سفید رنگ کا ایک بہت بڑا کتا اس طرح بیٹھا ہے، جیسے کسی پر حملہ کرنے والا ہے اور نہایت تیز نظروں سے قبر مبارک (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاما) کو گھور رہا ہے، اس کے ایک پنجے میں آگ کا گولہ ہے، یہ سب کچھ دیکھ کر میں بے حد فکر مند ہوں کہ اتنے میں آقائے دو جہان فخر الرسل ﷺ نکلے سر باہر تشریف لاتے ہیں، چہرہ انور سے انتہائی پریشانی ہویدا ہے، اصغر بنی حالت میں دائیں بائیں دیکھتے ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس سے فوری طور پر چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں، آپ ﷺ کی بے چینی اور اضطرابی کیفیت ناقابل بیان ہے اور اتنے میں میری آنکھ کھل جاتی ہے (ٹیپ مطبوعہ)

عاں ہی میں یہ خواب مولانا مفتی زین العابدین صاحب نے دیکھا ہے جو تبلیغی جماعت کے نہایت اہم بزرگوں میں شمار کئے جاتے ہیں، بارہا تبلیغ دین کے سلسلے میں بیرونی اسفار پر جا چکے ہیں، فیصل آباد میں مستقل قیام پذیر ہیں جہاں قرآن و سنت کی تعلیم پھیلانے میں مشغول رہتے ہیں۔ (خوفناک کتے سے مراد وہ امریکی افواج ہیں، جنہوں نے ہزارہا کی تعداد میں سعودی عرب کی پاک سرزمین پر بڑے ڈال رکھے ہیں)

besturdubooks.wordpress.com

مدینہ طیبہ کے ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا موسیٰ روحانی بازی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے اس دور کے جلیل القدر علماء اور عبقری شخصیات میں سے تھے، ان کے صاحبزادے نے ان کی زندگی کا ایک عجیب واقعہ لکھا، وہ لکھتے ہیں: ''ایک مرتبہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ بمع اہل وعیال حج کے لئے حرمین شریفین تشریف لے گئے۔ حج کے بعد چند روز مدینہ منورہ میں قیام فرمایا، مولانا سعید احمد خان رحمۃ اللہ علیہ (جو کہ تبلیغی جماعت کے بڑے بزرگوں میں سے تھے) کو جب آپ کی آمد کی اطلاع ہوئی تو آپ کی بمع اہل خانہ اپنی مدینہ منورہ والی رہائشگاہ پر دعوت کی، دعوت کے دوران والد محترم مولانا سعید احمد خان رحمہما اللہ کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص (جو کہ مدینہ منورہ ہی کا رہائشی تھا) آیا، اس نے جب مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمۃ اللہ علیہ کو اس مجلس میں تشریف فرما دیکھا تو انہیں سلام کر کے مؤدبانہ انداز میں ان کے قریب بیٹھ گیا اور عرض کیا کہ ''حضرت میں آپ سے معافی مانگنے کے لئے حاضر ہوا ہوں، آپ مجھے معاف فرمادیں'' والد ماجد نے فرمایا ''بھائی کیا ہوا؟ میں تو آپ کو جانتا ہی نہیں، نہ کبھی آپ سے ملاقات ہوئی ہے، تو کس بات پر معاف کروں؟''۔ وہ شخص پھر کہنے لگا کہ بس حضرت آپ مجھے معاف کردیں۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''کوئی بات بتلاؤ تو سہی؟'' وہ شخص کہنے لگا ''جب تک آپ معاف نہیں فرمائیں گے، میں بتلا نہیں سکتا'' تو اپنے مخصوص لب ولہجہ میں والد صاحب نے فرمایا ''اچھا، بھئی معاف کیا، اب بتلاؤ کیا بات ہے؟'' وہ کہنے لگا ''حضرت میری رہائش مدینہ منورہ میں ہی ہے، میں اپنے رفقاء اور ساتھیوں سے اکثر آپ کا اور آپ کے علم وفضل کے واقعات سنتا رہتا تھا، چنانچہ میرے دل میں آپ کی زیارت و ملاقات کا شوق پیدا ہوا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ تمنا بڑھتی گئی مگر کبھی زیارت کا شرف حاصل نہ ہوسکا۔ اتفاق سے چند دن قبل آپ مسجد نبوی میں نوافل میں مشغول تھے کہ میرے ایک ساتھی نے مجھے اشارے سے بتلایا کہ ''یہ ہیں مولانا محمد موسیٰ صاحب'' جن کے بارے میں تم اکثر پوچھتے رہتے ہو'' میں نے چونکہ اس سے پہلے آپ کو دیکھا نہیں تھا اس لئے میرے ذہن میں آپ کے بارے میں ایک تصور قائم تھا کہ پتلا پرانا لباس ہوگا، دنیا کا کچھ پتہ نہیں ہوگا لیکن جب میں نے نوافل پڑھتے ہوئے آپ کا حلیہ اور وجاہت دیکھی تو میرے ذہن میں جو پتلے پرانے لباس کا تصور تھا، وہ ٹوٹ گیا اور دل میں آپ کے بارے میں کچھ بدگمانی پیدا ہوگئی چنانچہ میں آپ سے ملے بغیر ہی واپس لوٹ گیا۔ اسی رات کو خواب میں مجھے نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی، کیا دیکھتا ہوں کہ

besturdubooks.wordpress.com

نبی کریم ﷺ انتہائی غصے میں ہیں، میں نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! مجھ سے ایسی کیا غلطی ہوئی کہ آپ ناراض دکھائی دے رہے ہیں؟" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "تم میرے موسیٰ کے بارے میں بدگمانی کرتے ہو، فوراً میرے مدینے سے نکل جاؤ"۔ میں خوف سے کانپ گیا، فوراً معافی چاہی، فرمایا "جب تک ہمارا موسیٰ معاف نہیں کرے گا میں بھی معاف نہیں کروں گا"۔ یہ خواب دیکھنے کے بعد میں بیدار ہو گیا اور اس دن سے میں مسلسل آپ کو تلاش کر رہا ہوں مگر آپ کی جائے قیام کا پتہ نہیں لگا سکا۔ آج آپ سے اتفاقاً ملاقات ہو گئی تو معافی مانگنے کے لئے حاضر ہو گیا ہوں۔ حضرت شیخ نے جب یہ واقعہ سنا تو پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے"۔ (ترغیب المسلمین ص ۳)

محمد عتیق صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد موسیٰ خان روحانی البازی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے محمد عتیق صاحب نے اپنے والد ماجد کی رحلت سے تین دن قبل عالم رویا میں دیکھا کہ ایک کمرے میں فخر موجودات محمد مصطفیٰ ﷺ استراحت فرما ہیں اور فرماتے ہیں کہ "جاؤ موسیٰ خان سے کہو کہ ہمارے پاس آ جائیں"۔ یہ سن کر عتیق صاحب دوڑتے ہوئے گھر کی طرف جاتے ہیں، دروازے پر پہنچتے ہیں تو والد صاحب دارالحدیث میں طلباء کو پڑھانے کی غرض سے نکل رہے ہیں، آپ کو حضور اقدس ﷺ کا پیغام دیتا ہوں، تو والد محترم وہیں سے میرے ساتھ چل پڑتے ہیں، وہاں پہنچ کر حضور انور ﷺ سے مصافحہ فرماتے ہیں اور آپ ﷺ مولانا کو اپنے ساتھ لٹا کر اوپر سفید چادر ڈال دیتے ہیں اور اس کے بعد خود بھی سفید چادر اوڑھ کر پرسکون آرام فرمانے لگتے ہیں۔ اس خواب کے تیسرے دن حضرت مولانا محمد موسیٰ خان صاحب کی نماز عصر میں طبیعت خراب ہوئی اور اسی روز بوقت نماز مغرب مالک حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

دراز قد، بارعب، روشن چہرہ، پروقار شخصیت، جلالت علم سے لبریز مولانا محمد موسیٰ خان رحمۃ اللہ علیہ جنہیں "حضرت شیخ" کے یادگار لقب سے یاد کیا جاتا تھا، ۱۹۳۵ء میں کنیہ خیل ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں حضرت مولانا شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پیدا ہوئے جو خود ولی کامل اور درویش صفت عالم تھے۔ آباؤ اجداد غزنی (افغانستان) کے رہنے والے تھے۔ ابھی پانچ سال ہی کے تھے کہ شفیق والد وفات پا گئے۔ ایک دن کم عمر شیخ نے والد کی قبر سے لحن داؤدی میں قرآن مجید کی تلاوت کی آواز سنی۔ یہ اشارہ دینی علوم کے حصول کے لئے تھا۔ آپ کو نابغہ عصر اساتذہ مولانا شمس الحق افغانی، مولانا مفتی محمود، مولانا عبدالحق، مولانا جان محمد، مولانا غلام اللہ خان رحمہم اللہ سے اکتساب فیض کا موقع ملا۔ اعلیٰ دینی علوم کے حصول کے بعد آپ نے درس و تدریس کو اپنا اوڑھنا

besturdubooks.wordpress.com

گجرانوالہ ۱۹۷۱ء میں جامعہ اشرفیہ لاہور کے نائب مہتمم حضرت مولانا عبدالرحمن اشرفی کی درخواست پر جامعہ اشرفیہ تشریف لے آئے اور عالم اسلام کے معروف محدث اور اکابر شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا محمد رسول خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد درس ترمذی کی مسند پر جلوہ فروز ہوئے اور زندگی کے آخری دن تک ترمذی شریف پڑھاتے رہے۔ آپ جب طلباء کے جلو میں درسگاہ تشریف لاتے تو یوں لگتا کہ اللہ کی رحمت چلی آرہی ہے۔ آپ نے دورہ حدیث تک تقریباً چوبیس کتابیں تصنیف فرمائیں جو آپ ان عبقری شخصیتوں میں سے تھے، جن کی زندگی ہی میں آپ کی لکھی ہوئی کتب درسی مدرسوں کے نصاب میں شامل ہو چکی تھیں۔ آپ کا قلم ایک مفسر، محدث، محقق اور مجتہد کا قلم تھا۔ آپ کی تصحیح و تائید غربی دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ آپ یا عرب کے عالم اور شیخ ہیں۔ عرب کے مشہور عالم شیخ عبدالفتاح الدین نے ایک موقع پر کہا تھا کہ شیخ مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی اسلامی علوم کا زندہ اور متحرک انسائیکلوپیڈیا ہیں۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۸ء بروز پیر آپ نے اپنے خالق کو فیر باد کہا۔ آخری لمحات تک اللہ اکبر، اللہ اکبر اور کلمہ طیبہ کا ورد زبان پر جاری رہا اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے رہے "اللھم انی عبدک الضعیف" (اے اللہ میں تیرا کمزور بندہ ہوں)۔ ۲۰ اکتوبر کو غیر متنازعہ میانی صاحب لاہور میں حضرت مولانا ادریس (۱۹۰۱ء) اسمٰعیلی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ (غیر مطبوعہ)

رفتگاں جب بھی کریں ان کا زمانے والے ۔۔۔ ہونے والے تو نہیں لوٹ کے آنے والے
جس نے فیض کی رہ جاتی ہے دل کی ہستی ۔۔۔ کیسے چپ چپ چلے جاتے ہیں جانے والے

حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف عالم دین میں نمایاں مقام رکھتے تھے بلکہ اپنے اشغال و اذکار کی بنا پر بھی محبوب خلائق تھے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ اپنی عمر کا باقی حصہ دیار حبیب ﷺ میں گزارنے کا عزم لے کر مدینہ منورہ پہنچے تھے لیکن اس بشارت ہوئی کہ آپ کا کام پاکستان میں اشاعت تقریب کاری، دہشت گردی اور گمراہی کے خلاف علمی و عملی جہاد کرنا ہے۔ لہٰذا واپس آ گئے۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ ۲۹ فروری ۱۹۸۱ء بمطابق ۲۰ جمادی الآخر ۱۴۰۱ھ) (آپ حافظ الحدیث اور پاکستان کے مقبول ترین بزرگ اور عالم تھے۔ چند سال قبل وصال فرما چکے ہیں)

besturdubooks.wordpress.com

قاری محمد اشرف صاحب کو زیارت نبی ﷺ

کچھ عرصے سے پہلے رمضان المبارک کو ایک خواب دیکھا تھا کہ بیداری پوری توجہ کے ساتھ موجود ہے اس پر مشرق پاکستان کا نقشہ بنا ہوا ہے اور نقشہ پر یہ حروف لکھے ہیں "اسھلک الارض واھلھا" (ہم اس زمین اور یہاں کے بسنے والوں کو عنقریب ہلاک کریں گے) لاہور کے ایک صاحب نے یہ خواب دیکھا اور مقدور مشرقی پاکستان کے موقع پر ان ہی صاحب نے مسجد میں خواب ایک جس کو حدیث الحضرات محمد یوسف صاحب ہنوری رحمۃ اللہ علیہ سابق مدیر ماہنامہ "بینات" کراچی نے شمارہ دسمبر ۱۹۷۱ء کے نذر شائع کیا۔ خواب یہ ہے۔

۹۔۱۰ جنوری ۱۹۷۲ء کی درمیانی شب میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔ ایک بڑے پنڈال کو سے چند بزرگ آپ ﷺ کی دائیں جانب کھڑے تھے۔ سامنے علماء کا ایک گروہ تھا۔ ایک عالم نے کھڑے ہو کر مشرقی پاکستان کے حالات بیان کرنے شروع کئے۔ جب انہوں نے کہا "پھر یہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جماعت کی فوجیں فاتحانہ انداز سے شہر میں داخل ہوگئیں" تو حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک کی انگلیوں سے اپنی پیشانی تھام لی اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے لگاتار آنسو بہنے لگے۔ تمام اہل مجلس پر بھی گریہ طاری ہو گیا اور بعض لوگ چیخ مار کر رونے لگے۔

کچھ دیر بعد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے علماء کو مخاطب کر کے فرمایا "اس حادثہ عظیم پر ہمارا کچھ بھی غصہ وہیں مگر تمہارے خیال کی وجہ سے نہیں اس مرتبہ تمہاری مدد کے لئے نہیں بھیجا گیا" پھر آپ ﷺ کا چہرہ انور سرخ ہو گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا "تمہیں معلوم ہے تمہارے اس ملک میں میری نبوت کا مذاق اڑایا گیا۔ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں دی گئیں اور میری سنت کی تضحیک اور اہانت کی گئی"۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا "اے جماعت علماء امت کو میرا یہ پیغام پہنچا دو کہ جب تک بے حیائی، ظلم اور بے حیائی نہیں چھوڑیں گے، جب تک امراء بخل، جہل، ظلم اور بے حیائی ترک نہ کریں گے جب تک علماء حق چھپانے، دنیا کے لالچ اور ریاکاری و خودنمائی سے باز نہ رہیں گے جب تک قوم جھوٹی، ڈاہی، خیانت اور خلاف امانت جیسی فعل، شراب نوشی، سود خوری اور رشوت کے کاموں سے باز نہیں آئے گی، خوب یاد رکھو اس وقت تک عذاب الٰہی سے بچ نہیں سکتے۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا "تم مجھے یہ باتیں نہ لکھ کر دو، اپنی خانقاہوں میں نہیں، دنیا و آخرت کی بھلائی اور دشمن پر غلبہ کی بشارت دیتا ہوں۔

یہ خواب دیکھنے کے قاری محمد اشرف صاحب نے دو ہفتہ تک درس قرآن اور تبلیغ دین آپ کا

besturdubooks.wordpress.com

پسند یدہ مشغلہ ہے۔

ایک نوجوان کو زیارت نبی ﷺ

☆ (فاروق آباد) ایک نوجوان محمد اکرم کیہوہ جو شعبۂ زراعت کالج میں بی اے کا طالب علم تھا ایک روز میرے پاس (یعنی سید امین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ) آیا اور کہنے لگا گیلانی صاحب میرے دل میں اللہ سے بیعت ہونے کا شوق ہے اور اکثر سوچتا تھا کہ کس بزرگ کے ہاتھ میں ہاتھ دوں پھر دو روز ادھر کہ میں نے خواب دیکھا ہے وہ میں نہیں اور میری مدد کریں۔

خواب حسب عادت میں اسی سوچ میں سو گیا کہ کس بزرگ کو اپنا پیشوا بناؤں دیکھتا ہوں کہ سرکار دو عالم ﷺ تشریف لائے ہیں اور فرمایا خان محمد خانقاہ سراجیہ والوں سے بیعت ہو جاؤ اس ارشاد کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

میں نے اسے رقعہ دے کر حضرت کی خدمت میں کندیاں بھیج دیا۔ حضرت نے اسے بیعت فرمایا۔

(حدیث خواب صفحہ ۱۴۷ از سید امین گیلانی)

ایک صالحہ عورت کو زیارت نبی ﷺ

☆ ۲۵ محرم ۱۳۰۶ھ / ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ نواب عشرت علی خان صاحب کی والدہ ماجدہ کا کراچی میں ۹۳ سال انتقال ہوا۔ عارف باللہ ڈاکٹر عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ کا بیعت و ارادت کا تعلق حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ سے تھا۔ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال سے ایک سال قبل مرحومہ کو حضرت والد رحمۃ اللہ علیہ کے لئے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آفتاب غروب ہو رہا ہے

(مقالات یومی صفحہ ۸ ج ۲) (سر فہرست لسبہ از عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب امت برکاتہم)

مرحومہ کا کشف آخری عمر میں بڑھ گیا تھا۔ بشارات مناسبہ بھی بکثرت دیکھتی تھیں۔ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی مجالس میں فرمایا کرتے تھے کہ کشف و کرامات والی بی بی ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کا شرف بارہا نصیب ہوا۔ چھ سات روز میں قرآن پاک ختم کر لینا معمول تھا۔ پوری پوری رات تلاوت میں بسر ہو جاتی تھی۔ بقیۃ کلام اعمالی کے افادہ و تکمیلات اپنے گرد و پیش مشاہدہ کرتی تھیں۔ فرماتی تھیں کہ جب بستر پر لیٹتی ہوں تو اپنے جسم کے چاروں طرف قرآن مجید کی آیات نہایت نفیس انوار نقش و نگار کے ساتھ متشکل دیکھتی ہوں۔ اس قدر کثرت سے نمودار ہوتی ہیں کہ مجھے ایسا لگتا ہے اب اپنے پاؤں رکھنے کی جگہ نہیں ملے گی۔ اس کی وجہ سے بیحد کوفت ہوتی تھی مگر قرآن پاک کی تلاوت ترک نہیں کرتی تھیں۔ کوئی اور قربانی کا باقاعدہ و نسب المعین

besturdubooks.wordpress.com

تھیں۔صدقہ وخیرات دل کھول کر دیتی تھیں۔ان کی زبان سے اکثر یہ مصرعہ سنا:

پھر نکلنا گور سے ہاتھوں کا ممکن ہی نہیں

فرمایا کرتی تھیں کہ جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے اپنے ہاتھوں سے دے جاؤں۔

مولانا سید امین الحق صاحب مرحوم کو زیارت نبی ﷺ

☆ ایک روز میں اپنی دکان "مکتبہ احباب" پر بیٹھا تھا کہ خطیب شہر مولانا سید امین الحق صاحب مرحوم تشریف لائے اور فرمایا میں بہت پریشان ہوں۔ایک عقدہ حل نہیں ہو رہا۔میں نے عرض کیا اگر بتانے میں حرج نہ ہو تو بتایئے۔فرمایا دو تین روز ہوئے ایک خواب دیکھا ہے۔اس کی تعبیر سمجھ میں نہیں آتی۔لاہور بھی گیا اور بعض علماء کرام سے خواب بیان کیا وہ بھی واضح تعبیر سے قاصر رہے۔

خواب: میں نے دیکھا آنحضور ﷺ کسی تکلیف سے آزردہ خاطر ہیں۔عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ کیفیت کیا ہے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا مجھے شاہ سعود نے زخمی کر دیا ہے، میں غور سے آنجناب ﷺ کے جسم اطہر کو دیکھتا ہوں مگر کہیں کوئی زخم نظر نہیں آتا۔میں جی میں سوچتا ہوں مجھے کوئی زخم دکھائی نہیں دیتا مگر حضور ﷺ فرماتے ہیں میں زخمی ہوں اسی حیران میں جاگ گیا اور اب تک پریشان ہوں کہ اس خواب کی تعبیر کیا ہو سکتی ہے۔دوسرے روز حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری نے شیخوپورہ تشریف لانے کا وعدہ کیا ہوا تھا، میں نے مولانا سے کہا کل حضرت لاہوری تشریف لا رہے ہیں۔ان سے بھی اس خواب کا ذکر کر کے دیکھ لیں شاید عقدہ حل ہو جائے۔خیر دوسرے روز حضرت والا تشریف لائے تو موقع ملتے ہی مولانا نے اپنا خواب بیان کیا تو حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً فرمایا: مولانا! حضور پاک ﷺ نے بالکل سچ فرمایا آپ نے غلط سمجھا یہ زخم جسم پر نہیں بلکہ یہ زخم احساس وفکر کے زخم ہیں۔دیکھئے اللہ پاک نے آنحضور ﷺ کے فرائض نبوت اس آیت کریمہ میں متعین فرمائے:

ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم یتلوا علیھم ایٰتک و یعلمھم الکتٰب والحکمۃ ویزکیھم، انک انت العزیز الحکیمO(پ ۱، رکوع ۱۵)

بے شک پہلے دو کارہائے تلاوت اور تعلیم تو سعودیہ میں ہیں مگر تزکیہ جو تلاوت وتعلیم کا مقصد ومنشاء ہے۔وہاں اس سے گریز ہے بلکہ اس کی مخالفت کی جاتی ہے! حالانکہ حضور پاک ﷺ سے لے کر تزکیہ وتربیت کا سلسلہ سند در سند سینہ بہ سینہ آج تک چلا آ رہا ہے اور لاکھوں انسان اسی ذریعہ سے معراج انسانی پر پہنچے مگر وہاں اسے خلاف شریعت سمجھا جاتا ہے۔اسی لئے حضور پاک نے یہ الفاظ فرمائے۔مولانا یہ تعبیر سن کر بے اختیار رو پڑے اور حضرت والا کی بیعت کر لی۔بعد میں خلافت پائی۔

besturdubooks.wordpress.com

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر کو زیارت نبی ﷺ

☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ مرزائیت سے کیسے تائب ہوئے تو انہوں نے یہ خواب سنایا۔

خواب: دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا لوگ قطار میں کھڑے ہو رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے، مجھے بتایا کہ رسول اکرم ﷺ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان کی زیارت کے لئے بندوبست ہو رہا ہے۔ یہ سن کر میں بھی قطار میں لگ گیا اور لوگ آہستہ آہستہ آگے کی طرف بڑھ رہے ہیں اور ہر آدمی کے سر کے اوپر ایک بلب روشن ہے۔ میں نے اپنا سر اوپر کر کے دیکھا تو میرے سر کے اوپر بلب تو ہے مگر بجھا ہوا ہے میں بہت فسردہ اور شرمندہ ہوا کہ سب کے سروں پر بلب روشن ہیں، میں ہی بدقسمت ہوں کہ میرا بلب بجھا ہوا ہے۔ اسی ندامت کے ساتھ آگے بڑھتا جا رہا ہوں آخر میں بھی رسول اکرم ﷺ کے حضور پہنچ گیا مگر بہت شرمندہ ہوں۔ آنجناب ﷺ نے فرمایا لال حسین تم چاہتے ہو کہ تمہارا بلب بھی روشن ہو جائے۔ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، حضور ﷺ نے فرمایا اوپر دیکھو میں نے دیکھا تو میرا بلب بھی روشن تھا۔ آنکھ کھلی تو یقین ہو گیا کہ اب تک میرے ایمان کا بلب بجھا ہوا تھا۔ اب خاتم النبیین ﷺ کی نگاہ التفات سے روشن ہو گیا لہٰذا مرزائیت سے توبہ کر کے از سر نو مسلمان ہوا۔ (حدیث خواب ۲۷)

شاعر اسلام حضرت سید امین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ ایک مسجد میں حوض کے کنارے وضو کر رہا ہوں، دیکھتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ مسجد کے دروازے سے داخل ہو کر حوض کی طرف تشریف لائے اور میری دائیں طرف تشریف فرما ہو کر وضو فرمانے لگے پھر اپنے بائیں ہاتھ سے سامنے مسجد کے صحن کی طرف اشارہ کیا میں حضور ﷺ کا مقصد سمجھ گیا وہاں پر لوگ قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے نماز کے لئے کھڑے ہیں میں انہیں حضور ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو کر انہیں جوش و غضب سے سمجھانے لگا مجھ پر وقت کی کیفیت طاری تھی اپنی تقریر کے کہ کیا الفاظ مجھے یاد ہیں۔ اسے تو حضور پاک ﷺ کی موجودگی میں تمہارا یہ حال ہو گیا کہ مسجد میں قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے نماز پڑھتے ہو۔ مزید نہ جانے کیا کچھ کہہ رہا تھا۔ میری تقریر سن کر ان میں سے بعض نے اپنا رخ قبلہ کی طرف کر لیا اور بعض اسی طرح کھڑے رہے کوئی میں جا گیا۔

تعبیر: اس خواب کے بعد حضرت امیر شریعت کی صحبت میں رہنے سے مرزائیت کے خلاف جدوجہد کا عہد کر لیا اور اس مشن پر زندگی بھر عمل کرنے کا ارادہ مستقل ہو گیا۔ گویا حضور پاک ﷺ کا یہ اشارہ تھا اور رب کریم نے توفیق عطا فرمائی۔ (حدیث خواب صفحہ ۱۵)

besturdubooks.wordpress.com

☆ دیکھا کہ میں مدینہ طیبہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ سرور دو عالم ﷺ مجھ سے راضی ہیں۔ جناب ﷺ نے ایک موٹی تازی خوبصورت بھینس مع زنجیر مجھے عطا فرما کر کہا یہ گھر لے جاؤ میں لے کر چل پڑا، پھر آنکھ کھل گئی۔

تعبیر: حضور پاک ﷺ کی رضا اور پھر تحفہ عطا فرمانا ایک گنہگار امتی کے لئے بجائے خود خوش بختی کی دلیل ہے اور بھینس دودھ دینے والا جانور ہے "دودھ" علم سے منسوب ہے اور دودھ سے مختلف اشیاء بنتی ہے۔ دہی، مکھن، لسی، گھی وغیرہ۔

گویا اشارہ ہے کہ علم کے دودھ سے آگے مختلف شعبوں میں کام کیا جائے۔ مذہب وملت کے لئے رد باطل کے لئے، اخوت محبت کے لئے الحمدللہ۔ (حدیث خواب ۱۶)

☆ دیکھا کہ مدینہ پاک میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ آنحضور ﷺ نے عمدہ قسم کے نیشکر (گنوں) کا ایک گٹھا عطا فرما کر کہا گھر لے جانا پھر ایک اور گٹھا دے کر جو میرے والے گنوں سے بھی عمدہ قسم کے تھے فرمایا: یہ حذیفہ یمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرا نام غالباً ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لیا کہ انہیں دے آؤ۔ میں وہ نیشکر لے کر صحابہ رضی اللہ عنھم کے گھر کی طرف چل پڑا راستے میں میرے دوست اقبال ڈار (شیخوپورہ) ملتے ہیں اور پوچھا شاہ جی کدھر، میں نے کہا کہ حضور پاک ﷺ نے یہ گنے دیئے ہیں اور نام لے کر بتایا کہ دونوں صحابہ بیچ کو دینے جارہا ہوں۔ اس نے کہا ان میں سے ایک گنا بطور تبرک مجھے دے دیں۔ میں نے کہا یہ امانت ہے میں خیانت نہیں کروں گا۔ البتہ تم میرے ساتھ چلو، میں صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ امانت دے دوں گا۔ وہ جب گنے کھالیں اور چھلکے پھینکیں تو چھلکے اٹھا لینا وہ بھی تمہارے لئے تبرک ہی ہوگا! پھر معاً آنکھ کھل گئی۔

تعبیر: اس میں بھی حضور ﷺ کی خوشنودی ظاہر ہے اور اس کا رد ور سیاہ کو نوازنا کمال شفقت ومہربانی ہے۔ گنے کے رس سے بھی مختلف اشیاء بنتی ہیں۔ مثلاً چینی، گڑ، شکر، کھیر وغیرہ لہٰذا پہلے خواب کی مانند وہی اشارہ ہے۔ (حدیث خواب صفحہ ۱۷)

☆ پتہ نہیں شہر کون سا ہے مگر ہے پاکستان، سیڑھیاں چڑھ کر ایک کھلا کمرہ ہے رسالت مآب ﷺ تشریف فرما ہیں۔ سامنے دائرے میں چند علماء دو زانوں بیٹھے ہیں۔ ان میں میری جان پہچان کا کوئی نہیں۔ انہی علماء میں دائیں طرف سب سے پہلا شخص میں ہوں۔ حضور پاک ﷺ کا گریبان کھلا ہے۔ سینہ مبارک کے بال نظر آتے ہیں۔ اسی کمرے کے ایک کونے میں ہماری پچھلی طرف ایک تہبند پوش داڑھی منڈھا نوجوان بیٹھا ہے، سمٹا سمٹایا ہوا کچھ آزردہ سا اچانک آنحضور ﷺ کی طرف لپکا۔ میں بھی اس کے پیچھے تیزی سے اٹھا کہ دیکھوں کسے پکڑنے کا حکم صادر ہوا ہے مگر وہ اتنی

besturdubooks.wordpress.com

تیزی سے سیڑھیاں اتر کر بازار میں پہنچ گیا کہ تین سیڑھیوں کے شراع میں جو زندہ بازار کی طرف کھلا ہے۔ اس میں کھڑا ہو کر دیکھنے لگ گیا۔ میں نے دور نظر دوڑائی تو دیکھا اس نوجوان نے بازار میں کسی کو پکڑ کر گرا لیا دوری اتنی تھی کہ مجھے صرف دیو لے نظر آئے۔ اسلئے میں، میں بیدار ہو گیا۔

تعبیر واضح نہیں کر سکتا، بہر حال یوں معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور ﷺ کی توجہ کسی غیر عالم اور دور بیٹھے ہوئے آزردہ گنہگار پر ہو گئی ہو گی جس سے کام لے لیا جائے گا۔ (حدیث خواب صفحہ ۱۸)

☆ ۲۰ شعبان بمقام ۱۴۰۵ھ ۱۷ اپریل ۱۹۸۵ء کو سویا تو ۴ بجے کے قریب یہ خواب دیکھا: کوئی شہر ہے ادھیڑ عمر کا میں بازار میں جا رہا ہوں۔ سامنے سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تہبند اور کرتے میں ملبوس تیز تیز قدموں سے تشریف لا رہے ہیں چہرۂ اقدس سے کسی خاص عزم کا اظہار ہو رہا ہے پھر دیکھا کچھ دور ایک شخص (اس شخص کی میری طرف پیٹھ ہے اس لئے پہچان نہیں سکا کہ وہ مبغوض کون ہے۔ میانہ قد بھرا ہوا جسم کرتہ تنگ شلوار یا پاجامہ سر پر کیزے کی ٹوپی چہرے کے دائیں بائیں سے داڑھی بھی معلوم ہو رہی ہے سنولی نما سانولی رنگت تھا) کا حضور پاک ﷺ سے سامنا ہوا اسے حضور ﷺ نے نگاہ غیظ سے دیکھا تو وہ مرگی زدہ کی طرح تڑپنے لگ گیا پھر آنحضور ﷺ اسی طرف تشریف لے آئے جدھر میں کھڑا تھا۔

جب حضور ﷺ میرے قریب پہنچ گئے تو میں نے دیکھا حضور ﷺ کی جبیں مبارک کے اوپر سے نور کی شعاع نکل رہی ہے۔ میں حضور ﷺ کے چہرے کا جمال اور رعب دیکھ کر گھبراہٹ میں گو ہو گیا۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) میرے دل پر دست مبارک رکھ دیں۔ آنحضور ﷺ نے بڑی شفقت سے میرے دل پر دست اقدس رکھ دیا اور مجھ میں اطمینان کی لہر دوڑ گئی۔ اسی سرور میں تھا کہ جاگ پڑا گھڑی دیکھی پورے چار بجے کا وقت تھا۔ پندرہ منٹ بعد اذان سنی۔ الحمد للہ اور ہزاروں درود اس ذات ﷺ اقدس پر۔

تعبیر جس وقت میں نے آنحضور ﷺ سے التماس کی تھی کہ میرے دل پر دست مبارک رکھ دیں اس وقت میرے جی میں تھا کہ میرا دل نور ایمان سے بھر جائے۔ (حدیث خواب صفحہ ۱۹)

☆ کوئی شہر ہے، بازار میں منادی ہو رہی ہے کہ آنحضرت ﷺ نواں مسجد میں تشریف لائے ہوئے ہیں جس نے زیارت کرنی ہو وہاں پہنچ جائے، چنانچہ ہر طالب علم نے کہا کہ میں بھی وہاں پہنچ جاؤں، پھر یہ عرض کرتا ہوں کہ یا رسول ﷺ غلام احمد قادیانی واقعی نبی ہے تو حضور اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما خاتم النبیین لا نبی بعدی "پھر ایک طرف انگلی سے اشارہ فرما کر کہا کہ اور دیکھو" دیکھا تو ایک گول دائرہ ہے جس میں آگ بھڑک رہی ہے اور ایک شخص اس آگ میں جل رہا ہے اور تڑپ تڑپ کر چیخ رہا ہے۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا "یہ غلام احمد ہے" اس خواب سے

besturdubooks.wordpress.com

بعد ہم سب نے توبہ کی اور حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے پر یقین محکم ہو گیا۔ (حدیث خواب صفحہ ۴۰)

☆ ..... مدینہ طیبہ ہے، چلتے چلتے ایک مکان کے دروازے پر پہنچا پردہ اٹھایا اور بغیر اذن داخل ہو گیا ایک چارپائی پڑی تھی اس پر بیٹھ گیا۔ ایک سفید پوش عورت جس نے گھونگھٹ نکالا ہوا تھا آ کر پوچھنے لگیں تو میں نے کہا اماں جی کہاں ہیں؟ اماں جی سے میری مراد حضرت فاطمہؓ تھیں۔ انہوں نے کہا وہ تو جناب رسول پاک ﷺ کے ہاں تشریف لے گئی ہیں۔ یہ سنتے ہی میں بیدار ہو گیا۔

تعبیر ..... اس خواب میں مجھے صحیح النسب فاطمی ہاشمی السید ہونے کا یقین دلایا گیا ہے۔ الحمد للہ۔

(حدیث خواب صفحہ ۴۰)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مولانا محمد الیاس عباسی نقشبندی غفوری مدظلہ کو زیارت نبی ﷺ

(صاحبزادہ مرشد العلماء والصلحاء، فضیلۃ الشیخ حضرت اقدس مولانا شمس الرحمن العباسی نقشبندی غفوری دامت برکاتہم وفیوضہم)

۱ ..... حضرت اقدس دامت برکاتہم وفیوضہم کے صاحبزادے مولانا محمد الیاس عباسی صاحب ان کا ایک مبارک خواب مندرجہ ذیل ہے۔

"میں نے دیکھا کہ والد محترم دامت برکاتہم جماعت تبلیغ سے یعنی چلہ سے واپسی فرما رہے ہیں تو ہم نے سوچا چلو ایئر پورٹ چلتے ہیں زیارت کے لئے تو حضرت دامت برکاتہم جب تشریف لے آئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑی عالیشان مسجد ہے اس کے صحن میں حضرت مدظلہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ اور بڑی پیاری مناظر کی صورت میں خوب آپس میں گفتگو ہو رہی ہے اور بہت ہی دیدہ کا خوبصورت منظر ہے۔"

۲ ..... ان کا دوسرا خواب بھی ملاحظہ فرمائیں:

"میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حضور اقدس ﷺ کے روضۂ مبارک میں داخل ہو گیا ہوں، اور اندر روضۂ مبارک کا رنگ اندر سے سبز ہے، اور بہت ہی خوبصورت لگ رہا ہے، اور میں نے ایک درود شریف "**اللھم صلی علی محمد وعلی ال محمد کما تحب وترضی لہ**" خدمت عالیہ میں پیش کیا، تو روضۂ مبارک سے حضور پاک ﷺ نے قرآن پاک کی ایک آیت بڑے خوبصورت انداز میں تلاوت فرمائی، (لیکن آیت ابھی مجھے یاد نہیں ہے) اب میں اس خواب کو خواب ہی میں اپنی قبلہ محترمہ نانی صاحبہ سے بیان کرتا ہوں، تو وہ کہتی ہے کہ یہ

besturdubooks.wordpress.com

درود شریف کی کثرت کی برکت ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرب وظیفے

زیارت کا قاعدہ

قاعدہ (۱)..... جس سعادت مند سے مشرف ہونے والے حضور انور ﷺ کو مختلف اشکال اور صورتوں میں دیکھتے ہیں تو یہ ان کی اپنی استعداد و صلاحیت کی بنا پر ہے۔ قلب کی جلا اور نورانیت جس قدر زیادہ ہوگی اس قدر حضور انور ﷺ کو اپنی اصلی صورت اور بے مثال خداداد حسن و جمال کے ساتھ دیکھا جائے گا آئینہ میں بعض اوقات رنگ روپ نظر آتا ہے اور بعض اوقات سیاہی مائل تو یہ آئینے کے زنگار کا قصور ہے اصل ذات وہی ہے اور صفات کے بدلنے سے ذات نہیں بدلتی حضور ﷺ کو کسی بھی صورت میں دیکھا جائے تو ذات مقدس وہی ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں اور اس سے برحق حضور ﷺ ہی کو دیکھا گیا ہے۔

قاعدہ (۲) کثرت درود شریف سے بھی زیارت ہو جاتی ہے۔ حضرت شیخ ابو یحییٰ الدین قدس سرہ نے فرمایا کہ اہل محبت کو چاہئے کہ درود پاک پڑھنے پر صبر و استقلال سے ہمیشگی کریں یہاں تک کہ وہ جان جہاں ﷺ خود تشریف لائیں اور شرف زیارت سے نوازیں۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے ۱۱۰۰ راستوں میں سے قریب تر راستہ درود پاک ﷺ ہے درود شریف کے بغیر اللہ تعالیٰ تک پہنچنا ممکن ہے۔ جو شخص ہمیشہ حجاب میں رہے گا اور اسے رحمان راہ نہ پا سکے گا اور پاگل کے نام سے معروف ہوگا کیونکہ یہ دربار الٰہی سے بے بہرہ ہے۔

اسی لئے حضرت قطب الاتقیاء والاولیاء ابوالمواہب رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام محمد بن احمد الباب شعرانی قدس سرہ نے فرمایا ہے۔ ہر طریقہ والے کو چاہئے کہ درود پاک کی کثرت کریں کیونکہ حضرات بیداری میں سید دو عالم ﷺ کے حضور حاضر ہوں جیسے کہ سنا گیا ہے کہ امام تقی اللہ عنہ حاضر ہوتے ہیں اور ہم سرکار سے اپنی امور کے بارے میں اور ان احادیث مبارکہ کے بارے میں سوال کریں جن کو حفاظ نے ضعیف کہا ہے اور آپ ہمیں یہ جائز نہیں بتاتے ہو تو ہم درود پاک کثرت کرنے والوں سے ثابت ہوں۔

حکایت محمد بن سعید رحمۃ اللہ

حضرت امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے محدثین سے منقول ہے کہ محمد بن سعید بن حسن

besturdubooks.wordpress.com

رحمۃ اللہ علیہ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات جب سونے کے وقت لیٹتا تو ایک مقدار معین درود شریف کو پڑھا کرتا تھا ایک رات کو میں اپنے بالاخانہ پر اپنا وظیفہ درود شریف کا پڑھ کر سو گیا تو امام الانبیاء ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی میں نے دیکھا کہ رحمۃ للعالمین ﷺ بالاخانہ کے دروازے سے اندر تشریف لائے سرکار کی تشریف آوری سے سارا بالاخانہ روشن ہو گیا۔ حضور اقدس ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ذرا تو اپنے اس منہ کو آگے کر جس سے تو بکثرت درود پڑھتا ہے تاکہ میں اس کو چوموں، مجھے اس سے شرم آئی کہ آپ کے دہن مبارک کی طرف منہ کروں میں نے ادھر سے اپنے منہ مبارک کو پھیر لیا۔ تو رحمۃ للعالمین ﷺ نے میرے رخسارے پر بوسہ دیا۔ پھر اسی سے میری آنکھ کھل گئی میری اس گھبراہٹ سے میری بیوی جو میرے پاس تھی اس کی بھی آنکھ کھل گئی تو سارا بالاخانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور مشک کی خوشبو میرے رخسارے سے کئی روز تک آتی رہی۔

حضرت مولانا فیض الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ درود پاک کی کثرت کیا کرتے تھے، جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے مکان سے ایک مہینہ تک خوشبو مہکتی رہی۔

(ف) یہ صرف اس لئے کہ انہیں حضور سرور دو عالم ﷺ نے زیارت سے مشرف فرمایا ہوگا۔
(جذب القلوب صفحہ ۳۰۹، مقالع الاسرار صفحہ ۵۸)

مصنف دلائل الخیرات

محمد بن سلیمان الجزولی، سملالی رحمۃ اللہ علیہ جو دلائل خیرات کے مصنف ہیں آپ خدا کی عبادت کے لئے چودہ برس تک حجرہ میں رہے، پھر لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے باہر نکلے اور مریدوں کی تربیت فرمانی شروع کر دی۔ آپ کے ہاتھ پر بہت بڑی مخلوق نے توبہ کی اور آپ کا ذکر خیر عالم میں شہرت حاصل کر گیا۔ آپ سے بڑے بڑے خرق عادات اور بڑی بڑی کرامتیں اور بڑے بڑے عظیم الشان فضائل ظاہر ہوئے، آپ کے مرید بارہ ہزار سے بھی زیادہ تھے۔ جنہوں نے حسب مراتب بڑے بڑے مراتب حاصل کئے آخر حضرت نے اس دار فانی سے انتقال فرمایا۔ آپ کو بلاد سوس کی مسجد کے وسط میں اسی لئے بنائی گئی تھی دفن کیا گیا۔ آپ کے وصال کے ستر (۷۰) سال بعد آپ کی نعش مبارک کو مراکش میں منتقل کیا تو آپ کو ایسا ہی پایا گیا جیسے دفن کئے گئے تھے۔ آپ کے حالات میں زمین نے کوئی اثر اور طول زمانے نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔ سر تا پا ریش مبارک کے بالوں میں خط بنوانے کا نشان ایسا ہی تھا جیسا انتقال کے وقت تھا

besturdubooks.wordpress.com

یہ کہ انتقال کے وقت آپ نے خط بنوایا تھا اور کسی شخص نے آپ کے چہرہ پر انگلی رکھ کر چلائی تو اس کے پیٹ سے خون بہت گیا جب انگلی اٹھائی تو خون لوٹ آیا جیسے زندہ آدمی میں ہوتا ہے آپ کا مزار مراکش میں ہے، قبر شریف پر بہت ظلمت رہتی ہے اور لوگوں کے گھٹنے کے گھٹنے بندھے رہتے ہیں اور مزار شریف پر دائل الخیرات بکثرت پڑھتے ہیں اور یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی ہے کہ محبوب کبریا ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھتے رہنے کی وجہ سے آپ کی قبر سے کستوری کی خوشبو آتی رہتی ہے۔

حضرت ابوالمواہب شاذلی قدس سرہ

حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ طبقات میں لکھتے ہیں کہ سیدی شیخ ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ اہل علم و فضل میں سے اور صاحب تصنیف کثیرہ ہیں اور بکثرت خواب میں زیارت مصطفیٰ ﷺ سے مشرف ہوتے۔ خود فرماتے ہیں میں نے دربار رسالت ﷺ میں عرض کیا کہ مجھے جو آپ کی زیارت بیداری میں سعادت ہوتی ہے وثوق اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی عزت و عظمت کی قسم ہے کہ جو شخص اس پر یقین نہ کرے گا یہ اس میں تمہاری تکذیب کرے گا تو اس کی موت یہود یا نصرانیت یا مجوسیت پر ہوگی۔ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے ۸۲۵ھ میں جائش کی بیعت پر رحمۃ للعالمین ﷺ کی زیارت کی۔ آپ نے اپنا دست اقدس میرے دل پر رکھ کر فرمایا بیٹے! خیانت حرام ہے کیونکہ تو نے اللہ تعالیٰ کو گواہ بنایا ہے اور وہ فرماتا ہے: ولا یخیب بعضکم بعضا (ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو) اور (یہ اس وقت فرمایا جب) میرے پاس بہت لوگ بیٹھے دوسروں کی غیبت کر رہے تھے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اگر کسی مجبوری سے کسی کی غیبت سن بھی لے تو سورۂ اخلاص اور معوذتین تین مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب اس شخص کو بخش دے جس کی غیبت کی گئی ہے

(۲) فرماتے ہیں کہ خواب میں اپنے کو جب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا جو وقت۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پانچ مرتبہ پڑھ کر اللھم بحق محمد اربی وجہ محمد حالاً و مالاً پڑھو تو میں تمہارے پاس شریف لاؤں گا اور بالکل پیچھے نہ رہوں گا۔

(۳) فرماتے ہیں کہ میں نے سید العالمین ﷺ کی زیارت کی تو آپ نے فرمایا کہ ایک لاکھ آدمیوں کی مغفرت کروں گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کس عمل کی بدولت مجھے یہ مقام حاصل ہوا ہے۔ فرمایا یہ اس درود کی برکت ہے جو حاصل ہوا اس کا ثواب تو مجھے بھیجتا ہے۔

(۴) فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے درود شریف جبری میں پڑھا تاکہ اپنے درود کو بعینہٖ

besturdubooks.wordpress.com

ہزار تھا پورا کروں تو امام الانبیاء سید المرسلین ﷺ نے فرمایا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ جلدی کرنا شیطان سے ہے پھر ارشاد فرمایا۔ اللھم صل و سلم علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد افضل اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھو مگر جب وقت تنگ ہو تو جلدی میں کوئی حرج نہیں پھر فرمایا کہ جو میں نے ذکر کیا ہے یہ طریقہ افضل ہے ورنہ جس طریقہ تم درود پڑھو وہ درود ہی ہے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ جب تم درود شریف پڑھنا شروع کرو تو اچھی بات یہ ہے کہ اول و آخر میں درود شریف نامہ پڑھ لیا کرو اگر چہ ایک بار بھی پڑھو۔ اور فرمایا کہ صلوٰۃ نامہ یہ ہے"

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراھیم وعلی آل سیدنا ابراھیم وبارک علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا کما بارکت علی سیدنا ابراھیم و علی آل سیدنا ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(۵) یعنی محمد ابوالمواہب شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دفعہ جامع ازہر میں قصیدہ بردہ شریف کے اس شعر میں ایک شخص سے تلفظ ہو گیا۔

فمبلغ العلم فیہ انہ بشر وانہ خیر خلق اللہ کلھم

کہنے لگا کہ سید المرسلین ﷺ کی تمام مخلوق پر افضلیت پر کوئی دلیل نہیں میں نے کہا کہ حضور رحمت دو عالم ﷺ کی سب مخلوق پر افضلیت کے متعلق امت کا اجماع ہے مگر میں نے نہ مانا میں نے اپنے نبی کریم رؤف و رحیم علیہ التحیۃ والتسلیم کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ جامع ازہر کے منبر کے پاس دیکھا۔ آپ نے مجھ کو دیکھ کر "مرحبا بحبیبنا" فرمایا پھر اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تمہیں آج کے واقع کے متعلق علم ہے سب نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ ﷺ پھر خود ارشاد فرمایا کہ فلاں بدبخت کا زعم ہے کہ ملائکہ مجھ سے افضل ہیں صحابہ علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ یعنی آپ ہی سب سے افضل ہیں فرمایا فلاں بدبخت کا عقیدہ ہے کہ میری افضلیت پر اجماع منعقد نہیں ہوا۔ وہ نہیں جانتا کہ معتزلہ کی مخالفت اہل سنت کے ساتھ اجماع میں قادح نہیں ساتھ ہی فرمایا کہ وہ بدبخت اول تو زندہ نہیں رہے گا اگر زندہ رہا بھی تو ذلت و رسوائی کی زندگی گزارے گا۔

(۶) فرماتے ہیں کہ جب میں اپنے آقائے رحمت ﷺ کی زیارت با سعادت سے مشرف ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ابناء وہنہ کہ جس سے مجھ پر ہزار بار دن کو ہر بار رات کو درود شریف پڑھتا ہے تو آپ نے میرے منہ پر بوسہ دیا۔

besturdubooks.wordpress.com

(۷) فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت زیارت میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) جو شخص آپ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس درود بھیجتا ہے۔ میرا یہ حال ہے کہ میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ حضور قلب سے پڑھوں گا۔ فرمایا نہیں بلکہ جو درود زبان کے لئے آسان ہو وہی حضور قلب سے پڑھے۔ اس لئے بیماروں کے ہاتھ نہ لگتے تھے لیکن بہت فرحت دعا لگتے ہیں اور میں نے کئی میں طلب مغفرت کرتے ہیں اور جو حضور قلب سے پڑھتا ہے کہ اس کا ثواب اللہ جل شانہ کے سوا کوئی نہیں پا سکتا۔

(۸) فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے مجلس میں یہ شعر پڑھا

محمد بشر لا کالبشر ۔۔۔ بل ھو یاقوت بین الحجر

پھر میں نے مکہ مدینہ ﷺ کی زیارت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس شعر کے پڑھنے کی برکت سے تمہاری ان باتوں کی جنہوں نے قبر سے سنا اس شعر کو پڑھا ہے اللہ تعالیٰ نے بخشش فرمادی ہے اس کے بعد آپ وقت وصال تک اس شعر کو برابر مجلس میں پڑھتے رہے۔

(۹) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا تو آپ نے مجھے اپنے متعلق فرمایا کہ میں مرا نہیں بلکہ زندہ ہوں) میری امت کا مطلب ان لوگوں نے لے جو اس زندگی میں کسی پر دو پیسے سے گمراہ کرتے ہیں ان کو دیکھتا ہوں اور وہ مجھے دیکھتے ہیں (بلکہ وہاں جا پہنچے ہیں کہ آنا جانا کوئی نہیں سمجھتا)

رسول نما بزرگ ۔۔۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ حضرت سید حسن ہندی مطلب پوچھا کرتے تھے اور ہر سال زیارت رسول ﷺ سے مشرف کرتے تھے (ایک بار ہم سے پوچھا کہ ان کی عمر کتنی ہوگی۔ ہم نے کہا کہ سو سال کے قریب ہوگی۔ فرمایا نہیں دو سو سال کے قریب ہوگی۔ ہم نے کہا کہ ہم نے ان کو ۱۳۰۰ھ میں دیکھا تھا اس وقت بھی یہ بوڑھے تھے۔ اب ۱۳۳۰ھ ہے۔ فرمایا ہاں

besturdubooks.wordpress.com

عارف جامی کی درد بھری کہانی

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب اس ناکارہ کی عمر تقریباً گیارہ برس کی تھی گنگوہ میں اپنے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کتاب پڑھی تھی اس وقت اس کی زبانی اس کے متعلق ایک قصہ بھی سنا ہے اور وہ قصہ ہی خواب میں اس کی طرف زبان کے منتقل ہونے کا داعیہ بنا۔ قصہ یہ تھا کہ مولانا جامی نور اللہ مرقدہ واصل اللہ مراحہ پر نعت کہنے کے بعد جب ایک مرتبہ حج کے لئے تشریف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ روضۂ اقدس (ﷺ) کے پاس کھڑے ہو کر اس نظم کو پڑھیں گے۔ جب حج کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیر مکہ نے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی، حضور اقدس ﷺ نے خواب میں ان کو یہ ارشاد فرمایا کہ اس کو (جامی کو) مدینہ نہ آنے دیں۔ امیر مکہ نے ممانعت کردی مگر ان پر جذب و شوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چھپ کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے، راستہ میں امیر مکہ نے دوبارہ خواب دیکھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا وہ آرہا ہے اس کو یہاں نہ آنے دو۔ امیر نے آدمی دوڑائے اور ان کو راستہ سے پکڑوا کر بلایا ان پر سختی کی اور جیل خانہ میں ڈال دیا اس پر امیر کو تیسری مرتبہ حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ کوئی مجرم نہیں بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو یہاں آکر میری قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے اگر ایسا ہو تو قبر سے مصافحہ کے لئے ہاتھ نکلے گا جس میں قینچی ہوگا اس پر ان کو جیل سے نکالا گیا اور بہت اعزاز و اکرام کیا گیا۔ اس قصہ کے سننے یاد میں تو اس ناکارہ کو نہ ہیں لیکن اس وقت اپنے ضعف حافظہ کی وجہ سے مراجعت کتب سے معذوری ہے ناظرین میں سے کسی کو کسی کتاب کا حوالہ اس ناکارہ کی زندگی میں سے تو اس ناکارہ کو بھی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں اور مرنے کے بعد اگر ملے تو حاشیہ اضافہ فرمادیں اس قصہ ہی کی وجہ سے اس ناکارہ کا خیال اس نعت کی طرف گیا تھا اور اب تک یہی زبان میں ہے اور اس میں کوئی استبعاد نہیں۔ سید احمد رفاعی مشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں سے ہیں، ان کا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں وہ زیارت کے لئے حاضر ہوئے تو قبر اطہر (ﷺ) کے قریب کھڑے ہو کر دو شعر پڑھے تو دست مبارک باہر نکلا اور لبیوں نے اس کو چوما۔ اس ناکارہ کے رسالہ فضائل حج کے حکایات زیارت مدینہ کے سلسلہ میں نمبر ۱۲ پر یہ قصہ مفصل علامہ سیوطی کی کتاب "الحاوی" سے گزر چکا ہے اور بھی متعدد قصے اس روضۂ اقدس (ﷺ) سے سلام کا جواب ملنے کے ذکر کئے گئے ہیں۔

پھر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مولانا جامی کا قصیدہ فارسی میں ہے اور بہت سے مدارس کے نظم الحاج اسعد اللہ صاحب فارسی سے خصوصیت کے ساتھ یہ قصیدہ پڑھا ہوا ہے بھی خصوصی مناسبت رکھتے ہیں اور حضرت اقدس حکیم الامت مولانا اشرف علی

besturdubooks.wordpress.com

صاحبؒ کے جلیل القدر رفقاء میں سے کی وجہ سے مشق سخن کا جذبہ بھی جاگا ہوا تھا اس لئے میں نے مولانا موصوف سے درخواست کی تھی کہ وہ اس کا ترجمہ فرما دیں جو اس نعت کی شان کے مناسب ہو۔ مولانا نے اس کو قبول فرما لیا۔ اس لئے ان اشعار کے بعد ان کا ترجمہ بھی پیش کر دیا جائے گا۔

مثنوی مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ

(۱) ز مجموری برآمد جان عالم — ترحم یا نبی اللہ ترحم
(۲) نہ آخر رحمۃ للعالمینی — زمحرومان چرا غافل نشینی
(۳) زخاک اے لالۂ سیراب برخیز — چو نرگس خواب چند از خواب برخیز
(۴) بروں آ در سراز بردیبانی — کہ روے تست صبح زندگانی
(۵) شب اندوہ ما را روز گردان — ز رویت روز ما فیروز گرداں
(۶) بہ برتن دریش عنبر بوئے جامہ — نہد بربند کا فوری عمامہ
(۷) فرود آویزا زسر گیسواں را — فگن سایہ بپا سرو رواں را
(۸) ادیم طائف نعلین پائش — شراک از رشتہ جانہائے مائش
(۹) جہانے دیدہ گردد فرش رہ تند — چو فرش اقبال پابوس تو خواہند
(۱۰) زمجمرہ پائے درمگن حرم تند — بفرق خاک روبو ساں قدم تند
(۱۱) بدہ دستی زپا افتاد گاں را — بگیر دلہ اسیر دلہ گاں را
(۱۲) اگر چہ غرق دریائے گناہم — فتادہ خشک لب بر خاک راہم
(۱۳) تو ابر رحمتی آں بہ کہ گاہے — کنی بر حال لب خشکاں نگاہے
(۱۴) خوشا کز گرد رہ سویت رسیدیم — بدیدہ گرد از کویت کشیدیم
(۱۵) صبا بوئے تو چوں بر جاں فشاند — بصد مجمرۂ شکرانہ گردیم
(۱۶) مگر بوئے رفاقت گلشن گستاخ — دلم چوں چہرۂ سورخ سوراخ
(۱۷) زدیم از اشک ابر چشم بے خواب — حریم آستانہ روضۂ آت آب
(۱۸) گہے رقتیم زاں ساحت خیارے — گہے چیدیم زوخا شاک وخارے
(۱۹) ازاں نور سواد دیدہ دادیم — وزیں بر دیدۂ دل مرہم نہادیم
(۲۰) بسوئے منبرت رہ برگرفتیم — زچہرۂ پایہ اش درزر گرفتیم
(۲۱) ز خرابت مجدہ کام جستیم — قدم گاہت بخون دیدہ شستیم
(۲۲) پائے برستون قدرست کردیم — بمقام راستاں درخواست کردیم

besturdubooks.wordpress.com

(۲۳) زداغ آزادیت بالد خوش — زدیدم زلال سپہر اتقیل آتش
(۲۴) کنوں کرتن نہ خاکِ آں حریم است — بحمد اللہ کہ جاں آں جا مقیم است
(۲۵) نگہ دار ما و امار اقس فرمائے — بمیں در ما فتد ما بیندیں بخشائے
(۲۶) اگر خود پوشفقت دست پیرے — زدولت سایۂ بر ما بگیرے
(۲۷) قضائے اللہ از راہ ما را — خدا از خانہ در خواہ ما را
(۲۸) کہ نشنید ز عیسیٰ اول حیاتے — دم آخر بکار آید ثباتے
(۲۹) چو دل روز رستا خیز خیزد — بآتش آبروئے ما نہ ریزد
(۳۰) کنہ یارب ہمہ کرامیٔ ما — ترا زیں شفاعت خواہی ما
(۳۱) چو چوگاں سر فگندہ روی دوئے — بمیداں شفاعت سخن گوئے
(۳۲) بحسن اہتمامت کار جانی — طفیل دلبراں یابد تمامی!

ترجمہ از حضرت مولانا احمد اللہ صاحب ناظم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور بہ روایت از تحفۂ اولاد حضرت مولانا الحاج اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ

(۱) آپ کے فراق عالم کے کائنات کا زوال و پایان ہے اور مغفور ہونے کے رسوں خدا گاہ کرم فرمائے اے خشم دلہ طلبین رحم فرمائے۔ (۲) آپ یقیناً رحمت اللعالمین ہیں ہم محرومان نصیبوں مرنا کاماں آمست سے آپ کیسے تغافل فرماتے ہیں۔ (۳) اے ادب خوش رنگ اپنی شادابی دیرینی سے دلہ کو مستفید فرمائیے اور آپ ترکیس سے بیدار ہو کر ہم تشنہ جان ہدایت کے قلوب کو منور فرمائیے۔

اے ہمرہ پرتو کیہ شب تاب — تیز کہ شد ترا فی اعقاب خراب

(۴) اپنے سر مبارک کو بھی چادروں کے کفن سے باہر نکالئے کیونکہ آپ کا رونے اور بیٹھ زندگانی ہے۔ (۵) اور ہی خطاب رات کو ان بندگان خدا کے اپنے جس جہاں جہاں آرام سے ہمارے ان کو فیض و مدد کی سبیل عطا کرتے رہیے۔ (۶) یا رحم سہو حسب عادت شریف لیاس آراستہ فرمائیے اور سفید کافوری عمامہ سر پر سر فرمائیے۔ (۷) اپنے تبرکات و مخصوص رفقوں کو سر مبارک سے لگا دیجئے۔ تاکہ ان کا سایہ آپ کے پاؤں کی برکت قدموں پر پڑے۔

(۸) حسب دستور حضرت کے مقبرہ پر سے خوبصورت قطیفہ (چوپٹی) اپنے دوستوں کے لئے اور بیٹیوں ہوئے رشتہ جان سے بنائیے۔ (۹) تمام گھر اپنے دیدار کی فرش رہنے ہوئے اور بچھائے ہوئے اور فرش زمین کی طرف آپ کی قدمبوسی کا فخر حاصل کرتا ہوا چلتا ہے۔ (۱۰) مجرد شریف یعنی گنبد حضرات سے باہر آکر اصل مزار میں تشریف لے جائیے۔ دیکھئے دیدار کے لئے کتنے لوگوں کے سر

besturdubooks.wordpress.com

پر قدم رکھیے۔ (۱۱) عاجزوں کی دلجوئی بے کسوں کی مدد فرمایئے اور مخلص عشاق کی دلجوئی و دلداری کیجئے۔ (۱۲) اگرچہ ہم گناہوں کے دریا میں سر تا پا غرق ہیں لیکن آپ کی یاد مبارک پر اشکہ و خشک لب پڑے ہیں۔ (۱۳) آپ ابر رحمت ہیں شایان شان کرامی ہے کہ پیاسوں اور تشنہ لبوں پر ایک نگاہ کرم ڈال جائیے۔

اب اگلے اشعار کے ترجمہ سے پہلے یہ عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اکثر حضرات کا تو خیال ہے کہ حضرت جامی یہاں سے زمانہ گزشتہ کی زیارت مقدسہ کا حال بیان فرماتے ہیں اور بعض کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ آئندہ کے لئے تمنا فرما رہے ہیں۔

رحمان اسی طرف ہے اس لئے اب ترجمہ میں اس کی رعایت کی جائے گی۔

(۱۴) ہمارے لئے کیسا وقت اچھا ہوتا کہ ہم گرد راہ سے آپ کی خدمت گرامی میں پہنچ جاتے اور آنکھوں میں آپ کے کوچہ مبارک کی خاک کا سرمہ لگاتے:

وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو جا ئیں ہم　　خاک در رسول کا سرمہ لگائیں ہم

(۱۵) مسجد نبوی میں (نگاہ شکر ادا کرتے، سجدہ شکر بجالاتے روضۂ اقدس کی شمع روشن کا اپنی جاں حزیں کو پروانہ بناتے۔ (۱۶) آپ کے روضۂ اقدس اور گنبد خضرا کے اس حال میں مستانہ اور بے تابانہ چکر لگاتے کہ دل صد ہمائے عشق اور شور شوق سے پاش پاش اور چھلنی ہوتا۔ (۱۷) حریم قدس اور روضہ پر نور کے آستانہ محترم پر اپنی بے خواب آنکھوں کے بادلوں سے آنسو برساتے اور چھڑکاؤ کرتے۔ (۱۸) بھی حجرہ حرم میں جھاڑو دے کر گرد و غبار کو صاف کرنے کا فخر اور کبھی وہاں کے خس و خاشاک کو دور کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔ (۱۹) گو گرد و غبار سے آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے مگر اس سے سرمۂ چشم بنانے کیلئے سامان روشنی مہیا کرتے۔ اور خس و خاشاک رحموں کے لئے مضر ہے مگر ہم اس کو جراحت دل کیلئے مرہم بناتے۔ (۲۰) آپ کے منبر شریف کے پاس جاتے اور اس کے پائے مبارک کو اپنے عاشقانہ زرد چہرہ سے مل مل کر زریں وطلائی بناتے۔ (۲۱) آپ کے معلائے مبارک و محراب شریف میں نماز پڑھ پڑھ کر تمنائیں پوری کرتے اور حقیقی مقاصد میں کامیاب ہوتے اور مصلی میں جس جائے مقدس پر آپ کے قدم مبارک ہوتے تھے اس کو شوق کے اشک خونین سے دھوتے۔ (۲۲) آپ کی دل آویز تمناؤں کے زخموں اور دل نشین آرزوؤں کے داغوں سے (جو ہمارے دل میں) انتہائی مسرت کے ساتھ مرہم تیار کر کے رکھتے۔ (۲۳) اب اگرچہ میرا جسم اس حریم انور و شبستان اطہر میں نہیں ہے لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ روح وہیں ہے (۲۵) میں اپنے خود بین و خود رائے نفس امارہ سے سخت عاجز آ چکا ہوں ایسے عاجز ہے کس کی

besturdubooks.wordpress.com

جانب التفات فرمائے اور بخشش کی نظر ڈالئے۔ (۲۶) اگر آپ کے الطاف کریمانہ کی مدد شامل حال نہ ہوگی تو ہم عضو معطل و مفلوج ہو جائیں گے اور ہم سے کوئی کام انجام نہ پا سکے گا۔ (۲۷) ہماری بدبختی ہمیں صراط مستقیم (راہ خدا) سے بھٹکا رہی ہے خدارا ہمارے سے خدا نہ قدوس اور اقائم کو پختہ یقین اور کامل اعتقاد کی عظیم الشان زندگی بخشئے اور پھر احکام دین میں مکمل استقلال اور پوری ثابت قدمی عطا فرمائیے۔ (۲۹) جب قیامت کی حشر انگیزیاں اور اس کی ہراسناکیاں پیش آئیں تو مالک یوم الدین رحمٰن و رحیم ہمارے کو دوزخ سے بچا کر ہماری عزت بچائے۔ (۳۰) اور ہمارے خطا روی اور صغیرہ و کبیرہ گناہوں کے باوجود آپ کو ہماری شفاعت کیلئے اجازت مرحمت فرمائے کیونکہ بغیر اس کی اجازت شفاعت نہیں ہو سکتی ہے۔ (۳۱) ہمارے گناہوں کی شرم سے آپ سرخیدہ و پیشگاں کی طرح میدان شفاعت میں سر جھکا کر (نفسی نفسی نہیں بلکہ) یارب امتی امتی فرماتے ہوئے تشریف لائیں۔ (۳۲) آپ کے مسنون اہتمام اور سعی جمیل سے دوسرے مقبول بندگان خدا کے صدقہ میں غریب بندی کا بھی کام بن جائے گا۔

شنیدہ کہ در روز امید و بیم　　بداں را بہ نیکاں بخشند کریم

لمحہ لمحہ حضرت شیخ کی توجہ و برکت سے اشاعت صفا تمام ہوا۔ (صبح ۲۹ ذیقعدہ ۸۴ھ)۔

آداب زیارت

زیارت حبیب خدا ﷺ سے مشرف ہو) ایک نعمت عظمیٰ دولت کبریٰ ہے اور اس سعادت میں اکتساب کو اصلاً دخل نہیں بلکہ محض موہوب ہے" **ولنعم ماقیل**

این سعادت بزور بازو نیست　　تانہ بخشد خدائے بخشندہ

ترجمہ یہ سعادت قوت بازو سے حاصل نہیں ہوتی جب تک اللہ جل شانہ کی طرف سے عطاء اور بخشش نہ ہو)

خواہش کی تمنا اس حسرت میں ختم ہو تمنیں البتہ غالب یہ ہے کہ کثرت درود شریف اور کمال اتباع سنت و غلبۂ محبت پر اس کا مراتب ہو جاتا ہے لیکن چونکہ لازمی اور کلی نہیں اس لئے کسی کے نہ ہونے سے مغموم و محزون نہ ہونا چاہئے کہ بعض کے لئے اس میں حکمت و رحمت ہے عاشق کو رضا محبوب سے کام خواہ وصل ہو تب بھی ہو تب بھی۔

ترید وصالہ ویرید ھجری　　فاترک ما یرید لما یرید

اور اللہ ہی کے لئے خوبی ہے اس کہنے والے کی جس نے کہا کہ میں اس کا وصال چاہتا ہوں اور وہ مجھ سے فراق چاہتا ہے میں اپنی خوشی کو اس کی خوشی کے مقابلہ میں چھوڑتا ہوں۔ قول العارف

besturdubooks.wordpress.com

الشیراز ی۔

فراق اصل چہ باشد رضا دہ وصل طلب کہ عیب باشد زو غیر دم تمنا نے

ترجمہ: عارف شیرازی فرماتے ہیں فراق وہ اصل کیا ہوتا ہے محبوب کی رضا چھوڑ کر محبوب سے اس کی رضا کے سوا تمنا کرنا ظلم ہے)

اسی سے یہ بھی سمجھ لیا جائے کہ اگر زیارت ہو گئی مگر حاضرین سے رضا حاصل نہ کی تو وہ کافی نہ ہوگی کیا خود حضور ﷺ نے عہد مبارک میں بہت سے صورۃً نہ زیارت کی ہوگی اور بعض صورۃً مجبور جیسے سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ حضرت اویس قرنی معنیٰ قرب سے مسرور تھے یعنی حضور اقدس ﷺ کے پاک زمانہ میں کتنے لوگ ایسے تھے کہ جن کا حضور اقدس ﷺ کی ہر وقت زیارت ہوتی تھی لیکن اپنے کفر و نفاق کی وجہ سے محروم رہے جیسے ابوجہل و دیگر کفار و مشرکین اور منافقین اسی لئے زیارت ہو جائے تو رہے نصیب ورنہ اپنی کوتاہیوں کو مدنظر رکھ کر سر خم کر کے رضی بر رضاء ہو کیا عجب ممکن ہے کہ اس میں محبوب کریم نے ہماری بہتری کو مدنظر رکھ کر اس سے بڑھ کر کسی اور عطا و نعمت کا ارادہ فرمایا ہو۔

انتباہ

اگر زیارت نصیب ہو جائے تو ہرگز یہ کوشش نہ کرے کہ بلکہ کسی کے سامنے ظاہر بھی نہ کرے ورنہ پھر زیارت نہ ہوگی۔

چند آداب

(۱) دل میں شوق زیارت کا غلبہ اور نبی طلب سے ﷺ کی مقدس سنتوں کے اتباع کا اہتمام اور مخالف سنت سے احتراز ضروری ہے۔

(۲) طہارت ظاہری کے ساتھ باطنی پاکیزگی کا پورا خیال ہو۔

(۳) اخلاق ذمیمہ جھوٹ، چغلی، غیبت، حرص، حسد، بغض، بکبر سے پرہیز کیا کریں۔

(۴) ہوں حلال و صدق مقال کا دھیان رہے بلکہ لطیف غذائیں استعمال کی جائیں اور بضرورت فضول باتیں نہ کی جائیں اور خوشبو کا استعمال کیا جائے، بدبودار چیزوں سے اجتناب لازمی ہے۔

(۵) حاضر ہوتے وقت اچھے سے اچھے وقت مخصوص کپڑے پہنے جو حلیہ اور صاف ستھرا ہو۔

حضور اکرم ﷺ کی حقیقی زیارت سے اور اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم فیضیاب ہوئے جس کی بدولت ان کا درجہ اولیاء اللہ سے بڑھ کر ہے خواہ وہ کتنے ہی عظیم المرتبت اور بلند بالا

besturdubooks.wordpress.com

ہوں ان کے بعد بعض خوش نصیب حضرات کو یہ نعمت ظاہر باطن وتصفیہ قلب کی وجہ سے کشفی طور پر حاصل ہوتی ہے اور بعض اپنی ذاتی جد وجہد سے بعض اعمالی کے ذریعے سے متقی طور پر یہ سعادت پاتے ہیں۔

ع: تو سے بجد وجہد گر نہ رسی دوست ہاں سلسلہ کے چند مجرب اعمال لکھے جاتے ہیں۔

آداب وظائف زیارت

چونکہ زیارت حبیب خدا ﷺ اکثر وظائف درود وسلام پر مشتمل ہیں اسی لئے یہاں بھی آداب بجالائیں جو عموماً درود شریف کے متعلق آداب مشہور ہیں یہاں چند آداب کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) درود شریف میں سید العالمین ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ شروع میں سیدنا کا لفظ بڑھانا مستحب ہے۔ درمختار میں لکھا ہے کہ سیدنا کا بڑھانا مستحب ہے، اسی لئے کہ اس چیز کی زیادتی عین ادب ہے۔

(۲) اسی طرح حضور اقدس ﷺ کے نام مبارک پر لفظ مولانا بھی عین ادب ہے۔

(۳) درود شریف پڑھنے والے کو مناسب ہے کہ بدن اور کپڑے پاک وصاف رکھے، خوشبو میسر ہو تو استعمال کرے۔

(۴) درود شریف میں بالتبع حضور اقدس ﷺ کی آل واز واج اور اصحاب کا ذکر ہونا چاہئے۔

(۵) بے وضو درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ مگر باادب پڑھنا عین ادب ہے اور قوی نور ہے بالخصوص زیارت کے مشتاق کے لئے تو ضروری ہے کہ وہ غسل کرکے درود وظیفہ کرے ورنہ وضو تو اپنے لئے لازمی اور ضروری سمجھے۔

ازالۂ وہم

بعض بدقسمتوں نے یہاں تک بھی لکھ دیا کہ بحالت جنابت بھی درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ افسوس ہے کہ آداب رسول اللہ ﷺ کا لحاظ قلوب سے اٹھتا جارہا ہے۔ ایک وہ وقت تھا کہ حضرت سلطان محمود غزنوی، سلطان عالمگیر، ڈاکٹر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اسم حبیب خدا ﷺ بے وضو ہو کر زبان پر لانا گوارہ نہ کرتے بلکہ اولیاء اللہ کا تو قول مشہور تھا کہ

ہزار بار بشویم دہن بمشک وگلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

سعادت زیارت نبوی ﷺ اور مشکل کشائی

علماء نے لکھا ہے کہ جو شخص اس بابرکت قصیدہ کو آداب وشرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے پڑھے گا سے

besturdubooks.wordpress.com

زیارت رسول ﷺ نصیب ہوگی انشاء اللہ البتہ یہ ضروری ہے کہ قصیدہ شروع کرنے سے پہلے (بلکہ ہر شعر کے اول و آخر میں) مندرجہ ذیل درود شریف پڑھ لیا جائے:

مولای صلی وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

اے میرے آقا و مولا! تو ہمیشہ ہمیشہ درود و سلام بھیج اپنے حبیب پاک ﷺ پر جو تیری ساری مخلوقات میں سب سے بہتر اور افضل ہیں۔

دیکھو آداب و شرائط "برکات بردہ" ص: ۹۸ پر موجود ہیں۔

بہتوں نے اس قصیدہ کو آزمایا اور کامیابی سے ہمکنار ہو گئے، لیکن علماء نے تصریح کی کہ جب تک دیدار رسول ﷺ کی دولت نصیب نہ ہو جب تک اس قصیدہ کو پڑھتا رہے، بلکہ یہ قصیدہ رفع آفات، بلیات اور مصائب کے لئے تریاق ہے بشرطیکہ اعتقاد و رعایۃ الآداب۔

جو شخص قصیدہ کے شعر نمبر ۳۶ پڑھنے کے بعد دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول ہوگی انشاء اللہ۔ المولی ابو سعید خادمی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ شعر میری ہر حاجت کے لئے تریاق ثابت ہوا۔

(قصیدہ الفقیدہ ص: ۲۸)

مفتی محمد خرپوتی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں کہ جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ ایک مجلس میں اس شعر کو ایک ہزار ایک بار پڑھ لے پھر دعا کرے، اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعا قبول کرے گا۔ (حوالہ بالا ص: ۲۸)

حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بغرض استخارہ بعد نماز شب تین سو بار ہر روز گیارہ روز تک یہ شعر پڑھا جائے، اگر اس عرصہ میں مطلب برآمد ہو تو مزید گیارہ روز اور پڑھا جائے، اگر خواب میں جنگ اور پریشانی دکھائی دے تو یہ عمل کرتا رہے، اگر پانی، مچھلی یا سبزہ، ہریالی نظر آئے تو یہ علامت کشائش ہے، اگر تجھ میں پڑھنا مشکل ہو تو بعد نماز عشاء بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ (مباحث یعقوبی ص: ۲۳۱)

وہ متبرک شعر یہ ہے:

هو الحبیب الذی ترجی شفاعته لکل هول من الاهوال مقتحم

آپ ﷺ (خدائے پاک کے) حبیب ہیں کہ جن سے (دنیا و آخرت) ایسے تمام خطرات و مصائب میں امید شفاعت کی جاتی ہے کہ جن میں انسان کو زبردستی جھونک دیا جاتا ہے۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

(۱) جو شخص طہارت سے مندرج ذیل درود شریف کثرت سے پڑھے گا وہ بہ سعادت زیارت

besturdubooks.wordpress.com

پائے گا (وہ درود شریف یہ ہے)

اللھم صلی علی سیدنا محمد والہ وسلم کما تحب وترضی لہ

(ف) اس کے لئے خاتی وفعکا ہونا دلیل کے درود کا اضافہ افضل ہے۔

(۲) موصوف نے فرمایا کہ متذکرہ بالا درود شریف کی بھی یہی خاصیت ہے۔ خود حضور ﷺ نے فرمایا جو یہ درود شریف پڑھے گا مجھے خواب میں دیکھے گا۔

(اللھم صلی علی روح سیدنا محمد فی الارواح وصلی علی جسد سیدنا محمد فی الاجساد وصلی علی قبر سیدنا محمد فی القبور)

(۳) جمعہ کے دن جو شخص ایک ہزار بار یہ درود شریف پڑھے گا اس کو زیارت فیض بشارت کی نعمت بھی حاصل ہوگی اور جلسے میں یہ مقام بھی دیکھ لے گا۔ بہر حال باقی جمعہ تک جو پڑھے گا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور علیہ السلام کی زیارت سے ضرور مشرف ہوگا۔ (وہ درود شریف یہ ہے)

اللھم صلی علی سیدنا محمد النبی الامی وآلہ وسلم (القول البدیع ۱۲)

درود شریف شاہ ولی اللہ قدس سرہ العزیز

آپ نے فرمایا کہ مجھے میرے والد شاہ عبدالرحیم قدس سرہ نے ان الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھنے کا حکم دیا۔

اللھم صلی علی محمد النبی الامی والہ وبارک وسلم

میں نے خواب میں اس درود شریف کو حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پڑھا تو امام الانبیاء حضور انور ﷺ نے اس کو پسند فرمایا۔

انتباہ

اگر زائر کے نصیب میں ہوگا تو تین جمعے نہیں گزرنے پائیں گے کہ اس کو یہ دولت مل جائے گی اکثر فقراء نے اس کا تجربہ کیا ہے۔

وظیفہ شیر ربانی

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے ایک آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کی تمنا کی تو آپ نے فرمایا تو عشاء کے بعد چار سو بار درود شریف پڑھ۔

وصلی اللہ علی حبیبہ محمد والہ وسلم پڑھ کر کسی سے کلام کئے بغیر سو جا تجھ کو امید ہے کہ تم کو جو مقصود حاصل ہو جائے گی اس آدمی نے آٹھ دن تک یہ عمل کیا اور کو مقصود پایا۔ (انوار برکات ص ۱۳۰)

besturdubooks.wordpress.com

حضرت شبلی قدس سرہ کا وظیفہ

امام عفاوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد قدس سرہ کے پاس قناعت میں شیخ المشائخ حضرت شبلی قدس سرہ آئے ان کو دیکھ کر حضرت ابوبکر بن مجاہد کھڑے ہو گئے ان سے معانقہ کیا۔ ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ میں نے ان سے عرض کیا یا سیدی (اے میرے سردار) آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ شبلی مجنوں ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا کہ جو سید المرسلین (ﷺ) کو کرتے دیکھا۔ پھر انہوں نے اپنا خواب ذکر کیا کہ مجھ کو رحمۃ اللعالمین (ﷺ) کی زیارت نصیب ہوئی میں نے دیکھا کہ شبلی (قدس سرہ) حاضر ہوئے تو محبوب رب العالمین ﷺ کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ میرے پوچھنے پر امام الانبیاء ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد "لقد جاءکم رسول من انفسکم" پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ "صلی اللہ علیک یا محمد صلی اللہ علیک یا محمد صلی اللہ علیک یا محمد" پڑھتا ہے اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے "لقد جاءکم رسول من انفسکم" اور اس کے بعد تین مرتبہ "صلی اللہ علیک یا محمد صلی اللہ علیک یا محمد، صلی اللہ علیک یا محمد" پڑھتا ہے۔ (ﷺ)

☆ جو شخص شب جمعہ راحت محل پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پچیس (۲۵) بار سورۃ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد ایک ہزار بار پڑھے۔

صلی اللہ و علی النبی الامی و آلہ واصحابہ و سلم، انشاء اللہ وہ خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کرے گا۔ (اس طرح تین جمعہ کرے)۔

☆ جو شخص پاک جگہ اور پاک کپڑوں میں غسل کر کے خوشبو لگا کے ذیل کی دعا پڑھ کر سوئے گا اسے سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ (وہ دعا یہ ہے)

اللھم انی اسئلک بجلال وجھک الکریم ان تریني في منامي وجه نبیک محمد ﷺ رؤیة تقر بھا عیني وتشرح بھا صدري وتجمع بھا شملي وتفرج بھا کربتي وتجمع بھا بیني وبینه الفاتحة في الدرجات العلی ثم تفرق بیني وبینه ابدا ان ربي رحیم

besturdubooks.wordpress.com

شیخ محمد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

[illegible] شیخ محمد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی زیارت کا اشتیاق ہوا اس کو پورا کرنے کے لئے مدینہ منورہ حاضر ہوا اور یہ ارادہ کیا کہ اس مرتبہ زیارت سے پہلے مدینہ سے واپس نہ جاؤں گا اور اس کی امید پر رہنے لگا۔

اللھم رب السھل والحزن ورب البیت الحرام ورب المشعر الحرام والمقام ابلغ روح سیدنا ومولانا محمد الصلاۃ

اور حضرت خضر علیہ السلام سے درخواست کی کہ جو شخص پیاسا ہو جاتا ہے پانی نہ ملنے کی وجہ سے اور اس وقت ذکورہ دعا پڑھے تو اس کی پیاس بجھ جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو حضرت خضر علیہ السلام کو خواب میں دکھلا دیتے ہیں۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

شرح شفا ملا علی قاری میں سید علی رادو کہتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مشائخ کی نماز اور پارسائی پر نہ جاؤ جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ وہ فاتحہ سے بعد سورۃ والضحیٰ الم نشرح الخ پڑھتے ہیں یا نہیں اور فاتحہ کے بعد ایک بار پڑھنے کے بعد ایک سو بار استغفر اللہ ایک سو بار درود شریف اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ایک سو بار پڑھتے ہیں تو خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کیا کرتا ہوں۔

زیارت کا آسان طریقہ

علامہ بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے بحوالہ تاریخ میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد باوضو ایک سو بار درود شریف پڑھ کر رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک پر جائے اور اس پر چادر اپنے سر پر ڈال کر اللہ جل شانہ کی عظمت پر توجہ مقاطعہ کرے اور اس کی نیت سے دعا مانگے اور شیطان کے وساوس سے اللہ کی پناہ مانگے اور اس پر درود پڑھے اور سلام عرض کرے تو حضور ﷺ کی زیارت خواب میں ضرور ہوگی۔

درود شریف

اللھم صل علی سیدنا محمد الذی ملاء ت نعمہ من خلائقک رعیہ من حسن لک فاصبح فرحا مسرورا بلوغ المامول واعلی آمالہ وصحبہ وسلم

besturdubooks.wordpress.com

والحمدللہ علی ذلک

اے اللہ رحمت فرما سردار انبیاء ﷺ پر جس کا دل تو نے اپنے جلال سے اور اس کی آنکھیں اپنے جمال سے بھر دیں بس ہو سکے آپ خوش رکھ مدد یافتہ کامیاب یافتہ اور آپ کی آل اصحاب پر خوب سلام بھیجے اور اس پر اللہ کی حمد ہے۔

فائدہ

شرح المسباح دمیری سے نقل کیا گیا ہے کہ شیخ ابو مہدات بن لمان رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں رحمۃ اللعلمین ﷺ کی سو بار زیارت کی آخری دفعہ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ پر کونسا درود شریف پڑھا افضل ہے تو رحمت دو عالم ﷺ نے یہی درود شریف پڑھنے کو فرمایا۔

اور یہ دعا پڑھے (حسبی اللہ عدد ما محمد ما هو اهله)

حافظ سخاوی کہتے ہیں کہ جو شخص یہ معمول پڑھتا رہے وہ خواب میں حضور سرور عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا اس کی حاجتیں پوری ہوں گی اور اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

حضور حسن رسول نما دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حسن رسول نما دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اورنگ زیب عالمگیر کے عہد کے بزرگ ہیں آپ گیارہ سو مرتبہ روزانہ یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے اللھم صل علی محمد و علی آلہ بعدد کل معلوم لک کہ اس کی برکت سے آپ خود تو حضوریوں میں تھے اور جو شخص آپ کا مرید ہوتا اسی رات اس کو بھی حضور قدس ﷺ کی زیارت بابرکت کا شرف حاصل ہو جاتا تھا اسی لئے آپ کو "رسول نما" کے معزز لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کی جانب سے اس درود شریف کو اسی طرح پڑھنے کی عام اجازت ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بہت تعریف کی ہے بلکہ کئی بزرگوں مثلاً حضرت شاہ فضل رحمن گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا اور اسی طرح اس درود شریف کو پڑھتے تھے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

امام اعظم حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس درود شریف کو شب جمعہ جمعہ نماز عشاء ایک ہزار مرتبہ پڑھتے جس کی مدت دو سال میں پوری ہوتی تھی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی مجلس مبارک میں بیٹھا ہے اور آپ ﷺ کو دیکھتے ہے تو وہ آپ ﷺ کو خواب میں دیکھے گا یہاں

besturdubooks.wordpress.com

نصف کرامت کو پہنچ جاتا ہے۔

اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم

(نوٹ: جو درود شریف "اللھم" سے شروع ہو اور اس "سلم" پر ختم ہو رہا ہے کا نام تسلیم ہے جب کہ جو درود شریف "اللھم" سے شروع ہو اور اس "سلم" پر ختم ہو رہا ہے کا نام تسلیمیہ ہے تسلیم اور تسلیمیہ کا علم شاذلیہ درقاویہ میں صلی اللہ علی حسنہ محمد وآلہ وسلم۔

درود تنجینا

۱۷۔ جو شخص درود تنجینا سے ختم تک ۴۱ بار پڑھتا ہے کا یہ عمل پابندی سے کرتا ہے اس پر اس عمل میں برکت سے کوئی کام مشکل نہیں رہتا اور اس کی مشکل آسان ہو جاتی ہے۔

حضور انور ﷺ نے خواب میں فرمایا اس درود شریف کو پڑھنے والے کو تو یعنی "تنجینا" پڑھا کرو اور "تنجینا" میں برکت ہے اس کو اختیار کرنے والے کی مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ صحیح ہے اہل الخیر احمد رونی کامل عارف واصل محقق فاضل جناب محمد ان سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ دلائل الخیرات شریف کے مؤلف ہیں شیخ ابو عبداللہ حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ العزیز میں دلائل الخیرات کی اجازت دی ہے

اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ تنجینا بھا من جمیع الاھوال والآفات وتقضی لنا بھا جمیع الحاجات وتطھرنا بھا من جمیع السیئات وترفعنا بھا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا بھا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیاۃ وبعد الممات۔

"بعد الممات" سے "بعد" تک علی کل شیئ قدیر تک اس میں پڑھنا معمول ہے اور خوب ہے (افضل درود شریف صحیح ہے بخاری شریف صفحہ ۱۹۸)

تو جب اللہ تعالیٰ نازل فرماتا ہے اور حضرت محمد (ﷺ) ان پر درود بھیجتا ہے تو ہم کو اس کے تمام فوائد ادا کرنا اس سے اور پوری فرماتا ہے جب ان نے ہماری تمام حاجتیں دور کر دیں تو ہم کو اس نے تمام گناہوں سے دور کر دیا پھر ہمارے لئے بہت سے درجات اس کے پاس بلند کر دیئے اس زندگی میں اور موت کے بعد تمام نیکیوں کی انتہا تک پہنچا دیا ہے (یہ شیخ تو بیچ پڑتا ہے)

قتل نفس کی برکت

ابو محمد ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک شخص حضرت بن عباس رضی اللہ عنہ سے قتل نفس

besturdubooks.wordpress.com

شریف کا اپنے پاس رکھنے، خلوص دل سے اس کا پڑھنا، اس کی زیارت و برکت سے خواب میں مشرف ہونے کا طریق، اس کی برکات سے بعض مرتبہ بار بار شریف لے جانا، بار بار حاضر ہونا، گیارہ بار ہفتہ وار پڑھنا، ان کی تحقیق تحریر فرمائی ہے اور آخر میں آپ نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کرنے کہ جس مقدس مؤلف نے اس نفیس عمل شریف کو مرتب کیا ہے اس کے ان کاموں کی قدر فرمائیں اور اس کی مغفرت فرمائیں۔ اس کے بعد اس نسبت سے اس نفیس عمل شریف کے مؤلف حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پر نظر فرمائیں اور زیارت اس نفیس عمل شریف کی فضیلت حاصل کریں۔

چودھری فرمان علی صاحب مرحوم نے ان کو حضور پرنور ﷺ کی زیارت ہونے کی خبر دی فرمایا رزق حلال کھانا شروع کر دو۔ اتباع شریعت کرو۔ فرمایا نیک کرنے والا بنو۔ فلاں فلاں بری عادتیں چھوڑ دو۔ فرمایا شیعیت سے علیحدگی اختیار کرو۔ اس سے مخالفت فرمائی۔ انہوں نے کفر و ظلم فرمایا۔ کفر و ظلم کی شرح دریافت کی تو فرمایا۔ چونکہ نفیس عمل مبارک کو محبت سے پڑھتے اور ذوق و شوق سے آنسوؤں کے ساتھ دعائیہ اشعار پڑھتے تھے اس لئے سوچا کہ کتابوں سے نماز فجر قضا نہ ہونے اللہ چند روز ہی میں مزار پر آ گئے۔ (نفیس عمل شریف کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں)۔

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے، تو پھر حضرت رسول اللہ ﷺ کی ذات کمالات و اسماء جامع البرکات سے تو حصول حاصل کرنے سے کیا کچھ حاصل نہ ہوگا۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

کہ شب جمعہ ایک بزرگ کو ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی (الحلال قرآنی، حصہ دوم، صفحہ ۸۹ از مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ، کراچی)

۲۱۔ اسم "اللہ" احمدات ہے اور یہی اسم اعظم بھی ہے (حضرت امام اعظم اور بیان پر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہما اللہ نے اسی کو اسم اعظم فرمایا ہے) اس کی اونی سی تاثیر یہ ہے کہ نماز پڑھنے کا پابند، اہل محل تعالیٰ، ۱۱۱ بار وضو قبلہ رخ بیٹھ کر آخر میں ۱۱ بار یا حی یا اللہ اللہ اللہ ورد کرے تو تھوڑے ہی عرصہ میں صاحب کشف اور روشن ضمیر ہو جائے گا اور رؤیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص

besturdubooks.wordpress.com

اب جمعہ کی رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ اخلاص پندرہ بار پڑھے۔ پھر سلام کے بعد ایک ہزار بار پڑھے "اللھم صل علی محمد النبی الامی" تو وہ بھی ضرور خواب میں دیکھے گا۔ دوسرا جمعہ پورا ہونے پائے گا کہ مجھے خواب میں نبی نے کامیابی کے مجھے دکھلایا اس کے لئے جنت ہے باقی سب کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(فضیلۃ الطالبین صفحہ ۲۹۲)

حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک عالم نے مجھ سے درود شریف کے پڑھنے کا ثواب پوچھا کہ کتنا ہے درود پڑھنے کے برابر ہے۔ میں نے کہا کہ ہر مسلمان کا مقصد السعادت ہے۔ جو کوئی اسے ہر روز ایک ہزار مرتبہ پڑھے دونوں جہان میں سعادت مند ہو اور حضرت رسول پاک ﷺ کے دیدار مبارک سے مشرف ہو۔ وہ جامع درود مختصر درود شریف یہ ہے

اللھم صل علی سیدنا محمد عدد ما فی علم اللہ صلوۃ دائمۃ بدوام ملک اللہ ○

ترجمہ الٰہی رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر بے شمار اس کے جو تیرے علم میں ہے۔ ایسی رحمت جو تیری حکومت و الٰہی کے ساتھ ہمیشہ جاری و قائم رہے۔

زیاض سیدھی بن یوسف مدنی شیخ الدلائل صحیح نسخہ دلائل الخیرات از محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ۔ (صفحہ ۱۰۱ طبع شرکۃ مجیدیہ کوئٹہ کراچی نمبر ۱)

سورۃ قریش کا ورد

جب جمعہ جو شخص سورۃ قریش ایک ہزار بار پڑھ کر باوضو سوئے اس کے سارے مقاصد پورے ہوں گے اور حضور ﷺ کا دیدار نصیب ہوگا۔

پیران پیر کے پیرو مرشد کی رباعی

حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر قدس سرہ کے مندرجہ ذیل اشعار پانچ شب اول جمعہ تا آخر روز شریف درمیان میں اکتالیس بار پڑھے جائیں تو امید ہے کہ اس کو زیارت ہو جائے گی۔

شبہا چو جناب کو کبش گرد زمن	گوآں نازنین شکستہ بازا مارا
پاشریف قدوم خود زمانے	مشرف کن بخواب آبازا مارا
کہ بے پایوں تو اسباب شادی	نشاید غاطر ناشاد مارا

besturdubooks.wordpress.com

درود شریف

شیخ ابو علی انصاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ پہلے وکالۃً نفل ادا کرے جو کہ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں پچیس (۲۵) مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اس کے بعد ہی حرم شریف میں جائے یہ سے ستر (۷۰) بار درود شریف پڑھ جائے تو مختار زیارت کا مستحق پورا ہوگا۔

درود شریف یہ ہے

اللھم صل علی سیدنا محمد بحر انوارک و معدن اسرارک ولسان حجتک وعروس مملکتک وامام حضرتک وطراز ملکتک وحراس رحمتک وطریق شریعتک المسددۃ بنو حیک لانسان عین لوجوہ والسبب فی کل موجودۃ عین اعیان خلقک المتقدم من نور صفاتک صلوٰۃ قدوم بدوامک وتبقی ببقائک لامنتھی لھا دون علمک صلوٰۃ ترضیک وترضیہ وترضی بھا عنا یا رب العلمین

ننانوے درود اسمائے نبوی ﷺ

(۱) نبی پر سلام اور درود ہو۔ (۲) یہ پڑھنے سے زیارت رسول اللہ ﷺ نصیب ہوتی ہے۔

اللھم صلی علی سیدنا محمد، احمد، حامد، محمود، قاسم، عاقب، فاتح، خاتم، حاضر، تاج، سراج، رشید، منیر، نذیر، عماد، مھتد، رسول، نبی، طٰہٰ، یٰسٓ، مزمل، مدثر، شفیع، خلیل، کلیم، حبیب، مصطفیٰ، مرتضیٰ، مجتبیٰ، مختار، ناصر، منصور، قائم، حافظ، شہید، عادل، حکم، ابصحی، مؤمن، مطیع، مذکور، امین، صادق، مصدق، ناطق، صاحب، مکی، مدنی، عربی، ھاشمی، تہامی، حجازی، تہاری، قرینی، مصری، امی، عزیز، حویص، رؤف، رحیم، بنیہ، غنی، جواد، فتاح، عالم، طیب، طاہر، مطہر، خطیب، فصیح، سید، مفی، اماہ، باز، شاف، موسف، سابق، مقصد،

besturdubooks.wordpress.com

مہدی، حق، مبین، اول، آخر، ظاہر، باطن، رحمۃ، محلل،
محرم، امر، ناہ، شکور، قریب، منیب، سلیم، طلس، حم،
حبیب اولی، من عباد اللہ وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا
محمد وعلی آلہ واصحابہ واہل بیتہ اجمعین

حلیۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اکرم ﷺ کے حلیہ پاک کا تصور جما کر بیٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت آنکھ اور دل کے سامنے ہو، اور پھر یہ کیفیت پیدا ہو جائے کہ دن کے آئینہ میں ہے تصویر یار، و فرصت نگراں جھلائی، کیا ملی۔

سنت و شریعت کی پابندی

حضور سرور عالم، شفیع معظم، تاجدار عرب و عجم ﷺ کی سنت قولی فعلی اور شریعت مطہرہ کے بتائے ہوئے فرائض و واجبات اور سنت کے علاوہ مستحبات پر کاربند رہنے پر شرف زیارت نصیب ہوتا ہے۔

(نوٹ یہ بزرگوں کے تجربات اور مکاشفات ہیں۔ بسا اوقات خود شہر دوسرا ﷺ بزرگوں کو اس قسم کے فوائد سے مطلع فرماتے ہیں، پس اس قسم کی کوئی چیز جو کتاب و سنت کے خلاف نہ ہو کو قبول کرنے میں پس و پیش نہ کرنا چاہئے)۔

سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ سے جب کوئی وظیفہ پوچھتا، جس کی بدولت حضرت محبوب رب العالمین ﷺ کی زیارت نصیب ہو جائے تو آپ فرماتے، بھائی تمہارا بڑا حوصلہ ہے جو تم ایسی بات کہتے ہو، باقی ہمتوا اپنے لئے اس کو بھی بڑی نعمت سمجھتے ہیں کہ گنبد خضرا (علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ و الف الف سلام) ہی کی زیارت نصیب ہو جائے اور اس قابل کہاں کہ خود آپ ﷺ کی زیارت نصیب ہو۔

حضرت مولانا حافظ شاہ محمد یعقوب صدیقی مانوتوی قدس سرہ صدر اول مدرس عربی دیوبند (اب اسلامک یونیورسٹی دیوبند یوپی، بھارت) نے مکتوبات یعقوبی و بیاض یعقوبی (۱۹۲۹ء میں اشرف المطابع، تھانہ بھون (بھارت) سے شائع ہوئے) میں فرمایا کہ زیارت شفیع عاصیان، گنگوہ رنگیلاں ﷺ وقت اور نصیب پر منحصر ہے۔ ہر چند کہ اس کے لئے بہت طریقے لکھے گئے ہیں اور بزرگوں سے پوچھے ہیں مگر بات وہی ہے کہ نصیب سے تعلق ہے اور وقت پر موقوف ہے

besturdubooks.wordpress.com

(لوگ اس دولت کو اختیاری کچھ زیادہ محصول سے بے حد پریشان ہوتے ہیں اس میں ان کی اس خلق سے محبت ہے) قبول دل سب بھائے ہیں۔ یہ درود شریف "اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی و علی آلہ و اصحابہ وسلم" بعد نماز عشاء ایک سو مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ کیا عجب اللہ تعالیٰ یہ نعمت نصیب فرمادے۔ اگر نصیب ہو جائے تو اختر کو بھی یاد رکھیو۔ یہ بے نصیب اب تک اس نعمت سے بے نصیب رہا ہے اور اپنے اندر اس کی قابلیت نہیں دیکھتا کہ اس کی آرزو کرے۔

معنی دیدار آن آخر زمان حکم او بر خویشتن کردن رواں

(یعنی حضرت پیغمبر آخر الزماں ﷺ کے دیدار سے مشرف ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کے احکامات کو اپنی زندگی کا راستہ بنائے)

بعض آثار و خواص نقش نعل شریف

علامہ محدث حافظ نبہانی کتاب فتح المتعال فی مدح خیر النعال میں فرماتے ہیں کہ اس نقش شریف کے منافع اپنے کچھ دیکھے ہیں کہ بیان کی حاجت نہیں۔

محمد بن کنانی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک طالب علم کیلئے یہ نقش لکھوایا تھا۔ وہ میرے پاس ایک روز آکر کہنے لگا۔ میں نے شب گزشتہ میں اس کی غیب برکت دیکھی کہ میری بیوی کے لئے تو ایسا سخت درد ہوا کہ قریب بہ ہلاکت ہو گئی میں نے یہ نقش شریف درد کی جگہ رکھ کر عرض کیا کہ والدہ مجھ کو صاحب نعل شریف کی برکت ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت شفا عنایت فرمائی۔ قسم ہے محمد کی قول ہے کہ اس کی آزمائی ہوئی برکت یہ ہے کہ جو شخص اس کو تعویذ کا اپنے پاس رکھے ظالموں کے ظلم سے دشمنوں کے غلبے سے شیطان سرکش سے حاسد کی نظر بد سے امن و امان میں رہے اور اگر حاملہ عورت درد زہ کی شدت کے وقت اس کو اپنے دہنے ہاتھ میں رکھے بفضلہ تعالیٰ اس کی مشکل آسان ہو۔

شیخ بن حبیب اپنی روایت فرماتے ہیں کہ یمن کے ایک دخیل نکلا کہ کسی کی سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ نہایت سخت درد ہوا کسی طبیب کی سمجھ میں اس کی دوا نہ آئی۔ انہوں نے یہ نقش شریف درد کی جگہ رکھو دیا۔ معاً ایسا سکون ہوا کہ گویا کبھی درد ہی نہ تھا۔ اکثر تجربہ میرا (یعنی صاحب فتح المتعال کا) مشاہدہ کیا ہوا ہے کہ کیسا ہی سخت درد ہو شفا کا اتفاق ہوا۔ ایک دفعہ ایسی حالت ہوئی کہ سب ہلاکت کے قریب ہو گئے کسی کو بچنے کی امید نہ تھی۔

besturdubooks.wordpress.com

میں نے یہ تحفہ خدا کی بارگاہ میں پیش کیا اور اس سے دعا کی کہ اسے اپنی قبولیت سے نوازے۔ اسی وقت سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اے عبداللہ! تم نے جو تحفہ پیش کیا ہے وہ مجھے پہنچ گیا ہے۔ اب تم اپنے گھر جاؤ۔ میں تمہارے پاس آؤں گا۔ چنانچہ خواجہ صاحب اپنے گھر واپس آئے۔ اب وہ اپنے گھر میں مشرف ہوئے اور یہ تحفہ شریف ہمیں بھی عنایت فرمایا۔ ہم نے بھی اس کو قبول کیا۔ اس واقعہ کو ہمارے بزرگ نے تحریر فرمایا ہے۔

اس واقعہ سے ہمیں دو چیزوں کا پتہ چلتا ہے۔ پہلی چیز تو یہ کہ ہمیں اپنے اوراد و وظائف میں سے جو عمل کریں وہ چاہے وہ چھوٹا سا عمل ہی کیوں نہ ہو، اسے اپنی طرف سے بارگاہ رسالت میں پیش کرنا چاہیے۔ اس کے بعد ہمیں اس عمل کو کبھی نہیں چھوڑنا چاہیے۔ اس عمل کے بارے میں علمائے محققین مشائخ نے لکھا ہے کہ ہمیشہ کا تھوڑا عمل بہتر ہے بہت سارا عمل کبھی کبھی کرنے سے۔ اس واقعہ سے دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو یہ اختیار عطا فرمایا ہے کہ جس کو چاہیں اپنی بارگاہ میں بلا لیں۔ اس کی بہت سی مثالیں ہیں۔ ایک مثال یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بارگاہ میں بلا لیا تھا۔

شیخ ابو شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بارگاہ میں بلا لیا تھا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بارگاہ میں بلا لیا تھا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بارگاہ میں بلا لیا تھا۔

یقول اذا علم رسول اللہ ﷺ یزع بعلبہ من رجلیہ ویدخلھا فی ذراعیہ فاذا قام ألسہ ایاھما فتمشی بالعصا امامہ حتی یدخلہ الحجرۃ

(سبل الہدیٰ ج ۱ ص ۳۰۳)

جب آپ ﷺ مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو آپ نے نعلین اتار کر اپنے بائیں طرف رکھ لیتے تھے۔ اگر وہ نعلین آپ کے پاؤں مبارک میں پہنائے ہوئے ہوتے تھے تو آپ ﷺ مجلس سے اٹھتے تو اپنے مبارک ہاتھ میں پہنائے ہوئے نعلین کو لے لیتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ حجرہ میں داخل ہو جاتے۔

اسی لئے ابو شیخ صاحب اصبہانی نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے حضور ﷺ کی نعلین مبارک کو اپنی آنکھوں سے لگایا ہے

besturdubooks.wordpress.com

بفوز بشرع نعلى ذى الوسيلة من وحليه بد حليها الهمام ذو الكرم

صاحب وسیلہ کے نعل پاک میں مبارک سے اترنے والے اور انہیں اپنے بازوؤں میں داخل کرنے کے شکل انعام پائے۔

اى فى فراعيه حتى قام البسه اياهمانم يمشى ثابت القدم

جب آپ نے نعل پاک پہنے تو انہیں پہننے کا اثر یہ ہے کہ ثابت قدموں سے چلے۔

امام احمد بالعصافيد خله للحضرة احدى الهدى المخصوص بالحدم

حضور نے آگے عصا نے کر یہاں تک آپ نعلین پاک پہنے حضور میں داخل ہو جاتے۔

شیخ ابوالحسن بن ابراہیم بن احمد تلمسانی نے اہل میادنہ سے پڑھے میں یہ اشعار کہے۔

يامصير المثال مثل نبيه قبل مثال النعل لاتنكرا

مثال نعل نبوی کی زیارت کرنے والے اے تو ہم نے تجھ سے نام نہ لے۔

واعكف به فلطالما علقت به قدم النبى مروحا ومبكرا

اس کے ساتھ چمٹ جا کہ نعلین کے ساتھ تیرے دل کا تعلق ہے جو دن کو تعلق ہے ہیں۔

اوماترى ان المحب مقبل طلل لاوان لم يلف فيه محبر

کیا تم نہیں دیکھتے کہ محب نعلین (آقا محبوب) کے ساتھ چمٹتا ہے اگر چہ اس کے بارے میں اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی۔

ہمارے استاذ ادیب کامل حضرت ابراہیم مصیلحی بن عبدالرحمن پر یہ اشعار کہے

ولربماذكر المحب حبيبه مشبهه فغدا له متصورا

اکثر محب اپنے حبیب کو شبیہ کے ساتھ یاد کرتا ہے اور اس کا تصور باندھتا ہے۔

اومارايت الصحف ينقل حكمها فيوافق المتقدم المتاخرا

کیا تم نہیں دیکھتے صحف سے حکم نقل ہوتا ہے اور متاخر متقدم کے موافق ہوتا ہے۔

ويظن حين يرى اسمه فى رقعة ان قد رأى فيها الحبيب مصورا

جب محب کسی کاغذ پر محبوب کا نام دیکھتا ہے تو اس میں اپنے حبیب کی تصویر دیکھتا ہے۔

لاسيمانى حق نعل له نزل صو بالاحشى خوض وطى الثرا

خصوصاً حق میں پاک نعل کے جو نازل ہوئی احشاء کی خوض اور طی ثریا سے افضل ہے۔

فعساك تلثم فى عد من لثمها كاس النبى دا وردت الكوثرا

امید ہے کہ تو بوسہ لے نعلین کا جن کو بوسہ دیا ہے نبی کے جام نے جو حوض کوثر سے بھرا ہے۔

وله ذلك اليوم عيد معلما بمطلعه اوحت سعدا سعدى

besturdubooks.wordpress.com

اصل کی طرف سے وہ دن عید اور خوشی کا ہے جس دن آپ کا ظہور ہوا اور سعادت کو تقویت ملی۔

علیه صلاة نشرها طیبا کما　　یحب ویرضی ربنا لمحمدی

(اللہ تعالیٰ کو حضور سے جو محبت ہے اس کے مطابق آپ پر درود و سلام نازل فرمائے)۔

مالک نسخہ کے تحریر کردہ فوائد

ابوالمظفر عبدالقادر محمد الفتحی (اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں میں اس پر لطف و کرم فرمائے) عرض کرتا ہے شیخ سلیمان حلبوی نے "الوافی" میں شیخ محمد رشید المتی کے حالات میں

لکھا کہ انہوں نے اثر فیہ کے دار الحدیث میں نعل مبارک کی زیارت پر یہ اشعار رقم کئے ہیں۔

هنیا لعینی قدرات نعل احمد　　فیاسعد جدی قد ظفرت بمقصدی

میری آنکھوں کو مبارک ہو کہ انہیں حضور ﷺ کے نعل کی زیارت کا شرف ملا۔ اے خوش بختی دیکھ تجھے میرا مقصود حاصل ہو گیا۔

وقبلته اشفی الغلیل فزادنی　　فیا عجبا زادا لظما غلیلی

میں نے شفا پانے کے لئے اسے چوما، لیکن اس نے محبت کی پیاس کو دوبالا کر دیا۔

تمثلتموالی ولدیار بعیدة　　فخیل لی ان الفواد لکم معنا

میری نے محبوب کی مثال سی بنا دی گویا اس کا وطن دور ہے اور مجھے یہ بتاؤ کہ اس کے ساتھ ہے۔

وناکم قلبی علی البعدبیننا　　فلو حشموا لفظا و انستموا معنا

باوجود ہمارے درمیان دوری کے دل انہیں سے سرگوشی کرتا ہے الفاظ اگرچہ وحشت میں ڈالتے ہیں مگر معنی محبت و انس عطا کرتا ہے، اگر مجنوں سے کہا جاتا تجھے لیلیٰ سے ملاقات چاہئے یا تمام ہونے کی نعلین۔

لقال غبارمن تراب نعالها　　احب الی نفسی واشفی لبلواها

تو وہ کہے گا اس کے جوتے کی خاک مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیاری اور اس میں تمام مشکلات کا حل ہے۔

بندہ بھی کہتا ہے

یانعلا تحت نعل المصطفی اجابا　　هاسود یخلو الیتنی کنت ترابا

اے نعل کی خاک علیہ میری آنکھوں کی فریاد کو قبول فرمالے، کاش میں مٹی ہوتا۔

قاضی ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن حمد سے خبر

besturdubooks.wordpress.com

احسن الی وبارہ حی یمنی وعہدی من زیارتہا قریب

لیلیٰ (کا خیال) نے مجنوں کی زیارت بہت خوب ہے جس کی ملاقات کا وعدہ بھی قریب ہے۔

وکنت اظن قرب لعہد یطفی طیب الشوق لکن دار اللہیب

میں خیال کرتا تھا کہ وعدہ کا قرب میری آگ ٹھنڈی کر دے گا لیکن اب تو شعلے مزید تیز ہو گئے۔

امام فاکہانی، نخل کا ادب واحترام

شیخ ابوالعباس عمر بن ابی الحسن فاکہی الحضرمی نے دمشق میں جب نخل مبارک کی زیارت کی تو اسے سر پر رکھا اس کے گرد طواف کیا اور آنسو جاری ہو گئے اور یہ اشعار کہے۔

ولو قیل للمجنون لیلی ووصلہا تریدام الدنیا ومافی طوایاہا

لابتاع الدنیا اور نخل نے بھی اس خیال کو چھوڑ دیا اور روتے ہوئے کہا

لسکنتم ربالفواد فاصغت لاحلکم زیارتہ فرضاعلی کل مسلم

تمہارے دل میں بستے ہو اور تمہاری محبت سے ان میں رونق ہے تو آپ کی زیارت ہر مسلمان پر فرض ہے۔

لکم اصبح الوادی بعظم سناہ ولولا کم کان غیر معظم

تمہاری وجہ سے وادی پاکیزگی کی وجہ سے عظمت کہاں تھی

لدرعی لان راتک ثانیا من قبل ان اسقی کؤوس حمامی

مجھ پر لازم ہے میں تمہیں دوبارہ دیکھوں، پہلے اس سے کہ مجھے موت کی پانی پلایا جائے۔

لاعفرن علی ثراک محاجری و اقول ھذا غایۃ الانعام

میں تمہاری خاک پر اپنے رخسار خاک آلود کروں گا میں کہتا ہوں یہ انعام کی انتہا ہے۔

اذا حنت الدیار بطیب قلبی ویسکن عندرؤیتہا الفؤاد

جب میں محبوب کے دیار کی طرف جاؤں گا تو میرا دل اطمینان محسوس کرے گا اور دیکھنے سے سکون پائے گا۔

اتوہ بالدیار ولیس قصدی سوی اھل الدیار ھم المراد

کہا تو میں اس علاقہ میں گیا ہوں میرا مقصود تو صرف اس علاقہ کے لوگ ہیں وہ مقصود ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

طریق توسل

بہتر ہے کہ آخر شب میں اٹھ کر وضو کر کے تہجد جس قدر ہو سکے پڑھے اس کے بعد گیارہ بار درود شریف، گیارہ بار کلمہ طیبہ، گیارہ بار استغفار پڑھ کر اس نقشہ کو باادب اپنے سر پر رکھے اور تضرع تمام جناب باری تعالیٰ میں عرض کرے کہ "الٰہی میں جس مقدس پیغمبر ﷺ کے نقشہ نعل شریف کو سر پر لئے ہوں ان کا ادنیٰ درجے کا غلام ہوں، الٰہی اس نسبت غلامی پر نظر فرما کر بابرکت اس نعل شریف کے میری فلاں حاجت پوری فرمائیے" مگر خلاف شرع کوئی حاجت طلب نہ کرے پھر سر پر سے اس کو اتار کر اپنے چہرے پر ملے اور کوشش کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عجیب کیفیت پائے گا۔ (زاد السعید حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

خاتمۃ الکلام

الحمد للہ یہ قدرت باری تعالیٰ کا کرشمہ ہے کہ ایسے عاجز اکم فہم سے یہ بابرکت و سعادت دارین کا کام لیا ہے، ورنہ مجھ جیسا عاصی تو دولہائے اہل سنت کرام و مشائخ عظام کی مجالس کے آداب سے بھی بے بہرہ تھا۔ یہ انشاء اللہ العزیز یہ پیش بہا ذخیرہ جو ہماری تشنہ لبی کے بجھانے میں آب حیات اور طلب حقیقی کے حصول کے لئے نصیر راہ کا کام دے گا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

میں نہایت ادب اور نہایت لجاجت سے عرض کرتا ہوں کہ میری غلطیوں، کوتاہیوں اور کمی و بیشی وغیرہ کو اصلاح کی فکر سے مطالعہ فرما کر نہایت شفقت و محبت سے اس کی اصلاح کی کوشش فرمادیں۔ میں خود اپنی کم علمی کی وجہ سے حجاب محسوس کر رہا ہوں، اگر کتاب میں کوئی خامی نظر آئے تو اسے میری طرف منسوب کیجئے اور اگر کوئی خوبی دکھائی دے تو اسے من عند اللہ سمجھئے۔ میں یہ کہنا بھی بے حد ضروری سمجھتا ہوں کہ میں کوئی ادیب یا مصنف نہیں، ایک تہی دامن معمولی استعداد کا ایک عامی شخص ہوں جس کے دامن میں مشائخ و اکابرین و اسلاف کی عقیدت و ارادت کے گئے چنے پھولوں کی پتیاں ہیں، ان ہی پتیوں کو اس تذکرہ کے رشتہ میں گوندھ کر ایک ہار تیار کر دیا ہے لیکن "انما الاعمال بالنیات" کی روشنی میں اس خدمت کو مرتب کرنے میں میدان حشر میں مالک یوم الدین کی عنایات اور رحمت عامہ کا متمنی و طالب ہوں کہ اپنے فضل و کرم سے ان تمام عاشقان نبی ﷺ، اولیائے کرام کے ساتھ یہ بھی حشر کرے۔ آمین

امید ہے کہ اہل نظر، بصیرت، فطانت اور تحقیق و تدقیق کے مالک جہاں کہیں بھی میری لغزش پر واقف ہوں گے عیب پوشی فرمائیں گے۔ اور اپنی پہلی فرصت میں بندہ کو مطلع فرمائیں گے تاکہ طبع

besturdubooks.wordpress.com

ثانی میں اس کا ازالہ کر دیا جائے اس لئے بندہ کو تا قلم ہے کوئی قابل اعتراض نہیں اور بندہ نے دعا بھی کیجئے کہ ایمان پر خاتمہ ہو تا کہ اللہ تعالیٰ موت کے وقت تجلی و تجلی سے اور قبر و قیامت کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ میری اس سعی کو قبول فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچائیں۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

برحمتک یا ارحم الراحمین۔

شفاعت امام الانبیاء ﷺ کا محتاج

طالب دعا و عاصی

اور خاکپائے حضور پر خلیفہ نقشبند یہ کا ایک ادنیٰ خادم

محمد روح اللہ نقشبند یہ غفورلہٗ